عمران سیریز
ڈیشنگ ایجنٹ
مظہر کلیم
ایم اے

راجہ غضنفر صاحب! اگر آپ نے کیپٹن شکیل کو شادی کا مشورہ اس لئے دیا ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ شادی سنجیدگی کا علاج ہے تو پھر کیپٹن شکیل کو آپ جیسے ہمدرد کے مشورے پر واقعی غور کرنا چاہیے۔ کیونکہ شادی کے بعد انسان کو ہمدردی کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور آپ جیسے ہمدرد بھلا اتنی آسانی سے کہاں مل سکتے ہیں۔

فیصل آباد سے شہباز صاحب لکھتے ہیں۔ جاسوسِ اعظم جیسا شاندار ناول لکھنے پر انتہائی مبارکباد قبول کریں۔ آپ کے ناولوں میں مزاحیہ لیکن کاٹ دار جملے اس قدر خوبصورت ہوتے ہیں کہ انسان ان سے لطف لینے کے ساتھ ساتھ لاشعوری طور پر اپنے کردار کی اصلاح بھی کر لیتا ہے اور معاشرے میں موجود برائیاں بھی ان کاٹ دار جملوں کی وجہ سے اس طرح پڑھنے والے کے ذہن میں اجاگر ہوتی ہیں کہ خود بخود ان سے بچنے کی کوشش کرنے لگتا ہے آپ اپنے ناولوں کے ذریعے واقعی نسلِ نو کی اصلاح بڑے دلکش انداز میں کر رہے ہیں۔

شہباز صاحب! ناولوں کی پسندیدگی کے لئے مشکور ہوں۔ میری تو ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میرے ناول ذہنی تفریح مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ کردار کی اصلاح کا فریضہ بھی سرانجام دے سکیں اور میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے یہ توفیق بخشی ہے کہ میں اس عظیم مشن میں کچھ نہ کچھ حصہ ادا کر سکوں۔

اب اجازت دیجیے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران باتھ روم سے نکل کر ناشتے کے لئے بیٹھا ہی تھا کہ اس کی نظریں ایک طرف پڑے ہوئے اخبار کی سرخی پر پڑیں تو وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے اخبار اٹھایا اور اس کی تیز نظریں اس سرخی کے الفاظ پر دوڑنے لگیں۔ یہ سرخی فلسطینیوں کے عظیم لیڈر شاکر سرات کے دست راست حارث بن زید کے اغوا کی خبر تھی۔ ایک غیر ملکی نیوز سروس کے حوالے سے اس اغوا کی مکمل تفصیلات دی گئی تھیں۔ خبر کے مطابق شاکر سرات کے دست راست حارث بن زید جو کہ فلسطینیوں کی جنگ آزادی کا کمانڈر تھا اور جس کی قیادت میں فلسطینیوں کی جنگ آزادی تیزی سے فتح کی طرف بڑھ رہی تھی۔ کو یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم ریڈ فلیگ نے ان کے مکان پر حملہ کر کے اغوا کر لیا ہے۔ خبر میں دی گئی تفصیلات کے مطابق کمانڈر حارث کو پوری دنیا کے یہودی اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتے تھے۔ اور ان کے قتل اور اغوا کے لئے پوری دنیا کی یہودی خفیہ تنظیمیں ہر وقت

کوشاں رہتی تھیں۔ لیکن کمانڈر حارث نے اپنے آپ کو اس قدر خفیہ رکھا ہوا تھا کہ باوجود سر پٹکنے کے آج تک کسی یہودی تنظیم کا ہاتھ کمانڈر حارث تک نہ پہنچ سکا تھا۔ کمانڈر حارث کی ایک بیٹی ابابہ حارث ایکریمیا کی ایک یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھی۔ یہودی تنظیمیں اس کی بھی خفیہ نگرانی کرتی رہتی تھیں۔ لیکن انہیں آج تک اس بات کا علم نہ ہو سکا تھا کہ کمانڈر حارث کب اپنی بیٹی سے ملتے ہیں اور کہاں ملتے ہیں۔ گذشتہ دنوں ابابہ چھٹیاں گزارنے اپنے آبائی مکان میں آئی تو فلسطینی گوریلوں نے اس کی حفاظت کا پورا پورا بندوبست کر دیا تھا۔ لیکن کل رات اس مکان پر حملہ کیا گیا تو اس وقت کمانڈر حارث اپنی بیٹی سے ملنے کے لئے مکان میں آئے ہوئے تھے۔ حملے کے دوران ابابہ شدید زخمی ہو گئی۔ دس فلسطینی جو نگرانی پر تھے ہلاک کر دیئے گئے۔ اور کمانڈر حارث کو جبراً اغوا کر لیا گیا تاکہ ان سے فلسطینی گوریلوں اور فلسطینی خفیہ کیمپوں کے متعلق تفصیلات حاصل کی جا سکیں۔ رپورٹ کے مطابق کمانڈر حارث کو ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہلے جزیرہ ٹافو میں لے جایا گیا اور پھر مصدقہ خبروں کے مطابق انہیں لانچ کے ذریعے وہاں سے نکال کر کسی نامعلوم مقام پر لے جایا گیا ہے۔ حملے کے دوران ایک حملہ آور کی جیب سے گرنے والے کارڈ سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ حملہ آوروں کا تعلق ریڈ فلیگ سے ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ کمانڈر حارث کے اغوا کے بعد پوری دنیا کے یہودیوں نے کھلے عام جشن منایا۔ کیونکہ اس اغوا سے فلسطینی جنگ آزادی کو ناقابل تلافی دھچکا پہنچا ہے۔

"صاحب ——— ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا اور آپ پھر مجھے گرم کرنے کے لئے کہیں گے"۔ ——— اسی لمحے سلیمان کی آواز سنائی دی اور

عمران چونک پڑا۔

"ابھی ناشتہ لے جاؤ"۔ ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور میز پر ایک طرف رکھا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر اس قدر سنجیدگی تھی کہ سلیمان نے اور کوئی لفظ کہے بغیر خاموشی سے ناشتے کے برتن سمیٹے اور کان دبائے خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"ایکسٹو" ——— دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ تم نے کمانڈر حارث کے اغوا کی خبر پڑھی ہے"۔ عمران نے بے حد سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— ابھی پڑھی ہے۔ اس سے تو فلسطینیوں کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ سب مجھے یہ خبر پڑھ کر بے حد افسوس ہوا ہے"۔ ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ہاں ——— نہ صرف فلسطینیوں کی کمر ٹوٹ جائے گی بلکہ کمانڈر حارث کا اغوا پورے عالم اسلام کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا کے یہودی جشن منا رہے ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر کمانڈر حارث کو فوری طور پر رہا نہ کرایا گیا تو پھر ان پر غیر انسانی تشدد کر کے ان سے فلسطینی اڈوں۔ گوریلوں اور کیمپوں سے متعلق تمام معلومات حاصل کر لی جائیں گی اور اس کے بعد ظاہر ہے ایک بھی فلسطینی کا زندہ بچ جانا ناممکن ہو جائے گا"۔ ——— عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"آپ درست فرما رہے ہیں جناب۔ لیکن اس سلسلے میں ہم کیا کر سکتے

"ہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"کچھ نہ کچھ کرنا ہی پڑے گا۔ اور وہ بھی فوری طور پر۔ میں آ رہا ہوں تم اس وقت تک لائبریری میں سے یہودی خفیہ تنظیموں کے متعلق جتنی بھی فائلیں ہیں ساری نکال کر آپریشن روم میں رکھو"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا، اور پھر رسیور رکھ کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لباس تبدیل کر کے وہ باہر آیا۔ اس نے سلیمان کو دروازہ بند کرنے کے لئے کہا اور تقریباً دوڑتا ہوا سیڑھیاں اتر کر فلیٹ کے نیچے گیراج میں موجود اپنی سپورٹس کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں عجیب سا بھونچال آیا ہوا تھا اسے کمانڈر حارث کے اغوا کے بعد پیش آنے والے ہولناک واقعات کا پورا پورا اندازہ تھا اسے معلوم تھا کہ اس کے اثرات نہ صرف فلسطین بلکہ پورے عالم اسلام کی سیاست پر انتہائی پریشان کن ثابت ہوں گے۔ لیکن ریڈ فلیگ نام کی کسی تنظیم سے وہ واقف نہ تھا۔ پھر اسے خبر کے اس حصے پر بھی قطعاً یقین نہ تھا کہ کمانڈر حارث کو اغوا کر کے جزیرہ ٹافو لے جایا گیا ہے۔ کیونکہ جس علاقے سے کمانڈر حارث کو اغوا کیا گیا وہاں سے جزیرہ ٹافو بہت زیادہ فاصلے پر تھا اور درمیان میں کئی اسلامی ممالک پڑتے تھے۔ لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ جزیرہ ٹافو خفیہ گوریلا تنظیموں کے گڑھ کے لحاظ سے پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس جزیرے پر واقع انتہائی گھنے جنگلات ایسی تنظیموں کے لئے شاندار پناہ گاہ ثابت ہوتے تھے اور پھر جزیرہ ٹافو پر جو حکومت قائم تھی۔ وہ تمام یہودیوں پر مشتمل تھی۔ اس لئے بھی حکومت یہودی خفیہ تنظیموں کی پوری طرح سرپرستی کرتی تھی۔ بظاہر یہ حکومت آزاد ہونے کا دعویٰ کرتی تھی۔ لیکن پوری

دنیا کو معلوم تھا کہ اس وسیع و عریض جزیرے پر در پردہ حکومت یہودیوں کی ہے۔ اس لئے یہ بات بھی قرین قیاس تھی کہ کمانڈر حارث کو جزیرہ ٹافو پر ہی لے جایا گیا ہو۔ جزیرہ ٹافو کے اردگرد بے شمار غیر آباد چھوٹے بڑے جزیرے پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے یہ بھی ممکن تھا کہ جزیرہ ٹافو سے کمانڈر حارث کو ان میں سے کسی غیر آباد جزیرے پر منتقل کر دیا گیا ہو۔ تاکہ اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ یہ خبر جان بوجھ کر صرف گمراہ کرنے کی غرض سے دی گئی ہو۔

عمران سپورٹس کار اپنی پوری رفتار پر دوڑاتا ہوا جلد ہی دانش منزل پہنچ گیا۔

"ابھی سر سلطان کا فون آیا تھا۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا لیکن آپ وہاں سے روانہ ہو چکے تھے"۔۔۔۔ آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلے تم مجھے وہ فائلیں دکھاؤ۔ سر سلطان سے بعد میں بات ہوتی رہے گی"۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور بلیک زیرو نے فائلیں اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیں ان کی تعداد چھ تھی۔ عمران نے ایک فائل کھولی اور اس پر نگاہیں دوڑانا شروع کر دیں۔ پھر اس نے بند کر کے رکھی ہی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران پہنچ گیا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے رسیور لینے کے لئے

ہاتھ بڑھا دیا۔

"یس ــــ عمران بول رہا ہوں" ــــ عمران نے رسیور لے کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے۔ تم نے اخبار میں کمانڈر حارث کے اغوا کی خبر پڑھ لی ہو گی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے عظیم فلسطینی لیڈر شاکر سمرات صاحب کا فون آیا تھا۔ انہوں نے ذاتی طور پر درخواست کی ہے کہ کمانڈر حارث کی فوری برآمدگی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لایا جائے۔ کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اگر فوری طور پر کوئی سروس یہ کام کر سکتی ہے تو صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی کر سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کمانڈر حارث کو فوری طور پر برآمد نہ کرایا گیا تو پوری فلسطینی جدوجہد تباہ ہو کر رہ جائے گی" ــــ سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے خبر پڑھ لی ہے۔ اور اس خبر کو پڑھنے کے بعد میں ناشتہ چھوڑ کر دانش منزل آیا ہوں کیا آپ کو شاکر سمرات صاحب کا فون نمبر معلوم ہے۔ میں ان سے فوری طور پر براہِ راست بات کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ اصل اور صحیح صورت حال سامنے آ سکے" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں ــــ ان کا ایک خصوصی فون نمبر میرے پاس ہے۔ ایک منٹ ہولڈ کرو میں پرسنل ڈائری دیکھ کر بتاتا ہوں" ــــ سر سلطان نے کہا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہیلو ــــ عمران بیٹے۔ فون نمبر لکھ لو" ــــ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی اور عمران نے ایک طرف رکھا ہوا پیڈ اٹھا کر سامنے رکھ

لیا اور جیب سے قلم نکال کر اس نے سر سلطان کا بتایا ہوا نمبر لکھنا شروع کر دیا۔

"اس فون نمبر پر جو بھی بات کرے اس سے کہنا کہ تم پاکیشیا سے ایس۔ ایس بول رہے ہو۔ وہ شاکر سمرات صاحب سے تمہاری بات کرا دے گا۔ چاہے وہ کہیں بھی ہوں" ــــ سر سلطان نے نمبر لکھوانے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کر لیتا ہوں" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر کریڈل دبا کر اس نے پہلے رابطے کے نمبر ملائے اور جب مخصوص کنکشنگ ٹون سنائی دی۔ تو اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــــ لے۔ بی۔ سی ٹریڈنگ کارپوریشن" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے بات کر رہا ہوں۔ ایس۔ ایس۔ شاکر سمرات صاحب سے بات کراؤ" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ــــ ہولڈ آن کریں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی رسیور پر شاکر سمرات کی مخصوص باوقار آواز ابھری۔

"یس" ــــ شاکر سمرات نے اپنا نام بتائے بغیر کہا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی علی عمران بول رہا ہوں" ــــ علی عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ۔ مجھے یقین ہے کہ میری درخواست آپ کے چیف نے قبول کر لی ہو گی" ــــ شاکر سمرات نے چونک کر کہا۔

"آپ کی کال سے پہلے ہی چیف اس سلسلے میں کام کا آغاز کر چکا تھا۔ اگر آپ درخواست نہ بھی کرتے تو کمانڈر حارث کی برآمدگی ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔۔ شکریہ عمران صاحب۔ میری اور تمام فلسطینیوں کی طرف سے آپ شکر گزاری کے جذبات اپنے چیف تک پہنچا دیں۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ کمانڈر حارث جلد از جلد برآمد کر لئے جائیں گے" شاکر سمرات کے لہجے میں گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"شاکر سمرات صاحب۔ ہمارے پاس صرف اخباری خبر ہے۔ کیا آپ اس سلسلے میں ضروری تفصیلات سے ہمیں آگاہ کریں گے تاکہ ہم کوئی لائن آف ایکشن بنا سکیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ضرور جناب" ۔۔۔۔ شاکر سمرات نے کہا۔ اور پھر اس نے جو تفصیلات بتائیں وہ تقریباً اخباری رپورٹ سے ملتی جلتی تھیں۔

"یہ بتائیں شاکر سمرات صاحب کہ کمانڈر حارث سے معلومات فوری طور پر حاصل کی جا سکتی ہیں یا نہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ مقابلے میں کت سخت جان ثابت ہو سکتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ واقعی آپ نے یہ اہم بات پوچھی ہے۔ کمانڈر حارث دل کے مریض ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر کے بھی مریض ہیں اور ایک اور خاص بات کا صرف مجھے ذاتی علم ہے کہ وہ ایچ تھری انجکشنز کے بھی عادی ہیں۔ کیونکہ ایک معرکے میں ان کے سر پر شدید چوٹ آئی تھی اس لئے اگر ان پر تشدد کیا گیا تو وہ ہلاک بھی ہو سکتے ہیں۔ ویسے کمانڈر حارث مرتو

ہیں لیکن معلومات یہودیوں کو مہیا نہیں کر سکتے" ۔۔۔۔ شاکر سمرات صاحب نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ فوری طور پر تشدد بھی بیکار ہے اور ایچ۔ تھری انجکشنز کی وجہ سے ہپناٹزم کے ذریعے بھی معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں۔ اور چونکہ ان کا مقصد معلومات حاصل کرنا ہے۔ اس لئے لازماً وہ لوگ کمانڈر حارث کو پہلے اس سٹیج پر لے آئیں گے کہ وہ طبی طور پر درست ہو جائیں۔ اور چاہے وہ کتنی بھی جلدی کریں کم از کم ایک ہفتہ تو انہیں لگ جائے گا۔ اور یہ وقفہ ہمارے لئے قدرت کی طرف سے دی گئی اچھی مہلت ہے۔ اچھا یہ بتائیں کہ حملہ آوروں میں سے کسی کو پہچانا گیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں پوچھا۔

"جی نہیں۔ انہوں نے نقاب پہنے ہوئے تھے۔ البتہ کمانڈر حارث کی بیٹی ابابہ نے جو اب ہوش میں آ چکی ہے بتایا ہے کہ ان کا لیڈر لمبے قد اور چھریرے جسم کا آدمی تھا۔ اس کی کلائی پر اندر کی طرف سرخ رنگ کا گلاب کا پھول کندہ تھا۔ ان کی تعداد آٹھ تھی ان کے ساتھ سنہرے بالوں والی ایک عورت بھی تھی۔ جو اس سارے واقعے کی باقاعدہ وڈیو فلم بنا رہی تھی اس عورت نے بھی نقاب پہنا ہوا تھا" ۔۔۔۔ شاکر سمرات نے جواب دیا۔

"اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں کوئی تفصیلات" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"صرف اتنی رپورٹ ملی ہے کہ اس ہیلی کاپٹر پر یو۔ ایس۔ اے کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں" ۔۔۔۔ شاکر سمرات نے جواب دیا۔

"او کے۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اچھا اجازت" ——— عمران نے کہا۔ اور دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"کلائی پر گلاب کا پھول۔ لیکن اس طرح کے تو لاکھوں افراد ہوں گے جن کی کلائی پر پھول گندھا ہوا ہو گا" ——— عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہائی اسٹار ورلڈ آرگنائزیشن سے پتہ نہیں چل سکتا۔ اس کا سیکرٹری وولف تو آپ کا دوست ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یقیناً اس سے کچھ نہ کچھ معلومات حاصل ہو سکتی ہیں" ——— عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ہائی اسٹار ورلڈ آرگنائزیشن معلومات کی خرید و فروخت کا ایک خفیہ ادارہ تھا جو پوری دنیا کے مجرموں، خفیہ تنظیموں کے بارے میں معلومات جمع کرتے تھے۔ اور پھر اپنے مخصوص گاہکوں کو وہ معقول قیمت پر یہ معلومات فروخت کرتے تھے۔

"یس ——— وولف اسپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بے دانتوں کا وولف کہو یعنی بے ضرر بھیڑیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— کون ہو تم" ——— دوسری طرف سے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا۔

"ارے ارے۔ ابھی تک وولف کو غصہ آتا ہے۔ حیرت ہے۔ میرے خیال میں کہیں کونے کھدرے میں کوئی ایک آدھ دانت باقی رہ گیا ہو گا" عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کہیں تم عمران تو نہیں ہو۔ پوری دنیا میں صرف وہی ایک آدمی ہے جو مجھ سے اس لہجے میں بات کر سکتا ہے" ——— اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"چلو شکر ہے۔ ابھی تک میں اکیلا ہی ہوں۔ ورنہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں انکل وولف کا کوئی اور بھتیجا نہ پیدا ہو گیا ہو۔ اس کا مطلب ہے ابھی تک وولف کی بے پناہ جائیداد کا میں اکلوتا وارث ہوں" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔

"عمران ——— اوہ، تم واقعی عمران بول رہے ہو۔ اوہ عمران۔ کتنے طویل عرصے کے بعد تمہاری آواز سنی ہے۔ آج کیسے انکل یاد آگیا تمہیں" اس بار وولف کے لہجے میں بے پناہ شگفتگی تھی۔

"بتایا تو ہے۔ کہ وراثت کا پتہ کرنا تھا" ——— عمران نے کہا۔ اور دوسری طرف سے بھرپور قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"وراثت میں تمہیں وصیت نامہ اور قرض خواہوں کی طویل لسٹ ہی مل سکتی ہے" ——— وولف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ آج کل وولف یعنی بھیڑیئے کی کھال بہت مہنگی بک رہی ہے۔ سارے قرضے بھی اتر جائیں گے۔ اور لمبی رقم بھی مل جائے گی" عمران نے کہا۔ اور وولف ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اچھا۔ تو یہ ارادے ہیں۔ پھر تو مجھے اپنی کھال کا بیمہ کرا لینا چاہیئے"

دولف نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے انکل۔ بس ایک بات کا خیال رکھنا۔ دُم کا بیمہ نہ کرانا۔ اصل قیمت تو اس کی ہوتی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دولف کا بھرپور قہقہہ رسیور سے گونج اٹھا۔

" تمہاری یہی باتیں مجھے پسند ہیں۔ ورنہ مجھے معلوم ہے کہ تم ایک نمبر مطلبی آدمی ہو۔ بغیر مطلب کے تو تم نے کبھی فون ہی نہیں کیا "۔۔۔۔ دولف نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آخر آپ کا ہی بھتیجا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دولف ہنسنے لگا۔

" اچھا۔ اب بتاؤ کہ کس لئے فون کیا تھا۔ میرے کام کے رش کا وقت ہونے والا ہے "۔۔۔۔ دولف نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ریڈ فلیگ نامی کوئی خفیہ یہودی تنظیم کے متعلق آپ جانتے ہیں " عمران نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا

" اوہ۔ تو تم کمانڈر حارث کے اغوا کے سلسلے میں کام کر رہے ہو۔ دیکھو عمران ہماری تنظیم کے تمام ڈائریکٹران کٹر یہودی ہیں۔ اس لئے یہودی تنظیموں کے بارے میں نہ ہی ہم معلومات اکٹھی کرتے ہیں اور نہ فروخت کرتے ہیں "۔۔۔۔ دولف نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن انکل دولف تو یہودی نہیں ہے "۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ میں یہودی نہیں ہوں۔ اور اگر ہوتا بھی سہی تو کم از کم میں اپنے بھتیجے عمران سے کچھ نہ چھپاتا۔ سنو۔ ریڈ فلیگ نام کی کوئی تنظیم نہیں ہے

یہ صرف ڈاجنگ منصوبہ ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ایک خفیہ یہودی تنظیم ہے ریڈ روز۔ وہی ریڈ فلیگ کا نام ڈاجنگ کے لئے استعمال کرتی ہے۔ اس کا لیڈر لی ساک ہے۔ اس کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ اس کی کلائی پہ اندر کی طرف سرخ رنگ کا گلاب گندھا ہوا ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے "۔۔۔۔ دولف نے کہا۔

" لی ساک۔۔۔۔ اوہ۔ کہیں یہ وہی تو نہیں۔ جو پہلے وائٹ چانس نامی ایک ایکیڈمی تنظیم کا لیڈر تھا "۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ وہی ہے۔ اس وقت جس قدر بھی یہودی تنظیمیں دنیا میں موجود ہیں ریڈ روز ان سب سے زیادہ منظم۔ باوسائل اور انتہائی خطرناک تنظیم شمار کی جاتی ہے "۔۔۔۔ دولف نے جواب دیا۔

" اچھا انکل۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کمانڈر حارث کو کہاں لے جایا گیا ہوگا "۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" اگر واقعی لی ساک نے اسے اغوا کیا ہے تو پھر وہ اسے ہر صورت میں جزیرہ ٹافو کے گرد پھیلے ہوئے جزیروں میں سے ایک جزیرے ٹائی جن میں لے گیا ہوگا۔ ٹائی جن جزیرہ اس کے ہیڈ کوارٹر ہونے کے لئے مشہور ہے۔ لیکن یہ بتا دوں کہ لی ساک نے اس جزیرے کی حفاظت کے لئے انتہائی سخت انتظامات کئے ہوتے ہیں اور وہاں اس کی اجازت کے بغیر مچھر اور مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتے "۔۔۔۔ دولف نے جواب دیا۔

" مچھر مکھی تو واقعی نہ جا سکتے ہوں گے۔ لیکن انکل دولف کا بھتیجا مچھر مکھی نہیں ہو سکتا۔ اچھا انکل بہت بہت شکریہ "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پہ قدرے اطمینان

کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"کیا دولت کی معلومات واقعی درست ہوں گی"۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سو فیصد۔ اور اگر میں اس کا بھتیجا اور اس کی کھال کا اکلوتا وارث نہ ہوتا تو وہ یہ معلومات کبھی بھی نہ بتاتا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میری سمجھ میں ایک بات نہیں آتی کہ آخر آپ ان لوگوں کو کس طرح اتنا بے تکلف دوست بنا لیتے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے بڑی بے لوث قربانیاں دینی پڑتی ہیں بلیک زیرو۔ بہرحال یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ ہمیں اب فوری طور پر ایکشن میں آ جانا چاہیئے۔ یہ جزیرے یہاں سے بہت دور ہیں۔ اس لئے وہاں جانے میں کافی وقت لگ جائے گا اور ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کا وقت ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کا پروگرام کیا ہے۔ کیا پوری ٹیم لے جائیں گے"۔۔۔ بلیک زیرو نے بھی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ یہ مشن جھٹ منگنی پٹ بیاہ ٹائپ کا ہے۔ اس میں جتنی بھی دیر ہو گی اتنا ہی نقصان ہو گا۔ اگر ہم اس وقت کمانڈر حارث تک پہنچے جب لی ساک ان سے معلومات حاصل کر چکا ہو تو ہمارا جانا بیکار ہے۔ اس لئے اس مشن میں ٹیم لے جانے کی بجائے زیادہ سے زیادہ ایک دو آدمی کافی رہیں گے۔ کیونکہ اس مشن میں کام انتہائی تیز رفتاری سے کرنا ہو گا۔ جس

طرح سپیشل ایجنٹ کرتے ہیں"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایک اور بات بھی میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ کہ ریڈ روز تنظیم کو یقیناً اس بات کا علم ہو گیا ہو گا کہ شاکر مرات نے کمانڈر حارث کی برآمدگی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے درخواست کی ہے۔ کیونکہ جو تنظیم کمانڈر حارث کی خفیہ ترین مصروفیات سے آگاہ ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ایسی خبریں حاصل کر لینا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اور لی ساک مجھ سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس کا میرا ایک بار بھرپور انداز میں ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ وہ اس وقت ایکریمی تنظیم وائٹ چانس کا چیف تھا۔ اس وائٹ چانس کا خاتمہ میرے ہاتھوں ہوا تھا۔ لیکن لی ساک نکل جانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کے بعد اس کا نام کبھی سننے میں نہیں آیا تھا۔ اس لئے میں یہی سمجھا تھا کہ وہ مر چکا ہو گا۔ کیونکہ وہ جب نکلا تھا تو خاصا زخمی تھا۔ اور اسے معلوم ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ اس لئے جیسے ہی اسے یہ خبر ملی ہو گی اس نے ہمارے استقبال کا پورا پورا انتظام کر لیا ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو بڑی مشکل ہو جائے گی۔ ویسے وہ مجھ سے واقف نہیں ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں خود اس مشن پر چلا جاؤں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس مشن کے لئے ایسا آدمی چاہیئے جو سوچنے میں کم دلچسپی رکھتا ہوں۔ بس مار دھاڑ کرتا ہوا اس کے ہیڈ کوارٹر میں گھسے اور پھر کمانڈر حارث

کو نکال کر واپس آ جائے۔ بس یوں سمجھو کہ ڈیشنگ ٹائپ ایجنٹ ہو"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیشنگ ایجنٹ ـــــ اوہ میں سمجھ گیا۔ پھر صفدر یا کیپٹن شکیل ٹھیک رہیں گے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ ڈیشنگ ایجنٹ تو سیکرٹ سروس میں ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے تنویر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈیشنگ ایجنٹ تنویر ـــــ لیکن عمران صاحب" ـــــ بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیل سی گئی تھیں وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس قدر اہم مشن کے لئے عمران تنویر کا نام تجویز کرے گا۔

"میں سمجھتا ہوں تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ لیکن تنویر کی خصوصیات کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ وہ واقعی ڈیشنگ ایجنٹ ہے۔ وہ اس مشن کے لئے بالکل فٹ رہے گا اور تم دیکھنا کہ تنویر کیسے کام کرتا ہے"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تنویر کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بلیک زیرو ہونٹ دبا کر خاموش ہو گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے ابھی تک عمران کے انتخاب سے اتفاق نہیں ہے۔

"تنویر سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ تنویر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔ البتہ اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ ایسا شاذ و نادر ہی

ہوتا تھا کہ ایکسٹو اسے براہ راست کال کرے۔ تمام ہدایات وغیرہ اسے جولیا کے ذریعے ہی ملتی تھیں۔

"تنویر ـــــ ایک اہم ترین مشن کے لئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے۔ گو عمران تمہارے انتخاب پر معترض ہوا ہے۔ لیکن میں تمہاری صلاحیتوں کو جانتا ہوں۔ کیا تم اس مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہو"
عمران نے سرد لہجے میں کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"یس سر مجھے خوشی ہے کہ آپ نے عمران کے اعتراض کے باوجود میرا انتخاب کیا ہے۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اترنے کی کوشش کروں گا" ـــــ تنویر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"تنویر ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ میں لفظ کوشش سننا پسند نہیں کرتا۔ یہ لفظ وہ لوگ استعمال کرتے ہیں جنہیں اپنے پر اعتماد نہیں ہوتا"
عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"اوہ۔ یس سر۔ سوری سر۔ میں اس مشن کو ہر قیمت پر پورا کر دوں گا" ـــــ تنویر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ـــــ ایک ڈیشنگ ایجنٹ کی زبان سے ایسے ہی الفاظ نکلنے چاہئیں۔ یہ مشن ایسا ہے کہ تمہیں انتہائی برق رفتاری سے کام کرنا ہو گا۔ تمہیں اس مشن کے لئے جزائر فن لینڈ کے شمال مشرق میں پھیلے ہوئے لاتعداد جزیروں میں سے ایک جزیرے میں جانا ہو گا فلسطینیوں کے ایک لیڈر کمانڈر حماد کو ایک یہودی خفیہ تنظیم ریڈ روز نے اغوا کیا ہے۔ اس تنظیم کا لیڈر لی ساک ہے یہ تنظیم انتہائی منظم۔ با وسائل اور خطرناک ہے۔ اس کا

ہیڈکوارٹر ایک جزیرہ طمانی جن ہے۔ کمانڈر حارث کو یقیناً وہیں لے جایا گیا ہوگا۔ اور تم نے فوری طور پر کمانڈر حارث کو وہاں سے برآمد کرنا ہے۔ یہ سارا کام تم نے اکیلے کرنا ہے۔ البتہ عمران۔ صدیقی، خاور اور جولیا کے ساتھ تم سے علیحدہ رہ کر کام کرے گا۔ کیا تم سمجھ گئے ہو" ____ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں نے بھی صبح اخبار میں کمانڈر حارث کے اغوا کی خبر پڑھی ہے۔ بہرحال میں مشن کے لئے پوری طرح تیار ہوں۔ اور سر آپ دیکھیں گے کہ میں کس طرح اس مشن کو مکمل کرتا ہوں"۔ تنویر نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ ____ تم روانگی کے لئے تیاری کرو۔ مزید تفصیلی ہدایات تمہیں عمران دے گا۔ کیونکہ عمران اس تنظیم کے لیڈر لی ساک سے ایک بار پہلے ٹکرا چکا ہے۔ عمران ابھی تمہارے فلیٹ میں پہنچ رہا ہے" ____ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ علیحدہ کام کریں گے" ____ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ میں لی ساک اور اس کے ساتھیوں کو الجھانے کا کام کروں گا تاکہ تنویر اطمینان سے ورک کر سکے۔ اور اس بار میں اپنے ساتھ صدیقی خاور اور جولیا کو لے جاؤں گا۔ کیونکہ ان تینوں سے لی ساک واقف نہیں ہے۔ میں جا کر تنویر کو بریف کرتا ہوں۔ تم فوری طور پر ایک جیگور جیٹ طیارہ چارٹرڈ کراؤ۔ ہم یہاں سے سیدھے ناراک جائیں گے۔ اور پھر ناراک سے تنویر ہم سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اور ہاں ناراک میں اپنے فارن ایجنٹ کو کال کر کے بتا دو کہ وہ وہاں پوری طرح الرٹ رہے۔

ہم ضروری اسلحہ اور دوسرا سامان وہیں سے حاصل کریں گے" عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ عمران تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

لکڑی کے بنے ہوئے ایک وسیع کیبن میں اس وقت ایک میز کے پیچھے پڑی ہوئی کرسی پر یہودیوں کی سب سے خطرناک تنظیم ریڈ روز کا چیف لی ساک بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے شراب کی بوتل رکھی ہوئی تھی۔ اور وہ بوتل اٹھا کر لمبا گھونٹ بھرتا اور پھر بوتل کو واپس میز پر رکھ دیتا۔ اس کی فراخ پیشانی پر سوچ کی گہری لکیریں نمایاں تھیں۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ایک ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں تو اس نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ____ جیمز کالنگ باس اوور" ____ ایک نوجوان سی

آواز سنائی دی۔

"یس ـــــ چیف اسٹنڈنگ اوور" ـــــ لی ساک نے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔ جیسے اُسے سوچ وبچار کے دوران اس کال کا آنا بُرا لگا ہو۔

"باس ـــــ پوائنٹ الیون سے ایک اہم خبر رسیو ہوئی ہے اوور" جیمز نے کہا۔

"پوائنٹ الیون سے ـــــ اوہ کیا خبر ہے اوور" ـــــ پوائنٹ الیون کا نام سن کر لی ساک چونک کر سیدھا ہو گیا۔ کیونکہ پوائنٹ الیون کا تعلق فلسطینیوں کے لیڈر شاکر سمرات سے تھا۔ اور شاکر سمرات کا ایک انتہائی قابل اعتماد ساتھی پوائنٹ الیون کا انچارج تھا۔ اُسی کی وجہ سے وہ کمانڈر حارث پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب ہوتے تھے۔ اس لئے پوائنٹ الیون سے ملنے والی خبر پر اس کا چونکنا بجا تھا۔

"باس۔ شاکر سمرات نے کمانڈر حارث کی برآمدگی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے درخواست کی ہے۔ اور پوائنٹ الیون کی رپورٹ کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس درخواست کو منظور کر لیا ہے اوور" ـــــ جیمز نے کہا۔

"اوہ یہ بے حد اہم خبر ہے۔ مجھے پہلے ہی اس بات کا خدشہ تھا بہرحال اچھا ہوا ہمیں پہلے سے خبر مل گئی۔ اب میں ان کے استقبال کا پورا پورا انتظام کر لوں گا اوور" ـــــ لی ساک نے کہا۔

"لیکن باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آخر کس طرح معلوم ہو کہ ہم نے کمانڈر حارث کو کہاں رکھا ہوا ہے اوور" ـــــ جیمز

نے کہا۔

"اس احمق رپورٹر نے جزیرہ ٹافو کا حوالہ دے کر ہمارے لئے پریشانیاں پیدا کر دی ہیں۔ گو اس طرح اس نے اپنی موت کا سامان تو کر لیا ہے۔ لیکن اب یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال جزیرہ ٹافو میں تو پہنچ جائے گی۔ اور وہاں سے اس کا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو گا اوور اینڈ آل" لی ساک نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے جلدی سے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبا دیا۔ اور ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تھا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ لی ساک کالنگ اوور" ـــــ لی ساک نے بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ـــــ ناراک پوائنٹ سے فرینک اسٹنڈنگ اوور" چند لمحوں بعد ایک آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری اور اس کے ساتھ ہی بلب مسلسل جلنے لگا۔

"فرینک۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور" ـــــ لی ساک نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں باس اوور" ـــــ فرینک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"شاکر سمرات کی درخواست پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کمانڈر حارث کی برآمدگی کے لئے حرکت میں آ رہی ہے۔ اس کا لیڈر وہی احمق آدمی علی عمران ہی ہو گا۔ وہ پاکیشیا سے لازماً پہلے ناراک آئیں گے۔ اور

اس کے بعد وہ ٹافو جزیرے کا رخ کریں گے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ انہیں ناراک میں ہی روک لیا جائے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ناراک میں رابرٹ برمن ہے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے ساتھیوں سمیت رابرٹ برمن کی مکمل نگرانی شروع کرا دو۔ پھر جیسے ہی یہ لوگ رابرٹ برمن کے پاس پہنچیں تم ان پر ٹوٹ پڑو۔ ان میں سے کسی کو کسی قیمت پر زندہ نہیں رہنا چاہیے اوور" ۔۔۔۔ لی ساک نے جواب دیا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہوگا۔ آپ بے فکر رہیں۔ رابرٹ برمن اب چوبیس گھنٹے ہماری نظروں میں رہے گا اوور" ۔۔۔۔ فرینک نے جواب دیا۔

"جیسے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے تم نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ان پر حملہ کر دینا ہے۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پورے ناراک کو ہی کیوں نہ بموں سے اڑانا پڑے۔ اس معاملے میں تمہاری معمولی سی کوتاہی بھی ناقابل معافی ہوگی اوور" ۔۔۔۔ لی ساک کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میرے لئے یہ انتہائی معمولی کام ہے اوور" ۔۔۔۔ فرینک نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔ لی ساک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر اس نے نئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"یس ۔۔۔۔ جوزف اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نئی آواز ابھری۔

"جوزف ۔۔۔۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے واقف ہو اوور" لی ساک نے پوچھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ۔ اس سے ہمارا کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے

اوور" ۔۔۔۔ جوزف کی انتہائی حیرت سے پر آواز سنائی دی۔

"جو تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ بتاؤ اوور" ۔۔۔۔ لی ساک کا لہجہ بے حد سخت ہو گیا۔

"یس باس ۔۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں جب اسرائیلی تنظیم جی پی فائیو میں تھا تو کئی بار ہمارا ان سے ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔ خاص طور پر وہ علی عمران اوور" ۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔۔ میں نے تمہاری رپورٹ بک میں یہ بات پڑھی تھی اس لئے مجھے یاد تھا۔ تو سنو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جزیرہ ٹافو پہنچ رہی ہے۔ وہ ہمارے مقابلے میں آ رہے ہیں۔ میں نے ناراک میں فرینک کو الرٹ تو کر دیا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے وہ وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو جائیں یا سرے سے وہاں نہ جائیں۔ بہرحال ان کا پہلا ٹارگٹ جزیرہ ٹافو ہی ہوگا۔ تم پوری طرح ہوشیار رہنا۔ جزیرہ ٹافو میں آنے والے ہر آدمی کی سخت نگرانی کرنی ہوگی۔ ہو سکتا ہے وہ گروپ کی صورت میں آنے کی بجائے علیحدہ علیحدہ آئیں یا پھر کسی ایسے میک اپ میں آئیں کہ ہم انہیں پہچان نہ سکیں۔ اس لئے تم نے ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ ہر آدمی کی۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو۔ کسی بھی حیثیت کا ہو۔ کسی بھی ملک سے اس کا تعلق ہو۔ تمہاری نظروں سے بچ نہ سکے۔ اور جس پر تمہیں معمولی سا شک بھی ہو اسے فوراً گولی سے اڑا دینا اوور" ۔۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہمارے پاس ایسا انتظام ہے کہ کوئی مشکوک آدمی ایک لمحے کے لئے بھی بچ نہیں سکتا اوور"

جوزف نے جواب دیا۔

"گڈ ——— پوری طرح محتاط رہنا اوور اینڈ آل" ——— لی ساک نے کہا۔ اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ——— آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا

"جیکب ——— مارٹی کو بلاؤ" ——— لی ساک نے کہا۔ اور نوجوان سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

لی ساک نے بوتل اٹھائی اور اس میں موجود باقی تمام شراب ایک ہی بار گلے میں انڈیل کر اس نے بوتل ایک طرف پھینک دی۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک پستہ قامت لیکن گٹھے ہوئے جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔

"یس باس" ——— آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مارٹی ——— آج کے بعد ٹارجن کی حفاظت کے لئے اور زیادہ چوکس ہو جاؤ۔ اپنے سب آدمیوں کو اچھی طرح سمجھا دو۔ گشت کرنے والی لانچوں کی تعداد بڑھا دو۔ اور جب تک میں نہ کہوں کسی کو زندہ یا مردہ کسی بھی صورت میں ٹارجن کے ساحل تک نہیں پہنچنا چاہیے" ——— لی ساک نے کہا۔

"یس باس" ——— مارٹی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ کمانڈر حارث کو چھڑوانے کے لئے غیر ملکی ایجنٹ کوشش کر رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے اس کے لئے انہیں ٹارجن میں داخل ہونا ہوگا۔ میں ان کا داخلہ کسی صورت میں بھی نہیں چاہتا۔"

لی ساک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا

"بہتر باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ انسان تو ایک طرف کوئی پرندہ بھی اب ٹارجن میں داخل نہ ہو سکے گا" ——— مارٹی نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"پوری طرح ہوشیار رہنا۔ معمولی سی غفلت سے بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے" ——— لی ساک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ مارٹی اور اس کے آدمیوں کی صلاحیتوں سے واقف ہیں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی" ——— مارٹی نے کہا۔ اور لی ساک نے ہاتھ سے اُسے جانے کا اشارہ کر دیا۔ مارٹی سلام کر کے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن سے باہر چلا گیا۔

لی ساک نے اس بار میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔ اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس ——— جارجر بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا رپورٹ ہے جارجر" ——— لی ساک نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ کمانڈر حارث کی طبی رپورٹ درست نہیں ہے۔ وہ دل کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر کا مریض ہے۔ اس حالت میں اگر اس پر تشدد کیا گیا تو وہ فوری طور پر ہلاک ہو سکتا ہے۔ میں نے اس کا ٹرانشین چیک اپ بھی کرایا ہے۔ ٹرانشین رپورٹ کے مطابق وہ ایچ۔ تھری انجکشنز کا عادی ہے۔ اس لئے فوری طور پر اس سے ہپناٹزم کے ذریعے بھی معلومات حاصل نہیں کی جا سکتیں۔ ورنہ اس کا ذہن ہمیشہ کے لئے ماؤف ہو جائے گا" ——— جارجر نے جواب دیا۔

"اوہ ——— یہ ساری بیماریاں اسی میں اکٹھی ہوئی تھیں۔ میں اس سے فوری طور پر تمام معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اب تو ایک ایک لمحہ قیمتی ہے" ——— لی ساک نے بُری طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا

"باس۔ میں نے آپ کو رپورٹ دے دی ہے۔ اس کے باوجود اگر آپ اس پر کوئی طریقہ آزمانا چاہتے ہیں تو آپ با اختیار ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ معمولی سا تشدد بھی اس کی فوری موت کا باعث بن جائے گا۔ اور آپ نے اس سے سوالات کر کے دیکھ لیا ہے وہ کچھ بتلانے پر آمادہ ہی نہیں ہے" ——— جارجر نے جواب دیا۔

"لیکن اگر وہ معلومات مہیا نہ کر سکا تو پھر اس کے اغوا کا کیا فائدہ" لی ساک واقعی بُری طرح جھنجلایا ہوا تھا۔

"باس۔ میں نے اس کا خصوصی علاج شروع کر دیا ہے۔ ایک ہفتے بعد وہ اس قابل ہو جائے گا کہ آپ ہپناٹزم کے ذریعے اس سے مکمل معلومات حاصل کر سکیں گے۔ لیکن ایک ہفتے سے پہلے نہیں" ——— جارجر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن ایک ہفتے بعد میں ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کر سکوں گا۔ چاہے یہ بدبخت مر ہی کیوں نہ جائے" ——— لی ساک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ مجھے اس کی اہمیت کا پوری طرح اندازہ ہے۔ اس سے حاصل کردہ معلومات سے فلسطینی جدوجہد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی" ——— جارجر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ خودکشی نہ کر سکے کیونکہ ایسے

لوگ جنونی ہوتے ہیں" ——— لی ساک نے کہا۔

"میرے ذہن میں پہلے سے ہی خدشہ موجود تھا۔ اس لئے میں نے اُسے مسلسل کیتھڈرین کے زیر اثر رکھا ہوا ہے۔ اس طرح اس کا علاج بھی جلد ہو جائے گا اور یہ آدمی حرکت بھی نہ کر سکے گا" ——— جارجر نے جواب دیا۔

"گڈ" ——— لی ساک نے کہا۔ اور انٹرکام کا رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن سے باہر وہی مسلح جیکب بڑے چوکنے انداز میں کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔ یہ کیبن انتہائی گھنے جنگل کے اندر بنا ہوا تھا۔ ہر طرف اونچے اور گھنے درخت اور جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

"جیکب ——— میں آرام کرنے بنکروں میں جا رہا ہوں۔ تم پاڈلا کو جہاں کہیں بھی ہو تلاش کر کے میرے پاس بھجوا دو۔ لیکن جس قدر جلد ہو سکے۔ میں اس کا زیادہ دیر انتظار نہیں کر سکتا" ——— لی ساک نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ——— جیکب نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا ایک طرف جنگل میں غائب ہو گیا۔ لی ساک مسکراتا ہوا مخالف سمت کی طرف بڑھ گیا۔

تنویر کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ وہ اس وقت ایک ٹیکسی میں بیٹھا ایکریمیا کی ایک ریاست ہانولو کے مین بازار سے گزر رہا تھا۔ عمران نے اُسے مشن کے بارے میں مکمل طور پر تفصیل بتا دی تھی۔ اور پھر چارٹرڈ طیارے کے ذریعے جب وہ ناراک کی طرف چلے تو عمران نے اُسے ناراک سے پہلے ہی ایک ریاست ہانولو میں اتار دیا تھا۔ اس کا نام اب سکاٹ بلوٹن تھا۔ اور اس کی جیب میں سکاٹ بلوٹن کے نام سے تمام کاغذات موجود تھے۔ سکاٹ بلوٹن ایکریمیا کا شہری تھا اور پیشے کے لحاظ سے وہ شکاری اور ہیروں کا تاجر تھا۔ اس کی مستقل رہائش ایک ریاست سوگم میں تھی۔ عمران نے اُسے بتا دیا تھا کہ اب آگے جزیرہ ٹافو میں پہنچنا اور پھر وہاں سے ٹارجن جزیرے میں پہنچ کر کمانڈر حارث کو ریڈ روز کی گرفت سے نکال لانے کا سارا کام اُسے خود اکیلے طور پر کرنا ہوگا۔ البتہ واپسی میں کمانڈر حارث کو اس نے جزیرہ ٹافو لے جانے

بجائے ایک اور جزیرہ لشام میں لے جانا ہے۔ جہاں اُسے ایک شخص مرفی کو تلاش کرنا ہوگا اور پھر مرفی کے حوالے کمانڈر حارث کو کر دینے کے بعد اس کا مشن مکمل ہو جائے گا۔ عمران نے اُسے پورے علاقے کا تفصیلی نقشہ بھی مہیا کر دیا تھا۔ اور ساتھ ہی ضروری ہدایات بھی دے دی تھیں۔ تنویر نے اس سے پوچھا تھا کہ اس بار وہ براہِ راست سامنے کیوں نہیں آ رہا تو عمران نے اُسے بتایا تھا کہ لی ساک اور اس کا گروپ اُسے جانتا ہے۔ اس لئے ایکسٹو نے اُسے صرف لی ساک اور اس کے گروپ کو الجھانے کے لئے بھیجا ہے۔ اصل کام تنویر نے کرنا ہے۔

اور اب ہانولو کے ہوائی اڈے سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھا ہوا تنویر اس مشن کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ ہانولو میں اس کا کوئی واقف نہ تھا۔ اس لئے اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو ہوٹل پام گرد جانے کا کہہ دیا تھا۔ اس ہوٹل کا پبلسٹی بورڈ اس نے ایئرپورٹ میں لگا ہوا دیکھا تھا۔ تنویر کو ساری صورتحال کا اندازہ ہو گیا تھا۔ اُسے انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنا تھا تاکہ جلد از جلد کمانڈر حارث کو برآمد کیا جا سکے۔ لیکن ابھی تک اس کے ذہن میں کوئی لائن آف ایکشن قائم ہی نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ہوٹل میں بیٹھ کر کوئی باقاعدہ پلان ترتیب دے گا۔ ہانولو بے حد جدید ریاست تھی۔ اس لئے تنویر فراخ اور ہموار سڑکوں پر چلنے والی ٹریفک کے ساتھ ساتھ بلند و بالا عمارتوں کو بھی ساتھ ساتھ دیکھ رہا تھا۔

"جناب ——— اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک بات پوچھوں" ——— اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور تنویر جو اپنے خیالات میں مگن تھا۔ اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کیا بات ہے۔" ------ تنویر نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"آپ شاید پہلی بار ہانولولو آئے ہیں۔" ------ ٹیکسی ڈرائیور نے جو ایک نوجوان ایکریمی تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ اندازہ کیسے کیا۔" ------ تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"آپ جس طرح یہاں کی عمارتوں کو دیکھ رہے ہیں اس سے یہی پتہ چلتا ہے۔ اور جناب اگر آپ واقعی پہلی بار یہاں آئے ہیں، تو پھر میرا مشورہ ہے کہ آپ ہوٹل پام گرو کی بجائے کسی اور ہوٹل میں رہائش رکھیں۔" ------ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"کیوں ------ ہوٹل پام گرو میں کیا جن بھوت رہتے ہیں۔" ------ تنویر کا موڈ واقعی آف ہو گیا تھا۔

"یس سر ------ آپ پال میکر اور اس کے گروپ کو جن بھوت ہی کہہ سکتے ہیں۔ ہوٹل پام گرو ان کا مخصوص اڈہ ہے۔ اور وہ دنیا کی ہر برائی اور جرم میں آگے آگے رہتے ہیں۔ انتہائی ہتھ چھٹ انتہائی وحشی قسم کے لوگ ہیں۔ اور نیا آدمی تو ان کا بہترین شکار ثابت ہو سکتا ہے۔" ڈرائیور نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں پال میکر سے بھی بڑا بھوت ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں پام گرو پال میکر سے ہی ملنے جا رہا ہوں۔" ------ تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بیک مرر میں نوجوان ڈرائیور کا چہرہ بخوبی دیکھ رہا تھا۔ اور اس نے دیکھا کہ اس کی یہ بات سن کر ڈرائیور کا چہرہ خوف

سے زرد پڑ گیا تھا۔

"اوہ جناب۔ ویری سوری۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ پلیز۔ آپ پال میکر سے میرے متعلق کوئی بات نہ کریں ورنہ وہ مجھے میری ٹیکسی سمیت زمین میں زندہ دفن کر دے گا۔" ------ ڈرائیور نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے ------ اور سنو۔ آئندہ اس قسم کے مشورے بھی مت دیا کرو۔ اپنی کھال میں رہنا اچھا ہوتا ہے۔" ------ تنویر نے جواب دیا۔

"یس سر۔ سوری سر۔" ------ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔ اور ٹیکسی میں ایک بار پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ لیکن اب تنویر پال میکر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ پال میکر کو ہی استعمال کرے گا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک وسیع و عریض عمارت کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گئی۔ یہ دو منزلہ عمارت تھی۔ لیکن اس کے گرد خاصے بڑے لان تھے۔ عمارت پر ہوٹل پام گرو کا جہازی سائز کا نیون سائن چمک رہا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے ٹیکسی روک دی۔ تنویر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے جیب سے بٹوہ نکالا تاکہ کرایہ دے سکے۔

"رہنے دیجئے صاحب۔ آپ کی خدمت کر کے مجھے خوشی ہوئی ہے۔ بس پلیز میری غلطی معاف کر دیجئے گا۔ گڈ بائی۔" ------ ڈرائیور نے گھگھیاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے ٹیکسی کار آگے بڑھا کر لے گیا۔ تنویر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ اب پال میکر کی ٹائپ کو سمجھ گیا تھا۔ اس کے پاس

صرف ایک بریف کیس تھا۔ جس میں کرنسی اور اس کے کاغذات وغیرہ تھے۔ اس نے بریف کیس اٹھایا اور پھر ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ مین گیٹ پر کھڑے ہوئے باوردی دربان نے اُسے قریب آتے دیکھ کر دروازہ کھول دیا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ ہوٹل کا ہال شاندار تھا۔ حالانکہ ٹیکسی ڈرائیور کی باتیں سن کر تنویر نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ یہ انتہائی تھرڈ کلاس ٹائپ ہوٹل ہو گا۔ لیکن پھر اُسے خیال آ گیا کہ یہ پاکیشیا نہیں ہے بلکہ ایکریمیا ہے۔ یہاں کا تھرڈ کلاس ہوٹل بھی پاکیشیا کے فرسٹ کلاس ہوٹل کے معیار کا ہی ہو گا۔ وہ بریف کیس اٹھائے سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں دو خوب صورت ایکریمین لڑکیاں کھڑی تھیں۔

"یس سر"۔۔۔ ایک لڑکی نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کاروباری انداز میں مسکرا کر کہا۔

"ایک اچھا سا کمرہ"۔۔۔ تنویر نے مقامی لہجے میں ایکریمین زبان بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر سامنے رکھے رجسٹر پر جھک گئی۔

"آپ کا کارڈ"۔۔۔ لڑکی نے کہا۔

اور تنویر نے جیب سے ایکریمیا کا مخصوص شناختی کارڈ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ لڑکی نے تیزی سے اندراجات کرنے شروع کر دیئے۔

"کتنے دنوں کی بکنگ کرنی ہے جناب"۔۔۔ لڑکی نے آخری

خانے پر رکتے ہوئے سر اٹھا کر پوچھا۔

"صرف دو روز کے لئے"۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

اور لڑکی نے اندراجات مکمل کر کے رجسٹر تنویر کی طرف کھسکا دیا۔

"سائن کر دیجئے اور چھ سو ڈالر عنایت کر دیجئے"۔۔۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تنویر نے دستخط کئے اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ہزار ہزار ڈالرز کی مالیت کے نوٹوں کی ایک بڑی گڈی نکالی اور اس میں سے ایک نوٹ بڑے لاپرواہ سے انداز میں نکال کر لڑکی کی طرف پھینک دیا۔

"باقی تم رکھ لو منی۔ البتہ بلیک وہسکی کی ایک بوتل بھجوا دینا"۔۔۔ تنویر نے بے نیازانہ لہجے میں کہا اور ادھر ادھر اس طرح دیکھنے لگا جیسے ہال کی سیاحت سے محظوظ ہو رہا ہو۔

"یہ لیجئے سر چابی۔ کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل۔ اور ٹپ کے لئے شکریہ"۔۔۔ لڑکی کی مسکراہٹ اس بار واقعی جاندار تھی۔

"اچھا"۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور چابی جس کے ساتھ ایک کارڈ منسلک تھا اٹھا کر لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اس کی تیز نظروں نے ایک میز کے گرد بیٹھے چار ایکریمیوں کو چیک کر لیا تھا جن کے سروں پر خاصے لمبے بال تھے۔ قلمیں بھی ٹھوڑی تک آ رہی تھیں۔ اور وہ اپنے حلیوں اور لباس سے واقعی غنڈے لگ رہے تھے۔ ان کی نظریں تنویر پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ تنویر مسکرا دیا۔ اس نے جان بوجھ کر بڑے نوٹوں کی گڈی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور اُسے احساس ہو رہا تھا۔ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا ہے۔

چند لمحوں بعد لفٹ نے اُسے دوسری منزل پر پہنچا دیا۔ اس نے

کمرہ نمبر بارہ کا لاک کھولا اور دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ واقعی بے حد شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ اور خاصا فراخ تھا۔ تنویر نے بیگ ایک طرف اچھالا اور آرام کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"یس ۔۔۔ کم ان" ۔۔۔ تنویر نے مڑے بغیر کہا۔

"ویٹر سر" ۔۔۔ دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی ایک آواز سنائی دی اور پھر ایک ویٹر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹرے میں رکھی بلیک وہسکی کی بوتل میز پر رکھی۔ وہ ساتھ ہی گلاس اور برف کی ٹرے بھی لے آیا تھا۔

"ان کو واپس لے جاؤ۔ میں پور پینے کا عادی ہوں" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور ویٹر سر ہلاتا ہوا ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

ویٹر کے واپس جاتے ہی تنویر نے وہسکی کی بوتل کا ڈھکن کھولا۔ اور اُسے اٹھائے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل وہاں واش بیسن میں پلٹ دی اور جب بوتل خالی ہو گئی تو وہ اسے اٹھائے واپس آیا۔ اور اس نے بوتل دوبارہ میز پر رکھ دی۔

اُسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تنویر چونک پڑا۔

"یس" ۔۔۔ تنویر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ سکاٹ بلوگن ہیں روم نمبر بارہ" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ تم کون ہو" ۔۔۔ تنویر نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں پال میکر بول رہا ہوں۔ اس ہوٹل کا مالک۔ آپ ہمارے ہوٹل کے

معزز مہمان ہیں۔ اور شاید پہلی بار آئے ہیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو بتا دوں کہ اس ہوٹل میں ہم ہر قسم کی خدمات مہیا کرتے ہیں۔ خوبصورت ترین ملکی و غیر ملکی عورتیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ پسند کریں تو نیچے تہہ خانے میں گیم روم بھی موجود ہے۔ اگر آپ وہاں تشریف لائیں تو ہمیں آپ کی خدمت کر کے خوشی ہو گی" ۔۔۔ پال میکر نے کہا۔ اور تنویر کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"عورتوں سے تو مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے مسٹر پال میکر۔ البتہ میں آپ کا گیم روم ضرور دیکھنا چاہوں گا" ۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بڑی خوشی سے۔ آپ کاؤنٹر پر صرف گیم روم کے الفاظ کہہ دیں آپ کو وہاں پہنچا دیا جائے گا" ۔۔۔ پال میکر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

تنویر نے رسیور رکھا اور کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا کہ وہ پال میکر کو کس طرح استعمال کرے۔ کیا اس سے الجھ کر یا اس پر دولت کا رعب ڈال کر دونوں ہی صورتیں الجھی ہوئی تھیں۔ وہ دراصل کوئی ایسا ذریعہ تلاش کرنا چاہتا تھا جس سے وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر سیدھا جزیرہ ٹارجن پہنچ جائے۔ گو عمران نے اُسے جزیرہ ٹافو کی ٹپ دی تھی۔ لیکن تنویر لمبے چکر میں نہ الجھنا چاہتا تھا۔ وہ براہ راست حملہ کرنے کا قائل تھا۔ اور اس کے نظریے کے مطابق وہ اگر مخصوص قسم کا اسلحہ لے کر ٹارجن پہنچ جائے۔ تو پھر وہ وہاں سے آسانی سے کمانڈر حارث کو نکال سکتا تھا۔ لیکن اس کے لئے انتہائی طاقتور انجن والی لانچ راستوں سے واقف کوئی گائیڈ۔ اور مخصوص اسلحہ سپلائی کرنے والا کوئی گروپ چاہیئے تھا۔ ان سارے لوازمات کے

بغیر وہ آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ کندھے جھٹکتا ہوا اٹھا۔ اور پھر کمرے سے باہر نکل کر لفٹ کے ذریعے کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔ کاؤنٹر سے اُسے ایک راہداری سے گذار کر تہہ خانے میں بنے ہوئے ایک وسیع گیم روم میں پہنچا دیا گیا جہاں کارڈز کی دو میزیں تھیں جن پر چار آدمی بیٹھے کارڈ کھیل رہے تھے۔

جیسے ہی تنویر اندر داخل ہوا۔ سائیڈ سے ایک بھاری جسم اور لمبے قد والا آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس کے جسم پر بہترین تراش کا تھری پیس سوٹ تھا۔

"ویل کم مسٹر سکاٹ ملوٹن۔ میرا نام پال میکر ہے"۔۔۔۔ اس آدمی نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی مسٹر پال میکر"۔۔۔۔ تنویر نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے بڑے گرم جوش انداز میں مصافحہ کیا۔

"آیئے۔۔۔۔ اس میز پر آجایئے"۔۔۔۔ پال میکر نے ایک میز کی طرف اشارہ کیا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا اس میز پر جا بیٹھا۔

"مسٹر سکاٹ بلوٹن ہمارے معزز مہمان ہیں"۔۔۔۔ پال میکر نے میز پر پہلے سے بیٹھے ہوئے چاروں آدمیوں سے تنویر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور انہوں نے سر ہلا دیئے۔

"مسٹر پال میکر۔ میں بھاری داؤ کھیلنے کا عادی ہوں اور شارپنگ قطعی برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں شارپنگ نہیں ہوتی مسٹر سکاٹ بلوٹن۔ پال میکر کی یہاں موجودگی ہی شارپرز کی موت ہے۔ آپ اطمینان سے کھیلیں۔ اور جتنا بھاری

داؤ آپ چاہیں کھیلیں۔ یہ سب لارڈز ہیں"۔۔۔۔ پال میکر نے بھی قدرے سخت لہجے میں جواب دیا۔

اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی دو گڈیاں نکالیں اور سامنے رکھ لیں۔ میز پر بیٹھے ہوئے باقی افراد نے بھی جیبوں سے اُسی مالیت کے نوٹوں کی گڈیاں نکالیں اور سامنے رکھ لیں۔ کارڈز بانٹے گئے۔ لیکن تنویر نے میز پر الٹے پڑے ہوئے کارڈز ہاتھوں میں نہ اٹھائے۔ اس کی تیز نظروں نے کارڈ بانٹنے والے ہاتھوں کی حرکات دیکھتے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ لوگ پہلی بازی اُسے جتانا چاہتے ہیں۔ تاکہ آئندہ گیمز میں وہ شارپنگ کا الزام نہ لگا سکے۔ اس لئے اس نے بلینک کھیلنا شروع کر دیا۔ وہ بڑے بڑے نوٹ آگے کھسکاتا رہا۔ اور ظاہر ہے اس کے بلینک کھیلنے کی وجہ سے دوسرے پارٹنرز کو اس سے ڈبل داؤ لگانا پڑ رہا تھا۔ اس لئے جس وقت اس کے سامنے پڑی ہوئی ایک گڈی داؤ میں آئی باقی چاروں افراد کی دو دو گڈیاں داؤ میں پہنچ گئیں۔ انہوں نے اور گڈیاں نکال لیں۔ چونکہ صرف تنویر بلینک کھیل رہا تھا اس لئے شو کرانے کا حق بھی اُسے ہی حاصل تھا۔ جب اس کی دونوں گڈیاں داؤ میں شامل ہو گئیں تو اس نے کوٹ کی جیب سے اس سے بھی بڑی مالیت کی دو گڈیاں اور نکال کر سامنے رکھ لیں۔ اور پھر اس کے لبوں پر اس وقت زہریلی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ جب اس نے ان چاروں کھیلنے والوں کے ساتھ ساتھ ان کے گرد کھڑے پال میکر اور اس کے چار ساتھیوں کے چہروں پر سنسنی کے آثار پھیلتے دیکھے۔ شاید اتنے لمبے بلینک داؤ کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ لیکن اب وہ خود اپنے جال میں پھنس چکے

تھے ۔ اور جب چاروں افراد کی گڈیاں درمیان میں پڑے ڈھیر میں شامل ہو گئیں تو انہوں نے پال میکر کی طرف دیکھا۔ اس نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا اور اس نے جیب سے اور گڈیاں نکال کر انہیں دے دیں۔ لیکن جب تنویر نے اپنی گڈیاں ختم ہونے پر دوبارہ جیب سے ایسی ہی دو اور گڈیاں نکالیں تو ان سب کے چہروں پر زلزلے کے سے آثار پھیل گئے۔

"آپ بلیک میں اتنا لمبا رسک کیوں لے رہے ہیں"۔۔۔۔ پال میکر سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"میں تو ایسے ہی کھیلتا ہوں مسٹر پال میکر۔ دولت کی مجھے پرواہ نہیں ہے ۔ اور جب تک آپ کے یہ لارڈز اس بات کا اعلان نہ کر دیں کہ ان کے پاس اب داؤ کے لئے رقم نہیں رہی۔ میں شو نہیں کراؤں گا"۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ۔ یہ بھی شارپنگ ہے ۔ انتہائی جدید قسم کی شارپنگ ہے۔ جب رقم ختم ہونے کا اعلان ہو گا تو اصول کے مطابق شو کی ضرورت ہی نہیں رہے گی ۔ رقم ختم ہونے کا اعلان شکست کا اعلان ہے۔ یہ شارپنگ ہے ۔ نہیں مسٹر سکاٹ بلوٹن ۔ میں اس قسم کی شارپنگ برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ پال میکر کا لہجہ بے حد تلخ ہو گیا۔

"یہ شارپنگ نہیں ہے مسٹر پال میکر۔ ہو سکتا ہے میرے پاس رقم ختم ہو جائے یا پھر جب شو ہو تو میرے پاس اچھے کارڈز نہ ہوں۔ اس لئے یہ تو گیم ہے۔ صرف گیم"۔۔۔۔ تنویر نے بڑے مطمئن لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ شارپنگ ہے ۔ اور تم نے پال میکر کے کارڈ روم میں شارپنگ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب تم زندہ یہاں سے نہیں جا سکتے"
پال میکر کا لہجہ اب مکمل طور پر بدل گیا تھا۔ اس نے جیب سے ریوالور بھی نکال لیا تھا اور اس کے ریوالور نکالتے ہی نہ صرف اس کے چاروں ساتھیوں نے ریوالور نکال لئے بلکہ کارڈز کھیلنے والے بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ اب ان سب کے ہاتھوں میں ریوالور چمک رہے تھے۔

"یہ رقم اٹھاؤ میز سے"۔۔۔۔ پال میکر نے کہا اور ایک غنڈے نے جلدی سے میز پر موجود ساری رقم اٹھائی اور کمرے کے کونے میں بنے ہوئے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر ویسے ہی اطمینان سے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ان کے کسی کام میں مداخلت نہ کی تھی۔

"مسٹر سکاٹ بلوٹن ۔ اب تمہارے سامنے دو راستے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم خاموشی سے کان دبائے ہوٹل پام گروو سے دفع ہو جاؤ۔ واپس کمرے میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ تمہارا بریف کیس وہاں سے اٹھا لیا گیا ہے ۔ البتہ جاتے وقت تم اپنا یہ کوٹ اتار کر یہیں رکھ جاؤ گے۔ اس طرح تمہاری زندگی بچ جائے گی اور اسے پال میکر کی طرف سے انعام سمجھنا"۔۔۔۔ پال میکر نے بڑے طنزیہ سے لہجے میں کہا۔

"اور دوسری صورت کیا ہے مسٹر پال میکر"۔۔۔۔ تنویر نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم دلیر بننے کی کوشش کر رہے ہو ۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ابھی آٹھ گولیاں تمہارے جسم میں گھس جائیں گی۔ اور پھر

تمہاری مسخ شدہ لاش کسی گٹر میں پڑی سڑتی رہے گی" ـــــــ پال میکر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر پال میکر۔ کیا تم واقعی اس قدر بے خبر آدمی ہو یا تمہاری عقل کہیں گھاس چرنے گئی ہوئی ہے کیا تم میرا نام سننے کے باوجود مجھے ہی یہ صورتیں سنا رہے ہو۔ جب کہ تمہیں تو میرا نام سننے کے بعد اس ہوٹل کی ملکیت کے کاغذات میرے سامنے پیش کرنے چاہئیں تھے" تنویر نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــــ کون ہو تم" ـــــ پال میکر تنویر کے فقرے کے ساتھ ساتھ اس کے لہجے کی سردی سے چونک اٹھا تھا۔ اس سے پہلے اس قسم کے حالات کے باوجود تنویر کے چہرے پر گہرا اطمینان دیکھ کر اُسے شک ہوا تھا کہ تنویر کوئی عام آدمی نہیں ہے۔ عام آدمی کا ردِ عمل ایسا نہیں ہو سکتا تھا۔

"سکاٹ بلوٹن" ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب تم خواہ مخواہ مجھے چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب پہلی صورت ختم" ـــــ پال میکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔ کے" ـــــ تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ پال میکر کچھ سمجھتا۔ بھاری میز یک لخت اٹھتی ہوئی پال میکر سمیت دوسری طرف کھڑے ہوئے چار آدمیوں پر گری۔ اور اس کے ساتھ ہی تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھائی اور اُسی لمحے سائیڈ پر کھڑے ہوئے دو افراد نے گولیاں چلا دیں۔ لیکن تنویر ایک لمحہ پہلے ہوا میں اچھل چکا تھا۔ اس لئے گولیاں اُس کے

نیچے سے نکل گئیں لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں بُری طرح چیختے ہوئے الٹ کر فرش پر جا گرے۔ تنویر نے قلابازی کھا کر دونوں ٹانگیں پھیلا کر بیک وقت ان دونوں کے سینوں پر ماری تھیں اور فلائنگ کک لگا کر تنویر ایک بار پھر قلابازی کھا کر سیدھا ہوا تو اس دوران وہ ایک ریوالور اٹھا چکا تھا۔ اُسی لمحے اس پر بیک وقت پانچ فائر ہوئے لیکن تنویر ایک بار پھر ہوا میں اچھل گیا۔ اس کی تیز نظروں نے ایک لمحے میں ان پانچوں کو میز الٹا کر اٹھتے دیکھ لیا تھا۔ ہوا میں اچھلنے کے بعد اس کے قدم دوبارہ زمین سے لگے تو پال میکر کے ہاتھ سے ریوالور نکل چکا تھا اور باقی چار سینوں پر گولیاں کھا کر فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے پھر زمین پر لگتے ہی تنویر کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے گھوما اور فلائنگ کک کے شکار اٹھتے ہوئے دونوں آدمی بھی گولیاں کھا کر تڑپنے لگے یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری اور پھرتی سے ہوا کہ شاید اس ساری کارروائی میں صرف دس یا بارہ سیکنڈ خرچ ہوئے ہوں گے اور ان دس بارہ سیکنڈوں میں سات لاشیں وجود میں آچکی تھیں اور پال میکر ہاتھ پر گولی کھا کر آنکھیں پھاڑے کھڑا اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اچانک اس کی آنکھوں کی بینائی غائب ہو گئی ہو۔

"ہاں تو مسٹر پال ـــــ اب تمہیں سکاٹ بلوٹن کے نام سے کچھ یاد آ گیا ہے یا ایک فائر اور کر دوں" ـــــ تنویر نے اسی طرح مطمئن لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کون ہیں ـــــ پلیز آپ خود بتا دیں مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا۔ لیکن کم از کم اب مجھے اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کوئی بڑے آدمی ہیں" ـــــ پال میکر نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"یہاں آتے ہی ٹیکسی ڈرائیور نے مجھے تم سے ڈرانے کی کوشش کی تھی۔ کہ تم اور تمہارے ساتھی جن بھوت ہیں تو میں نے اُسے بتایا کہ میں ان سے بھی بڑا بھوت ہوں" ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گھوسٹ ـــــ اوہ بگ گھوسٹ۔ اوہ اوہ۔ اب میں سمجھ گیا آپ بگ گھوسٹ کے آدمی ہیں۔ اوہ واقعی میرا دماغ خراب ہو گیا ہے کہ میں نے بگ گھوسٹ کے آدمی سے الجھنے کی کوشش کی" ـــــ پال میکر کانپتے ہوئے گھٹنوں کے بل نیچے گر گیا۔ اس کا چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔ اور چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے واقعی اس نے بھوت دیکھ لیا ہو۔

"تم ایک بار پھر میری توہین کر رہے ہو۔ سکاٹ بلوٹن بگ گھوسٹ کا آدمی نہیں ہے۔ بلکہ بگ گھوسٹ کے چیف کا نام ہے۔ لیکن اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم انتہائی تھرڈ کلاس ٹائپ مجرم ہو۔ اس لئے میں تمہیں معاف کر رہا ہوں ورنہ سکاٹ بلوٹن پر حملہ کرنا تو ایک طرف سکاٹ بلوٹن کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے والا دوسرا سانس لینا بھول جاتا ہے" ـــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"چچ ـــ چچ ـــ چیف۔ مجھے معاف کر دیجئے۔ پلیز چیف مجھے معاف کر دیجئے" ـــــ پال میکر نے واقعی ہاتھ آگے بڑھا کر تنویر کے جوتوں پر ہاتھ رکھ دیئے وہ بُری طرح گڑگڑا رہا تھا۔

"اوہ ـــ تم تو بالکل ہی بودے نکلے ہو۔ حالانکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ہانولو میں تمہاری بڑی دہشت ہے۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ" ـــــ تنویر

نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور پال میکر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

"چچ ـــ چچ ـــ چیف۔ آپ کے سامنے تو واقعی میری جان نکل رہی ہے ورنہ یہاں پال میکر کا نام سن کر ہر شخص کی جان نکل جاتی ہے" پال میکر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ـــ کتنا بڑا گروپ ہے تمہارے پاس" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"جی بہت بڑا ہے۔ پچاس آدمی ہیں چار اڈے ہیں" ـــ پال میکر نے اپنی طرف سے بڑھا چڑھا کر بتایا۔ لیکن تنویر اس طرح ہنسا جیسے پال میکر نے بچوں جیسی بات کی ہو۔

"اوکے ـــ میں یہاں آیا تو اس لئے تھا کہ اگر تمہاری کوئی حیثیت ہے تو ہانولو میں تمہیں بگ گھوسٹ کی نمائندگی دے دی جاتے۔ لیکن پچاس آدمی اور چار اڈے۔ یہ تو بڑی معمولی سی بات ہے" ـــ تنویر نے حقارت بھرے لہجے میں کہا

"اوہ اوہ چیف۔ اگر آپ مجھے نمائندگی دے دیں تو میں آپ کی مرضی کے مطابق یہاں آدمی بھی بڑھا سکتا ہوں اور اڈے بھی۔ میرے پاس دولت ہے۔ لیکن میرے پاس کسی بڑی تنظیم کی سرپرستی نہیں ہے" پال میکر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"دولت کی بات میرے سامنے مت کرو۔ تمہارے پاس جتنی دولت ہو گی اتنی تو میں اپنے ایک آدمی کو بخشش دیا کرتا ہوں۔ کام کی بات کرو کام کی۔ کیا تم یہاں پچاس اڈے اور چار سو آدمی رکھ سکتے ہو۔ اور سنو۔ دولت تمہیں ہم دیں گے اور نمائندگی کا کمیشن بھی ففٹی پرسنٹ

ہوگا بولو" ـــــ تنویر نے کہا۔

"ففـ ـــ ففٹی پرسنٹ ۔ اوہ یس چیف ۔ بالکل کر سکتا ہوں ۔ بالکل کر سکتا ہوں آپ پال میکر کو اپنا ادنیٰ خادم پائیں گے" ـــــ ففٹی پرسنٹ کمیشن کا سن کر پال میکر کے قدم لڑکھڑا گئے۔

"اوکے ـــــ باقی باتیں یہاں نہیں کسی دفتر میں ہو سکتی ہیں" تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جج ـــ جج ـــ جی ہاں ۔ آیئے سر ۔ ادھر سر" ـــــ پال میکر نے کہا اور تیزی سے کونے میں بنے ہوئے کیبن کی طرف بڑھ گیا اس نے بڑے احترام بھرے انداز میں کیبن کا دروازہ کھولا اور تنویر اندر داخل ہوا۔ اور اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا تو کیبن کی عقبی دیوار درمیان سے کھل گئی اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دیں۔

"آیئے چیف ۔ نیچے میرا اصل دفتر ہے" ـــــ پال میکر نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا سیڑھیاں اترتا گیا ۔ پال میکر اس کے پیچھے تھا سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جسے پال میکر نے کھولا اور پھر وہ دونوں ایک شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں آ گئے جو ساؤنڈ پروف تھا۔

"ویری گڈ ـــــ اب کم از کم کچھ تو تمہاری حیثیت کا اندازہ ہوا" تنویر نے کہا۔

اور پال میکر شکریے کے سے انداز میں بے اختیار سلام کرنے لگا ۔ تنویر ایک آرام دہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"میں لاشیں اٹھوانے کا کہہ دوں سر ۔ اور آپ کا بریف کیس بھی منگوا لوں" ـــــ پال میکر نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

تنویر خاموش رہا ۔ پال میکر نے فون پر کسی آدمی کو ہدایات دیں۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ ایک الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے بلیک وہسکی کی ایک بوتل نکال کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں تنویر کے سامنے رکھ دی۔

"آپ نے کمرے میں بلیک وہسکی منگوائی تھی اور پوری پی تھی ۔ اس لئے چیف میں نے بھی یہی بوتل منتخب کی ہے" ـــــ پال میکر نے خوشامدانہ انداز میں کہا۔

"میں آٹھ گھنٹوں میں ایک بوتل پیتا ہوں ۔ اس لئے فی الحال نہیں" تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ پال میکر کچھ کہتا سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ اس کے ہاتھ میں تنویر کا بریف کیس تھا۔ اس نے ایک سائیڈ پر بریف کیس رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

"ادھر میرے سامنے بیٹھو ۔ میں اب تمہارے متعلق کوئی حتمی فیصلہ کرنا چاہتا ہوں" ـــــ تنویر کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا۔

"یس سر ـــــ یس چیف" ـــــ پال میکر نے سامنے والے صوفے پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو تم واقعی بگ گھوسٹ کی نمائندگی بانو ویں کرنے پر تیار ہو" تنویر نے کہا ۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی کسی بہت

بڑی مجرم تنظیم کا چیف ہو۔ حالانکہ اُس کے فرشتوں کو بھی بگ گھوسٹ نامی کسی تنظیم کا علم نہ تھا۔ اس نے تو صرف ٹیکسی ڈرائیور کے الفاظ بھوت یعنی گھوسٹ دوہرائے تھے۔ لیکن پال میکر جس انداز میں مرعوب ہوا تھا۔ اس لئے تنویر سمجھ گیا تھا کہ بگ گھوسٹ ایکریمیا کی کوئی بہت ہی بڑی مجرم تنظیم ہے۔

"یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہو گی چیف" ——— پال میکر نے دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تمہارا امتحان ضروری ہے۔ ذاتی امتحان۔ کیا تم امتحان کے لئے تیار ہو" ——— تنویر نے کہا۔

"میں ہر امتحان کے لئے تیار ہوں باس۔ بگ گھوسٹ کی نمائندگی حاصل کرنے کے لئے میں آگ کے سمندر میں بھی کود سکتا ہوں" ——— پال میکر نے لہجے کو پوری طرح بااعتماد بناتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی جزیرہ ٹارجن پر گئے ہو۔ جزائر فن لینڈ کے جزیرہ ٹارجن" تنویر اصل بات پر آ گیا۔

"جزیرہ ٹارجن۔ جزائر فن لینڈ۔ نو سر میں تو وہاں کبھی نہیں گیا" پال میکر نے مایوس سے لہجے میں جواب دیا۔

اور تنویر اس کے جواب سے ہی سمجھ گیا کہ یہ کوئی بہت ہی چھوٹی مچھلی ہے۔ جو بڑا بننے کی کوشش میں مصروف ہے۔

"کسی ایسے آدمی کو جانتے ہو۔ جو سمندر کا کیڑا ہو۔ اور ساتھ ساتھ انتہائی وفادار اور دلیر آدمی بھی ہو" ——— تنویر نے ایک اور آئیڈیے

سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سمندر کا کیڑا۔ دلیر۔ بہادر۔ اوہ چیف۔ ایک آدمی ایسا ہے۔ مائیکل گرین۔ وہ بحری سمگلر رہا ہے۔ اس کی ساری عمر سمندر میں گزری ہے۔ لیکن چیف ایک مشن کے دوران اُسے کسی ایسے زہریلے سانپ نے کاٹ لیا۔ کہ اس کا سارا جسم پھول گیا۔ پھر کئی ماہ تک اس نے ایکریمیا کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں علاج کرایا۔ وہ ٹھیک تو ہو گیا۔ لیکن ڈاکٹروں نے اُسے ایک سال تک مکمل آرام کرنے کے لئے کہا۔ اور چونکہ وہ ہانولولو کا رہنے والا ہے۔ اس لئے باس وہ آرام کرنے کے لئے یہاں آ گیا۔ اب وہ پوری طرح فٹ ہو گیا ہے۔ میڈیکل چیک اپ میں اُسے مکمل طور پر اوکے قرار دے دیا گیا ہے۔ وہ کل ہی مجھے ملا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ چونکہ وہ طویل عرصے تک فیلڈ سے کٹا رہا ہے۔ اس لئے اب اُسے دوبارہ فیلڈ میں جانے کے لئے لمبی رقم چاہیئے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ کوئی ایسا کام اُسے دلایا جائے جس سے اُسے لمبی رقم مل سکے۔ لیکن باس میں نے معذرت کر لی۔ کیونکہ میرے پاس ایسا کام نہیں ہے۔ ویسے وہ بے حد دلیر۔ بہادر اور انتہائی مخلص آدمی ہے۔ بالکل سونے کی طرح کھرا آدمی" پال میکر نے جلد جلد بولنا شروع کر دیا۔

"وہ یہودی تو نہیں ہے" ——— تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ۔ نو باس۔ وہ عیسائی ہے۔ اور باس یہودیوں سے تو وہ بے پناہ نفرت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ جب بچہ تھا تو یہاں کے ایک یہودی

نے اس کی ماں اور باپ کو ایک قرضے کی خاطر یرغمال بنا لیا تھا۔ اور پھر اس کی ماں اس یہودی کی خدمت کرتے کرتے مر گئی۔ اس کا باپ یہودی کے فارم پر کام کرتا کرتا مر گیا۔ تب بھی اس یہودی کا قرضہ ختم نہ ہوا تو اس نے مائیکل کو قرضہ اتارنے کے لئے کام پر لگا دیا۔ وہ یہودی مائیکل سے بے پناہ مشقت لیتا تھا۔ اس قدر کہ مائیکل بے دم ہو کر گر جاتا تو یہودی اُسے کوڑوں سے پیٹتا۔ انہی حالات میں مائیکل جوان ہو گیا لیکن یہودی کا قرضہ بڑھتا ہی گیا۔ اور پھر ایک روز مائیکل اُسے قتل کر کے فرار ہو گیا۔ اور اس کے بعد وہ بحری سمگلروں کے گروپ میں شامل ہو گیا۔ وہ بیمار ہوا تو واپس آیا ہے۔" ——— پال میکر نے کہا۔

"گڈ ——— پھر تو وہ کام کا آدمی ہے۔ اُسے یہاں بلاؤ۔ میں اُسے کام دیتا ہوں۔ اور سنو۔ اگر اس نے کام ٹھیک کر دیا تو پھر اس کا مطلب ہو گا کہ تم پر اعتماد کیا جا سکتا ہے کیونکہ مجھے مردم شناس افراد پسند ہیں" ——— تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ میں اُسے بلاتا ہوں" ——— پال میکر نے خوش ہو کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن سنو۔ اس سے میرا تعارف صرف اتنا کرانا کہ میں تمہارا دوست ہوں۔ اور بس۔ اس سے زیادہ نہیں۔ البتہ تم میرا نام اُسے بتا سکتے ہو" تنویر نے کہا۔ اور پال میکر سر ہلاتا ہوا ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

"میں نے کہہ دیا ہے جناب وہ جہاں بھی ہو گا میرے آدمی اُسے یہاں لے آئیں گے" ——— پال میکر نے واپس آتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیکسی انتہائی تیز رفتاری سے ناراک کی سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی جب کہ عقبی سیٹ پر عمران۔ صدیقی اور خاور کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ چاروں ہی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ اس لئے یہاں کے مقامی لوگ لگ رہے تھے۔ چارٹرڈ طیارے نے انہیں ناراک کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر اتار دیا تھا اور پھر جلد ہی وہ تمام کاؤنٹرز کراس کر کے باہر آ گئے۔ ان کے پاس کاغذات بالکل درست تھے۔ اس لئے کسی کاؤنٹر پر بھی انہیں روکا نہیں گیا۔ باہر آ کر عمران نے ٹیکسی کو بلایا اور پھر اُسے گرین ہوٹل چلنے کے لئے کہہ دیا۔ اور ٹیکسی انہیں لئے ہوئے تیزی سے ناراک کی فراخ اور وسیع سڑکوں پر دوڑنے لگی۔ چونکہ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا اس لئے باقی ممبرز بھی خاموش تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک گیارہ منزلہ عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ عمارت پر

گرین ہوٹل کا بہت بڑا نیون سائن موجود تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ عمران
نے دیا۔ اور پھر کاؤنٹر پر کمرے بھی اس نے بک کرائے۔ انہیں آٹھویں
منزل پر کمرے ملے تھے۔ اپنے اپنے کمروں کو چیک کر کے وہ عمران
کے کمرے میں پہنچ گئے۔

"آج تم پر سنجیدگی کا دورہ کیوں پڑا ہوا ہے"۔۔۔ جولیا نے
کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"یہودی لڑکیاں سنجیدہ آدمی کو پسند کرتی ہیں"۔۔۔ عمران نے
اسی طرح سنجیدہ رہتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم یہاں یہودی لڑکیوں سے رومانس لڑانے کے لئے
آئے ہو"۔۔۔ جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا کروں اصل مشن تو تمہارے باس نے اس ڈیشنگ
ایجنٹ کے ذمہ لگا دیا ہے اور وہ ڈیشنگ ایجنٹ صاحب اب
ہانولو میں ہنی مون منا رہے ہوں گے۔ میں نے تو لاکھ کہا کہ ڈیشنگ
کے ساتھ داشنگ کو بھی بھیج دو۔ تاکہ ڈیش ساتھ ساتھ واش ہوتی
رہے۔ لیکن تمہارا باس مانا ہی نہیں۔ اب بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں
وہ اپنی مرضی کا مالک ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم تنویر سے حسد کر رہے ہو۔ اس لئے سنجیدہ ہو
رہے ہو۔ لیکن ایک بات بتا دوں۔ باس تم سے زیادہ اپنے
ایجنٹس کی صلاحیتوں کو جانتا ہے۔ اس لئے اگر اس نے اس مشن
کے لئے تنویر کا انتخاب کیا ہے تو درست ہی کیا ہوگا"۔۔۔ جولیا

نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تو تمہارے باس کو اس وقت پتہ چلے گا جب ڈیشنگ ایجنٹ
صاحب کو شارک مچھلیاں کھا رہی ہوں گی"۔۔۔ عمران کے لہجے میں
واقعی شدید حسد کے تاثرات موجود تھے۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اس قدر حاسد ہو"
جولیا نے واقعی برا مناتے ہوئے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ ہمارے یہاں آنے کا مقصد کیا
ہے"۔۔۔ خاور نے پوچھا۔

"گواہی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"گواہی۔۔۔ کیسی گواہی"۔۔۔ خاور نے چونک کر پوچھا۔ صدیقی
اور جولیا بھی چونک پڑے تھے۔

"کسی یہودی لڑکی سے شادی کے لئے دو مردوں کے ساتھ ساتھ
ایک عورت کی گواہی بھی ضروری ہوتی ہے"۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صدیقی اور خاور تو بے اختیار ہنس
پڑے جب کہ جولیا ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

"میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ
کاٹتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے وہ گواہی تو دیتی جاؤ"۔۔۔ عمران نے کہا۔ لیکن جولیا
کوئی جواب دیئے بغیر دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

"عمران صاحب۔ آپ مس جولیا کو خواہ مخواہ تنگ کرتے رہتے
ہیں"۔۔۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی خواہ مخواہ سے تمہارا مطلب ہے کہ اسے تنگ کرنے کے لئے مجھے اس سے فیس بھی لینی چاہیئے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور صدیقی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ سے باتوں میں کون جیت سکتا ہے"۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے۔ تم کہاں چل دیئے"۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا

"آپ کی باتوں سے ظاہر ہے کہ فی الحال ہمارے لئے کوئی کام نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے مجھے اپنے کمرے میں آرام کرنا چاہیئے۔ آؤ خاور تم بھی آجاؤ"۔۔۔۔۔ صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر خاور سے مخاطب ہو گیا۔ اور خاور بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے میری گواہی کا کیا ہو گا۔ تم سب نے میری شادی کے خلاف سازش کر لی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ جب گواہی کی ضرورت ہو ہمیں طلب کر لیجیئے گا"۔ صدیقی نے کہا اور پھر وہ دونوں ہنستے ہوئے دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

"اب تک کوئی نہیں آیا۔ اس کا مطلب ہے کوئی نگرانی نہیں ہو رہی"۔۔۔۔۔ عمران نے ان کے جاتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر سائیڈ ٹیبل پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔۔۔ ایکس چینج"۔۔۔۔۔ رسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف

سے ہوٹل ایکس چینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"برمن سیورٹیس کارپوریشن کے ڈائریکٹر جنرل رابرٹ برمن سے بات کرائیے"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"رابرٹ برمن صاحب لائن پر ہیں۔ بات کیجیئے"۔۔۔۔۔ آپریٹر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔ رابرٹ برمن سپیکنگ"۔۔۔۔۔ رابرٹ برمن کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ سپیکنگ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ پرنس۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے رابرٹ برمن کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل گرین سے۔ تم بتاؤ۔ انتظامات مکمل ہو چکے ہیں"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"یس سر۔۔۔۔۔ میں نے چیف کی کال ملتے ہی تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ صرف آپ کا انتظار تھا۔ آپ نے مجھے پہلے کال کیوں نہیں کیا۔ میں ایئرپورٹ پر آجاتا"۔۔۔۔۔ رابرٹ برمن نے کہا۔

"کیا انتظامات ہیں۔ تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے اس کے جواب کے آخری حصے کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"جزیرہ فاٹو میں ایک فشنگ کمپنی ہے۔ راگر اس فشنگ کمپنی کا انچارج ہے۔ اس سے بات چیت مکمل ہو چکی ہے۔ وہ آپ کو

اور آپ کے ساتھیوں کو فشنگ کمپنی کی فیلڈ سروس میں ملازمتیں دے
گا۔ اس طرح آپ آسانی سے ارد گرد کے تمام جزیروں میں آجا سکتے
ہیں۔ راگر کا خاصا ہولڈ ہے۔ میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ اور راگر سے
بات چیت مکمل کرا کر واپس آؤں گا" ۔۔۔۔ رابرٹ برمن نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ راگر کیسا آدمی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"آپ فکر نہ کریں وہ بالکل صحیح آدمی ہے" ۔۔۔۔ رابرٹ برمن
نے جواب دیا۔

"تم نے اُسے ہمارے متعلق کیا بتایا ہے" ۔۔۔۔ عمران کا
لہجہ اور زیادہ سنجیدہ ہو گیا۔

"میں نے اُسے صرف اتنا بتایا ہے کہ آپ میرے دوست ہیں
اور بس۔ اس کے لئے اتنا ہی کافی ہے" ۔۔۔۔ رابرٹ برمن
نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ تم جزیرہ فاٹو کے لئے ٹکٹوں وغیرہ کا
انتظام کر لو" ۔۔۔۔ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"لیکن جناب۔ اس کے لئے کاغذات کی ضرورت ہو گی۔ میں وہاں
آجاؤں" ۔۔۔۔ رابرٹ برمن نے پوچھا۔

"ہاں۔ آجاؤ۔ آٹھویں منزل کمرہ نمبر ایک سو دس" ۔۔۔۔ عمران
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر ہلکے سے اطمینان
کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے رابرٹ برمن کی صلاحیتوں کا اچھی طرح علم
تھا وہ طویل عرصے سے ناراک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

فارن ایجنٹ کے طور پر کام کر رہا تھا۔ اس لئے عمران اس کی صلاحیتوں
سے اچھی طرح واقف تھا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازے پر
دستک ہوئی۔

"یس ۔۔۔۔ کم ان" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازہ کھلتے ہی
رابرٹ برمن کا مسکراتا ہوا چہرہ دکھائی دیا۔ لیکن اندر داخل ہوتے ہی
جیسے اس کی نظریں عمران پر پڑیں اس کا چہرہ سکڑ گیا۔

"ڈونٹ وری رابرٹ۔ میں میک اپ میں ہوں" ۔۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ برمن کے چہرے پر حیرت کے
تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ کمال ہے عمران صاحب۔ اس قدر تبدیلی۔ آپ تو بالکل
ہی مختلف آدمی نظر آرہے ہیں" ۔۔۔۔ رابرٹ برمن نے شرمندہ
سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ عمران سے اچھی طرح واقف
تھا اور عمران اور اس نے کئی بار ناراک میں اکٹھا کام کیا تھا۔ اس
لئے وہ عمران سے خاصا بے تکلف بھی تھا۔

"یہ بتاؤ اس میک اپ کا اثر یہودی لڑکیوں پر بھی ہو گا یا نہیں"
عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہودی لڑکیوں پر ۔۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ یہودی لڑکیاں کہاں سے
ٹپک پڑیں" ۔۔۔۔ رابرٹ برمن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"یار میں نے سنا ہے یہودی لڑکیاں بڑی خدمت گزار قسم کی
بیویاں ہوتی ہیں۔ خاص طور پر پیسے تو مانگتی ہی نہیں" ۔۔۔۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔ اور رابرٹ برمن قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
" تو آپ اس لئے یہودی لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ کہ
آپ کو جس نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ یہودی کنجوس ہی اس
لئے ہوتے ہیں کہ ان کی بیویاں ان سے ہر وقت رقم مانگتی رہتی ہیں"
رابرٹ برمن نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔
" اوہ ---- تو یہ سکوپ بھی گیا" ---- عمران نے بڑے مایوسانہ
انداز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔
" عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ مذاق بھی کرتے ہیں
تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ یہودی لڑکیوں
کا حوالہ دینے سے آپ کا اصل مقصد کیا ہے" ---- رابرٹ برمن
نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
" ریڈ روز نامی تنظیم کو جانتے ہو" ---- عمران نے بھی سنجیدہ
لہجے میں پوچھا۔
" ریڈ روز ---- اوہ۔ وہ خفیہ یہودی تنظیم۔ میں نے اس کا نام
تو سنا ہوا ہے۔ لیکن تفصیلات کا قطعی علم نہیں ہے" ---- رابرٹ برمن
نے جواب دیا۔
" تو سنو۔ ریڈ روز کا چیف لی ساک ہے۔ جو پہلے یہاں کی
ایک خفیہ مجرم تنظیم وائٹ چانس کا چیف تھا۔ وائٹ چانس
کے خاتمے کے بعد اس نے یہودی کاز کے لئے کام کرنے کی
غرض سے یہ نئی تنظیم بنائی ہے۔ اور لی ساک نے فلسطینی لیڈر
کمانڈر حارث کو اغوا کر کے جزیرہ فاٹو کے قریب کسی جزیرے

ٹارجن میں رکھا ہوا ہے۔ ہمارا مشن کمانڈر حارث کو اس کے پنجے سے
آزاد کرانا ہے" ---- عمران نے اسے پوری تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔
" اوہ۔ تو اس لئے آپ جزیرہ ٹافو جانا چاہتے تھے۔ ٹھیک ہے۔
آپ نے اچھا کیا کہ مجھے تفصیل بتا دی۔ اب میں راگر سے کھل کر
بات کروں گا۔ راگر کا اس علاقے میں خاصا ہولڈ ہے۔ اور راگر
بھروسے کا آدمی ہے۔ یہودی بھی نہیں ہے۔ اس لئے مجھے یقین
ہے۔ کہ وہ مشن کے لئے کوئی اچھا سا کلیو دے گا" ---- رابرٹ برمن
نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔
" او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ پہلے ٹافو تو پہنچیں۔ یہ کاغذات لو اور
سنو۔ کسی پرواز کے چکر میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی
طیارہ چارٹرڈ کرا لینا۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت
نہیں ہے" ---- عمران نے جیب سے کاغذات نکال کر رابرٹ
برمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور رابرٹ برمن نے سر ہلاتے
ہوئے کاغذات سنبھالے اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی
طرف مڑ گیا۔

لی ساک، پاڈلا کے ساتھ بیٹھا شراب نوشی میں مصروف تھا۔ پاڈلا کا چہرہ شراب کی حدت کی وجہ سے تانبے کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ اور جیسے جیسے شراب اس کے حلق میں اترتی جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کی چمک بڑھتی جا رہی تھی۔ لی ساک اُسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ وہ دونوں ایک خوب صورت انداز میں آراستہ خواب گاہ میں موجود کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"اب بس بھی کر دو پاڈلا۔ ورنہ تمہارے جسم کی آگ ضرورت سے زیادہ بڑھ جائے گی" ـــــ لی ساک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ لی ساک جیسا فائر بریگیڈ جہاں موجود ہو وہاں بیچاری آگ کی مجال ہے کہ نہ بجھے" ـــــ پاڈلا نے کہا اور لی ساک قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی۔

اچانک پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ لی ساک آواز سن کر بُری طرح چونک پڑا۔ پاڈلا نے بُرا سا منہ بنا لیا۔

"یہ کس کی کال آ گئی ہے" ـــــ لی ساک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"دفع کرو اس کال کو" ـــــ پاڈلا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس ـــ کون ہے" ـــــ لی ساک نے بھی پھاڑ کھانے والے لہجے میں مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"کارلس بول رہا ہوں باس۔ مداخلت کے لئے معافی چاہتا ہوں۔ لیکن میرے پاس آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے" ـــــ دوسری سے ایک سہمی ہوئی مگر مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا اہم اطلاع ہے۔ جلد بکو" ـــــ لی ساک نے اسی لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہانولو سے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ بگ گھوسٹ کا چیف سکاٹ بلوٹن وہاں کے پام گرو ہوٹل کے مالک اور ہانولو کے مشہور غنڈے پال میکر سے ملا۔ وہاں پہلے گیم روم میں ان کا جھگڑا ہوا۔ اور سکاٹ بلوٹن نے پال میکر کے سات آدمی مار ڈالے۔ پھر پال میکر اس سے دب گیا۔ اس نے پال میکر کو ہانولو میں بگ گھوسٹ کی نمائندگی دینے کی بات کی" ـــــ کارلس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو اس میں اہم اطلاع کیا ہے۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کارلس" ـــــ لی ساک کا غصہ عروج پر پہنچ گیا تھا۔

"باس۔ اصل بات تو آگے آ رہی ہے۔ یہ تو میں صرف پس منظر بتا رہا ہوں" ـــــ کارلس نے بُری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پس منظر بتانے کے لئے تمہیں بھی وقت ملا تھا۔ آگے بکو کیا بات ہے" ۔۔۔۔ لی ساک نے بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس سکاٹ بلوش نے پال میکر کے ذریعے ایک آدمی مائیکل گرین کو بلایا۔ اور پھر مائیکل گرین کو اس نے انتہائی بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ اسے لانچ کے ذریعے کسی کی نظروں میں آئے بغیر جزیرہ ٹارجن تک پہنچا دے۔ وہ مائیکل گرین یہودیوں کا سخت دشمن ہے۔ اور باس یہ وہی مائیکل گرین ہے جو ایگلز گروپ کے ساتھ کام کرتا تھا۔ جس سے ہم نے یہ جزیرہ چھینا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ مائیکل گرین نہ صرف یہاں تک پہنچنے کے خفیہ راستے بھی جانتا ہوگا بلکہ وہ جزیرے کے اندرونی ماحول اور یہاں موجود تمام اڈوں سے بھی اچھی طرح واقف ہوگا۔ اور جناب آپ کا نام بھی اس ساری گفتگو میں بار بار آیا ہے" ۔۔۔۔ کارلس نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی اہم اطلاع ہے۔ کس نے اطلاع دی ہے یہ" لی ساک نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"میرا بھائی ٹام جناب اس ہوٹل میں کام کرتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میرا تعلق ہالولو سے ہے۔ اور میرا بھائی ٹام میرے اور آپ کے متعلق سب کچھ جانتا ہے" ۔۔۔۔ کارلس نے جواب دیا۔

"یہ اطلاع تمہیں کس طرح ملی ہے" ۔۔۔۔ لی ساک نے پوچھا۔

"ٹرانسمیٹر کے ذریعے جناب۔ ٹام کے پاس لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہے۔ ہماری اکثر آپس میں بات چیت ہوتی رہتی ہے" ۔۔۔۔ کارلس

نے جواب دیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے اطلاع ملے ہوئے" ۔۔۔۔ لی ساک نے پوچھا۔

"دس منٹ ہوئے ہیں جناب۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ آپ کو ڈسٹرب نہ کیا جائے ۔۔۔۔ لیکن پھر کال کی اہمیت کے پیش نظر میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو ابھی بتا دوں" ۔۔۔۔ کارلس نے جواب دیا۔

"تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ یہ واقعی انتہائی اہم کال ہے۔ میں وہیں آرہا ہوں" ۔۔۔۔ لی ساک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"جاؤ تم بھی اپنے کمرے میں سو جاؤ" ۔۔۔۔ لی ساک نے یاڈلا سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا خواب گاہ سے باہر نکل آیا۔ یہ خواب گاہ زیر زمین تھی۔ پورا اڈہ ہی زیر زمین بنا ہوا تھا۔ اوپر صرف لکڑی کے چند کیبن تھے۔ جن میں سے ایک لی ساک استعمال کرتا تھا۔ جب کہ باقی مارٹی اور اس کے گروپ کے کام آتے تھے۔ خوابگاہ سے نکل کر لی ساک مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

یہ خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ یہ لی ساک کا مین کنٹرول روم تھا۔ اس کے ذریعے وہ جزیرے کے اندر اور باہر تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلے تک نہ صرف نگرانی کر سکتا تھا بلکہ مداخلت کرنے والے بحری جہاز حتی کہ آبدوز تک کو بھی مخصوص ریز کے ذریعے تباہ کر سکتا تھا۔ کارلس اس

مین کنٹرول روم کا انچارج تھا۔ اس کا شیشے کا بنا ہوا کیبن ایک سائیڈ پر تھا۔ جس کے اندر مین کنٹرولنگ مشین بھی تھا اور لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی۔ تمام مشینیں آٹو میٹک تھیں اس لئے کمرے میں سوائے کارلس کے اور کوئی آدمی نہ تھا۔ لی ساک کمرے میں داخل ہوتے ہی سیدھا شیشے کے کیبن کی طرف بڑھتا گیا۔ وہ جب کیبن میں داخل ہوا تو وہاں موجود ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک لگی ہوئی تھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو کارلس" ۔۔۔۔ لی ساک نے سائیڈ میں رکھی ہوئی ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ کارلس دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"پہلے تم ایسا کرو کہ بگ گھوسٹ کے لی آرم سے میری بات کراؤ۔ جہاں تک مجھے یقین ہے سکاٹ بلوٹن نام کا کوئی چیف بگ گھوسٹ کا نہیں ہے۔ اور پھر بگ گھوسٹ کو ہمارے معاملے میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ میں پہلے اس بات کو کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ اصل چکر کیا ہے" ۔۔۔۔ لی ساک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس بات پر میں بھی حیران ہوا تھا باس۔ کیونکہ بگ گھوسٹ نے تو کمانڈر حارث کے اغوا کے بعد اسے یہاں تک صحیح سلامت پہنچانے میں ہماری مدد کی تھی" ۔۔۔۔ کارلس نے جلدی سے ایک قد آدم جدید ساخت کے ٹرانسمیٹر کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"بگ گھوسٹ کو اصل بات کا علم نہ تھا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ بگ گھوسٹ

اب کوئی اور چکر چلا رہی ہو۔ ایسی تنظیموں کے متعلق کچھ یقین سے کہا نہیں جا سکتا۔ یہ پیسے کی خاطر اپنے باپ کو بھی قتل کر سکتے ہیں" ۔۔۔۔ لی ساک نے کہا اور کارلس نے سر ہلاتے ہوئے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ ریڈ روز کالنگ لی آرم اوور" ۔۔۔۔ کارلس نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

لی آرم بگ گھوسٹ میں لی ساک کا مخبر تھا۔ لی ساک نے تقریباً ہر بڑی تنظیم میں اپنے مخبر رکھے ہوئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اس کی تنظیم آج تک کسی بھی مشن میں ناکام نہیں ہوئی تھی۔

"یس ۔۔۔۔ لی آرم اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"باس سے بات کرو لی آرم اوور" ۔۔۔۔ کارلس نے کہا۔ اور ایک مائیک جس کے ساتھ لمبے دار تار لگی ہوئی تھی مشین کی سائیڈ ہک سے اتار کر کرسی پر بیٹھے لی ساک کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ یس اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے لی آرم نے جواب دیا اس کے لہجے میں حیرت کے تاثرات تھے۔

"لی آرم۔ میں لی ساک بول رہا ہوں اوور" ۔۔۔۔ لی ساک نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ فرمائیے اوور" ۔۔۔۔ لی آرم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بگ گھوسٹ میں کوئی سکاٹ بلوٹن نام کا چیف بھی ہے اوور"

لی ساک نے پوچھا۔

" سکاٹ بلوٹن ـــــ نو باس۔ بگ گھوسٹ کے چار شعبوں کے چاروں چیفس میں سے کسی کا نام بھی سکاٹ بلوٹن نہیں ہے۔ بلکہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اس نام کا کوئی آدمی بگ گھوسٹ سے متعلق ہی نہیں ہے اوور" ـــــ لی آرم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" کیا تمہیں یقین ہے اوور" ـــــ لی ساک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" آپ بگ گھوسٹ میں میری حیثیت جانتے ہیں باس۔ اس لئے بگ گھوسٹ کا معمولی سا آدمی بھی میری نظروں سے چھپا نہیں رہ سکتا اوور" ـــــ لی آرم نے جواب دیا۔

" اچھا یہ بتاؤ۔ ہانولو میں بگ گھوسٹ کی نمائندگی کون کرتا ہے اوور" ـــــ لی ساک نے دوسرے زاویے سے بات کرتے ہوئے پوچھا۔

" ہانولو میں ـــــ کوئی نہیں جناب۔ اس چھوٹی سی ریاست میں بگ گھوسٹ کا بزنس ہی نہیں ہے اوور" ـــــ لی آرم نے کہا۔

" او۔ کے۔ اوور اینڈ آل" ـــــ لی ساک نے کہا اور کارلس نے بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب اپنے بھائی ٹام سے میری بات کراؤ" ـــــ لی ساک نے سخت لہجے میں کارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس" ـــــ کارلس نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جلدی سے ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ یہ ٹرانسمیٹر اس قدر جدید اور لانگ رینج کا تھا کہ اس پر دنیا کے کسی بھی خطے میں ٹرانسمیٹر

پر بات کی جا سکتی تھی۔

" ہیلو ہیلو ـــــ کارلس کالنگ ٹام اوور" ـــــ کارلس نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد خود بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس ـــــ ٹام اٹنڈنگ اوور" ـــــ تھوڑی دیر بعد ایک آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

" ٹام ـــــ چیف تم سے خود بات کرنا چاہتے ہیں بات کرو اوور" کارلس نے کہا۔

" اوہ۔ یس اوور" ـــــ دوسری طرف سے ٹام نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ٹام۔ میں لی ساک بول رہا ہوں۔ تم نے کارلس کو ابھی جو رپورٹ دی ہے۔ وہ ہمارے لئے بے حد تشویش ناک ہے۔ تم تفصیل بتاؤ کہ تم نے یہ رپورٹ کیسے حاصل کی اوور" ـــــ لی ساک نے کہا۔

" باس۔ میں ہوٹل پام گروو میں اسسٹنٹ منیجر کے طور پر کام کرتا ہوں۔ یہ ہوٹل ہانولو کے مشہور غنڈے پال میکر کی ملکیت ہے۔ وہاں ایک لمبا تڑنگا اور انتہائی جاندار جسم رکھنے والا ایک ایکریمی نوجوان بطور مسافر کے آیا۔ اس نے اپنا نام کاؤنٹر پر سکاٹ بلوٹن لکھوایا اس نے کاؤنٹر پر کرایہ دینے کے لئے انتہائی بھاری مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکالی۔ پال میکر کے آدمیوں نے اس گڈی کو دیکھ لیا اور پال میکر کو اطلاع دی۔ پال میکر نے اس نوجوان کو لوٹنے کی غرض سے گیم روم میں آنے کی دعوت دی۔

وہاں پال میکر کے اپنے آدمی لارڈز کی صورت میں موجود تھے۔ یہ سب
اس نوجوان کو لوٹنے کی ہی سازش تھی۔ لیکن وہاں جھگڑا ہو گیا۔ اور
اس نوجوان نے خالی ہاتھ ہونے کے باوجود پال میکر کے سات مسلح
افراد کو ہلاک کر دیا۔ اور پھر اس نے پال میکر کو بتایا کہ وہ ایکریمیا کی
انتہائی خوفناک تنظیم بگ گھوسٹ کا چیف ہے اور وہ چاہتا ہے
کہ یہاں ہانو لو میں پال میکر کو نمائندگی دے۔ اس پر پال میکر اس
کے سامنے بچھ سا گیا۔ پھر پال میکر سے اس نے ایسے آدمی کو
بلانے کی فرمائش کی جو سمندر کا کیڑا ہو۔ بہادر اور دلیر ہو اور خاص
طور پر یہ کہ وہ یہودیوں کا دشمن ہو۔ پال میکر کے ذہن میں مائیکل گرین
کا نام آیا چنانچہ اس نے مائیکل گرین کو بلا لیا۔ پال میکر کے آفس
میں ہونے والی تمام گفتگو خفیہ طور پر میرے دفتر میں ریکارڈ ہوتی
ہے۔ یہ نظام اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ پال میکر لوگوں کو بعد میں اس
گفتگو کی بنا پر بلیک میل کر سکے۔ چنانچہ میں اس گفتگو کو سنتا رہا۔ میں
چونکہ یہودی ہوں اس لئے میں یہودی دشمن کی بات سن کر چونک پڑا
اور میں نے اس میں خصوصی دلچسپی لینا شروع کر دی۔ جب مائیکل گرین
آیا تو اس سکاٹ بلوٹن نے اُسے لمبی رقم آفر کی کہ وہ ایک خفیہ مشن
پر جزائر فن لینڈ کے جزیرے ٹارجن پر جانا چاہتا ہے۔ جب مائیکل
گرین نے اُسے بتایا کہ وہ جس جزیرے پر جانا چاہتا ہے۔ اس
جزیرے میں وہ رہتا رہا ہے۔ اس کا تعلق ایسی تنظیم سے تھا جس کے
قبضے میں یہ جزیرہ تھا۔ جو بعد میں اس سے ریڈ روز نے چھین لیا۔ اور
وہ ٹارجن کے اندرونی حالات سے بھی بخوبی واقف ہے اور وہاں

جانے والے ایسے خفیہ راستوں کا بھی اُسے علم ہے جس کا علم
شاید ریڈ روز کو بھی نہ ہو تو سکاٹ بلوٹن بے حد خوش ہوا۔ مائیکل گرین
نے اُسے بتایا کہ وہاں جانے کے لئے انتہائی طاقتور انجن والی
لانچ کی ضرورت ہے۔ تو سکاٹ بلوٹن نے ایسی لانچ خریدنے پر
بھی آمادگی ظاہر کر دی۔ اور پھر اس نے پال میکر کو ایک لسٹ دی۔
جس میں شاید کسی خاص قسم کے اسلحے کی تفصیلات تھیں۔ پال میکر
نے یہ اسلحہ فراہم کرنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ اس کے بعد ان کی
یہ میٹنگ ختم ہو گئی۔ میری ڈیوٹی آف ہو گئی تھی۔ اس لئے میں نے
فوراً گھر آ کر کارلس کو یہ ساری اطلاع دی۔ کیونکہ میرا خیال ہے۔
کہ یہ سکاٹ بلوٹن آپ کے خلاف کوئی لمبی سازش کر رہا ہے
اوور"۔۔۔۔ ٹام نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کارلس نے بتایا ہے کہ ان کی گفتگو کے دوران میرا نام بھی
کئی بار آیا تھا اوور"۔۔۔۔ لی ساک نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں بتانا بھول گیا کہ پال میکر سے گفتگو کرتے وقت
سکاٹ بلوٹن نے آپ کا نام لیا تھا لیکن پال میکر چونکہ آپ سے
واقف نہ تھا۔ اس لئے اس نے کچھ جاننے سے انکار کر دیا تھا۔ البتہ
مائیکل گرین کے سامنے اس نے آپ کا نام نہیں لیا صرف جزیرہ
ٹارجن کی بات کی تھی اوور"۔۔۔۔ ٹام نے جواب دیا۔

"اس سکاٹ بلوٹن نے مائیکل کو یہ بتایا کہ وہ جزیرہ ٹارجن پر کیوں
جانا چاہتا ہے اوور"۔۔۔۔ لی ساک نے پوچھا۔

"باس۔ مائیکل نے پوچھا تھا لیکن وہ سکاٹ بلوٹن بات ٹال گیا

تھا اوور" ـــــ ٹام نے جواب دیا۔

" ہونہہ ـــــ یہ بتاؤ کہ اب یہ سکاٹ بلوٹن اور مائیکل گرین کہاں ہیں اوور" ـــــ لی ساک نے پوچھا۔

" ابھی سکاٹ بلوٹن ہوٹل میں موجود ہے۔ پال میکر نے اُسے چار گھنٹوں بعد مطلوبہ سامان مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے بعد میرے خیال میں وہ دونوں لانچ کی خریداری کے لئے پانامہ جائیں گے۔ میرا مطلب ہے سکاٹ بلوٹن اور مائیکل گرین اوور" ٹام نے جواب دیا۔

" تمہارے پاس فون تو ہوگا۔ ہوٹل فون کر کے معلوم کرو۔ کہ سکاٹ بلوٹن موجود ہے یا نہیں۔ تم کوئی بھی بہانہ کر سکتے ہو۔ اور مجھے رپورٹ دو۔ میں لائن پر رہوں گا اوور" ـــــ لی ساک نے کہا

" یس باس ـــــ میں ابھی معلوم کر کے بتاتا ہوں اوور" دوسری طرف سے ٹام نے کہا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

" یہ سکاٹ بلوٹن کون ہو سکتا ہے باس۔ کم از کم یہ بگ گھوسٹ کا تو آدمی نہیں ہے" ـــــ کارلس نے لی ساک سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ آخر ہم نے ایک بین الاقوامی اقدام کیا ہے۔ اس کے خلاف کوششیں تو ہوں گی" ـــــ لی ساک نے جواب دیا۔

" ہیلو ہیلو ـــــ ٹام کالنگ اوور" ـــــ تھوڑی دیر بعد ٹام کی آواز سنائی دی۔

" یس ـــــ چیف اٹنڈنگ اوور" ـــــ لی ساک نے کہا۔

" باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ سکاٹ بلوٹن اپنے کمرے میں ہے۔ اور مائیکل گرین اور پال میکر بھی اس کے کمرے میں موجود ہیں اوور" ـــــ ٹام نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ تمہارا شکریہ۔ کہ تم نے ہمیں یہ اہم اطلاع دی ہم عنقریب اس سلسلے میں تمہیں بھاری انعام دیں گے اور سنو۔ اب اس معاملے میں تمہاری زبان بالکل بند رہنی چاہیئے۔ کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے تمہیں اس سے کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے اوور" ـــــ لی ساک نے سخت لہجے میں کہا۔

" یس باس اوور" ـــــ ٹام نے جواب دیا۔

" اوور اینڈ آل" ـــــ لی ساک نے کہا اور کارلس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کارلس ـــــ ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرو اور تم نے اس میں نہیں بولنا" ـــــ لی ساک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" یس باس ـــــ فرمایئے" ـــــ کارلس نے کہا۔ اور لی ساک نے اُسے فریکونسی بتانی شروع کر دی۔ کارلس نے وہ مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" ہیلو ہیلو ـــــ لی ساک کالنگ اوور" ـــــ لی ساک نے خود ہی بولنا شروع کر دیا۔

"یس ـــــ سٹیفن بوکاک اٹنڈنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سٹیفن فار گڈ سیچر ڈے کاز تمہارے ذمہ ایک کام لگانا ہے اوور" ـــــ لی ساک نے کہا۔

"اوہ لی ساک ـــــ تمہیں گڈ سیچر ڈے کاز کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت تھی۔ تم میرے دوست ہو بھائی ہو۔ حکم کرو۔ یہاں ہانولو میں تمہاری میں کیا خدمت کر سکتا ہوں اوور" ـــــ سٹیفن بوکاک نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"بہت بہت شکریہ ـــــ ہوٹل پام گرو تمہارے علاقے میں ہے جس کا مالک پال میکر نامی کوئی غنڈہ ہے اوور" ـــــ لی ساک نے کہا۔

"ہاں ہے۔ پال میکر ہمارے مخالف گروپ میں ہے۔ لیکن وہ ہم سے کہیں زیادہ طاقتور ہے۔ لیکن تم حکم کرو تمہارے حکم کی بہرحال تعمیل ہو گی اوور" ـــــ سٹیفن بوکاک نے جواب دیا۔

"حکم نہیں درخواست ہے۔ کیا تم فوری طور پر اس پورے ہوٹل کو بموں سے اڑا سکتے ہو۔ انتہائی کھل کر بغیر کوئی وقت ضائع کئے اوور" لی ساک نے کہا۔

"ہوٹل پام گرو کو۔ اوہ۔ یہ تو بہت بڑا اقدام ہے۔ ہمارا پورا گروپ بے شمار مشکلات میں مبتلا ہو جائے گا اوور" ـــــ سٹیفن بوکاک کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ اگر یہ کام نہیں کر سکتے تو کیا اس ہوٹل میں موجود ایک مسا

سکاٹ بلوٹن کو فوری طور پر قتل کر سکتے ہو۔ یہ سوچ لو کہ وہ پال میکر کا مہمان ہے۔ اور اس وقت ایک یہودی دشمن آدمی مائیکل گرین اور پال میکر خود اس کے کمرے میں موجود ہیں۔ میں فوری طور پر کم از کم اس سکاٹ بلوٹن کا قتل چاہتا ہوں اوور" ـــــ لی ساک نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ پال میکر سے ذرا دشمنی اور بڑھ جائے گی۔ لیکن بہرحال یہ کام ہو سکتا ہے اوور" سٹیفن نے جواب دیا۔

"سنو۔ تمہاری مشکلات کا باقاعدہ معاوضہ دیا جائے گا۔ اگر تم اس آدمی کو یقینی طور پر آئندہ ایک گھنٹے کے اندر قتل کر دو۔ تو تمہارے اکاؤنٹ میں خود بخود پچاس لاکھ ڈالر جمع ہو جائیں گے اوور" لی ساک نے کہا۔

"ویری گڈ لی ساک ـــــ تم واقعی فیاض دوست ہو۔ پچاس لاکھ ڈالر کے بدلے تو میں پال میکر کو بھی ساتھ قتل کر سکتا ہوں اوور" دوسری طرف سے سٹیفن کی مسرت سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"او۔ کے۔ پھر طے ہو گیا۔ فوراً کام شروع کر دو۔ اور سنو جیسے ہی یہ شخص قتل ہو گا مجھے خود بخود اطلاع مل جائے گی۔ اور اطلاع ملتے ہی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائے گی اوور" ـــــ لی ساک نے کہا۔

"تو پھر تم رقم ٹرانسفر کرنے کے انتظامات شروع کر دو۔ سمجھ لو کہ یہ آدمی ختم ہو گیا اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کارلس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"سٹیفن بے حد ہوشیار آدمی ہے۔ وہ لازماً یہ کام کر گزرے گ
تم ایک گھنٹہ بعد ٹام کو کال کر کے اس سے رپورٹ لے لینا۔ اور پھ
مجھے اطلاع دینا۔ میں اس وقت تک آفس میں ہی رہوں گا" ـــــ
لی ساک نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"یس باس" ـــــ کارسن نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہو
کہا۔ اور لی ساک قدم بڑھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گ

"او۔ کے پال میکر۔ میں اس مشن کی تکمیل کے بعد دوبارہ آؤں
گا۔ اور پھر تم سے باقاعدہ معاہدہ ہو گا انہی شرائط پر جو ہمارے درمیان
طے ہو چکی ہیں۔ اور اس کے بعد تمہاری زندگی کا ایک بالکل نیا دور
شروع ہو جائے گا" ـــــ تنویر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے سامنے
بیٹھے پال میکر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"آپ کا بہت بہت شکریہ باس۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں
کہ میں ہمیشہ آپ کا خدمت گزار رہوں گا" ـــــ پال میکر نے بھی
کھڑے ہو کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔
"چلو مائیکل گرین" ـــــ تنویر نے ایک سائیڈ پر کھڑے پستہ
قامت لیکن کسرتی جسم کے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو ہاتھوں
میں ایک بڑا بریف کیس اٹھائے کھڑا تھا۔
"یس ماسٹر" ـــــ مائیکل گرین نے کہا اور دروازے کی طرف

بڑھنے ہی لگا تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر ایک لمبا تڑنگا نوجوان بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اس نے لات مار کر اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ درشتی تھی۔

"خبردار۔ کوئی حرکت نہ کرے" ——— آنے والے نے چیخ کر کہا۔

"ارے بلوچر تم ——— تم یہاں کیسے آ گئے۔ اور یہ کیا حرکت ہے" پال میکر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ ایک لمحے میں ڈھیر کر دوں گا۔ تم دونوں میں سے سکاٹ بلوٹن کون ہے۔ جلدی بتاؤ" ——— بلوچر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ کون ہے پال میکر" ——— تنویر نے بگڑے ہوتے لہجے میں پال میکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں بتاتے تو تم دونوں چھٹی کرو" ——— بلوچر نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا تنویر کی لات یک لخت اٹھی اور پھر مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ بلوچر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ تنویر کی لات پوری قوت سے اس کے ہاتھ پر لگی تھی۔ عین اسی لمحے جب وہ ٹریگر دبا چکا تھا لیکن مشین گن جھٹکے سے چھت کی طرف اٹھ گئی تھی۔ اس لئے گولیاں چھت سے ٹکرائیں۔ اسی لمحے مائیکل گرین نے پوری قوت سے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس بلوچر کو مار دیا۔ اور بلوچر چیخ مار کر اپنے پیچھے بند دروازے

سے ٹکرایا۔ پال میکر نے اس دوران پھرتی سے ریوالور نکال لیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر اسے روکتا اس نے فائر کر دیا۔ گولی دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہوتے بلوچر کی کھوپڑی پر پڑی اور اس کی کھوپڑی سینکڑوں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی۔

"اوہ۔ تم نے اسے مار دیا پال۔ اسے زندہ رہنا چاہیئے تھا۔ تاکہ معلوم ہوتا کہ یہ کون ہے۔ اور کیوں مجھے قتل کرنے کے لئے آیا تھا" ——— تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اسے جانتا ہوں باس۔ یہ سٹیفن گروپ سے تعلق رکھنے والا پیشہ ور قاتل ہے۔ ضرور سٹیفن کو اس بات کی اطلاع مل گئی ہوگی کہ آپ مجھے بگ گھوسٹ کی نمائندگی دے رہے ہیں اس لئے اس نے حسد میں آ کر حملہ کرا دیا ہے۔ لیکن اب میں اس گروپ کے ایک ایک آدمی کو ڈھونڈھ کر قتل کرا دوں گا۔ انہوں نے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالا ہے" ——— پال نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ سٹیفن گروپ کون ہے" ——— تنویر نے پوچھا۔

"یہ یہودی گروپ ہے۔ انتہائی شاطر اور چالاک لوگ ہیں۔ لیکن یہ انتہائی معمولی کام کرتے ہیں۔ آج انہوں نے پہلی بار اس قسم کی حرکت کی ہے۔ ورنہ تو یہ عام گرد ہوٹل کے سامنے سے گزرتے ہوئے ان کی ٹانگیں کپکپاتی تھیں" ——— پال نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ سٹیفن کہاں رہتا ہے" ——— تنویر نے پوچھا۔

"یہ جناب براڈوے کلب کا مالک ہے۔ آپ فکر نہ کریں میں ان

سے خود ہی نمٹ لوں گا" ۔۔۔ پال نے کہا۔

"او کے ۔۔۔ آؤ مائیکل چلیں" ۔۔۔ تنویر نے کاندھے اچکا[تے] ہوئے کہا۔

اور پھر پال نے جلدی سے دروازے کے سامنے پڑی ہو[ئی] بلوچر کی لاش گھسیٹ کر ایک طرف کی اور دروازہ کھول دیا۔ تنو[یر] اور مائیکل باہر نکل آئے۔ ان کے پیچھے پال بھی آ گیا۔ وہ تینوں خام[وشی] سے لفٹ کے ذریعے نیچے آئے۔ اور پھر پال انہیں گیٹ [کے] باہر کھڑی سیاہ رنگ کی کار تک خود چھوڑنے آیا۔ تنویر نے پا[ل] کے ذریعے یہ کار خریدی تھی۔ تاکہ کار کے ذریعے وہ جلد از جلد پاناما پہنچ سکیں۔ مائیکل نے بریف کیس ڈگی میں رکھا۔ اور خود د[و] ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تنویر نے پال سے الوداعی مصافحہ کی[ا] اور مائیکل نے کار آگے بڑھا دی۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر[تے] ہی کار سڑک پر پہنچی۔ تنویر نے مائیکل سے کہا کہ وہ کار ریڈ ڈ[ی] کلب لے چلے۔

"اوہ باس۔ کیا آپ سٹیفن کو سزا دینا چاہتے ہیں" ۔۔۔ مائ[یکل] نے کار کا رخ دائیں طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"تم چلو تو سہی" ۔۔۔ تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

اور مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے ایکسیلیٹر پر اور دباؤ ڈال دیا اور کار کی رفتار پہلے سے کئی گنا زیادہ بڑھ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک سڑک پر مڑتے ہی مائیکل گرین نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔

"باس۔ اندر جانا ہے یا باہر رکنا ہے" ۔۔۔ مائیکل نے پوچھا۔

"اندر لے چلو۔ میں صرف سٹیفن سے ملنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

اور مائیکل نے اس طرح تنویر کی طرف دیکھا جیسے اُسے تنویر کے اس فقرے پر حیرت ہوئی ہو۔ کار کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں گھومی۔ اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر مین گیٹ کے سامنے رک گئی۔

"آؤ میرے ساتھ ۔۔۔ اور سنو۔ پوری طرح ہوشیار رہنا" تنویر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اور مائیکل گرین دوسری طرف سے باہر آ گیا۔

کلب کے مین گیٹ پر ایک دربان کھڑا تھا۔ تنویر قدم بڑھاتا جب اس کے قریب پہنچا تو اس نے ہاتھ آگے کر کے ان کا راستہ روک دیا۔

"آپ کا کارڈ ۔۔۔ یہاں صرف ممبر جا سکتے ہیں" ۔۔۔ دربان نے سخت لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر برآمدے میں گرا۔ اور لڑھکتا ہوا برآمدے کی سیڑھیوں سے نیچے جا گرا۔ تنویر کے انتہائی زوردار تھپڑ سے پورا برآمدہ گونج اٹھا تھا۔

تنویر نے لات مار کر دروازہ کھولا اور ہال میں داخل ہو گیا۔ اندر ہال میں میزیں لگی ہوئی تھیں۔ جن پر عورتیں اور مرد بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک

خوب صورت لڑکی کھڑی تھی ۔

"سٹیفن کہاں ہے" ۔۔۔۔ تنویر نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر انتہائی بگڑے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"باس اوپر دفتر میں ہے" ۔۔۔۔ لڑکی نے تنویر کے انتہائی کرخت لہجے سے گھبرا کر جواب دیا ۔ کاؤنٹر کے ساتھ ہی سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں ۔

"کون ہو تم" ۔۔۔۔ اچانک کاؤنٹر کے قریب کھڑے ایک باڈی بلڈر ٹائپ نوجوان نے آگے بڑھ کر کہا ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر کاؤنٹر کے اندر ایک زوردار دھماکے سے جا گرا ۔ تنویر نے ایک ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر اسے اس طرح اچھال دیا تھا جیسے وہ کوئی کاغذی کھلونا ہو ۔

ہال میں موجود افراد بری طرح چونک کر دیکھنے لگے لیکن تنویر دو دو سیڑھیاں بیک وقت چڑھتا ہوا اوپر راہداری میں پہنچ گیا ۔ مائیکل بھی اس کی پیروی کر رہا تھا ۔ لیکن اس کے دونوں ہاتھ جیبوں میں رکھے ہوئے ریوالوروں پر جمے ہوئے تھے ۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا ۔

"مائیکل ۔ یہیں رکو ۔ اور جو اوپر آنے کی کوشش کرے گولی سے اڑا دینا" ۔۔۔۔ تنویر نے مڑ کر اپنے پیچھے آتے ہوئے مائیکل سے کہا اور مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے جیبوں سے دونوں ریوالور باہر نکالے اور سیڑھیوں کے اختتام پر اس طرح کھڑا ہو گیا ۔ جیسے ہال میں اگر کسی نے بھی ذرا سی حرکت کی تو اسے گولیوں سے اڑا دے گا ۔

تنویر کی انتہائی بے خوفی نے اس کے اندر بھی عجیب سی جرأت بھر دی تھی ۔ وہ ذہنی طور پر تنویر سے انتہائی مرعوب ہو گیا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ چھپ کر کھڑا ہونے کی بجائے اس طرح کھڑا تھا جیسے نیچے ہال میں انسانوں کی بجائے مٹی کے پتلے بیٹھے ہوں ۔ لیکن اس کے اس طرح کھڑے ہونے کا یہ اثر ہوا کہ لوگ انتہائی خوف زدہ ہو کر اٹھے اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے گئے ۔ ویٹر اور وہ کسرتی نوجوان بھی کہیں چھپ گیا تھا ۔ ادھر تنویر نے دروازے پر ایک زوردار لات جمائی اور دروازہ کھلتے ہی وہ اندر داخل ہو گیا ۔ اندر ایک میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا آدمی میز پر جھکا کچھ لکھ رہا تھا ۔ دروازے کی آواز سن کر وہ بری طرح چونکا ۔ اور پھر اس کے چہرے پر تنویر کو اس طرح دلیرانہ انداز میں آگے بڑھتے دیکھ کر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے ۔

"کون ہو تم" ۔۔۔۔ نوجوان نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔

"تمہارا نام سٹیفن ہے" ۔۔۔۔ تنویر نے بری طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"ہاں ۔۔۔۔ مگر تم کون ہو" ۔۔۔۔ نوجوان کے لہجے میں اب تلخی تھی ۔ وہ شاید حیرت کے پہلے جھٹکے سے سنبھل گیا تھا ۔ اس کا ہاتھ تیزی سے میز کی کھلی دراز کی طرف رینگ گیا تھا ۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر بیرونی دروازے کے ساتھ جا پڑا ۔ تنویر نے اسے بھی گردن سے پکڑ کر اس طرح اچھال دیا تھا جیسے

طرح اس نے اس باڈی بلڈر نوجوان کو اچھالا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ تنویر اچھل کر آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ایک بار پھر اُسے گردن سے پکڑا اور کھلے دروازے سے باہر راہداری کی دیوار سے دے مارا۔ سٹیفن کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور دیوار سے ٹکرا کر گرنے کی وجہ سے وہ بُری طرح پھڑکنے لگا۔ تنویر نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر ایک زوردار لات جمائی۔ اور پھڑکتا ہوا سٹیفن یک لخت ساکت ہو گیا۔

اُسی لمحے گولیوں کی تڑتڑاہٹ مائیکل کی طرف سے سنائی دی اور تنویر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اور پھر تیزی سے جھک کر اس نے بے ہوش سٹیفن کو کاندھے پر لادا اور سیڑھیوں کی طرف دوڑ پڑا۔ مائیکل اب دیوار سے لگا نیچے گولیاں برسا رہا تھا۔ اور پھر نیچے سے کئی چیخیں ابھریں۔

"میں نے مار دیا دو آدمیوں کو" ——— مائیکل نے خوشی سے چیختے ہوئے کہا۔

"چلو مائیکل۔ باہر کار سٹارٹ کرو" ——— تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر ایک ہاتھ سے اس نے جیب سے ریوالور نکال کر نیچے ایک فائر کیا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ہال میں پہنچ گیا۔ اُسی لمحے مائیکل کسی چھلاوے کی طرح دوڑتا ہوا مین گیٹ سے باہر نکل گیا۔ کاؤنٹر کے پاس دو آدمی پڑے بُری طرح تڑپ رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر ایک طرف گرے ہوئے تھے۔ باقی

سارا ہال خالی پڑا ہوا تھا۔ تنویر سٹیفن کو اٹھائے تیزی سے باہر نکلا تو مائیکل کار سٹارٹ کر چکا تھا۔ تنویر نے انتہائی تیزی سے برآمدہ کراس کیا اور پھر اس نے پچھلا دروازہ کھول کر بے ہوش سٹیفن کو کسی بورے کی طرح اندر دھکیلا اور خود بھی اچھل کر اندر سمٹ گیا۔ اُسی لمحے مائیکل نے کار انتہائی تیز رفتاری سے موڑی۔ اور بجلی کی سی تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکل گیا۔

"کسی ویران جگہ لے چلو جہاں اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جا سکے" ——— تنویر نے کہا اور مائیکل نے سر ہلا دیا۔ اور پھر ایک چوک سے پہلے اس نے کار سائیڈ روڈ پر موڑی۔ اور اُسے ایک پتلی سی سڑک پر بھگاتا ہوا آگے بڑھا لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پرانی سی عمارت کے قریب پہنچ گئے۔ یہ عمارت شاید دو سو سال پرانی تھی۔

"یہ ویران پڑی ہوئی ہے۔ اس کا یہودی بوڑھا مالک نہ اسے بناتا ہے نہ فروخت کرتا ہے" ——— مائیکل نے کار اس عمارت کے ٹوٹے ہوئے پھاٹک سے اندر لے جاتے ہوئے کہا۔ اور اندر عمارت کے سامنے جا کر اس نے کار روک دی۔ تنویر اچھل کر نیچے اترا۔ اور پھر اس نے سٹیفن کو بھی باہر گھسیٹ لیا۔

"تم مشین گن بریف کیس سے نکال لو۔ اور خیال رکھو کوئی مداخلت نہ ہو" ——— تنویر نے بے ہوش سٹیفن کو اٹھا کر کاندھے پر لادتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا عمارت کے اندر ایک گرد سے لٹے ہوئے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے وہاں پہنچتے ہی سٹیفن کو ایک دھماکے سے نیچے فرش پر پھینک دیا۔ سٹیفن کے حلق سے ایک چیخ نکلی اور اس نے آنکھیں کھول کر اٹھنے کی کوشش کی۔ نیچے گرنے سے

سر پر لگنے والی چوٹ نے اُسے ہوش کی وادی میں کھینچ لیا تھا۔

"تو تم نے بلوچر کو بھیجا تھا مجھے قتل کرنے کے لئے" ——— تنویر نے
بھیانک آواز میں غراتے ہوئے کہا۔

"تت ——— تت ——— تم سکاٹ بلوٹن ہو۔ اوہ تو بلوچر نے کام نہ
کیا" ——— سٹیفن کی آنکھیں پھیلنے لگیں۔

اُسی لمحے تنویر کی لات گھومی اور سٹیفن پسلیوں پر بھرپور ضرب کھا
اس بُری طرح پھڑکنے لگا۔ اس کے حلق سے چیخیں نکل رہی تھیں۔ چہر
تکلیف کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ اور منہ اور ناک سے
خون کی لکیریں بہہ نکلی تھیں۔

"بولو۔ کس نے تمہیں میرے قتل کے لئے کہا تھا۔ بولو ورنہ"
تنویر نے ایک اور لات اس کی پسلیوں پر جماتے ہوئے کہا۔

"لی ساک نے" ——— سٹیفن کے منہ سے چیخ نما آواز نکلی او
اس کے ساتھ وہ دوبارہ بے ہوش ہو گیا۔

لی ساک کا نام سن کر تنویر خود بھی حیرت سے اچھل پڑا۔ شاید اس
کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ لی ساک اُسے اس میک اپ میں جانتا ہے
جب کہ ابھی وہ لی ساک سے سینکڑوں میل دور تھا۔ تنویر نے جھک
کر سٹیفن کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے دبا دیئے۔ لی ساک کا
نام سن کر اب اس نے سٹیفن کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا ارادہ ملتو
کر دیا تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ لی ساک کو اس کے متعلق کیسے علم ہو
گیا۔ چند لمحوں بعد سٹیفن کی آنکھیں کھل گئیں۔ تو تنویر نے ہاتھ اٹھا
لئے۔ اور سٹیفن کے حلق سے ایک بار پھر چیخیں سی نکلنے لگیں۔

"بولو۔ لی ساک کو میرے متعلق کیسے علم ہوا۔ کس نے اُسے بتایا
ہے" ——— تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے نہیں معلوم۔ وہ میرا دوست رہا ہے۔ اس
نے مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے کہا کہ میں فوری طور پر پام گرد ہوٹل کو
بموں سے اڑا دوں۔ لیکن میں اتنا بڑا اقدام نہ کر سکتا تھا۔ میں نے انکار
کر دیا تو اس نے کہا کہ وہاں موجود ایک مسافر سکاٹ بلوٹن کو فوری
طور پر قتل کر دوں تو وہ میرے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ڈالر ٹرانسفر کر
دے گا۔ اس نے بتایا کہ اس وقت اس کمرے میں پال میکر اور ایک اور
شخص مائیکل گرین بھی موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے اپنے سب سے تیز رفتار
قاتل بلوچر کو بلایا اور اُسے بھیج دیا۔ مجھے اس سے زیادہ معلوم نہیں"
سٹیفن نے رک رک کر اور پھڑک پھڑک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ یہاں کون ہے۔ جس نے اُسے اتنی تفصیلی خبریں دی ہوں گی۔
بولو ورنہ میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا" ——— تنویر کا دماغ
سٹیفن کی بات سن کر بھک سے اڑ گیا۔ لی ساک اس قدر تفصیل سے
واقف ہو سکتا ہے اس کا تو وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم" ——— سٹیفن نے کہا لیکن دوسرے لمحے تنویر
نے اس کے جبڑے پر لات ماری اور پھر تو جیسے تنویر پر وحشت کا
دورہ سا پڑ گیا۔

"بتاؤ۔ بولو۔ کس نے خبر دی ہے" ——— تنویر نے انتہائی وحشت
بھرے لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے نہیں معلوم۔ شاید ایسا ٹام نے کیا ہو۔ میرا

انداز ہ ہے" ——— سٹیفن نے تکلیف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا

"ٹام ——— کون ٹام" ——— تنویر نے چیخ کر پوچھا۔

"وہ کارلس کا بھائی ہے۔ کارلس لی ساک کے پاس کام کرتا ہے ٹام پال میکر کے ہوٹل کا اسسٹنٹ منیجر ہے" ——— سٹیفن نے رک رک کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا۔ تنویر نے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے ایک دھماکے کے ساتھ ہی گولی سٹیفن کے دل میں گھس گئی۔ تنویر دوڑتا ہوا باہر آیا۔

"ٹام کو جانتے ہو مائیکل۔ پام گرو کا اسسٹنٹ منیجر" ——— تنویر نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"ٹام ——— ہاں ——— وہ یہودی۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ یہاں قریب ہی اس کی رہائش گاہ ہے۔ پکا یہودی ہے" ——— مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو وہاں" ——— تنویر نے دوڑ کر کار میں سوار ہوتے ہوئے کہا اور مائیکل بھی دوڑتا ہوا آیا اور سٹیئرنگ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار تیزی سے گھومی اور واپس مین روڈ کی طرف بڑھ گئی۔

"سٹیفن مر گیا" ——— مائیکل نے پوچھا۔

"ہاں" ——— تنویر نے مختصر سا جواب دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔ اور مائیکل نے ہونٹ بھینچ لئے۔

سڑک پر آتے ہی مائیکل نے کار کو تیزی سے بائیں طرف گھمایا اور پھر اُسے بھگاتا گیا۔

"باس۔ ہمیں فوراً ہانولو سے نکل جانا چاہیئے ورنہ اگر پولیس ہمارے

پیچھے پڑ گئی۔ تو وہ ہمیں پاتال میں بھی نہ چھوڑے گی" ——— مائیکل نے کار دوڑاتے ہوئے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"بس ٹام سے دو باتیں کر لیں پھر چلتے ہیں" ——— تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔ اور پھر کچھ اور آگے جانے کے بعد مائیکل نے کار ایک اور سائیڈ روڈ پر موڑ دی۔ اس طرف رہائشی مکانات سڑک کے دونوں اطراف میں موجود تھے۔ یہ مکانات کوٹھی نما تھے۔ لیکن کوٹھیوں کی طرح بڑے بڑے نہ تھے۔ ایک سرخ رنگ کے پھاٹک کے پاس جا کر مائیکل نے کار روک دی۔

"کار کیوں روک دی" ——— تنویر نے چونک کر کہا۔

"یہ ٹام کا مکان ہے" ——— مائیکل نے کہا۔ تو تنویر سر ہلاتا ہوا اچھل کر باہر نکلا۔ اور پھر اس نے بند پھاٹک کو کھولنے کے لئے دستک یا کال بیل بجانے کی بجائے زوردار چھلانگ ماری اور چار فٹ اونچی باڑ نما دیوار کو پھلانگتا ہوا اندر پہنچ گیا۔ اُسی لمحے کسی طرف سے ایک سیاہ رنگ کا کتا اونچی آواز میں بھونکتا ہوا اس کی طرف لپکا لیکن دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور کتا وہیں الٹ گیا۔ تنویر نے اُسے گولی مار دی تھی۔

"کیا ہوا ——— کون ہے" ——— اچانک کاٹیج نما عمارت کے مین گیٹ سے ایک پستہ قد آدمی نے باہر نکلتے ہوئے چیخ کر کہا۔ کہ تنویر نے دوسرا فائر کر دیا اور وہ پستہ قد آدمی چیخ کر وہیں مین گیٹ کے سامنے ہی الٹ گیا۔ اُسی لمحے تنویر دوڑتا ہوا اس کے سر پر پہنچ گیا۔ گولی اس پستہ قد آدمی کی ران میں لگی تھی۔ اور وہ بری

طرح پھڑک رہا تھا۔

"تم ٹام ہو۔ تم نے لی ساک کو بتایا تھا کہ پام گرد ہوٹل میں کیا ہو رہا ہے" تنویر نے پوری قوت سے اس کی پسلیوں پر لات جماتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ——— تم یہاں پہنچ گئے" ——— ٹام نے چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ تم نے کیا بتایا تھا۔ اور کیسے" ——— تنویر نے ایک اور لات جماتے ہوئے کہا۔

"ہم ——— ہم نے اپنے بھائی کارلس کو بتایا تھا لی ساک کو نہیں بتایا تھا" ——— ٹام نے کہا۔ اُسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"باس ——— پولیس آگئی" ——— گیٹ سے مائیکل کی چیخ سنائی دی تو تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ اور پھڑکتے ہوئے ٹام کی کھوپڑی کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی۔ تنویر دوڑتا ہوا واپس گیا اور اس نے ایک بار پھر باڑ پھلانگی اور سڑک پر آگیا۔ سائرن اس طرف سے سنائی دے رہے تھے جدھر سے وہ آئے تھے۔ اور تنویر کے کار میں بیٹھتے ہی مائیکل نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

"باس ——— اب ہم پھنس گئے ہیں۔ پولیس اب ہمیں نہیں چھوڑے گی۔ یہ لوگ بہت منظم طریقے سے کام کرتے ہیں" ——— ٹام نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ادھر کوئی ایسا اڈہ ہے جہاں ہیلی کاپٹر وغیرہ موجود ہوں" ——— تنویر نے پوچھا۔

"اوہ۔ یس باس۔ ایک پرائیویٹ سروس ہے۔ راک فیلڈ ہیلی کاپٹر سروس" ——— ٹام نے جواب دیا۔

"تو ادھر کار لے چلو۔ تمہاری مشین گن کہاں ہے" ——— تنویر نے پوچھا۔

"پچھلی سیٹ پر پڑی ہے" ——— ٹام نے جواب دیا۔

اور تنویر نے مڑ کر ہاتھ بڑھایا اور پچھلی سیٹ پر پڑی مشین گن اٹھائی۔ وہ اب ایک بڑی سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ جیسے ہی وہ موڑ مڑ کر ذرا آگے بڑھے تھے کہ تنویر جو کھڑکی سے سر باہر نکالے پیچھے دیکھ رہا تھا ایک پولیس کار کو سائرن بجاتے موڑ سے گھوم کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس نے مشین گن کی نال باہر نکالی اور دوسرے لمحے زوردار تڑتڑاہٹ کے ساتھ پیچھے آنے والی پولیس کار قلابازیاں کھاتی ہوئی سڑک پر لڑھکتی چلی گئی۔ تنویر نے اس کا سامنے والا ٹائر پھاڑ دیا تھا۔ اُسی لمحے سائیڈ سے ایک پولیس کار نکلی اور اس کا سائرن بج اٹھا۔

"اوہ باس۔ اڈہ تو کافی دور ہے۔ یہ تو ابھی ہمیں گھیر لیں گے" ٹام واقعی بُری طرح گھبرا چکا تھا لیکن تنویر ہونٹ دبائے خاموش بیٹھا رہا۔ گلی سے نکلنے والی کار آناً فاناً اس کی سائیڈ پر آگئی۔ اور دوسرے لمحے تنویر نے مشین گن ادھر کی اور ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے پولیس مین اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے آفیسر کو چاٹ گئیں۔ اور کار تیزی سے دوسری طرف گھومی اور پھر سڑک پر

ترچھی دوڑتی ہوئی ایک خوف ناک دھماکے سے دوسری طرف موجود دیوار سے ٹکرا گئی۔

ٹام بے تحاشا انداز میں کار کو دوڑائے لئے جا رہا تھا۔ سڑک پر دوڑنے والی عام کاریں دور سے ہٹ کر سائیڈوں پر ہوتی جا رہی تھیں۔

"اڈے کے اندر لے جانا۔ سیدھے رن وے پر کھڑے کسی ہیلی کاپٹر کے پاس راستے میں نہ رکنا چاہے دیوار ہی کیوں نہ آجائے" تنویر نے مائیکل سے کہا۔ اور مائیکل نے سر ہلا دیا۔

اگلے چوک کے قریب پہنچتے ہی اس نے کار تیزی سے دائیں طرف کو موڑ دی۔ اس قدر تیز رفتاری سے کار موڑنے کی وجہ سے کار ایک سائیڈ سے اٹھی اور پھر دو پہیوں پر دوڑتی ہوئی موڑ کاٹ کر ایک بار پھر دھم سے سڑک پر سیدھی ہوئی۔ اور مائیکل کے چہرے پر پسینہ آبشار کی طرح بہتا نظر آنے لگا۔

"ویری گڈ مائیکل ۔۔۔ گھبراؤ مت" ۔۔۔ تنویر اس کی حالت دیکھ کر ہی سمجھ گیا کہ یہ خطرناک انداز بس اتفاقاً ہی مائیکل کے کنٹرول میں رہ گیا ہے۔ ورنہ مائیکل شاید دانستہ ایسا کبھی نہ کر سکتا۔ اس لئے اس نے اسے فوری طور پر حوصلہ دینا ضروری سمجھا تھا۔ ابھی تک اور کوئی پولیس کار ان کے پیچھے نہ آئی تھی۔

"ب ۔۔۔ ب ۔۔۔ باس۔ میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے" ۔۔۔ اچانک مائیکل نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کار روک دو روک دو" ۔۔۔ تنویر نے چیخ کر کہا تو مائیکل نے پورے جسم کی قوت بریک پیڈل پر ڈال دی۔ اور کار کے ٹائر ایک

طویل چیخ مار کر سڑک پر جم سے گئے۔ پیچھے آنے والی کاریں ان سے ٹکراتے ٹکراتے بال بال بچیں اور وہ سائیڈ سے ہٹ کر آگے بڑھے۔

"تم ادھر میری سیٹ پر آجاؤ" ۔۔۔ تنویر نے دروازہ کھول کر باہر چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ اور باہر آکر اس نے جمپ لگایا۔ دوسرے لمحے اس کے قدم ایک لمحے کے لئے کار کی چھت پر جمے اور دوسرے لمحے وہ دوسری طرف کود گیا۔ تیسرے لمحے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر پہنچ چکا تھا۔ تنویر کے جسم میں واقعی بجلیاں بھر گئی تھیں۔ ظاہر ہے گھوم کر کار کی دوسری طرف جانے میں بہرحال زیادہ وقت لگ سکتا تھا۔ اور دوسرے لمحے کار اس طرح اچھل کر آگے بڑھی جیسے تنویر نے کار کو ہوائی جہاز سمجھ کر اسے فضا میں بلند کرنے کی کوشش کی ہو۔ لیکن کار کی رفتار اچانک بے پناہ ہو گئی۔ اور تنویر اس بے پناہ رفتار سے کار دوڑاتا ہوا سامنے جانے والی کاروں کے درمیان سے کار اس طرح نکالتا گیا کہ مائیکل نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

"کہاں ہے وہ اڈہ" ۔۔۔ تنویر نے اسے آنکھیں بند کرتے دیکھ کر چیخ کر پوچھا۔

"باس۔ اگلے چوک سے دائیں طرف سرخ رنگ کا پھاٹک ایک سائیڈ پر ہوگا۔ ساتھ بڑی سرخ رنگ کی عمارت ہے۔ اس پھاٹک سے ہم سیدھے رن وے تک پہنچ سکتے ہیں" ۔۔۔ مائیکل نے جلدی سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ چوک

اب قریب آتا جا رہا تھا۔ اسی لمحے سڑک کے کنارے سے ایک
پولیس مین موٹر سائیکل کا سائرن بجاتا ہوا تیزی سے تنویر کی کار کی طرف
بڑھنے لگا۔ لیکن تنویر نے اس کی پرواہ تک نہ کی۔ چوک تک پہنچتے پہنچتے
انتہائی طاقتور انجن والا موٹر سائیکل کار کی سائیڈ میں آگیا۔ اسی لمحے
تنویر نے کار کو دائیں طرف موڑ دیا۔ اور موٹر سائیکل سوار کار کے
انتہائی تیز رفتاری سے گھومنے کی وجہ سے اس سے ٹکرا کر دور ایک
دھماکے سے جا گرا۔ اس کا سائرن ابھی تک بج رہا تھا۔

موڑ سے گھومتے ہی تنویر کو سرخ رنگ کا بڑا سا پھاٹک نظر آگیا
جس میں سے ایک وین اندر جا رہی تھی۔ تنویر نے کار کا رخ موڑا
اور انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی کار پھاٹک سے گزر کر خوفناک
دھماکے سے وین کے عقبی حصے سے ٹکرائی اور وین ایک زوردار
جھٹکے سے ذرا ترچھی ہوئی کہ تنویر اس کی سائیڈ سے کار نکالتا گیا
اس کی کار کی سائیڈ وین سے رگڑ کھاتی ہوئی آگے بڑھی اور وین
الٹ گئی۔ تنویر اسی طرح کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ دوسرے لمحے
وہ رن وے کی طرح بنی ہوئی سڑک پر دوڑ رہا تھا۔ مائیکل کو پیچھے
چیخ پکار کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن تنویر شاید ہر احساس
سے بے بہرہ ہو چکا تھا۔ اور پھر رن وے کے آخری حصے پر
ایک پلیٹ فارم پر ایک کافی بڑا سا ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا۔ اس کے
گرد چار آدمی کھڑے شاید حیرت سے کار کو اپنی طرف آتے دیکھ
رہے تھے۔

"ہوشیار۔ ہم نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنا ہے"۔۔۔۔ تنویر

نے ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اور مائیکل تن کر سیدھا
ہو گیا۔ تنویر نے کار ہیلی کاپٹر کے قریب جا کر روکی اور دوسرے
لمحے وہ اچھل کر باہر نکل آیا۔ اور پھر فضا ریوالور کی فائرنگ اور ان چاروں
افراد کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"ڈگی سے بریف کیس نکالو"۔۔۔۔ تنویر نے چیخ کر ہیلی کاپٹر پر چڑھتے
ہوئے کہا۔ اور اس نے ہیلی کاپٹر کا انجن چلا دیا۔ اس کے ہونٹوں پر پٹرول
بتلانے والی سوئی دیکھ کر مسکراہٹ کی ایک لکیر سی کھنچ گئی۔ ہیلی کاپٹر کا
فیول ٹینک مکمل طور پر بھرا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد مائیکل بریف کیس اور
مشین گن اٹھائے اچھل کر اندر داخل ہوا تو تنویر نے ہیلی کاپٹر کو فضا
میں بلند کر دیا۔

"نیچے دیکھو۔ اگر کوئی ہیلی کاپٹر پر فائر کھولے تو اسے بھون ڈالو"
تنویر نے چیخ کر کہا اور مائیکل مشین گن سمیت آدھے سے زیادہ باہر
کو لٹک گیا۔

"وہ سب پاگلوں کی طرح دوڑ رہے ہیں"۔۔۔۔ مائیکل نے
چیخ کر کہا۔

اور تنویر جب ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر لے گیا تو اس نے قدرے
اطمینان کا سانس لیا اور انتہائی تیزی سے اسے آگے بڑھا دیا۔

"باس۔ ایئر فورس نے اگر گھیر لیا تو"۔۔۔۔ مائیکل نے اچانک
کہا۔

"تو ایئر فورس کا طیارہ اغوا کر لیں گے"۔۔۔۔ تنویر نے بڑے
مطمئن سے لہجے میں جواب دیا اور مائیکل حیرت سے تنویر کو دیکھنے

لگا۔ شاید پوری زندگی میں اس قدر دلیر اور بے خوف آدمی مائیکل نے نہ دیکھا تھا۔

"پانامہ جانے والی سڑک کس طرف ہے۔ مجھے بتاؤ۔ اور سنو۔ ہم زیادہ دور ہیلی کاپٹر نہیں لے جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد ہم ہیلی کاپٹر کسی ایسی سڑک کے قریب اتار دیں جہاں سے ہم کوئی اور کار حاصل کر لیں۔ ایسی کار جس پر پولیس شک نہ کر سکے" تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ یس ماسٹر۔ میں آپ کو بتاتا جاتا ہوں آپ موڑتے جائیں" مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے تنویر کی رہنمائی کرنی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑیوں کے درمیان پہنچ گئے۔ جہاں ایک پتلی سی سڑک بل کھاتی ہوئی گزر رہی تھی۔

"باس۔ کہیں سڑک کی سائیڈ پر اسے اتار دو۔ یہاں سے ہم آسانی سے کوئی کار حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم ہونولو کی سرحد سے باہر آ چکے ہیں" ___ مائیکل نے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی بلندی تیزی سے کم کرنی شروع کر دی۔ اور پھر وہ اسے ایک دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں کے درمیان ایک کھلی جگہ پر لے آیا۔ کم بلندی پر آنے کے بعد اس نے ایک سائیڈ پر بنا ہوا ایک خوب صورت کاٹیج دیکھا جس کے سامنے ایک سنہرے بالوں والی خوب صورت ایکریمین لڑکی کھڑی تھی۔ اور وہاں نیلے رنگ کی ایک لمبی سی کار بھی کھڑی تھی۔ تنویر نے فوراً ہی دوسرا فیصلہ کیا۔ اور ہیلی کاپٹر کو اس کاٹیج کے قریب جا کر زمین پر اتار دیا۔

"اوہ اوہ باس۔ یہ تو یارکی ہے۔ ہاں یہ وہی ہے" ___ مائیکل اس لڑکی کو دیکھ کر چیخ پڑا۔

"یارکی ___ کیا مطلب" ___ تنویر نے حیرت سے مائیکل کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ یہ پانامہ کے سب سے بڑے بحری سمگلر ڈیوک کی بیٹی ہے۔ یارکی ڈیوک۔ یہ یہاں کیوں کھڑی ہے۔ یہ تو خود بہت بڑی سمگلر ہے۔ اس کی جی داری کے قصے تو سارے سمگلروں میں مشہور ہیں" ___ مائیکل نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا نیچے کود گیا۔ لڑکی نے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھایا تھا۔ بلکہ وہ اسی طرح اطمینان سے کھڑی تھی۔ البتہ اس کے چہرے پر ہلکی سی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

تنویر نیچے اتر کر تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا کہ اچانک ایک سائیڈ سے ایک مشین گن بردار اچھل کر سامنے آ گیا۔

"خبردار۔ رک جاؤ۔ ورنہ" ___ مشین گن بردار نے چیخ کر کہا۔ اس کی مشین گن کا رخ تنویر اور اس کے پیچھے آنے والے مائیکل کی طرف تھا۔ مائیکل نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی ہوئی تھی۔ اور اس نے ہاتھ میں بریف کیس پکڑا ہوا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو مائیکل گرین لگتا ہے" ___ لڑکی کی نظریں شاید اب مائیکل پر پڑی تھیں۔

"یارکی ___ میں مائیکل گرین ہوں۔ یہ میرا باس ہے۔ سکاٹ بلوٹن" مائیکل نے کہا۔ اور لڑکی نے مشین گن بردار کو ہاتھ کے اشارے سے ایک طرف ہونے کو کہا۔

"تم ابھی زندہ ہو۔ میں نے تو سنا تھا کہ تمہیں کسی زہریلے سانپ نے کاٹ لیا تھا اور تم مر گئے تھے" ——— لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں بچ گیا تھا۔ لیکن مجھے طویل عرصے تک علاج کرانا پڑا تھا یارکی اس ہیلی کاپٹر کو کہیں اور بھجوا دو۔ ورنہ پولیس یہاں پہنچ جائے گی۔ میں تمہیں پوری تفصیل بتا دیتا ہوں۔ ماسٹر گھبراؤ نہیں۔ یارکی ہماری دوست ثابت ہو گی" ——— مائیکل یارکی سے بات کرتے کرتے یک لخت تنویر سے مخاطب ہو گیا۔ کیونکہ اس نے تنویر کے چہرے پر کھچاؤ کے آثار نمودار ہوتے دیکھ لئے تھے۔

"اوہ پولیس ——— راجر۔ اس ہیلی کاپٹر کو دور کہیں چھوڑ آؤ۔ فکر نہ کرو۔ مائیکل کا ساتھی ہمارے لئے دشمن ثابت نہیں ہو سکتا اور اگر ہو بھی سہی تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا" ——— یارکی نے چیخ کر مشین گن بردار سے کہا۔

اور مشین گن بردار سر ہلاتا ہوا تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اور جب تک ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند نہ ہو گیا۔ اس وقت تک وہ تینوں اپنی اپنی جگہ خاموش کھڑے رہے۔

"فکر نہ کرو۔ اب یہاں پولیس نہیں آ سکتی۔ آؤ میرے ساتھ۔ اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔ تم سے ملاقات بڑے عرصے بعد ہو رہی ہے" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کیبن کی طرف مڑ گئی۔ تنویر کو اس کا اطمینان اور بے خوفی خاصی پسند آئی۔ اس کے ذہن میں فوراً ایک پلاننگ ابھر آئی۔ وہ اگر اس یارکی کو ساتھ لے لے تو نہ

صرف آسانی سے پاناما پہنچ سکتے تھے بلکہ وہاں سے انہیں لانچ حاصل کرنے اور آگے بڑھنے کے بھی کھلے مواقع حاصل ہو سکتے تھے۔ اس لئے اس نے کندھے اچکائے اور یارکی کے پیچھے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"یارکی۔ تم یہاں کیسے موجود ہو۔ یہ کاٹیج" ——— مائیکل نے آگے بڑھ کر کہا۔

"یہ کاٹیج میری ملکیت ہے۔ میں یہاں آرام کرنے کی غرض سے آتی ہوں" ——— یارکی نے جواب دیا۔ چند لمحوں بعد وہ کاٹیج کے ایک کھلے کمرے میں پہنچ گئے۔

"بیٹھو۔ میں تمہارے لئے کچھ پینے کے لئے نکالتی ہوں" یارکی نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی ایک سائیڈ دروازے سے باہر نکل گئی۔

"یہ لڑکی یہودی تو نہیں" ——— تنویر نے مائیکل سے پوچھا۔

"اوہ۔ نو باس۔ فکر نہ کرو۔ اس سے کھل کر بات کرو۔ اگر یہ ہماری امداد پر رضامند ہو جائے تو سمجھو ہم نے آدھی کامیابی حاصل کر لی" ——— مائیکل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد یارکی ہاتھ میں بوتل اور گلاس پکڑے اندر آئی۔ اور اس نے گلاسوں میں شراب انڈیل دی۔

"سوری۔ میں اس وقت شراب نہیں پیتا۔ یہ میرا لیمن جوس پینے کا وقت ہے۔ اگر مل جائے تو" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ تو یارکی اور مائیکل دونوں حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگے۔

"ٹھیک ہے۔ میں لیمن جوس لے آتی ہوں" ـــــ یارکی نے چند لمحوں بعد کہا۔ اور اٹھ کر ایک بار پھر کمرے سے نکل گئی۔

"کیا آپ واقعی شراب نہیں پیتے باس یا۔۔۔۔۔۔" ـــــ مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بغیر موڈ کے نہیں پیتا" ـــــ تنویر نے مختصر سا جواب دیا۔ یارکی لیمن جوس کا ایک سر بمہر ڈبہ لا کر تنویر کے سامنے رکھ دیا۔ اسی لمحے دور کہیں ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو یارکی چونک پڑی۔

"سوری۔ میں آ رہی ہوں" ـــــ اس نے کہا اور اٹھ کر دوبارہ چلی گئی۔ تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"مائیکل۔ تم نے خواہ مخواہ میرا وقت ضائع کرایا ہے۔ چلو اٹھو ہمیں کار چاہئے اور کار باہر موجود ہے" ـــــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ باس پلیز۔ آپ نہیں جانتے اس کار کو لے کر ہم دس کلو میٹر بھی نہ جا سکیں گے۔ ان کی تنظیم تو پولیس سے بھی زیادہ تیز ہے پلیز باس۔ فار گاڈ سیک۔ صرف چند منٹ اور بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس میں آخر کار ہمارا ہی فائدہ ہو گا۔ اور جتنا وقت یہاں ضائع ہو رہا ہے اس سے زیادہ وقت ہم بچا لیں گے" ـــــ مائیکل نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا تو تنویر ہونٹ چباتا ہوا دوبارہ بیٹھ گیا۔ وہ مائیکل کو اس وقت ناراض نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس نے آگے مائیکل سے کام لینا تھا اور اب تک کا اس کا تجربہ

رہا تھا کہ مائیکل واقعی بے لوث کام کرنے والا آدمی ہے۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔ ہاں تو پورا تعارف ہو جائے۔ مائیکل مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ میرا نام یارکی ڈیوک ہے۔ اور میرے ڈیڈی ڈیوک ایک بہت بڑی تنظیم کے سربراہ ہیں" ـــــ یارکی نے واپس آ کر کہا ـــــ اور شراب سے بھرا ہوا گلاس اٹھا کر چسکیاں لینے لگی۔

"میرا نام سکاٹ بلوٹن ہے۔ اور میں اور مائیکل ایک خصوصی مشن پہ پانامہ جا رہے تھے کہ پولیس ہمارے پیچھے لگ گئی" ـــــ تنویر نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ وہ یارکی کی جوانی اور خوب صورتی سے ذرہ برابر بھی متاثر نظر نہ آ رہا تھا۔ حالانکہ مائیکل کا انداز ایسا تھا جیسے مجنوں کو صدیوں بعد اچانک اپنے سامنے لیلیٰ نظر آ گئی ہو۔

"سکاٹ بلوٹن۔ مجھے میرے آدمی نے ابھی وائرلیس فون پر تمام تفصیلات بتا دی ہیں۔ اس نے ہیلی کاپٹر چھوڑنے کے بعد آپ کے متعلق تحقیقات کی تھیں۔ اس کی تحقیقات کے مطابق آپ بگ گھوسٹ کے چیف بن کر پام گرو ہوٹل پہنچے۔ وہاں آپ نے سات افراد کو پلک جھپکنے میں ختم کر دیا جس سے پال میکر آپ سے مرعوب ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کا تعارف مائیکل سے ہوا۔ اور پھر سٹیفن گروپ کا مشہور قاتل بلویر آپ کو قتل کرنے کے لئے پہنچا تو بلویر خود قتل ہو گیا۔ آپ مائیکل کے ساتھ براڈوے کلب میں پہنچے اور آپ نے انتہائی بے جگری کا مظاہرہ کرتے ہوئے وہاں سے سٹیفن کو بے ہوش کر کے اغوا کیا۔ اور پھر آپ اسے ایک ویران عمارت میں لے گئے۔ جہاں آپ نے سٹیفن پہ تشدد

کرنے کے بعد اُسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد آپ پام گرو ہوٹل کے اسسٹنٹ منیجر ٹام کے مکان پر پہنچے اور وہاں آپ نے اس کے کتے کو گولی مارنے کے بعد ٹام کو بھی قتل کر دیا۔ پولیس وہاں سے آپ کے پیچھے لگی۔ کیونکہ ٹام کے ایک ہمسائے نے پولیس کو فون کر دیا تھا۔ آپ نے پولیس کی دو کاریں تباہ کیں ایک موٹر سائیکل کو اڑا دیا۔ اور پھر آپ راکی ہیلی کاپٹر سروس پر پہنچے ایک دین کو اٹھایا۔ چار افراد کو قتل کیا۔ اور ہیلی کاپٹر لے اڑے۔ اور آپ اس ہیلی کاپٹر سے یہاں پہنچے اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے کہ آپ کا مقصد کوئی کار حاصل کرنا تھا۔ اور اگر مائیکل مجھے نہ جانتا ہوتا تو یقیناً آپ میری کار اڑانے کے لئے کارروائی کرتے۔ کیا میرے آدمی کی رپورٹ اور میرا تجزیہ درست ہے "۔ یارکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کی آنکھوں میں شدید حیرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"یہ ساری رپورٹ آپ کے آدمی نے اتنی جلدی کیسے حاصل کی "۔۔۔۔ تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور مائیکل بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرے آدمی نے جب ہیلی کاپٹر چھوڑا تو فطری طور پر اُسے یہ تجسس ہوا کہ آپ لوگ کون ہیں اور کس طرح آپ نے ہیلی کاپٹر اڑایا ہے۔ کیونکہ اس علاقے میں اس قسم کی واردات پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ یہ ایکریمیا کی سب سے پس ماندہ ریاست ہے۔ اس لئے یہاں بڑے بڑے جرائم بھی نہیں ہوتے۔ پھر یہاں کا پولیس چیف بھی بے حد مستعد ہے۔ اور اس لئے میرے آدمی نے صرف پولیس ہیڈ کوارٹر میں اپنے ایک دوست کو فون کیا۔ اور اُسے یہ تمام رپورٹ مل گئی۔ پولیس کے تمام شعبے

فوری طور پر حرکت میں آ گئے تھے۔ اس لئے چند منٹوں میں انہوں نے آپ کے متعلق تمام رپورٹیں ہیڈ کوارٹر کو بھجوا دی تھیں "۔۔۔۔ یارکی نے جواب دیا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"آپ کے آدمی کی رپورٹ اور آپ کا تجزیہ دونوں درست ہیں۔ اور اگر مائیکل آپ کو نہ جانتا ہوتا تو اب تک ہم آپ کی کار میں سفر بھی کر رہے ہوتے "۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔ اور یارکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ کا اعتماد اور دلیری واقعی میرے لئے حیرت انگیز ہے۔ بہرحال کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ دراصل ہیں کون "۔۔۔۔ یارکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے۔ اور کیا بتاؤں "۔۔۔۔ تنویر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ایک بار پھر میں اپنا تجزیہ بتاؤں "۔۔۔۔ یارکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر اور مائیکل دونوں چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔

"آپ کا نام سکاٹ بلوٹن فرضی نام ہے۔ آپ کا تعلق بگ گھوسٹ سے نہیں ہے۔ بلکہ آپ ایکریمیا کے شہری بھی نہیں ہیں۔ بلکہ جہاں تک میرا آئیڈیا ہے۔ آپ ایشیائی آدمی ہیں اور میک اپ میں ہیں۔ بتائیے کیا میرا تجزیہ غلط ہے "۔۔۔۔ یارکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر حیرت سے اس لڑکی کو دیکھنے لگا۔

"کمال ہے۔ اگر ایک بار آپ کا تجزیہ درست ہو گیا تو اب آپ نے خواہ مخواہ شرلاک ہومز بننے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اور مس یارکی

ڈیوک۔ آپ کی میزبانی کے لئے میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ لیکن ہم
پاس باتیں کرنے کا بھی وقت نہیں ہے۔ ہم نے فوری طور پر پانام
پہنچنا ہے۔ اس لئے اب اجازت دیجئے۔ آپ چونکہ مائیکل کی دو
ہیں اس لئے اب آپ کی کار اڑانے کا تو پروگرام ختم ہو گیا۔ لیکن
یقین ہے کہ سڑک پر سے ہم آسانی سے کوئی کار حاصل کر سکتے ہیں
تنویر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ سکاٹ بلوٹن۔ بے تکلفی کے لئے معافی چاہتی ہوں۔ دو
میں بہت بے تکلف قسم کی لڑکی ہوں۔ اس لئے تکلف والا لہجہ ا
الفاظ مجھے الجھن میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ تم نے جس دلیرانہ انداز میں
کیا ہے۔ وہ مجھے ذاتی طور پر بے حد پسند آیا ہے۔ اس لئے
سے تم میرے دوست ہو۔ میں تمہیں خود پانامہ پہنچا دوں گی۔ تم
کرو۔ باقی رہی سڑک سے کار اڑانے والی بات۔ تو تم یہاں کی پولیس
نہیں جانتے اب تک پورے ایکریمیا میں تمہارا حلیہ۔ قدوقامت
اس قسم کی دوسری معلومات پولیس تک پہنچ چکی ہوں گی۔ تم نے دس
استعمال نہیں کئے۔ اس لئے تمہاری انگلیوں کے نشانات بھی
نے مشتہر کر دیئے ہیں۔ اس لئے اگر تم نے واقعی کار اڑا کر آ
بڑھنے کی کوشش کی تو تم بہت جلد گھیر لئے جاؤ گے اور چونکہ
بہت سے پولیس والوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس لئے اب پولیس
انتہائی خطرناک مجرم قرار دے چکی ہے۔ چنانچہ وہ تمہیں پہچانتے
تم پر فائر کھول دیں گے" ——— یارکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"موت۔ زندگی خدا کے ہاتھ میں ہے مس یارکی ڈیوک۔ او

اگر مجھ سے ٹکرائی تو اُسے اپنی لاشیں گننی بھی مشکل ہو جائیں گی۔ بہر حال
اجازت" ——— تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو۔ میرے پاس انتہائی جدید میک اپ باکس ہے تم دونوں
میک اپ کر لو۔ اور یہاں میرے ساتھیوں کے لباس بھی موجود ہیں اس
لئے تم اطمینان سے لباس بھی بدل سکتے ہو۔ پھر میں تمہیں خود پانامہ پہنچا
دیتی ہوں۔ مائیکل واقعی میرا دوست ہے اور تم مائیکل کے باس اس لئے
اب تمہاری مدد مجھ پر فرض ہو چکی ہے" ——— یارکی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اوہ شکریہ مس یارکی" ——— تنویر نے پہلی بار مسکراتے ہوئے
کہا۔

اور یارکی انہیں ایک اور کمرے میں لے گئی۔ پھر اس نے ایک
الماری سے جدید قسم کا میک اپ باکس نکال کر انہیں دیا اور دو بڑی
سی وارڈ روب الماریاں بھی کھول دیں جن میں واقعی ہر سائز کے لباس
موجود تھے۔

"میں کار تیار کرتی ہوں آپ تیار ہو کر آ جائیں" ——— یارکی نے کہا۔
اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔ تنویر نے بجائے لمبا
چوڑا میک اپ کرنے کے ماسک میک اپ پسند کیا۔ کیونکہ اس
میک اپ میں اسے مہارت بھی تھی اور کام بھی جلدی ہو جاتا تھا چنانچہ
تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں میک اپ کر کے اور لباس بدل کر
واپسی کے لئے تیار ہوئے تو وہ دونوں واقعی حیرت انگیز طور پر تبدیل
ہو چکے تھے۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تمہارے کمالات تو واقعی مجھے حیرت زدہ کرتے جا رہے ہیں۔ آؤ"۔۔۔۔ یارکی نے انہیں دیکھتے ہوئے تعریفی لہجے میں کہا۔ اور پھر کار کے سٹیرنگ پر بیٹھ گئی۔ مائیکل بریف کیس لے کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ مشین گن اس نے پچھلی سیٹ کے نیچے کھسکا دی تنویر یارکی کے ساتھ آگے والی سیٹ پر سوار ہو گیا اور یارکی نے کار آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد ان کی کار سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

"مائیکل۔ مشین گن مجھے دو۔ ہو سکتا ہے راستے میں اچانک ضرورت پڑ جائے"۔۔۔۔ تنویر نے مڑ کر مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور مائیکل نے سیٹ کے نیچے سے مشین گن نکال کر تنویر کو دے دی جسے اس نے کوٹ کے اندر بغل میں اس طرح ایڈجسٹ کر لیا۔ کہ فوری طور پر وہ اُسے نکال سکے۔

"میرے ساتھ ہوتے ہوئے تمہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی اور سنو تم میرے دوست ہو۔ تمہارا نام جیری ہے اور مائیکل کا نام ٹام"۔۔۔۔ یارکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ کہ تقریباً بیس کلو میٹر کے بعد جب کار ایک موڑ سے گھومی تو یارکی کو یک لخت بریکیں لگانی پڑیں۔ کیونکہ سامنے پولیس نے روڈ بلاک کر رکھی تھی۔ اور وہ جانے والی تمام کاروں کو باقاعدگی سے چیک کر رہے تھے۔ پولیس کے چار مسلح سپاہی اور دو آفیسر وہاں موجود تھے۔

"فکر نہ کرو۔ یہ سب مجھے اچھی طرح جانتے ہیں"۔۔۔۔ یارکی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی کار کے سامنے چار کاریں تھیں۔ تقریباً دس منٹ بعد آگے والی کاریں کلیئر ہو کر آگے بڑھ گئیں تو پولیس کے دو افسران ان کی طرف متوجہ ہوئے۔

"پیٹر۔۔۔۔ کیا بات ہے۔ آج یہ کیسی چیکنگ ہو رہی ہے"۔۔۔۔ یارکی نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ مس یارکی ڈیوک۔ آپ"۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ میرے دوست ہیں جیری اور ٹام۔ ہم پانامہ جا رہے ہیں"۔ یارکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری مس یارکی۔ آرڈرز بے حد سخت ہیں۔ آپ کے دوستوں کی چیکنگ ہو گی"۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے کہا اور اس نے تنویر اور مائیکل کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔

"پیٹر۔۔۔۔ کیا تم میری توہین کرنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ یارکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں مجبور ہوں۔ آپ کے دوستوں کا قد و قامت مجرموں سے ملتا ہے۔ اس لئے ان کی انگلیوں کے نشانات بھی چیک ہوں گے۔ آپ پلیز ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ آجائیے مسٹر باہر۔ ہم صرف چند منٹ لیں گے"۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے کہا۔

"مس یارکی۔۔۔۔ آپ ذرا ایکشن کے لئے تیار رہیں"۔۔۔۔ تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنی نیچے اترنے کی تکلیف کی وجہ سے بڑبڑا رہا ہو۔ اور یارکی نے سر ہلا دیا۔

"جلدی آؤ نیچے۔ دیر مت کرو۔ ورنہ" ——— پولیس آفیسر نے
اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور تنویر نے کار کا دروازہ کھولا اور
باہر نکل آیا۔ مائیکل نے کار کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ
"میں چیک ہو کر واپس آؤں گا تو تم چلے جانا" ——— تنویر نے
مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔
"نہیں ——— تم دونوں ہی آؤ" ——— پولیس آفیسر نے کہا۔
"تم فکر نہ کرو آفیسر۔ تم اپنی پوری تسلی کر لینا" ——— تنویر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ابھی تک کار کے کھلے دروازے میں کھڑا
تھا۔ دو مسلح سپاہی اور ایک آفیسر کار کی دوسری طرف تھے۔ جب
دو سپاہی اور ایک آفیسر اس طرف تھے جس طرف تنویر کار سے اتر
کر کھڑا تھا۔ کہ اچانک تنویر نے بغل سے مشین گن نکالی اور دوسرے
لمحے تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے پیچھے کھڑے ہوئے
چار مشین گن بردار اور ایک آفیسر ڈھیر ہو گئے۔ اور پلک جھپکنے میں
تنویر نے دوسری طرف موجود پولیس آفیسر ان کا بھی صفایا کر دیا۔
اچھل کر کار میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ یارکی نے بجلی کی سی تیزی سے کار
آگے بڑھائی۔ اور لکڑی کی رکاوٹ کو توڑتی ہوئی آگے بڑھتی گئی
اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔
"اب ہم کار کے ذریعے آگے نہیں بڑھ سکتے" ——— یارکی نے
کہا۔
"تو اور کون سا ذریعہ ہو سکتا ہے" ——— تنویر نے بڑے مطمئن
میں کہا۔

"اور بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے" ——— یارکی نے بڑبڑاتے ہوئے
کہا وہ سخت الجھن میں مبتلا نظر آ رہی تھی۔
"تو پھر ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کار واپس موڑو" ——— تنویر
نے کہا۔
"کیا ——— کیا مطلب ——— کیا تم پاگل ہو گئے ہو" ——— یارکی
نے بری طرح چونک کر کہا۔
"ابھی پاگل نہیں ہوا۔ جلدی کرو۔ کار واپس موڑو" ——— تنویر
نے سخت لہجے میں کہا۔ اور یارکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کار کو
سائیڈ پر اتار دیا۔ اور پھر اسے گھماتے ہوئے اسی رفتار سے واپس
جانے لگی۔
"باس۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں" ——— مائیکل نے انتہائی
پریشان ہوتے ہوئے کہا۔
"ڈونٹ وری" ——— تنویر نے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور پھر چند
لمحوں بعد وہ اس جگہ کے قریب پہنچ گئے۔ جہاں اس نے پولیس
کے سپاہیوں کا تقریباً قتل عام کیا تھا۔ تنویر نے مشین گن کی نال
کھڑکی سے باہر نکالی اور ہوائی فائرنگ شروع کر دی۔
"گگ ——— گگ ——— کیا کر رہے ہو۔ کیا واقعی تم پاگل ہو گئے
ہو" ——— یارکی چیخ پڑی۔ لیکن اس نے دور سے لوگوں کی چیخ و
پکار سنی اور پھر اس نے کئی کاروں کو تیزی سے واپس جاتے ہوئے
دیکھا۔ اور جب چند لمحوں بعد وہ وہاں پہنچے جہاں پولیس کاریں بھی
موجود تھیں اور آفیسر اور سپاہی بھی مرے پڑے تھے۔ تو تنویر نے

کار کو روکنے کا اشارہ کیا۔

اور پھر دوڑتا ہوا وہ ایک پولیس کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک آفیسر جس کی کھوپڑی اڑ گئی تھی کو اٹھایا۔ اور جلدی سے اُسے پولیس کار کے اندر ڈال دیا۔

" مائیکل، کسی ایسے سپاہی کو لے آؤ۔ جس کی وردی پر خون کا داغ ہو۔ جلدی کرو" ——— تنویر نے پولیس آفیسر کو اٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور مائیکل نے جلدی سے ایک مردہ سپاہی کو اٹھایا اور کار کی طرف دوڑ پڑا۔

" پیچھے اسے پھینک کر چڑھ بیٹھو۔ جلدی کرو" ——— تنویر نے کہا اور دوبارہ بھاگتا ہوا یار کی کی کار کی طرف گیا جو ابھی تک سٹیرنگ پر بیٹھی حیرت سے یہ عجیب و غریب تماشہ دیکھ رہی تھی۔

" شکریہ مس یار کی۔ اب آپ جا سکتی ہیں۔ ورنہ ہمارے ساتھ آپ بھی پھنس جاتیں" ——— تنویر نے کار کی پچھلی سیٹ سے بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر پولیس کار کی طرف بھاگ پڑا۔ اس نے بریف کیس اگلی سائیڈ سیٹ کے نیچے پھینکا اور گھوم کر جلدی سے دوسری طرف سٹیرنگ پر بیٹھ گیا۔ اگنیشن میں چابی موجود تھی۔ شاید فوری تعاقب کے لئے تیار رہنے کے لئے ایسا کیا گیا تھا۔ تنویر نے انجن سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے پولیس کار بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھی اور اس طرف کو بڑھتی گئی جدھر سے وہ چلتے ہوئے واپس آئے تھے۔

" ان کی وردیاں بھی اتارو اور ان کی جیبوں سے شناختی کارڈ وغیرہ

بھی نکال لو۔ جلدی کرو" ——— تنویر نے کار دوڑاتے ہوئے کہا اس نے بیک مرر میں اپنے پیچھے یار کی کی کار کو آتے دیکھا تو اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

" تم آخر کرنا کیا چاہتے ہو۔ مجھے تو بتاؤ" ——— یار کی نے کار کو اس کے برابر لاتے ہوئے چیخ کر پوچھا۔

" مس یار کی۔ بہتر یہی ہے کہ تم واپس چلی جاؤ" ——— تنویر نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں ——— میں واپس نہیں جاؤں گی۔ تم مجھے بتاؤ۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو" ——— یار کی نے چیختے ہوئے پوچھا۔

" کچھ نہیں۔ میں ان پولیس والوں کی وردیاں پہن لوں گا۔ ان کے کاغذات ہمارے پاس ہوں گے۔ اور میں نے تمہارے میک اپ باکس سے کافی سارے ماسک لے لئے تھے۔ اس لئے ان جیسا میک اپ بھی ہو جائے گا۔ اور پھر ہم مجرموں کا تعاقب کرتے ہوئے بانامہ پہنچ جائیں گے" ——— تنویر نے اونچی آواز میں جواب دیا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ اچھا منصوبہ ہے" ——— یار کی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ میں نے یونیفارمز اتار لی ہیں" ——— اسی لمحے عقبی سیٹ سے مائیکل نے جواب دیا۔

" او۔ کے" ——— تنویر نے کہا۔ اور پھر اس نے کار کو سڑک سے سائیڈ پر اتارا اور تیزی سے درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف لے گیا۔ جھنڈ کے اندر پہنچ کر اس نے کار روک دی۔ دوسرے

لمحے یارکی کی کار بھی اندر آگئی ۔
تنویر نے پولیس آفیسر کی یونیفارم اپنے کپڑوں کے اوپر ہی پہن
لی ۔ صرف کوٹ اس نے اتار دیا تھا ۔ اور پھر مائیکل نے بھی اس
کی پیروی کی ۔
"تم ذرا باہر کا خیال رکھنا یارکی" ـــــ تنویر نے یارکی سے کہا
جو اب کار سے باہر نکل کر حیرت بھرے انداز میں انہیں لباس
تبدیل کرتے دیکھ رہی تھی ۔ اور یارکی سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی ۔ تنویر
نے اپنے کوٹ کی جیب سے ماسک نکالے ۔ پہلے والا ماسک ا
دیا اور دوسرا ماسک منتخب کر کے اس نے چند ہی لمحوں میں چہرے
کو تقریباً اس پولیس آفیسر جیسا بنا لیا ۔ مائیکل بھی اپنا کوٹ اتار کر سپاہی
کی یونیفارم پہن چکا تھا ۔ تنویر نے اس کے چہرے پر موجود ماسک
بھی تھپ تھپا کر ایڈجسٹ کیا ۔
"اب ان دونوں لاشوں کو نیچے اتار کر یہیں پھینک دو ۔ جلدی کرو
تنویر نے کہا ۔ اور بھاگ کر دوبارہ سٹیرنگ پر بیٹھ گیا ۔ مائیکل نے اس
کے حکم کی تعمیل کی ۔ اور پھر تنویر کے اشارے پر وہ ساتھ والی سیٹ
آ کر بیٹھ گیا ۔
"اب تم میرے اور اپنے کاغذات چیک کر دو تاکہ تفصیلات
علم ہو سکے ۔ کسی بھی وقت ہیڈ کوارٹر سے کال آ سکتی ہے" ـــــ
تنویر نے مائیکل سے کہا ۔ اور مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے کاغذات
چیک کرنے شروع کر دیئے ۔ تنویر نے کار جھنڈ سے باہر نکالی
سڑک کی طرف بڑھنے لگا ۔ یارکی ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی

اس نے پولیس کار باہر نکلتے دیکھی تو دوڑ کر اندر گئی اور جب تنویر کی کار
سڑک پر پہنچ کر آگے بڑھ گئی تو یارکی کی کار جھنڈ سے برآمد ہوئی ۔
مائیکل نے اس دوران تمام شناخت اور نمبر تنویر کو بتا دیئے تھے ۔
تنویر اب اطمینان سے پولیس کار دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا ۔ کہ
اچانک ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی ۔ اور تنویر نے
مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا ۔
"ہیلو ہیلو ـــــ نمبر الیون ۔ تم کہاں ہو ۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ اوور"
ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔
"میں زیرو روڈ پر جا رہا ہوں ۔ میں مجرموں کی کار کا تعاقب کر رہا ہوں ۔
انہوں نے تین سپاہی اور ایک آفیسر کو قتل کر دیا ہے ۔ وہ بے حد
چالاک اور خطرناک مجرم ہیں اوور" ـــــ تنویر نے پیٹر کے لہجے
میں بات کرتے ہوئے کہا ۔
"اپنی شناخت کراؤ اوور" ـــــ دوسری طرف سے حیرت
بھری آواز سنائی دی ۔
"نام پیٹر ۔ نمبر تھرٹی سکس تھرٹی ون ۔ شعبہ ڈبلیو ایس ۔ سپیشل کوڈ
نمبر ون الیون ون اوور" ـــــ تنویر نے بڑے اطمینان سے مائیکل
کی بتائی ہوئی تفصیلات دوہرا دیں ۔
"تمہارے ساتھ کون ہے اوور" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا
گیا ۔
"میرے ساتھ جم رابرٹ ہے اوور" ـــــ تنویر نے جواب دیا ۔
"ہیلو پیٹر ۔ میں پولیس چیف بول رہا ہوں ۔ ہمیں رپورٹ ملی ہے

که مجرموں نے دونوں آفیسرز اور سپاہیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ تم دونوں کیسے بچ گئے اوور" ——— ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔

"میں اور جم رابرٹ زخمی ضرور ہوئے ہیں لیکن لستنے نہیں۔ اور اب تعاقب میں مصروف ہیں۔ لیکن مجرموں کی کار بے پناہ رفتار سے آگے نکل گئی ہے۔ بہرحال ہم انہیں پکڑ لیں گے اوور" ——— تنویر نے جواب دیا۔

"مجرموں کی کار اور ان کی تفصیل بتاؤ اوور" ——— پولیس چیف نے پوچھا۔

"ان کی کار پلے ماؤتھ ہے۔ نسواری رنگ کی۔ جسے ایک سرخ بالوں والی دبلی پتلی اور لمبے قد کی عورت چلا رہی ہے۔ کار پر نمبر پلیٹ ہانولو اسٹیٹ کی ہے۔ نمبر تھرٹی سکس ون زیرو ون ہے۔ دو آدمی جن میں سے ایک بھاری جسم کا اور ایک قدرے دبلا پتلا اس میں سوار ہیں" ——— تنویر نے اپنی طرف سے بتانا شروع کر دیا اور پھر اس نے فرضی حلیے بتا دیئے۔

"اوکے ——— تم کوشش جاری رکھو۔ اور سنو۔ جیسے ہی یہ نظر آئیں ان کے قریب مت جاؤ بلکہ فوراً رپورٹ دو۔ میں پانامہ اسٹیٹ کو بھی الرٹ کر دیتا ہوں اوور" ——— پولیس چیف نے کہا، اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کمال ہے باس۔ آپ کی آواز اور لہجہ بالکل چیف جیسا تھا" ———

مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس لئے تو پولیس چیف چکر کھا گیا ہے۔ اب ہم کم از کم پانامہ کی حدود میں آسانی سے داخل ہو جائیں گے۔ اس چیف نے ہی مجھ سے باتیں کی تھیں۔ اس لئے لہجے والی بات بن گئی" ——— تنویر نے کہا۔

پھر انہیں اپنے سروں پر پولیس کے ہیلی کاپٹروں کی آوازیں سنائی دیں۔ لیکن وہ اطمینان سے کار آگے بڑھائے جا رہے تھے۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ پانامہ سٹیٹ کی حدود پر پہنچ گئے۔ وہاں پانامہ پولیس باقاعدہ چیکنگ کر رہی تھی۔ تنویر نے کار روک دی اور اچھل کر باہر آ گیا۔

"آفیسر۔ مجرموں کی کار نہیں آئی" ——— تنویر نے ایک آفیسر کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"نہیں آفیسر۔ ہمیں جیسے ہی اطلاع ملی ہم نے ناکہ بندی کر لی تھی" ——— اس آفیسر نے جواب دیا۔

اور تنویر نے اطمینان کا سانس لیا۔ اسے دراصل خطرہ تھا کہ کہیں یہ پانامہ پولیس کا آفیسر چیف کو ذاتی طور پر نہ جانتا ہو۔ لیکن اس کے جواب نے اسے مطمئن کر دیا تھا۔

"اوہ۔ پھر یا تو وہ راستے میں ہی کہیں مڑ گئے یا پھر اطلاع سے پہلے نکل گئے۔ بڑے خطرناک مجرم ہیں" ——— تنویر نے کہا۔

"ہاں ——— لیکن اگر وہ پانامہ میں داخل ہوئے تو لازماً پکڑے جائیں گے۔ ہم نے پوری سٹیٹ کی پولیس کو چوکنا کر دیا ہے۔ آپ پلیز ہیڈ کوارٹر جا کر ان کے تفصیلی حلیے وغیرہ بتا دیں۔ بلکہ اگر کر سکیں تو

البم بھی دیکھ لیں۔ شاید ہماری البم میں ان کے فوٹو موجود ہوں"
پاناما پولیس آفیسر نے کہا

"او۔کے ـــــ یہ تو میرا فرض ہے۔ انہوں نے ہالوویں خون کی ہولی کھیلی ہے" ـــــ تنویر نے کہا اور واپس کار کی طرف مڑ گیا۔

یارکی اس دوران چیکنگ راڈ کراس کر کے آگے چلی گئی تھی۔ اُسے کسی نے نہ روکا تھا۔ اور تنویر نے کار میں بیٹھ کر کار آگے بڑھا دی۔

"کیا ہوا باس۔ میں تو ڈر رہا تھا" ـــــ مائیکل نے چیکنگ پوائنٹ کراس ہوتے ہی کہا۔

"میرے ساتھ رہتے ہوئے تم یہ ڈر خوف اپنے دل سے نکال دو" ـــــ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور مائیکل نے سر ہلا دیا۔

"اب ہم پاناما میں تو داخل ہو چکے ہیں۔ اب کیا کرنا ہے اور کہاں جانا ہے" ـــــ تنویر نے کچھ اور آگے بڑھنے کے بعد کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مائیکل کوئی جواب دیتا۔ اچانک اس نے یارکی کو تیز رفتاری سے واپس آتے دیکھا۔ تو وہ نہ صرف چونک پڑا بلکہ اس کے اعصاب بھی تن گئے۔ یارکی نے دور سے ہی لائٹ دے کر اُسے رکنے کے لئے کہا۔ اور تنویر نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"میرے پیچھے آجاؤ سکاٹ۔ اب ہم محفوظ جگہ پہنچ جائیں گے مجھے خطرہ ہے کہ جھنڈ سے لاشیں نہ دستیاب ہو جائیں" ـــــ

نے ہارن دیتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار واپس موڑ دی۔

تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھائی اور پھر دور آگے جانے کے بعد یارکی کی کار سائیڈ روڈ پر مڑ گئی۔ تنویر پولیس کار اس کے پیچھے لے گیا۔ دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں جلد ہی ایک زرعی فارم کے گیٹ پر پہنچ گئیں۔ یارکی نے کار روک کر مخصوص انداز میں ہارن دیئے۔ تو پھاٹک کھل گیا اور یارکی تیزی سے کار آگے بڑھا کر لے گئی۔ پھاٹک کھولنے والا ایک لمبا تڑنگا نوجوان تھا۔ جو حیرت سے یارکی کے پیچھے آتی ہوئی پولیس کار کو دیکھ رہا تھا۔ عمارت کے سامنے یارکی نے کار روکی اور اچھل کر نیچے اتری۔ برآمدے میں چار مسلح افراد کھڑے تھے جو تیزی سے آگے بڑھ آئے تھے۔ ان چاروں کے چہروں پر بھی شدید حیرت تھی۔ شاید یہ ان کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ پولیس کار اور پولیس آفیسروں کو وہ اپنے کسی اڈے میں دیکھ رہے تھے۔

"جلدی کرو۔ یہ یونیفارم اتار کر کار کے اندر پھینک دو" ـــــ یارکی نے تنویر اور مائیکل سے کہا۔ اور پھر وہ اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو گئی۔

"جاگر اور ٹم ـــــ تم دونوں پولیس کار کو پیچھے لے جاؤ۔ اور جا کر جھیل میں ڈبو دو" ـــــ یارکی کا لہجہ اپنے آدمیوں کے ساتھ انتہائی تحکمانہ تھا۔

"یس مادام" ـــــ برآمدے میں سے آنے والے چار میں سے دو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ تنویر نے یونیفارم اتار کر پولیس کار میں پھینک دی اور ساتھ ہی اس نے بریف کیس بھی اندر سے

نکال لیا۔ اور ساتھ ہی ایک کونے میں رکھا ہوا اپنا کوٹ بھی۔ اس نے کوٹ دوبارہ پہن لیا۔ مائیکل بھی یونیفارم سے چھٹکارا حاصل کر کے دوبارہ اپنا کوٹ پہن چکا تھا۔

"جاؤ ـــــ جلدی جاؤ۔ اور سنو۔ اگر کوئی ٹرانسمیٹر کال آئے تو ہرگز جواب نہ دینا" ـــــ یارکی نے اپنے آدمیوں سے کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے پولیس کار میں بیٹھے اور کار گھوم کر تیزی سے پھاٹک سے باہر نکل گئی۔

ٹیلی۔ فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے فرنیک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ ریڈ روز کا ناراک میں چیف تھا۔ لیکن بظاہر اس نے ایک تجارتی کمپنی کھولی ہوئی تھی۔ جس کا وہ ڈائریکٹر تھا اور اس وقت بھی وہ اپنے دفتر میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"یس" ـــــ فرنیک نے رسیور اٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ آپ کی زیرو سپیشل کال آئی ہے" ـــــ دوسری طرف سے اس کی لیڈی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا۔ ملواؤ" ـــــ فرنیک نے چونک کر کہا۔ اور اس کے چہرے کے اعصاب خود بخود کھچ گئے۔ زیرو سپیشل کال کا مطلب تھا۔ کہ تجارتی کالوں سے ہٹ کر گروپ کال اور آج کل اس کے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مشن تھا۔ اور اس کے آدمی بڑی سرگرمی

سے رابرٹ برمن کی مکمل نگرانی میں مصروف تھے۔ اس لئے زیرو سپیشل کال کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق ہی کوئی نہ کوئی اطلاع آئی ہوگی۔

"ہیلو — کلارنٹ سپیکنگ" — چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس۔ کلارنٹ — کیا رپورٹ ہے" — فرنیک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ ہمارے شکار آ گئے ہیں۔ وہ گرین ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ رابرٹ برمن کو ٹیلی فون کال آئی۔ کوئی پرنس بول رہا تھا۔ پھر رابرٹ برمن خود وہاں گیا۔ لیکن وہاں وہ صرف ایک آدمی سے ملا ہے۔ جب کہ رپورٹ یہ ہے کہ ان کے ساتھ ایک عورت اور دو مرد اور بھی ہیں۔ لیکن ان کے کمروں کا پتہ نہیں چل سکا۔ ویسے رابرٹ برمن اس آدمی سے ملنے کے بعد سیدھا طیارے کرایہ دینے والی کمپنی کے دفتر گیا۔ اور اس نے جزیرہ ٹانو کے لئے ایک چھوٹا طیارہ بک کرایا ہے۔ یہ طیارہ دو گھنٹوں بعد پرواز کرے گا" — کلارنٹ نے جواب دیا۔

"اوہ — پرنس یقیناً وہ خطرناک آدمی عمران ہوگا۔ لیکن اس کے ساتھیوں کے کمرے کیوں ٹریس نہیں ہو سکے۔ وہ اکٹھے ہی بک ہوں گے" — فرنیک نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"نو باس — پرنس آف ڈھمپ کے نام سے اکیلا کمرہ بک ہوا ہے۔ بکنگ ایک روز پہلے کرائی گئی ہے۔ شاید علیحدہ علیحدہ

وقت پر بکنگ ہوئی ہے۔ کیونکہ پرنس کے بعد آنے والے کمرے ایک بار دوبارہ بک ہو چکے ہیں" — کلارنٹ نے جواب دیا۔

"بہرحال وہ لوگ یقیناً طیارے تک تو اکٹھے ہی جائیں گے۔ اور یقیناً رابرٹ برمن انہیں ہوٹل سے ساتھ لے کر ہی جائے گا" — فرنیک نے کہا۔

"یس باس — یقیناً ایسا ہی ہوگا" — کلارنٹ نے جواب دیا۔

"کون سی کمپنی کا طیارہ بک کرایا ہے رابرٹ برمن نے" — فرنیک نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاک آئی کمپنی" — کلارنٹ نے جواب دیا۔

"اوہ — پھر تو ہمیں راستے میں ان پر وار کرنے کا اچھا موقع مل جائے گا۔ تم ایسا کرو۔ گرین ہوٹل کے باہر ہی رک جاؤ۔ میں باقی لوگوں کے ساتھ سٹیٹ بلڈنگ سے آگے موجود رہوں گا۔ جیسے ہی رابرٹ برمن ان لوگوں کو لے کر گرین ہوٹل سے نکلے تم ٹرانسمیٹر پر مجھے ان کے چلنے کی اطلاع کے ساتھ ساتھ کار کی تفصیلات بتا دینا اور پھر ان کے پیچھے آ جانا لیکن بہت محتاط رہتے ہوئے۔ باقی میں آگے انہیں خود ہی سنبھال لوں گا" — فرنیک نے کہا۔

"یس باس" — دوسری طرف سے کلارنٹ نے جواب دیا۔ اور فرنیک نے رسیور رکھ دیا۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ دفتر سے باہر آ کر وہ اپنی کار میں بیٹھا اور انتہائی تیز رفتاری سے اُسے دوڑاتا ہوا اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں

یہ کاری ضرب لگانے کے لئے مکمل اور فول پروف انتظامات کر
ہیڈ کوارٹر میں اس نے تقریباً ایک گھنٹہ انتظامات میں گزارا اور پھر
ایک گھنٹے بعد ہیڈ کوارٹر سے جب وہ کار لے کر باہر نکلا تو اس
کار کے پیچھے چار آدمیوں سے بھری ہوئی ایک اور کار تھی۔ دونوں
کاروں کی ڈگیوں میں بڑے بڑے تھیلے موجود تھے۔ اس نے اس
بار ایسا پلان بنایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بچ نکلنے کا
ایک فیصد بھی چانس باقی نہ رہے۔

فرنیک مختلف سڑکوں سے کار دوڑاتا ہوا جلد ہی سٹیٹ بلڈنگ
کے قریب پہنچ گیا۔ سٹیٹ بلڈنگ سے آگے ہاک آئی کمپنی کا دا
اور پرائیویٹ ایئرپورٹ کے درمیان ایک ہلکا سا پہاڑی سلسلہ آتا
تھا۔ اور فرنیک نے اس پہاڑی سلسلے میں عمران اور اس کے سا
پر وار کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ دونوں کاریں دوڑتی ہوئیں جب پہاڑ
سلسلے میں داخل ہوئیں تو فرنیک کچھ دور آگے بڑھنے کے بعد ایک
سائیڈ روڈ پر مڑ گیا۔ یہ پختہ سڑک نہ تھی بلکہ ہموار سڑک تھی۔ یہ سڑک
گھومتی ہوئی ایک پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئی۔ یہاں پہنچ کر فرنیک نے
کار روک دی۔ اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے آنے والی کار بھی
رک گئی۔

"سامان نکالو۔ جلدی کرو" ـــــ فرنیک نے کہا۔ اور پچھلی کار
سے نکلنے والے افراد میں سے ایک اس کی کار کی طرف بڑھ گیا
دونوں کاروں سے بڑے بڑے تھیلے نکال لئے گئے۔ وہاں سے
نیچے جاتی ہوئی سڑک صاف نظر آ رہی تھی۔ تھیلوں کی زپیں کھول کر ان

میں موجود ایک وائرلیس ڈائنامنٹ چارجنگ مشین اور جدید ترین وائرلیس
ڈائنامنٹ چارجز نکال لئے گئے۔ ان چارجز کی تعداد آٹھ تھی۔

"دس دس میٹر کے فاصلے پر دونوں اطراف میں چارجز پتھروں کے
پیچھے لگا دو۔ اور پھر تم چاروں نے مخالف پہاڑی پر چھپ کر بیٹھنا
ہے۔ اگر کوئی اس کے باوجود زندہ بچ جائے تو تم نے اس پر
فائر کھول دینا ہے۔ لیکن خیال رکھنا جب تک چارجز ڈسچارج نہ
ہوں تم نے کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ بہرحال ایک آدمی کو بھی زندہ
بچ کر نہیں جانا چاہئے" ـــــ فرنیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ ان چاروں نے کہا۔ اور پھر انہوں نے
چارجز کاندھوں پر اٹھائے اور تیزی سے پہاڑی سے نیچے اترنے
لگے۔ فرنیک پہاڑی کے کنارے پر لیٹ کر انہیں جاتے ہوئے
دیکھتا رہا۔ یہاں سے سڑک کافی گہرائی میں تھی۔ اور اس پر چلنے والی
کاریں قدرے چھوٹی نظر آ رہی تھیں لیکن ان کے ماڈل اور رنگ یہاں
سے بھی صاف پہچانے جاتے تھے۔ اس کے آدمی پچھلی طرف
سے نیچے گئے تھے۔ اور پھر کچھ دیر بعد ان میں سے دو نے بھاگ
کر سڑک کراس کی اور دوسری طرف پہاڑی چٹانوں میں غائب ہو
گئے۔ فرنیک پہاڑی چٹان پر سینے کے بل لیٹا ہوا نیچے دیکھتا رہا۔
پھر تھوڑی دیر بعد اس نے باقی دو آدمیوں کو بھی دوڑ کر سڑک کراس
کرتے ہوئے دیکھا۔ ان کے کاندھوں پر چارجز موجود نہ تھے۔
فرنیک کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اسے معلوم تھا کہ انہوں
نے چارجز صحیح جگہوں پر لگا دیئے ہوں گے۔ یہ چارجز اس قدر

طاقتور ڈائنامنٹ سٹکس سے بھرے ہوئے تھے کہ فرنیک کو یقین تھا
کہ بیک وقت دونوں اطراف سے ان کے ڈسچارج ہوتے ہی دس
میٹر کے فاصلے تک بھاری چٹانیں سیدھی سڑک پر گریں گی اور نتیجہ یہ
کہ درمیان میں اگر بکتر بند گاڑی بھی ہوتی تو اس کے پرزے اڑ
جانے تھے۔ فرنیک کو معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس
قدر خطرناک لوگ ہیں۔ اس لئے اس نے براہِ راست سامنے آ
کی بجائے ان پر چھپ کر ایسا وار کرنے کی پلاننگ بنائی تھی۔ کہ
جس سے ان کی موت ہر صورت میں یقینی ہو جاتی۔

کچھ دیر بعد اُسے سامنے والی پہاڑی کی ایک چٹان کے پیچھے
اپنا آدمی نظر آیا جو مخصوص انداز میں سر ہلا رہا تھا۔ اور فرنیک مطمئن
انداز میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر کار کے قریب موجود وائرلیس
ڈائنامنٹ چارجنگ مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کو دونوں
ہاتھوں سے اٹھایا اور اُسے لے کر وہ اس چٹان کے قریب پہنچ گیا
جہاں سے وہ آسانی سے بیٹھ کر ٹارگٹ کو دیکھ سکتا تھا۔ یہ جگہ اس
کاروں والی جگہ سے کچھ پہلے تھی۔ اس نے مشین کو ایک جگہ منتخب
کر کے ایڈجسٹ کیا اور پھر اس کو آٹھ چارجرز کو ڈی چارج کرنے
کے لئے تیار کرنے میں مصروف ہو گیا۔ ہر چارجر کی چارجنگ فریکوئنسی
علیحدہ علیحدہ تھی۔ اس نے تمام فریکوئنسیاں ایڈجسٹ کیں اور
پھر ایک ناب گھما کر اس نے ان آٹھوں کو لنک کر دیا۔ اب صرف
ایک ہینڈل کو نیچے کرنے سے وہ آٹھوں چارجر بیک وقت پھٹ
پڑتے۔ اور نیچے دس میٹر کے رقبے میں سڑک پر قیامت ٹوٹ

پڑتی۔ اُسے معلوم تھا کہ جب تک پولیس پہنچتی وہ کار لے کر آسانی
سے نکل سکتا تھا اور اس کے آدمی بھی بعد میں کار لے جا سکتے تھے۔
اور اگر پولیس کو اس کے گروپ پر کوئی شک بھی پڑ جاتا تو وہ آسانی سے
انہیں سنبھال سکتا تھا۔ کیونکہ پولیس کے اعلیٰ حکام سے اس کے
تعلقات بے حد گہرے تھے۔

مشین کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد اس نے گھڑی
دیکھی تو چونک پڑا۔ کیونکہ کلارنٹ کے بتائے ہوئے وقت کے مطابق
اب تک کلارنٹ کی طرف سے کال آ جانی چاہیے تھی۔

"اوہ۔ کہیں اس عمران نے اپنا ارادہ نہ بدل دیا ہو" ——
فرنیک نے جیب سے ایک جدید ساخت کا مگر چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالتے
ہوئے بے چین سے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

لیکن اُسی لمحے ٹرانسمیٹر کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور
اس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ فرنیک کے چہرے پر
مسرت کے آثار ابھر آئے۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن
آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو —— کلارنٹ کالنگ اوور" —— بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر
میں سے کلارنٹ کی آواز برآمد ہوئی۔

"یس —— فرنیک اٹنڈنگ یو اوور" —— فرنیک نے تیز
لہجے میں کہا۔

"باس۔ رابرٹ برمن ان لوگوں کو لے کر ہوٹل سے چل پڑا ہے
اوور" —— کلارنٹ نے جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ جلدی اوور" ——— فرنیک نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ رابرٹ برمن کار چلا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ جب کہ وہ پرنس اپنے دو ساتھیوں سمیت عقبی سیٹ پر بیٹھا ہے اوور" ——— کلارنٹ نے جواب دیا۔

"احمق۔ نانسنس۔ کار کی تفصیل بتاؤ اوور" ——— فرنیک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس ——— گہرے نیلے رنگ کی مرسیڈیز کار ہے۔ نئے ماڈل کی اوور" ——— کلارنٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ کیا نشانی ہوئی۔ نیلے رنگ کی مرسیڈیز کاریں تو کئی ہو سکتی ہیں اوور" ——— فرنیک نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"اور کیا نشانی بتاؤں باس اوور" ——— کلارنٹ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم کس رنگ کی کار میں ہو اوور" ——— فرنیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"میری کار ڈارک براؤن کلر پلے ماؤتھ ہے اوور" ——— کلارنٹ نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو۔ اس نیلی مرسیڈیز سے آگے نکل کر اس کے آگے آگے چلو۔ جب تم پہاڑیوں میں داخل ہونا تو رفتار کو تیز کر دینا۔ تمہارا فاصلہ اس نیلی کار سے کم از کم بارہ تیرہ میٹر ہونا چاہیے۔ تم سمجھ گئے ہو اچھی طرح اوور" ——— فرنیک نے چیخ کر کہا۔

"یس باس ——— سمجھ گیا ہوں اوور" ——— کلارنٹ نے جواب

دیا۔

"تفصیل سن لو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی ساتھ ہی زد میں آ جاؤ۔ میں نے پہاڑی کٹاؤ کے دوسرے موڑ سے آگے دوسرے کلومیٹر کے بعد سڑک کے دونوں اطراف میں چارجر لگائے ہوئے ہیں۔ یہ چارجر دس میٹر کے رقبے میں ہیں۔ اس موڑ کے بعد تمہارا اور نیلی کار کا درمیانی فاصلہ بارہ تیرہ یا اس سے بھی زیادہ ہونا چاہیے۔ تاکہ تمہاری کار پہلے نکل جائے۔ اور نیلی کار ٹارگٹ میں آ جائے پھر اسے پہاڑی چٹانیں پیس کر رکھ دیں گی۔ سمجھ گئے ہو اوور" ——— فرنیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس باس ——— اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں ایسا ہی ہو گا اوور" ——— کلارنٹ نے جواب دیا۔

"تم کتنی دیر میں پہاڑیوں پر پہنچ گے اوور" ——— فرنیک نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"باس۔ آدھا گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔ آپ کو معلوم ہے کہ گرین ہوٹل سے وہاں پہنچنے کے لئے یک طرفہ ٹریفک وے کی وجہ سے لمبا چکر کاٹنا پڑتا ہے اوور" ——— کلارنٹ نے جواب دیا۔

"تم کار میں اکیلے ہو اوور" ——— فرنیک نے پوچھا۔

"یس باس۔ اوور" ——— کلارنٹ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— جب تم پہاڑی کٹاؤ کے دوسرے موڑ کے قریب پہنچو تو مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کرنا۔ تاکہ میں مکمل طور پر مطمئن ہو جاؤں اوور" ——— فرنیک نے کہا۔

" یس باس اوور" ۔۔۔۔ کلارنٹ نے جواب دیا۔

" اوور اینڈ آل" ۔۔۔۔ فرنیک نے جواب دیا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اُسے مشین کے ساتھ رکھ دیا۔ اور ایک بار پھر گھڑی پر وقت دیکھنے کے بعد وہ مشین کو احتیاطاً دوبارہ چیک کرنے لگا تاکہ کہیں عین موقع پر یہ دھوکہ نہ دے جائے لیکن مشین ہر لحاظ سے کام کرنے کے لئے پوری طرح تیار تھی۔ فرنیک نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور پھر نیچے دیکھنے لگا۔ جہاں سے کاریں گزر رہی تھیں۔ لیکن ان کی تعداد بے حد کم تھی۔ کیونکہ یہ سڑک ہاک آئی کمپنی کے ایئرپورٹ تک جا کر ختم ہو جاتی تھی۔

پھر جب اس کے اندازے کے مطابق آدھا گھنٹہ گزر گیا تو اس نے چونک کر گھڑی دیکھی تو چالیس منٹ گزر چکے تھے۔

" اوہ ۔۔۔ چالیس منٹ گزر گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ انہیں اب تک پہنچ جانا چاہئے تھا" ۔۔۔۔ فرنیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔ فرنیک کالنگ کلارنٹ اوور" ۔۔۔۔ فرنیک نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس باس کلارنٹ اٹنڈنگ اوور" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کلارنٹ کی آواز نکلی۔

" کیا ہوا تمہیں۔ کہاں ہو تم اوور" ۔۔۔۔ فرنیک نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

" باس۔ اب ہم پہاڑیوں میں داخل ہونے والے ہیں۔ میں آپ کو کال کرنا ہی چاہتا تھا کہ آپ کی کال آ گئی اوور" ۔۔۔۔ کلارنٹ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ یہ تو بہت اچھا ہوا۔ تم اب سپیڈ بڑھا دو اوور اینڈ آل" ۔۔۔ فرنیک نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اُسے ایک طرف رکھا۔ اور پھر اس نے وہی ہاتھ مشین کے ہینڈل پر رکھا اور بے چین نظروں سے اس طرف دیکھنے لگا جدھر سے کاروں نے موڑ کاٹ کر نمودار ہونا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب اُسے کلارنٹ کی براؤن پیلے ماڈل کار موڑ کاٹ کر آتی دکھائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس کی نظریں سڑک پر جم سی گئیں۔ کلارنٹ کی براؤن پیلے ماڈل خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اور پھر چند لمحوں بعد موڑ سے نیلے رنگ کی مرسیڈیز نمودار ہوئی اور تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ فرنیک کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔

" آج تم بچ کر نہ جا سکو گے عمران" ۔۔۔۔ فرنیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ایک لمحے کے لئے مشین پر موجود ہینڈل پر نگاہ ڈالی اور دوبارہ نیلی مرسیڈیز کو دیکھنے لگا۔ مرسیڈیز کے شیشے چڑھے ہوئے تھے اور کلرڈ شیشوں کی وجہ سے اندر موجود کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ لیکن فرنیک کو کلارنٹ سے تفصیلی اطلاع مل چکی تھی۔ کہ رابرٹ بومن کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ براؤن کار اب چارجرز کے ایریے سے نکل چکی تھی۔ اور نیلی مرسیڈیز تیزی سے اس بلاسٹنگ زون کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ فرنیک ہونٹ

بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اور پھر جیسے ہی نیلی مرسیڈیز نے پہلے چار جرکا
کراس کیا۔ فرینک نے ایک جھٹکے سے ہینڈل نیچے کر دیا۔ دوسرے
لمحے آٹھ خوف ناک دھماکوں کے ساتھ ہی تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سے
پہاڑی لرزنے لگی۔ اور پھر جیسے کہا گیا ہے کہ قیامت کے روز پہا
روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ بالکل وہی کیفیت تھی۔
سڑک کے دونوں اطراف میں موجود پہاڑیوں سے چھوٹی بڑی سینکڑوں چٹان
روئی کے گالوں کی طرح اڑتی ہوئیں سیدھی مرسیڈیز پر گرنے لگیں
ہر طرف گرد و غبار چھا گیا۔ دھماکے اور گڑگڑاہٹ کی بازگشت ابھی تک
سنائی دے رہی تھی۔ فرینک خاموش بیٹھا اس گرد و غبار کو دیکھ رہا تھا
جو نیچے پھیل کر دوبارہ اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد جب گرد و غبار
میں ذرا سی کمی ہوئی تو وہ مسرت بھرے انداز میں اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ
سڑک پر ہر طرف چٹانیں ہی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں۔ اور ان چٹانوں کے
درمیان نیلی مرسیڈیز کے ٹکڑے بکھرے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے
نیلی مرسیڈیز ان چٹانوں کی زد میں آ کر واقعی روئی کی طرح دھنکی گئی تھی
"ہرا دکٹری" ——— فرینک نے جلدی سے جیب سے ریوالور نکال کر
اس کا رخ آسمان کی طرف کیا اور لگاتار تین فائر کر دیئے۔ یہ کامیابی اور
واپسی کا سگنل تھا۔ اور پھر اس نے جلدی سے مشین اور دوسرا سامان اٹھا
اور اسے اپنی کار میں ڈال کر اس نے کار کو سٹارٹ کیا اور تیزی سے
نیچے اترنے لگا۔ عمران اور اس کے ساتھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکے تھے
اور وہ اب جلد از جلد باس لی ساک کو اپنی کامیابی کی خبر سنانا چاہتا تھا۔

سکاٹ بلوش ——— تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ میں نے
اپنی زندگی میں تم جیسا ذہین اور موقع سے بھرپور انداز میں فائدہ اٹھانے
والا شخص پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ تم نے جس انداز سے ہانولو اور پانامہ
پولیس کو ڈاج دیا ہے۔ میں اس کا تصور بھی نہ کر سکتی تھی" ——— یارکی
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔
"مس یارکی ——— آپ کی امداد کا بے حد شکریہ۔ بہرحال اس
میں میری ذہانت سے زیادہ اتفاقات کا دخل تھا۔ لیکن کیا آپ ہمیں
اب اجازت دیں گی۔ یقین کیجئے ہمارے پاس باتیں کرنے کا بھی وقت
نہیں ہے" ——— تنویر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"آپ کا جو بھی مشن ہو۔ مجھے اب اس کی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن
اب اس مشن کی تکمیل کے لئے میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔ آج

تک دنیا بھر کے مجرم مجھے مادام کہہ کر پکارتے رہے ہیں اور میری ماتحتی میں کام کرنے پر فخر محسوس کرتے ہیں لیکن آج سے میں رضاکارانہ طور پر تم کو باس کہوں گی، اور تمہارے ماتحت کام کروں گی"۔۔۔۔۔ یارکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مس یارکی، آپ خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی ہیں، آپ کو ہمارے مشن سے کیا فائدہ مل سکتا ہے۔ اور یہ مشن زندگی اور موت کا مشن ہے۔ یہ کھیل تماشہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ براہ مہربانی ہمیں اجازت دیجئے۔ پہلے ہی ہانولو سے نکلنے میں ہمارا بہت وقت ضائع ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔ تنویر کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔

"سنو سکاٹ بلوٹن۔ یارکی جو فیصلہ کرے اس پر ہر صورت میں عمل درآمد کرتی ہے، اور جب میں نے تمہارا ساتھ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تو پھر یہ فیصلہ آخری ہے۔ اگر تم مجھے ساتھ نہ لے جاؤ گے، تب بھی میں تمہارے پیچھے آؤں گی۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر۔ مجھے کسی فائدے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ مجھے تمہارے کام کرنے کا انداز پسند آ گیا ہے"۔۔۔۔۔ یارکی نے بھی سخت اور ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ مس یارکی کو ساتھ شامل کر لیں تو آخر حرج ہی کیا ہے۔ ان کی وجہ سے ہمیں نقصان کی بجائے بہرحال فائدہ ہی ہو گا" مائیکل نے کہا۔

"میں زیادہ بھیڑ بھاڑ پسند نہیں کرتا مائیکل۔ میں کسی سیاسی جلسے میں تقریر کرنے نہیں جا رہا کہ اپنے ساتھ جلوس لے کر جاؤں"۔۔۔۔۔

تنویر کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔

"سنو۔ میں زندگی میں پہلی بار منت کرتی ہوں۔ دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں"۔۔۔۔۔ یارکی بھی واقعی کوئی سنکی لڑکی تھی۔ کہ خواہ مخواہ گلے پڑنے پر مُصر تھی۔

"سوری مس یارکی۔ میں مجبور ہوں"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تو پھر تم بھی نہیں جا سکو گے"۔۔۔۔۔ یارکی نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

اسی لمحے کمرے کی سائیڈوں میں موجود دو دروازے کھلے اور ان میں سے دو دو مشین گن بردار نکل کر دیواروں سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ان سب کی مشین گنوں کا رخ تنویر کی طرف تھا۔ تنویر کے چہرے کے عضلات یک لخت سخت ہو گئے۔ اور آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔

"کیا تم واقعی اپنے آدمی ضائع کرنا چاہتی ہو"۔۔۔۔۔ تنویر نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا نہیں کہ یا تو مجھے بھی ساتھ لے کر جاؤ۔ یا پھر خود بھی مت جاؤ۔ ویسے مجھے تمہاری موت پر بے حد افسوس ہو گا۔ لیکن بہرحال میرا فیصلہ اٹل ہے"۔۔۔۔۔ یارکی نے پیچھے ہٹ کر دیوار سے لگتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی سختی ابھر آئی تھی۔

"عجیب لڑکی ہو۔ تم خواہ مخواہ گلے پڑنا چاہتی ہو۔ سنو۔ میں آخری بار کہہ رہا ہوں کہ مجھے اور مائیکل کو جانے دو"۔۔۔۔۔ تنویر نے تیز

لہجے میں کہا۔

"اگر جا سکتے ہو تو جاؤ۔ میں نے تمہیں روکا تو نہیں۔ لیکن یہ یاد رکھنا کہ یہ کھیل تماشہ نہیں ہے۔ میرا فیصلہ ہے۔ جیسے ہی تمہارے جسم نے حرکت کی ساری مشین گنیں بیک وقت چل پڑیں گی" ـــــ یارکی نے کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــ اگر تم ایسا ہی چاہتی ہو تو ایسے ہی سہی" ـــــ تنویر نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیا۔

"مطلب یہ کہ تم مجھے ساتھ لے جانے پر رضامند ہو" ـــــ یارکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اب تم نے ایسی حرکت کی ہے کہ اب ایسا ممکن نہیں ہے" ـــ تنویر نے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس طرح اچھل کر یارکی پر آ گرا کہ وہ اپنی جگہ سے حرکت بھی نہ کر سکی تھی اور پلک جھپکنے میں یارکی اس کے بازوؤں میں دبی اس کے سینے کے سامنے بُری طرح پھڑپھڑا رہی تھی۔ اب تنویر کی پشت دیوار کے ساتھ تھی جبکہ اس کے سینے سے یارکی لگی ہوئی تھی۔

"خبردار۔ سب ہتھیار ڈال دیں ورنہ میں تمہاری مادام کو ایک لمحے میں ہلاک کر دوں گا" ـــــ تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت یارکی کو اٹھا کر سامنے کھڑے دو مسلح افراد پر دے مارا اور اس کے ساتھ ہی وہ بُری طرح تڑپا اور اس کی سائیڈ میں کھڑے دو مسلح افراد چیختے ہوئے اچھل کر پیچھے دیوار سے ٹکرائے اور نیچے گر گئے۔

"مار دو اسے۔ فائر" ـــــ یارکی نے نیچے گرتے ہی چیخ کر کہا۔ لیکن دوسرے لمحے مشین گن کی گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے

کمرہ گونج اٹھا۔ اور یارکی کے چاروں مسلح افراد فرش پر پڑے بُری طرح پھڑک رہے تھے۔ مشین گن تنویر کے ہاتھوں میں تھی۔ مائیکل میز کے نیچے گھس گیا تھا۔ جب کہ یارکی اب فرش پر پڑی پھٹی پھٹی آنکھوں سے تنویر کو دیکھ رہی تھی جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس قدر جلدی سچوئشن بھی تبدیل ہو سکتی ہے۔

"اب بولو یارکی" ـــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی تیز نظریں مسلسل دونوں دروازوں کا بھی جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا۔

"باس باس۔ فار گاڈ سیک۔ یارکی کو مت مارنا۔ باس میں تمہاری منت کرتا ہوں" ـــــ اچانک میز کے نیچے سے نکل کر مائیکل نے کہا۔ اور بھاگ کر وہ یارکی کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"تو پھر اسے کہو کہ میرے راستے میں رکاوٹ بننے کی کوشش نہ کرے" ـــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم جیت گئے سکارلٹ بلوش۔ میں ہار گئی۔ ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو۔ میں اب تمہارے راستے میں رکاوٹ نہیں بنوں گی" ـــــ یارکی نے سر جھکاتے ہوئے شکست خوردہ انداز میں کہا۔

"چلو پھر آگے بڑھو۔ اب اس فارم سے نکلنے تک تم یرغمال رہو گی" تنویر نے کرخت لہجے میں کہا۔

اور یارکی سر ہلاتی ہوئی مڑی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر نے آگے بڑھ کر اس کی پشت سے مشین گن لگا دی۔ اور پھر اس طرف قافلے کی صورت میں وہ باہر آ گئے۔ باہر ایک بھی آدمی موجود

نہ تھا۔

"چلو مائیکل مس پارکی کی کار میں بیٹھو۔ اور اُسے موڑ کر پھاٹک سے باہر لے چلو" ___ تنویر نے مائیکل سے کہا اور مائیکل سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور جلدی سے نیلی کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے اُسے سٹارٹ کیا اور موڑ کر واپس گیٹ کی طرف سے جانے لگا۔

"کیا تم اب بھی مجھے ساتھ نہ لے جاؤ گے" ___ یک لخت پارکی نے مڑ کر ایسے لہجے میں کہا کہ تنویر کو بے اختیار ہنسی آگئی۔

"اور کے۔ چلو ساتھ" ___ تنویر نے ہنستے ہوئے مشین گن ایک طرف کر لی۔ اور پارکی بے اختیار مسکرا دی۔

"تم جیسا کٹھور اور ظالم آدمی آج سے پہلے میری نظروں سے نہیں گذ حالانکہ ایکریمیا کے نوے فیصد نوجوان مجھے دیکھتے ہی رالیں بہانا شرو کر دیتے ہیں۔ لیکن تمہاری آنکھوں میں میرے لئے معمولی سی دلچسپی کی چمک بھی نہیں ابھری" ___ پارکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مس پارکی۔ میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوں اور ڈیوٹی کے دوران قلوپطرہ بھی مجھے چڑیل لگنے لگتی ہے" ___ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پارکی بُری طرح چونک پڑی۔

"ڈیوٹی پر ___ اوہ۔ کیا تم کسی حکومت کے ایجنٹ ہو" ___ پارکی نے بڑی طرح چونکتے ہوئے کہا۔

مائیکل کار روک کر اب واپس آرہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار تھے۔ کیونکہ اس نے اچانک سخت ترین کشیدہ ماحول کو

ستانہ دیکھ لیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آرہا تھا کہ اچانک یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔

"یونہی سمجھ لو۔ بہرحال مجھ سے سوالات اب نہ کرنا۔ اور نہ میرا وقت ضائع کرنے کی کوشش کرنا" ___ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم آخر جانا کہاں چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ یقین کرو میں تمہارے تے میں قطعاً رکاوٹ نہ بنوں گی" ___ پارکی نے کہا۔

"مائیکل کمرے سے جا کر اپنا بریف کیس اٹھا لاؤ۔ میں اسے بھول یا تھا" ___ تنویر نے پارکی کے سوال کا جواب دینے کی بجائے ئیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور مائیکل سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس اندر لا گیا۔

"مجھے افسوس ہے پارکی۔ تمہارے چار آدمی ختم ہو گئے" ___ تنویر نے مائیکل کے جاتے ہی کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہمارے پاس کام کرنے کے لئے بے شمار دمی ہیں" ___ پارکی نے اس طرح کہا جیسے آدمیوں کی بجائے مکھیاں ری ہوں۔

"اچھا بتاؤ۔ لی ساک کو جانتی ہو" ___ تنویر نے سوچا کہ اب اگر سے ساتھ لے جانے کا فیصلہ کر ہی لیا ہے۔ تو بات یہیں کھل جانی ہیئے۔

"لی ساک ___ اوہ تمہارا مطلب ریڈ روز کے چیف سے تو نہیں ہے" ___ پارکی لی ساک کا نام سن کر بُری طرح اچھل پڑی۔

"مطلب ہے۔ تم اُسے جانتی ہو" ——— تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اچھی طرح جانتی ہوں۔ وہ یہودی ہے اور یہودی کاز کے لئے کام کرتا ہے۔ کیا تمہارا مشن اس کے خلاف ہے" ——— یارکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں" ——— تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ——— اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں بے حد محتاط رہنا ہو گا۔ ریڈ روز کا جال بے حد وسیع ہے۔ آؤ میرے ساتھ" ——— یارکی نے کہا۔ اور جلدی سے تنویر کا ہاتھ پکڑ کر اُسے واپس عمارت کی طرف کھینچنے لگی۔

"تم پھر میرا وقت ضائع کرنا چاہتی ہو" ——— تنویر کا لہجہ بگڑ گیا۔

"نہیں ——— تم لی ساک کو نہیں جانتے۔ ہمیں پوری منصوبہ بندی کرنا ہو گی۔ اس طرح ہم کسی حالت میں بھی لی ساک پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے" ——— یارکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے پاس منصوبہ بندی کا وقت نہیں ہے" ——— تنویر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن وہ اس کے ساتھ چلتا ہوا ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ مائیکل بھی بریف کیس اٹھائے انہیں برآمدے میں مل گیا تھا وہ بھی ان کے پیچھے آ گیا۔

"مجھے بتاؤ کہ تم لی ساک سے کیا چاہتے ہو۔ اور سن لو میں خود دل سے انتقام لینا چاہتی ہوں۔ کیونکہ ایک بار اس نے میری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ وہ انتہائی عیاش آدمی ہے۔ میں نے

اس وقت تو اس کی عقل ٹھکانے لگا دی۔ لیکن پھر وہ غائب ہو گیا۔ اور جاتے ہوئے مجھے دھمکیاں دے گیا۔ کہ وہ ایک اہم ترین مشن میں مصروف ہے۔ اس سے فارغ ہو کر وہ میرے اور ڈیڈی ڈیوک سے بھرپور انتقام لے گا۔ لیکن پھر اس کی کوئی خبر نہ ملی" ——— یارکی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے لی ساک کے ہیڈ کوارٹر سے ایک آدمی کو برآمد کرنا ہے۔ فوری طور پر۔ جس قدر دیر ہو گی اتنا ہی ہمیں نقصان ہو گا۔ اس لئے میں جلد از جلد اس کے ہیڈ کوارٹر جزیرہ ٹارجن پہنچنا چاہتا ہوں" ——— تنویر نے کہا۔

"جزیرہ ٹارجن سے آدمی برآمد کرنا ہے۔ ناممکن۔ جزیرہ ٹارجن میں کوئی شخص اس کی مرضی کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ اس نے اس جزیرے کے گرد انتہائی جدید ترین حفاظتی حصار قائم کر رکھا ہے۔ آج تک اس حصار کو کوئی کراس نہیں کر سکا" ——— یارکی نے جواب دیا۔

"مس یارکی درست کہہ رہی ہیں باس" ——— مائیکل نے بھی یارکی کی تائید کی۔

"لیکن میں نے بہرحال اس حصار کو توڑنا ہے۔ یہ طے ہے۔ اس لئے میں نے مائیکل کی خدمات حاصل کی ہیں کہ وہ مجھے جزیرہ ٹارجن تک پہنچا دے۔ اس کے بعد میں جانوں اور میرا کام۔ اور سنو۔ اب بھی وقت ہے تم اس چکر میں مت الجھو" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو میں صرف تمہاری وجہ سے ساتھ جا رہی تھی لیکن اب اس

میں میری ذاتی غرض بھی شامل ہو گئی ہے۔ اس لئے اب تو میں ہر صورت
جاؤں گی۔ مائیکل۔ تم نے جزیرہ ٹارجن تک جانے کے لئے کیا پلاننگ
کی ہے۔ مجھے بتاؤ" ——— پارکی نے اس بار مائیکل سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"مس پارکی۔ ہم پانامہ سے ایک طاقتور لانچ خرید کر اپنا سفر شروع
کریں گے۔ اور البانی کے گرد چکر کاٹتے ہوئے جزیرہ ٹارجن والے
حصے میں داخل ہو جائیں گے۔ میری یہی پلاننگ ہے" ——— مائیکل نے
جواب دیا۔

"اوہ۔ اتنا طویل چکر۔ یہ تو ہفتوں کا کام ہے" ——— پارکی نے
چونک کر کہا۔ اور تنویر بھی اس کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب ——— مجھے جلدی ہے۔ اور تم ہفتوں کی بات کر رہے
ہو" ——— تنویر کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

"میرے خیال میں یہ محفوظ ترین سفر ہے۔ ورنہ تو ہمیں قدم قدم
رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جزائر فن لینڈ کے سمندروں میں
طرف سمگلر ہی سمگلر بھرے ہوئے ہیں" ——— مائیکل نے جواب

"تمہیں آخر جلدی کیوں ہے۔ کیا تم اس کی وضاحت کرو گے
کیا وہ آدمی ٹارجن کی قید میں ہے یا پھر ٹارجن کے گروہ کا ہی کوئی
ہے۔ تم مجھے اصل بات بتا دو۔ یقین رکھو۔ میں دل و جان سے تمہارے
ساتھ ہوں اور میں تمہیں جلد از جلد ٹارجن تک پہنچا سکتی ہوں" ———
نے کہا۔

"اچھا۔ تو سن لو۔ فلسطینی لیڈر کمانڈر حارث کو ریڈ روز نے اغوا

رہائش گاہ سے اغوا کیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اُسے ٹارجن جزیرے
میں رکھا گیا ہے۔ اور اس سے وہ معلومات حاصل کر کے پورے فلسطینی
تنظیم کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں کمانڈر حارث کو فوری طور پر وہاں
سے برآمد کرنا چاہتا ہوں" ——— تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے
کہا۔

"فلسطینی لیڈر کمانڈر حارث۔ تو کیا تمہارا تعلق فلسطین سے ہے"۔
پارکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ——— میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اور میرا
اصل نام تنویر ہے۔ سکاٹ بلوٹن فرضی نام ہے" ——— تنویر نے
آخر کار سارا راز کھول ہی دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ ہوں۔ ڈیڈی سے میں نے اس تنظیم
کے بارے میں سن رکھا ہے مسٹر تنویر۔ مجھے تم سے مل کر بے حد مسرت
ہوئی ہے۔ اور اب میں تمہارے ساتھ ہوں۔ لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے۔
ایسی صورت میں واقعی ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ تو پھر اب ایسا ہے کہ
ہمیں لانچ پر جانے کی بجائے یہاں سے ہوائی جہاز کے ذریعے جزیرہ ٹافو
جانا ہو گا۔ اور ٹافو سے ہم لانچ کے ذریعے آسانی سے ٹارجن پہنچ سکتے ہیں۔
اگر جہاز چارٹرڈ کرا لیا جائے تو ہم زیادہ سے زیادہ دس گھنٹوں میں ٹافو
پہنچ سکتے ہیں" ——— پارکی نے کہا۔

"اگر اس سے کم وقت میں پہنچنا ممکن ہو تو وہ بھی بتا دو" ——— تنویر
نے کہا۔

"نہیں ——— اور کوئی طریقہ نہیں ہے" ——— پارکی نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

" لیکن یہ سوچ لو کہ لی ساک کو میرے متعلق اطلاع مل چکی ہے۔ او
اس نے ہانو لو میں مجھے قتل کرانے کی کوشش کی تھی" ——— تنوی
نے کہا۔

" اوہ۔ یہ تو جزیرہ ٹافو جانا بھی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ٹافو
اس کی تنظیم موجود ہے۔ پھر ہمیں بلیک ٹریک استعمال کرنا پڑے گ
اس طرح ہم جلد از جلد ٹارجن پہنچ سکتے ہیں" ——— یارکی نے کہا۔

" اوہ نہیں مس یارکی ——— بلیک ٹریک میں تو ہم اس طرح پھن
جائیں گے جیسے چوہے دان میں چوہا پھنستا ہے" ——— مائیکل
جلدی سے کہا۔

" یہ بلیک ٹریک کیا ہوتا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ" ——— تنویر
پوچھا۔

" میں بتاتا ہوں باس" ——— مائیکل نے کہا۔ اور پھر اس نے بتا
کہ پانامہ سے ایک شارٹ کٹ راستہ جزائر فن لینڈ کی طرف
جاتا ہے۔ لیکن اس راستے میں بے پناہ خطرات موجود ہیں۔ عام سمگ
اس راستے پر سفر کرنے سے گھبراتے ہیں۔ راستے میں شارک مچھلیو
کا خوفناک غول آتا ہے۔ نرکلوں کا جنگل آتا ہے جس میں سے گز
جان پر کھیلنے کے مترادف ہے۔ اس کے علاوہ اس راستے پر ر
گروپ کی اجارہ داری ہے۔ ریڈ روز گروپ بھی یہودی ہے۔ اور یہ گ
انتہائی ظالم اور خطرناک گروپ ہے" ——— مائیکل نے تفصیل بتا
ہوئے کہا۔

" کیا ہمیں لانچ کے ذریعے سفر کرنا ہوگا" ——— تنویر نے پوچھا۔

" ہاں۔ لانچ کے ذریعے۔ لیکن اگر کوئی رکاوٹ نہ آئے تو یہ سب سے
زیادہ شارٹ کٹ ہے۔ ہم چوبیس گھنٹوں کے اندر ٹارجن پہنچ سکتے
ہیں" ——— مائیکل نے جواب دیا۔

" اور اگر ہم جزیرہ ٹافو پہنچ جاتے تو وہاں سے جزیرہ ٹارجن کا کتنا فاصلہ
ہے" ——— تنویر نے پوچھا۔

" وہاں سے بھی ٹارجن تک پہنچنے میں چوبیس گھنٹے لگ جائیں گے۔
لیکن اس راستے کے چپے چپے پر ریڈ روز کے آدمی پھیلے رہتے
ہیں۔ اور اگر ہم چارٹرڈ طیارے سے بھی ٹافو جائیں تو دس گھنٹے اس
میں لگ جائیں گے" ——— مائیکل نے جواب دیا۔

" اوکے۔ پھر ہم بلیک ٹریک پر سفر کریں گے۔ چلو" ——— تنویر
نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" ٹھہرو تنویر۔ ہمیں ایک انتہائی طاقتور لانچ کے ساتھ ساتھ مزید
اقدامات بھی کرنے ہوں گے۔ تم یہاں رکو۔ میں زیادہ سے زیادہ
ایک گھنٹے کے اندر یہ انتظامات کر لوں گی۔ اس کے بعد ہم اپنا سفر
شروع کر دیں گے۔ مجھے بلیک ٹریک پر سفر کرنے کا ہمیشہ اشتیاق
رہا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ تمہاری معیت میں سفر انتہائی
سنسنی خیز ثابت ہوگا" ——— یارکی نے اسے روکتے ہوئے کہا

" اوکے۔ پھر جلدی سے جلدی انتظامات کرو۔ اور سنو۔ لمبے
چوڑے انتظامات کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس بالکل وقت
نہیں ہے۔ اور کوئی اور آدمی ساتھ نہ لینا۔ اور ایک اور بات بھی

سن لو۔ آئندہ مجھے میرے اصل نام سے کبھی نہ پکارنا۔ میرا نام سکاٹ بلوٹن ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سکاٹ بلوٹن۔ ایسا ہی ہوگا۔ انتظامات سے میرا مطلب اور تھا۔ لانچ کے علاوہ غوطہ خوری کا جدید لباس۔ پانی کے اندر ما کرنے والی گنیں۔ اور کھانے پینے کے سامان سے تھا"۔۔۔۔ یارکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن جو کچھ کرنا ہے۔ جلد از جلد کرو"۔۔۔۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او۔کے باس"۔۔۔۔ یارکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"ہمارا تعاقب ہو رہا ہے"۔۔۔۔ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا عمران بول پڑا۔ تو کار میں بیٹھے ہوئے سب افراد بری طرح چونک پڑے۔ وہ اس وقت رابرٹ برمن کی کار میں بیٹھے ہوٹل گرین سے نکل کر چارٹرڈ طیارے کی طرف جا رہے تھے تاکہ اس چارٹرڈ طیارے کے ذریعے جزیرہ ماؤ پہنچ سکیں۔

"اوہ ہاں۔ میں اس براؤن پلے ماؤتھ کو پہلے بھی دیکھ چکا ہوں"۔۔۔۔ سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے رابرٹ برمن نے چونک کر کہا۔

"جولیا۔۔۔۔ تم پیچھے آجاؤ۔ مجھے اس کار کو ہٹ کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

اور جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر وہ سیٹ کے اوپر سے ہوتی ہوئی پچھلی سیٹ کے سامنے پہنچ گئی۔ عمران اچھل کر فرنٹ سیٹ پر پہنچ گیا۔

"یہ کون ہوسکتا ہے۔ اکیلا آدمی ہے" ـــــ رابرٹ برمن نے
تیز لہجے میں کہا۔
"وہ ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے۔ تمہاری کار میں ٹرانسمیٹر ہے"
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی
تھیں۔ اس نے پچھلی کار میں موجود ڈرائیور کے ہاتھوں میں ٹرانسمیٹر
کا مخصوص مائیک دیکھ لیا تھا۔
"ہاں۔ ہے" ـــــ رابرٹ برمن نے کہا۔ اور جلدی سے
ہاتھ بڑھا کر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈالا اور تیزی سے
ہاتھ کو گھمانا شروع کر دیا وہ شاید کوئی ناب گھما کر فریکونسی سیٹ کر
رہا تھا۔
"میں نے فریکونسی اوپن کر دی ہے" ـــــ رابرٹ برمن نے
ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر
سے ایک آواز گونج اٹھی۔
"یس باس۔ گہرے نیلے رنگ کی مرسیڈیز کار ہے۔ نئے
ماڈل کی" ـــــ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔
"اوہ ـــ یہ کیا نشانی ہوئی۔ نیلے رنگ کی مرسیڈیز کاریں تو کئی
ہوسکتی ہیں اور" ـــــ ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
اور پھر وہ خاموش بیٹھے ان کے درمیان ہونے والی ساری
گفتگو سنتے رہے۔ اور اوور اینڈ آل کے بعد جب خاموشی چھا گئی تو
رابرٹ برمن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔
"اب میں پہچان گیا ہوں۔ دوسری طرف سے بولنے والا فرنیک

ہے۔ نجانے اُسے ہمارے متعلق کیسے علم ہو گیا۔ اب ہمیں واپس چلنا
چاہیئے" ـــــ رابرٹ برمن نے کہا۔
"کیا راستے میں کوئی ایسی جگہ آتی ہے جہاں ہم اس براؤن کار
والے کو آسانی سے پکڑ سکیں" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
پوچھا۔
"ہاں ایک جگہ ہے۔ اس کے دونوں طرف درختوں کے گھنے
ذخیرے ہیں" ـــــ رابرٹ برمن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"او۔ کے ـــــ تم اسی طرح چلے چلو۔ اب یہ ہم سے آگے نکلنے
کی کوشش کرے گا۔ لیکن تم نے اسے اس جگہ تک آگے نہیں
نکلنے دینا" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں" ـــــ رابرٹ برمن نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔
"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو" ـــــ عمران نے کرخت
لہجے میں جواب دیا۔ تو رابرٹ برمن نے سر ہلا دیا۔
براؤن کار اب واقعی آگے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن
رابرٹ برمن نے نہ صرف کار کی رفتار بڑھا دی تھی بلکہ اس نے کار
ایسے رخ پر رکھ لی تھی کہ براؤن کار کو آگے نکلنے کے لئے راستہ ہی
نہ مل سکتا تھا۔ دونوں کاریں آگے پیچھے تیز رفتاری سے چلتی ہوئیں
آگے بڑھی جا رہی تھیں۔ عمران ہونٹ دبائے خاموش بیٹھا تھا۔ اور
پھر تقریباً پندرہ منٹ کی تیز رفتار دوڑ کے بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے۔
جہاں سڑک کے دونوں اطراف میں درختوں کے گھنے ذخیرے تھے۔

ان کے پیچھے اور آگے اور کوئی کار نہ تھی۔

"اب کار کو گھما کر اسے روکو" ——— عمران نے کہا۔ اور رابرٹ
برمن نے ذراسی رفتار اور تیز کر کے یک لخت سٹیئرنگ کو پوری
قوت سے گھما دیا۔ اور کار کسی لٹو کی طرح گھومی اور پھر سڑک پر ترچھی
ہو کر رک گئی۔ بریک لگنے کی تیز چیخ انہیں عقب میں بھی سنائی دی
اُسی لمحے عمران دروازہ کھول کر نیچے کودا اور پھر پلک جھپکنے میں وہ
براؤن کار میں بیٹھے ہوئے آدمی کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے
وہ آدمی چیختا ہوا کار سے باہر آ گرا۔ عمران نے نہ صرف دروازہ کھول
دیا تھا بلکہ اُسے گردن سے پکڑ کر باہر بھی اچھال دیا تھا۔ نیچے گرتے
ہی اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات بجلی کی سی
تیزی سے گھومی اور اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر ایک زوردار ضرب
لگی۔ اور اس کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے چلے گئے۔ وہ بے ہوش
ہو چکا تھا۔ عمران نے جھک کر اُسے اٹھایا اور تیزی سے اپنی کار کی
طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی اب کار سے نیچے اتر کر کھڑے تھے
"تم سب اس براؤن کار میں بیٹھ جاؤ۔ اور رابرٹ تم کار آگے
لے چلو۔ میں اس نیلی کار میں تمہارے پیچھے آؤں گا" ——— عمران
نے اس آدمی کو عقبی سیٹوں کے درمیان پھینکتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کار تو تباہ ہو جائے گی" ——— رابرٹ برمن نے کہا
"کار تباہ ہو جائے گی تو ہوتی رہے۔ تم جلدی کرو۔ دیر ہونے
سے کہیں وہ فرنیک چونک نہ جائے۔ جلدی کرو" ——— عمران
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور وہ سب اس کی غصیلی آواز

ہی تیزی سے براؤن کار کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر
اس آدمی کی نبض چیک کی اور پھر اطمینان بھرے انداز میں پیچھے ہٹتے
ہوئے اس نے دروازہ بند کیا۔ اور تیزی سے آگے بڑھ کر ڈرائیونگ
سیٹ پر بیٹھ گیا۔ براؤن کار اس کے ساتھیوں کو لئے آگے بڑھ چکی تھی۔
پھر عمران نے کار اس کے پیچھے ڈال دی۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر
اب فاصلہ کافی رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی کے آثار پھیلے ہوئے
تھے۔ تھوڑی دور آگے جانے کے بعد اُسے سڑک کے کنارے
ایک بڑا سا پتھر پڑا نظر آیا تو اس نے بریکیں لگا کر کار روکی اور پھر نیچے
اتر کر اس نے وہ پتھر اٹھایا اور اُسے لا کر اپنے قدموں کے پاس رکھ دیا۔
ایک بار پھر کار تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی۔ عمران نے اب اپنی
بیلٹ کھولنی شروع کر دی۔ پھر بیلٹ کھول کر اس نے اُسے بھی سائیڈ
سیٹ پر رکھ دیا۔ اور اطمینان سے کار چلانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
براؤن کار اُسے آگے جاتی دکھائی دی۔ اور پھر کچھ مزید فاصلہ طے ہوا تھا
کہ یک لخت کار کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ
رینگنے لگی۔ اُسے اب تک صرف یہی فکر تھی کہ وہ اس فرنیک کی فریکونسی
نہ جانتا تھا اس لئے خود کال نہ کر سکتا تھا۔ جب کہ فرنیک نے اُسے کہا
تھا کہ وہ اُسے کال کرے۔ لیکن اب خود بخود کال آجانے سے اس کا
یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا تھا۔

"ہیلو ہیلو ——— فرنیک کالنگ کلارنٹ اوور" ——— دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"یس باس ——— کلارنٹ اٹنڈنگ اوور" ——— عمران کے

حلق سے کلارنٹ جیسی آواز نکلی ۔ وہ چونکہ پہلے ان کی گفتگو سن چکا تھا ۔
اس لئے ظاہر ہے اب کلارنٹ جیسی آواز نکالنا اس کے لئے کوئی
مسئلہ نہ تھا ۔

" کیا ہوا تمہیں ۔ کہاں ہو تم اوور " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے فرنیک
نے چیختے ہوئے پوچھا ۔

" باس ۔۔۔۔ اب ہم پہاڑیوں میں داخل ہونے والے ہیں میں
آپ کو کال کرنا ہی چاہتا تھا کہ آپ کی کال آگئی اوور " ۔۔۔۔ عمران نے
کلارنٹ کے لہجے میں کہا ۔

" وہ نیلی کار تم سے کتنے فاصلے پر ہے اوور " ۔۔۔۔ فرنیک
نے پوچھا ۔

" وہ میرے پیچھے تقریباً دس میٹر کے فاصلے پر آ رہی ہے اور
باس اس کے پیچھے اور کوئی کار نہیں ہے اوور " ۔۔۔۔ عمران نے
جواب دیا ۔

" اوہ ۔ یہ تو بہت اچھا ہوا ۔ تم اب سپیڈ بڑھا دو اوور اینڈ آل "
دوسری طرف سے کہا گیا ۔ اور عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا
اس کے ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا اور کار کی
رفتار یک لخت انتہائی تیز کر دی ۔ آگے جانے والی براؤن کار آہستہ
ہو گئی ۔ اور چند لمحوں بعد عمران کار ان کی سائیڈ میں سے لے گیا ۔

" سنو ۔ تم نے انتہائی تیز رفتاری سے آگے نکل جانا ہے
میں پیچھے رہ جاؤں گا ۔ تم نے رکنا نہیں ہے بلکہ سیدھا ایئرپورٹ
چلے جانا ہے ۔ اور وہیں میرا انتظار کرنا ہے ۔ میں وہاں پہنچ جاؤں

گا ۔ اب جاؤ " ۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔

" عمران ۔۔۔۔ تم خطرے میں ...... " ۔۔۔۔ جولیا نے کچھ کہنا
چاہا ۔ لیکن عمران نے تیزی سے کار بیک کر دی ۔ دوسرے لمحے براؤن
کار تیزی سے آگے بڑھ گئی ۔ اب پہاڑیاں سامنے نظر آنے لگ
گئی تھیں ۔ عمران خاموش بیٹھا کار چلا رہا تھا ۔ اسے خود بھی معلوم تھا کہ
وہ ایک خوفناک خطرے کو دعوت دے رہا ہے ۔ اس نے فرنیک
کی پوری پلاننگ سن بھی لی تھی ۔ اور سمجھ بھی لی تھی ۔ اسے معلوم تھا کہ
جب آٹھ چارجر بیک وقت پھٹیں گے تو پہاڑی چٹانیں دونوں اطراف
سے روئی کے گالوں کی طرح اڑ کر اس کی کار پر گریں گی اور اس کے
بعد کار کے ساتھ اس کی ہڈیاں تک سرمہ بن جائیں گی ۔ لیکن وہ
بڑے مطمئن انداز میں کار چلاتا جا رہا تھا ۔ اس کے ذہن میں ایک مکمل
پلاننگ موجود تھی ۔ پہاڑیاں اب شروع ہو گئی تھیں ۔ عمران کو اس جگہ
کے متعلق معلوم تھا ۔ جہاں موڑ کے بعد سڑک کافی طویل فاصلے تک
بالکل سیدھی چلی جاتی تھی ۔ عمران نے جلدی سے بیلٹ اٹھائی اور پھر
کار کو ایک سائیڈ پر روک کر اس نے بیلٹ کی مدد سے سٹیرنگ کو
بیلٹ کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ بیلٹ ڈیش بورڈ کے ایک
سوراخ کے درمیان سے گزر کر سٹیرنگ کے ساتھ فٹ ہو گئی تھی ۔
اب اگر سٹیرنگ کو موڑا بھی جاتا تو بیلٹ کی وجہ سے وہ دوبارہ گھوم کر ایک
جگہ سیٹ ہو جاتا ۔ اور جس جگہ وہ سیٹ ہوتا تھا وہاں کار کے پہیے بالکل
سیدھ میں ہو جاتے تھے ۔ اس طرح کار اگر چلتی رہتی تو بالکل سیدھ میں
دوڑتی رہتی ۔ عمران نے کار دوبارہ سٹارٹ کی اور پھر گیئر بدلتے ہوئے

جب اس نے ٹاپ گیئر لگایا تو وہ یک لخت سٹیرنگ چھوڑ کر جھکا اور اس
نے دونوں ہاتھوں سے وزنی پتھر اٹھا کر ایکسیلیٹر کے اوپر اس طرح
دیا کہ وہ وہاں سے کھسک نہ سکتا تھا۔ کار وزنی پتھر رکھے جانے
بعد اور زیادہ تیزی سے دوڑنے لگی تھی۔ اور اب موڑ نزدیک آ گیا
تھا۔ اگر کار اس طرح دوڑتی جاتی تو یقیناً موڑ کاٹنے کی بجائے سیدھی
پہاڑی سے جا ٹکراتی۔ لیکن عمران پتھر رکھ کر تیزی سے سائیڈ سیٹ
پر کھسک گیا۔ اس کا ایک ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر جم گیا۔ او
دوسرا ہاتھ اس نے سٹیرنگ پر رکھ لیا۔ یہی لمحہ اس کے لئے انتہا
خطرناک تھا۔ موڑ آ چکا تھا۔ عمران نے ہاتھ کی مدد سے تیزی سے
سٹیرنگ کو گھمایا تو کار انتہائی رفتار سے موڑ مڑتی گئی۔ جب اس
آدھا موڑ کاٹ لیا تو عمران نے یک لخت دروازہ کھولا اور باہر چھلانگ
لگا دی۔ موڑ پر گھومنے کی وجہ سے دروازہ ایک دھماکے سے خود
بند ہو گیا۔ اور کار اسی طرح گھومتی ہوئی موڑ کاٹتی چلی گئی۔ عمران کا اند
بالکل درست نکلا تھا جب تک سٹیرنگ بیلٹ کی وجہ سے واپس گھو
کر ایک جگہ ایڈجسٹ ہوا کار موڑ کاٹ چکی تھی۔ اس لئے اب وہ پور
رفتار سے سیدھی اڑی چلی جا رہی تھی۔
نیچے کودنے کے بعد عمران کا جسم تیزی سے کروٹیں بدلتا ہو
آگے بڑھتا گیا گو اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں اٹھنے
لگی تھیں۔ کیونکہ نیچے پختہ سڑک اور اس کے ساتھ پہاڑی علاقہ تھا
لیکن جلد ہی عمران کا جسم پہاڑی چٹان سے ٹکرا کر رک گیا اور عمران تیزی
سے اٹھا اور پھر دوڑتا ہوا موڑ کی طرف بھاگ نکلا۔ جب موڑ کے

قریب رک کر اس نے آگے سڑک کی طرف دیکھا تو نیلی مرسیڈیز پوری رفتار
سے سیدھی دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اسی لمحے خوفناک دھماکوں کے ساتھ ساتھ
تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔ پھر واقعی نیلی کار کے دونوں اطراف
سے پہاڑی چٹانیں روئی کے گالوں کی طرح اڑ کر اولوں کی طرح نیچے
گرنے لگیں اور نیلی کار ان چٹانوں کی براہِ راست زد میں تھی۔ گرد و غبار
اور چٹانوں کے درمیان نیلی کار چھپ گئی اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔
وہ اور اس کے ساتھی واقعی اس بار بال بال بچے تھے۔ اگر عمران تعاقب
چیک کرنے کے ساتھ ساتھ ٹرانسمیٹر چیک نہ کر لیتا تو پھر ان کا بچ نکلنا
ناممکن ہو جاتا۔ اس فرنیک نے واقعی انتہائی خوفناک ترکیب سوچی
تھی۔
چند لمحوں بعد عمران کو دور پہاڑی کے اوپر سے فائرنگ کی آوازیں
سنائی دیں۔ مسلسل تین فائر ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی خاموشی
چھا گئی۔
عمران اب سوچ رہا تھا کہ وہ اب واپس جائے یا پہاڑی کو کراس
کر کے آگے بڑھ جائے اور پھر اس نے پہاڑی کو سائیڈ سے کراس کر
کے آگے بڑھنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ کیونکہ سڑک جس انداز میں بلاک
ہوئی تھی اس کی صفائی کے لئے کم از کم چھ سات گھنٹے چاہئیں تھے۔
وہ تیزی سے مڑا اور پھر ایک پگڈنڈی سے ہوتا ہوا اوپر چڑھنے لگا۔
تھوڑی دیر بعد جب وہ پہاڑی پر پہنچا تو اس نے چار افراد کو اس پہاڑی
چٹانوں سے نیچے اترتے دیکھا۔ وہ سامنے کے رخ سے نیچے اتر رہے
تھے۔ اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ عمران ایک بار پھر بال بال

بچا تھا۔ اب وہ ان تین مسلسل فائروں کی وجہ ـــــ سمجھ گیا تھا۔ فرنیک نے نہ صرف یہ خوفناک منصوبہ سوچا تھا بلکہ اس نے سڑک کی دوسری طرف پہاڑی پر آدمی بھی بٹھا رکھے تھے۔ تاکہ اگر کسی طرح کار میں سے کوئی آدمی بچ نکلے تو اوپر سے مشین گنوں کا فائر کر کے اس کا خاتمہ کر دیں۔ عمران چونکہ ان کی موجودگی سے واقف نہ تھا اس لئے ان کا آمنا سامنا ہو جاتا تو پھر یقیناً وہ غفلت میں مارا جا سکتا تھا۔ لیکن اب وہ نیچے اتر چکے تھے۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا وہ بالکل کسی پہاڑی خرگوش کی طرح دوڑ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں نیچے نیلی مرسیڈیز پہاڑی چٹانوں کے درمیان پھنسی پڑی تھی۔ اور عمران نے دیکھا کہ دوسری طرف پہاڑی کے اوپر ایک کار ابھی تک کھڑی تھی۔ عمران نے جلدی سے چٹانوں کی اوٹ لی۔ اور پھر اوٹ لئے ہوئے وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ تاکہ اگر اس کار میں کوئی موجود ہو تو اُسے چیک نہ کر سکے۔ اور پھر اُسے دور سے پولیس کاروں کے سائرنوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ لیکن اس نے اپنی رفتار کم نہ کی۔ مسلسل دوڑنے کی وجہ سے وہ اب تیز تیز سانس لے رہا تھا۔ اس کا پورا جسم پسینے سے تر ہو چکا تھا۔ چنانچہ اب وہ پہاڑی سے نیچے اترنے لگا۔ کیونکہ پہاڑی چٹانوں کی نسبت سپاٹ سڑک پر دوڑنے میں آسانی رہتی تھی۔ لیکن نیچے آتے ہوئے اچانک اس نے براؤن رنگ کی کار کو واپس آتے دیکھا۔ اور عمران کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا رابرٹ برمن کو واپس لا رہی ہے۔ جولیا یہی سمجھی ہو گی کہ عمران اس نیلی کار میں ہی

موجود ہو گا۔ اس لئے اس کی جان پر بن آئی ہو گی۔ وہ اپنے متعلق جولیا کے جذبات کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اور پھر جب وہ اچھل کر سڑک پر پہنچا تو اُسی لمحے براؤن کار بھی اس کے قریب پہنچ گئی۔

" ارے۔ تم زندہ ہو۔ اوہ خدا کا شکر ہے۔ تم زندہ ہو" ـــــ جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی۔

" میرا کنوارہ مرنے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔ سنا ہے کنواروں کا جنازہ بھی جائز نہیں ہوتا" ـــــ عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور سٹیرنگ پر بیٹھا ہوا رابرٹ برمن کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے عقبی دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر بیٹھ گیا۔ رابرٹ برمن نے تیزی سے کار کا رخ موڑا اور پھر اس نے ایئرپورٹ کی طرف کار دوڑا دی۔

لی ساک دوڑتا ہوا مشین روم میں داخل ہوا۔ اور سیدھا کارلس کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ کارلس کا چہرہ بُری طرح سُتا ہوا تھا۔

" کیا ہوا کارلس " ——— لی ساک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" باس۔ میرا بھائی ٹام مارا گیا ہے۔ سٹیفن بھی ختم ہو گیا ہے اور وہ سکاٹ بلوٹن مائیکل کے ساتھ ایک ہیلی کاپٹر اڑا کر نکل گیا ہے " ——— کارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ یہ کیسے ہوا۔ کیسے ہوا۔ جلدی بتاؤ " ——— لی ساک نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

" ابھی ریٹا لگر کی کال آئی ہے۔ ریٹا لگر ٹام کا دوست ہے۔ اور اُسے میرے متعلق اور یہاں کی فریکوئنسی کے متعلق علم ہے۔ وہ سٹیفن کا دست راست بھی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ سٹیفن نے سکاٹ بلوٹن کو قتل کرنے کے لئے ایک قاتل بلوچر کو بھیجا لیکن بلوچر مارا گیا۔

اور پھر اس سکاٹ بلوٹن نے انتہائی دیدہ دلیری سے براڈوے کلب پر حملہ کیا اور سٹیفن کو اس کے دفتر سے اٹھا کر لے گیا۔ بعد میں سٹیفن کی لاش ایک ویران عمارت سے ملی۔ اس ویران عمارت سے سکاٹ بلوٹن ٹام کے گھر گیا اس نے اُسے گولی مار دی۔ پولیس اس کے پیچھے لگ گئی تو اس نے پولیس کی دو کاریں تباہ کر دیں۔ ایک پولیس موٹر سائیکل کو اڑا دیا اور پھر وہ ایک ہیلی کاپٹر سروس پہ پہنچا اور وہاں اس نے چار یا پانچ آدمیوں کو قتل کر کے ہیلی کاپٹر اڑایا اور پانامہ کی طرف بڑھا۔ لیکن پھر ہیلی کاپٹر ایک جگہ کھڑا ہوا ملا۔ اور سکاٹ بلوٹن غائب تھا۔

اس کے بعد وہ شاید کار میں آگے بڑھا تو پولیس نے اُسے چیک کیا تو وہ پولیس کے آفیسرز کو بے دریغ قتل کر کے نکل گیا اور اس کے بعد اب تک اس کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ ویسے خیال ہے کہ وہ پانامہ سٹیٹ میں داخل ہو گیا ہے۔ اب پانامہ سٹیٹ کی پولیس اُسے تلاش کرتی پھر رہی ہے " ——— کارلس نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اس قدر خطرناک آدمی ہے یہ سکاٹ بلوٹن۔ لیکن پانامہ میں جانے سے اس کا کیا مقصد ہو سکتا ہے " ——— لی ساک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" باس۔ ریٹا لگر نے ایک عجیب خبر دی ہے " ——— یک لخت کارلس نے کہا۔ اور لی ساک چونک پڑا۔

" کون سی خبر " ——— لی ساک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"خبر تو عجیب سی ہے۔ ریٹا لگر نے بتایا ہے کہ ہیلی کاپٹر پہلے جہ
جگہ اترا تھا وہاں یار کی ڈیوک کا کاٹیج ہے۔ اس کے بعد ہیلی کاپ
واپس ایک پہاڑی کے دامن میں لا کر کھڑا کیا گیا۔ پولیس نے
جب اس پہلو پر تحقیقات کی تو اس کاٹیج میں موجود یار کی ڈیوک کے
ایک آدمی نے آخر کار بتا دیا کہ سکاٹ بلوٹن اور مائیکل یار کی ڈیوک
کے ساتھ اس کی کار میں پانامہ گئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے پانا
سٹیٹ پولیس کو اطلاع دی ہے کہ ان لوگوں کی گرفتاری کے سا
یار کی ڈیوک کو گرفتار کیا جائے لیکن یار کی ڈیوک غائب ہے"۔ ———
کارلس نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ یہ بے حد اہم خبر ہے۔ اگر یار کی ڈیوک اس کے سا
مل گئی ہے تو پھر اُسے یقیناً بے حد مدد ملے گی۔ جلدی کرو۔ ایک
کال ملاؤ" ——— لی ساک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس
نے جو فریکونسی بتائی وہ کارلس نے ایڈجسٹ کر دی اور لی ساک نے
مائیک ہاتھ میں لے لیا۔

"ہیلو ہیلو ——— لی ساک کالنگ اوور" ——— لی ساک نے چیخ
ہوئے کہا۔

"یس ——— مراکو اٹنڈنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد دوسری
طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مراکو۔ میں لی ساک بول رہا ہوں اوور" ——— لی ساک نے
دوبارہ کہا

"یس باس اوور" ——— دوسری طرف سے مراکو نے جواب د

"مراکو۔ وہ تمہاری مادام یار کی ڈیوک کہاں ہے اوور" ———
لی ساک نے پوچھا۔

"اوہ۔ مادام یار کی۔ وہ کسی خفیہ مشن پر گئی ہے۔ اس نے کسی کو
کچھ نہیں بتایا۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اُسے بلیک ٹریک پہ سفر
کرنے کا بے حد شوق تھا۔ اور وہ بلیک ٹریک پر گئی ہے اوور"
مراکو نے جواب دیا۔

"بلیک ٹریک ——— کیا وہ اکیلی گئی ہے اوور" ——— لی ساک
نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے ساتھ دو اجنبی آدمی تھے۔ اس نے ہمیں نہیں
بتایا کہ کہاں جا رہی ہے۔ لیکن مجھے اس طرح پتہ چلا کہ اس نے
لائبریری سے مجھے بلیک ٹریک کا مخصوص نقشہ نکالنے کے لئے کہا
تھا۔ اس سے میں سمجھا ہوں کہ وہ بلیک ٹریک پر گئی ہے اوور" ———
مراکو نے جواب دیا۔

"لیکن وہ کیوں گئی ہے۔ کچھ اندازہ کر سکتے ہو اوور" ———
لی ساک نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نو سر ——— اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ لیکن میرا اندازہ ہے
کہ وہ اپنے ڈیڈی ڈیوک کی رضامندی سے گئی ہو گی کیونکہ بلیک
ٹریک پر سفر آسان نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے ڈیوک نے اس کے شوق
کے مد نظر کوئی خصوصی انتظامات کئے ہوں اوور" ——— مراکو نے
جواب دیا۔

"وہ لوگ کس چیز پر گئے ہیں اوور" ——— لی ساک نے کہا۔

"ظاہر ہے باس لانچ پر ہی جا سکتے ہیں اور اس نے بلیو ڈریگن نا
لانچ خصوصی طور پر حاصل کی ہے۔ یہ انتہائی طاقتور ڈبل انجن لانچ ہے
اور انتہائی تیز رفتار ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں جدید سائنسی آلات
بھی نصب ہیں۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ڈیوک نے اُسے
کسی خصوصی مشن پر بھیجا ہو گا۔ کیونکہ بلیو ڈریگن چیف ڈیوک کے حکم کے
بغیر باہر نہیں نکالی جاتی اور چیف ڈیوک انتہائی خاص مواقع پر اُسے
استعمال کرتا ہے اوور"۔۔۔۔۔ مراکو نے جواب دیا۔

"وہ کس وقت روانہ ہوئی ہے اوور"۔۔۔۔۔ لی ساک نے پوچھا
"اُسے ایک گھنٹہ تو ہو ہی گیا ہو گا اوور"۔۔۔۔۔ مراکو نے جواب
دیا اور لی ساک نے تھینک یو اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ خت
کرنے کا اشارہ کیا تو کارلس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لی ساک
دونوں ہاتھوں میں سر پکڑے چند لمحے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر وہ چونک
پڑا۔

"ہاں۔ یہی ایک طریقہ ہے اُسے روکنے کا"۔۔۔۔۔ لی ساک
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کارلس کو رونیڈو سے رابطہ
کرنے کے لئے کہا۔

"لیکن باس۔ رونیڈو اور ہمارے درمیان تو اختلافات ہیں
کارلس نے چونک کر کہا۔

"وہ اختلافات ہمارے ذاتی ہیں لیکن یہ یہودی کاز کا مسئلہ
تم فوراً رونیڈو سے میری بات کراؤ بلیک ٹریک پر مکمل طور
اس کا قبضہ ہے۔ اور اگر وہ اس سکاٹ بلوشن کا راستہ روکنے

آمادہ ہو گیا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں موت سے نہ بچا سکے گی"۔۔۔۔۔
لی ساک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور کارلس نے سر ہلاتے
ہوئے جلدی سے ایک دراز سے کتاب نکالی اور اس کے ورق
الٹنے پلٹنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں اس
نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔
پھر اس نے بٹن دبا کر مائیک لی ساک کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔ ریڈ روز کالنگ رونیڈو اوور"۔۔۔۔۔ لی ساک
نے تیز تیز لہجے میں بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔ ٹرانسمیٹر
سے مسلسل ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"یس۔۔۔۔۔ آر۔ جی اٹینڈنگ اوور"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک
بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔۔۔۔۔ کون بول رہا ہے۔ میں ریڈ روز کا چیف لی ساک بات
کر رہا ہوں۔ رونیڈو سے بات کراؤ اوور"۔۔۔۔۔ لی ساک نے
کہا۔

"کیا تم واقعی لی ساک بات کر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے اوور"
دوسری طرف سے ایک انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"رونیڈو۔۔۔۔۔ تم رونیڈو بول رہے ہو۔ سنو۔ میں واقعی لی ساک
ت کر رہا ہوں۔ یہ میری ذاتی کال نہیں ہے۔ یہ کال جیوش کاز کے
لئے ہے اوور"۔۔۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

"جیوش کاز کے لئے۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو لی ساک۔
ں رونیڈو بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بھاری

آواز سنائی دی ۔ لیکن اس کے لہجے میں ابھی تک حیرت کے تاثر
موجود تھے ۔ جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو کہ واقعی کال لی ساک کی طرف
سے کی جارہی ہے ۔

" سنو رونیڈو ۔ ہمارے اور تمہارے اختلافات ذاتی ہیں
لیکن جہاں یہودی کاز سامنے آجائے وہاں تمام یہودیوں کو مل کر کا
کرنا چاہیئے ۔ تمہیں معلوم ہو گا کہ میں نے فلسطینیوں کے سب سے
اہم ترین لیڈر کمانڈر حارث کو اغوا کیا ہے اوور " ـــــ لی ساک
نے تیز لہجے میں کہا ۔

" ہاں ۔ مجھے اطلاع مل گئی ہے ۔ اور واقعی تم نے یہ اہم کارنا
سرانجام دیا ہے ۔ تمام دنیا کے یہودی اس پر بے پناہ مس
کا اظہار کر رہے ہیں ۔ لیکن کیا تم اس کارنامے کی بات کر کے
رعب جمانا چاہتے ہو اوور " ـــــ رونیڈو نے جواب دیا ۔

" یہ کارنامہ میں نے یہودی کاز کے لئے سرانجام دیا ہے د
ذاتی طور پر مجھے اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اور کمانڈر حارث
اغوا میرا ہی نہیں پوری دنیا کے یہودیوں کا مشترکہ کارنامہ ہے
اب یہودی دشمن قوتیں کمانڈر حارث کو برآمد کرنے کے لئے انتہا
تیزی سے حرکت میں آگئی ہیں ۔ اور میں نے تمہیں کال اس
کیا ہے کہ ایک دشمن جزیرہ ٹارجن پہنچنے کے لئے بلیک ٹریک
پر سفر کر رہا ہے اوور " ـــــ لی ساک نے کہا ۔

" بلیک ٹریک پر سفر ـــــ اوہ نہیں ۔ ایسا ناممکن ہے ۔
تفصیل بتاؤ ۔ میں تم سے زیادہ یہودی دوست ہوں اوور "

رونیڈو نے کہا ۔

" مجھے یقین ہے ۔ اس لئے میں نے باوجود شدید اختلافات
کے تمہیں خود کال کیا ہے ۔ سنو ۔ کسی اجنبی ملک کا سپیشل ایجنٹ
جو اپنا نام سکاٹ بلوٹن بتاتا ہے ۔ ایک بحری سمگلر مائیکل گرین کی
ہمراہی میں ایک طاقتور لانچ بلیو ڈریگن کے ذریعے بلیک ٹریک
پر اپنے سفر کا آغاز کر چکا ہے ۔ جہاں تک مجھے اطلاع ملی ہے ۔
ڈیوک کی لڑکی یارکی بھی اس کے ساتھ ہے ۔ یہ بلیو ڈریگن ڈیوک کی
مخصوص لانچ ہے ۔ یہ تینوں یا ہو سکتا ہے ان کے ساتھ اور لوگ
بھی ہوں پانامہ سے چلے ہیں ۔ انہیں پانامہ سے چلے ہوئے ایک
گھنٹہ گزر چکا ہے ۔ ان کی منزل ہمارا ہیڈ کوارٹر ٹارجن ہے ۔ گو یہ
ٹارجن میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے ۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ
ان کا خاتمہ راستے میں ہی ہو جائے اور یہ کارنامہ رونیڈو کے
ہاتھوں تکمیل پذیر ہونا چاہیئے ۔ اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے
اوور " ـــــ لی ساک نے کہا ۔

" اگر ایسی بات ہے تو تم قطعی بے فکر رہو ۔ یہ زندہ یا مردہ کسی
بھی صورت میں ٹارجن تک نہ پہنچ سکیں گے ۔ ویسے بھی بلیک ٹریک
سراسر موت کا راستہ ہے ۔ لیکن میں اب قدم قدم پر موت کے جال
بچھا دوں گا ۔ کوئی یہودی دشمن کسی حالت میں بھی ہم سے زندہ بچ کر
نہیں جا سکتا اوور " ـــــ رونیڈو نے جواب دیا ۔

" تھینک یو رونیڈو ۔ تمہارا یہ کارنامہ یہودیوں کے لئے باعث
فخر ہو گا اوور " ـــــ لی ساک نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا ۔

" ٹھیک ہے ان کا خاتمہ ہوتے ہی میں تمہیں اطلاع دوں گا اوو[ر]
اینڈ آل " ____ ریمنڈ وڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر[پر]
رابطہ ختم ہو گیا۔ اور کارلس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف ہی کی[ا]
تھا کہ یک لخت ٹرانسمیٹر میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اور
لی ساک اور کارلس دونوں ہی یہ آواز سن کر بُری طرح چونک پڑے۔
" اوہ باس، ناراک سے کال ہے " ____ کارلس نے
جلدی سے ٹرانسمیٹر کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔
" ناراک سے۔ اس کا مطلب ہے کال فرنیک کی طرف سے۔
جلدی بات کراؤ۔ یقیناً اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ [کر]
دیا ہو گا " ____ لی ساک نے تیز لہجے میں کہا، تو کارلس نے ہا[تھ]
بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔
" ہیلو ہیلو ____ فرنیک کالنگ اوور " ____ بٹن دبتے ہی
ایک آواز سنائی دی۔
" یس ____ لی ساک اٹنڈنگ یو اوور " ____ لی ساک نے
مائیک ہاتھ میں لیتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔
" باس ____ میں فرنیک بول رہا ہوں ناراک سے۔ میں نے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیک کر لیا تھا اوور " ____ فرنیک نے
کہا۔
" تو پھر تفصیلی رپورٹ دو۔ تمہارے لہجے میں پریشانی کیوں ہے
اوور " ____ لی ساک نے چنگھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔
" باس، میں نے ان کے خاتمہ کے لئے انتہائی شاندا[ر]

منصوبہ بندی کی اوور " ____ فرنیک نے رک رک کر کہا۔
" کیا منصوبہ بندی کی تھی۔ کھل کر بات کرو۔ تم بات کرتے کرتے
رک کیوں جاتے ہو اوور " ____ لی ساک نے حلق کے بل چیختے ہوئے
کہا، اور جواب میں فرنیک نے اپنے منصوبے کی تفصیل بتانی شروع
کر دی۔
" ویری گڈ پلاننگ ____ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب لوگ پہاڑی
چٹانوں کے نیچے دب کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ وکٹری فار جیوش اوور "
لی ساک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ واقعی فرنیک کی
منصوبہ بندی بے مثال تھی۔
" باس، لیکن نتیجہ بالکل الٹ نکلا ہے۔ وہ لوگ بچ کر نکل گئے
ہیں اور میرا آدمی اس کار سمیت تباہی کا شکار ہو گیا ہے اوور " ____
فرنیک نے دل گرفتہ لہجے میں کہا۔
" کیا ____ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ الٹ گیا ہے۔ تمہارا
آدمی تو براؤن کار میں تھا اوور " ____ لی ساک نے ہذیانی انداز میں
کہا۔
" میں بھی آخر تک یہی سمجھتا رہا۔ لیکن پھر جب پولیس وہاں پہنچی اور کار
میں سے لاشیں نکالنے کا کام شروع ہوا تو پھر مجھے اطلاع ملی کہ نیلی
کار سے صرف ایک لاش برآمد ہوئی ہے۔ اور وہ میرے
آدمی کلارنٹ کی تھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اس براؤن
کار میں پہلے نکل گئے تھے۔ جو میرے آدمی کی کار تھی۔ پولیس رپورٹ
کے مطابق جب کار تباہ ہوئی تو میرا آدمی اس کار کی عقبی سیٹوں کے

درمیان بے ہوش پڑا تھا۔ اور وہ بے ہوشی کے عالم میں ہی ختم ہو گیا
تھا اوور"۔۔۔ فرنیک نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا ہرگز ممکن نہیں۔ تمہارا آدمی بے ہوش
تھا اور کار تمہارے سامنے موڑ کاٹ کر دوڑتی رہی۔ کیا مطلب۔ کیا
کہہ رہے ہو تم اوور"۔۔۔ لی ساک نے یقین نہ آنے والے لہجے
میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آئی۔ جب مجھے اطلاع ملی تو میں
یہ اطلاع سن کر پاگل ہو گیا اور پھر میں نے فوراً اس پرائیویٹ اڈے پر
ریڈ کیا۔ وہاں وہ براؤن کار موجود تھی۔ اور وہاں مجھے پتہ چلا کہ وہ لوگ
حسب پروگرام چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ٹافو روانہ ہو گئے ہیں
نجانے یہ سب کچھ کیسے ہوا اوور"۔۔۔ فرنیک نے ڈوبتے ہوئے
لہجے میں کہا۔

"تمہاری رپورٹ ناقابل یقین ہے فرنیک۔ قطعی ناقابل یقین۔ لیکن
یہ عمران ایسا ہی آدمی ہے۔ ناممکن کو ممکن کر دینے والا۔ بہرحال ٹھیک
ہے اب ٹافو میں ہی اس کی قبر بنے گی اوور اینڈ آل"۔۔۔ لی ساک
نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس نے کارلس کو ٹرانسمیٹر بند کرنے کے لئے
اشارہ کیا اور کارلس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیسے لوگ ہیں۔ ہر طرف سے عجیب خبریں مل رہی ہیں۔ پہلے
وہ سکاٹ بلوٹن اور اب یہ عمران۔ بہرحال کچھ بھی ہو۔ انہیں آخر
مرنا ہی پڑے گا۔ کارلس فوراً جزیرہ ٹافو میں جوزف کو کال کرو"۔۔۔
لی ساک نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور کارلس کے ہاتھ تیزی

سے مصروف ہو گئے۔

"یس۔۔۔ جوزف اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد جوزف
کی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

"لی ساک کالنگ اوور"۔۔۔ لی ساک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور"۔۔۔ جوزف نے مؤدبانہ انداز میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"جوزف۔ عمران اور اس کے ساتھی فرنیک کو دھوکہ دے کر
جزیرہ ٹافو پہنچ رہے ہیں وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے آ رہے
ہیں۔ عمران کے ساتھ ایک عورت اور دو مرد ہیں۔ اور جہاں تک
اندازہ ہے۔ ناراک میں ان کا ایجنٹ رابرٹ برمن بھی ساتھ ہے۔
تم نے انہیں فوری طور پر کور کرنا ہے اوور"۔۔۔ لی ساک نے
تیز لہجے میں کہا۔

"رابرٹ برمن۔۔۔ کیا یہ وہی آدمی ہے جو اس سے قبل زیرو
سروس میں کام کرتا رہا ہے اوور"۔۔۔ جوزف نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہی ہے اوور"۔۔۔ لی ساک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر میں سمجھ گیا ہوں۔ وہ لازماً ٹافو پہنچ کر راگر کی خدمات
حاصل کرے گا۔ راگر اس کا بڑا گہرا دوست ہے اوور"۔۔۔ جوزف
نے کہا۔

"راگر۔۔۔ کس راگر کی بات کر رہے ہو۔ کیا وہ فشنگ کمپنی والا
اوور"۔۔۔ لی ساک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس۔۔۔ وہی راگر۔ ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر

رہیں۔ اب وہ کسی صورت بھی ٹاٹو پہنچ کر دوسرا سانس نہ لے سکیں گے
اوور "۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا۔

" انتہائی محتاط رہنا۔ یہ بے حد خطرناک اور حد سے زیادہ چالاک
لوگ ہیں اوور "۔۔۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

" آپ بالکل بے فکر رہیں باس۔ میں جلد ہی آپ کو دکٹری کال
دوں گا اوور "۔۔۔۔۔ جوزف کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔

" او۔ کے۔ اوور اینڈ آل "۔۔۔۔۔ لی ساک نے کہا۔ اور مائیک
کارلس کے حوالے کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

" کاش۔ یہ کمانڈر حارث بیمار نہ ہوتا تو میں اس سے معلومات
اگلوا کر اس کی لاش واپس کر دیتا۔ بہرحال لی ساک کے منہ سے
نوالہ چھیننا ان بزدل چوہوں کے بس میں نہیں ہے "۔۔۔۔۔ لی ساک
نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا مشین روم
کے بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔

طاقتور لانچ انتہائی تیز رفتاری سے سمندر میں آگے بڑھی
جا رہی تھی۔ انہیں پانامہ سے چلے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو گئے
تھے۔ لانچ خاصی جدید انداز میں بنی ہوئی تھی۔ لانچ کے اوپر ایک
چوڑا سا کیبن بنا ہوا تھا۔ جس کے چاروں طرف شیشے لگے ہوئے
تھے۔ جب کہ نیچے دو بڑے بڑے کمرے تھے۔ شیشے والے
کیبن کے اندر ہی انجن تھا۔ یہ انتظامات اس لئے کئے گئے تھے۔
تاکہ شدید بارش اور جھاڑیوں وغیرہ میں سے گزرتے ہوئے
لانچ میں بیٹھے ہوئے افراد محفوظ رہیں۔ تنویر یارکی کے ساتھ اس
کیبن میں بیٹھا ہوا تھا۔ سٹیرنگ مائیکل کے ہاتھ میں تھا اور وہ بڑے
ماہرانہ انداز میں لانچ چلا رہا تھا۔

" بلیو ڈریگن سے ہمارے دو مسئلے تو حل ہو جائیں گے۔ ایک وہ
شارک مچھلیوں والا اور دوسرا نرکلوں کے جنگل کا۔ اب اگر ہمیں خطرہ

"ہو سکتا ہے تو صرف رونیڈو گروپ سے ہی ہو سکتا ہے" ـــــ یا
نے پاس بیٹھے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بس ہمارا سفر جاری رہنا چاہیئے" ـــــ
تنویر نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ بہت خطرناک گروپ ہے سکاٹ بلوٹن۔ آگے پورے ع
میں ان کا ہولڈ ہے۔ اور ان کے پاس انتہائی جدید ترین اسلحہ۔
لیکن مجھے امید ہے میں رونیڈو کو قائل کر لوں گی۔ وہ ہمیں کچھ
گا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ یہودی ہونے کے باوجود لی
کا دشمن ہے" ـــــ یارکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"دیکھو میں تمہیں ایک بات بتا دوں۔ تم نے کسی کے سامنے
کا نام نہیں لینا۔ یہ انتہائی خفیہ مشن ہے۔ اس لئے تم اور جل
مرضی آئے کہتی رہو۔ لیکن لی ساک کا نام نہیں آنا چاہیئے" ـــــ
نے سخت لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی۔ بے فکر رہو باس" ـــــ
یارکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بھی اس کے اس انداز پہ
دیا۔
"باس۔ نرکل جنگل آنے والا ہے" ـــــ اچانک مائیکل
کہا اور یارکی اور تنویر چونک کر سیدھے ہو گئے۔ دور انہیں
میں دور دور تک پھیلے ہوئے دھبے نظر آ رہے تھے۔ لانچ ا
تیز رفتاری سے ان دھبوں کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ کہ اچا
ایک تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے لانچ

قریب ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور لانچ یک لخت پانی سے اوپر فضا
میں اچھلی اور پھر ایک دھماکے سے واپس پانی پہ گری لیکن اب
اس کا انجن بند ہو چکا تھا۔
"یہ کیا ہوا ہے" ـــــ تنویر یارکی اور مائیکل کے حلق سے بے اختیار
نکلا۔
"اوہ۔ ہمیں گھیرا جا رہا ہے" ـــــ اچانک مائیکل نے چیختے ہوئے
کہا اور پھر تنویر اور یارکی نے دیکھا کہ نرکل کے جنگل سے چار تیز رفتار
لانچیں نکلیں اور تیر کی طرح ان کی لانچ کی طرف بڑھنے لگیں۔ قریب
آ کر وہ دو اطراف میں بٹ گئیں۔ تنویر خاموش کھڑا ان لانچوں کو
آتے دیکھ رہا تھا۔
"اوہ۔ یہ تو رونیڈو کی لانچیں ہیں۔ ان پہ اس کا مخصوص نشان موجود
ہے۔ لیکن یہ یہاں کیسے پہنچ گئے" ـــــ یارکی نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔ تنویر نے کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش کھڑا تھا۔
چاروں لانچیں ان کے قریب آ کر رک گئیں اور پھر چار لمبے
تڑنگے مشین گنوں سے مسلح افراد اچھل کر ان کی لانچ پہ چڑھ آئے۔
دوسرے لمحے شیشے کے کیبن کا دروازہ کھلا اور دو مسلح افراد اندر
آ گئے جبکہ دو باہر ہی رک گئے تھے۔
"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو۔ تم اب ہمارے قیدی ہو" ـــــ آگے
آنے والے ایک درشت چہرے والے نے چیختے ہوئے
کہا۔
"میں یارکی ڈیوک ہوں۔ کہاں ہے رونیڈو" ـــــ اچانک

یارکی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہے۔ ہم تمہیں رونیڈو کے حضور ہی پیش کریں گے۔ لیکن اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر تمہاری لاشیں ہی وہاں پہنچیں گی" ـــــ آنے والے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تمہیں ہمارے متعلق کیسے پتہ چلا" ـــــ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس وقت تم پانامہ سے چلے تھے ہمیں اُسی وقت اطلاع مل گئی تھی۔ بلیک ٹریک پر اگر کوئی نئی مچھلی بھی آجائے تو ہمیں اس کی اطلاع مل جاتی ہے۔ ویسے تو ہم تمہارا استقبال نرکل کے جنگلوں کے پار کرتے لیکن یارکی کی ڈیوک کی وجہ سے ہمیں اتنی دور آنا پڑا ہے" ـــــ اس نوجوان نے جواب دیا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"تم بے فکر رہو۔ رونیڈو میرا دوست ہے" ـــــ یارکی نے جلدی سے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"او۔ کے۔ دیکھ لیتے ہیں" ـــــ تنویر نے کہا اور اطمینان سے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہاری لانچ کے انجن ہم نے الفلیکٹر کے ذریعے فیل کر دیئے ہیں۔ اس لئے اب تمہاری لانچ کو ہماری لانچ کھینچ کر لے جائے گی۔ اگر تم وعدہ کرو کہ کوئی غلط حرکت نہیں کرو گے تو میں تمہیں گرفتار کرنے کی بجائے ویسے لے چلتا ہوں" ـــــ اس نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ہم کوئی غلط حرکت نہ کریں گے" ـــــ یارکی نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ڈوما۔ تم یہیں رکو گے۔ اگر یہ ذرا بھی حرکت کریں تو بے شک انہیں بھون ڈالنا" ـــــ نوجوان نے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد ان کی لانچ کو ایک اور لانچ کے عقبی حصے سے باندھ دیا گیا اور پھر دو لانچیں ان کے دائیں بائیں چلنے لگیں جب کہ ایک لانچ آگے انہیں کھینچ رہی تھی اور چوتھی لانچ ان کے عقب میں تھی۔ تنویر خاموش اور مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ اُسے مطمئن دیکھ کر یارکی کو بھی اطمینان ہو گیا۔ مائیکل اب بھی سٹیرنگ پر ہی تھا لیکن وہ اب صرف کشتی کا رخ صحیح رکھنے کے لئے سٹیرنگ گھما رہا تھا۔

ان کی لانچ اب نرکلوں کے جنگل کے درمیان ایک تنگ سے راستے سے گزر رہی تھی۔ اور اس جنگل میں داخل ہوتے ہی دائیں بائیں والی لانچیں بھی ان سے آگے پہنچ چکی تھیں۔ یہ راستہ اس قدر تنگ تھا کہ لانچوں کی رفتار نہ ہونے کے برابر ہو گئی تھی۔ تنویر خاموش بیٹھا اس جنگل کو دیکھ رہا تھا۔

تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد یہ جنگل ختم ہو گیا۔ اور پھر انہیں دور سے ایک چھوٹا سا جزیرہ نظر آنے لگا۔ جس پر درختوں کی بہتات تھی۔

"یہ جزیرہ رونیڈو کا ایک اڈہ ہے۔ ایسے بے شمار اڈے اس سارے راستے پر پھیلے ہوئے ہیں" ـــــ یارکی نے کہا۔

"اب آگے بھی نرکلوں کا کوئی جنگل ہے"۔۔۔۔ تنویر نے پوچھا

"نہیں۔ آگے صرف سمندر ہے"۔۔۔۔ یارکی نے جواب دیا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی لانچ جزیرے کے ساحل پر پہنچ گئی۔ وہاں اس وقت دس مسلح افراد کھڑے ہوئے تھے۔

"چلو نیچے اترو۔ باس تمہارے استقبال کے لئے یہاں خود چل کر آیا ہے"۔۔۔۔ لانچ رکتے ہی اس مسلح آدمی ڈوما نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

اور چند لمحوں بعد وہ تینوں مسلح افراد کے حصار میں چلتے ہوئے جزیرے کے اندر کی طرف بڑھتے گئے۔ گھنے درختوں کے درمیان ایک کھلی جگہ پر لکڑی کا ایک بہت بڑا کیبن بنا ہوا تھا جس کے کھلے دروازے کے باہر ایک گینڈے جیسے جسم والا آدمی کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر سرخ رنگ کا چست لباس تھا۔ اس کا سر گنجا تھا۔ اور چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔

"یہ سرخ لباس والا رونیڈو ہے۔ اس سارے علاقے کا کنگ۔ سارے سمگلر اسے کنگ رونیڈو کہتے ہیں"۔۔۔۔ یارکی نے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے تنویر سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"خوش آمدید مس یارکی ڈیوک۔ آج کا دن تو میرے لئے انتہائی خوش قسمت ہے کہ مجھے اپنے اڈے پر مس یارکی ڈیوک سے ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا ہے"۔۔۔۔ رونیڈو نے

بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"شکریہ رونیڈو"۔۔۔۔ یارکی نے مسکرا کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے دوست سکاٹ بلوٹن ہیں۔ اور یہ مائیکل گرین ہے"۔۔۔۔ یارکی نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔۔۔۔ تو یہ صاحب ہیں سکاٹ بلوٹن۔ جس کی تعریفیں لی ساک کر رہا تھا"۔۔۔۔ رونیڈو نے غور سے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر رونیڈو کے منہ سے لی ساک کا نام سن کر چونک پڑا۔

"لی ساک۔۔۔۔ وہ کون ہے"۔۔۔۔ تنویر نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میرا ایک دوست ہے۔ بہرحال آؤ اندر۔ مس یارکی میری بہت معزز مہمان ہے۔ اس لئے میں نے تم لوگوں کے لئے دعوت کا خصوصی انتظام کیا ہے"۔۔۔۔ رونیڈو نے مڑ کر کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کے اعصاب کچھ سے گئے۔ لیکن اس نے کندھے جھٹکے اور اندر داخل ہو گیا۔ یارکی کے چہرے پر۔۔۔۔ بھی فکرمندی کے آثار نمایاں تھے۔

کیبن اندر سے کافی بڑا تھا۔ درمیان میں ایک میز موجود تھی جس پر شراب کی بوتلیں چنی ہوئی تھیں۔ ان کے اندر جاتے ہی چار مسلح آدمی بھی اندر آ گئے۔ اور ایک سائیڈ پر کھڑے ہو گئے۔

"تم نے ہماری لانچ کے انجن کیوں فیل کئے تھے رونیڈو" ـــــ تنویر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ مجھے معلوم تھا کہ بلیو ڈریگن میں ایسے آلات موجود ہیں جو پلک جھپکنے میں میری لانچیں اڑا سکتے تھے۔ لیکن انجن فیل ہو جانے کے بعد سارا سسٹم ہی فیل ہو گیا اور تم لوگ اطمینان سے یہاں پہنچ گئے۔ ویسے مسٹر سکاٹ بلوٹن تمہارا کیا خیال تھا کہ تم بلیک ٹر پر سفر کر کے جزیرہ ٹارجن پہنچ جاؤ گے اور پھر وہاں سے کمانڈر جا کو نکال کر لے جاؤ گے۔ نہیں۔ یہ تمہاری حماقت تھی مسٹر سکاٹ۔ تمہیں شاید یارکی اور اس چوہے مائیکل نے ہی بتایا ہو گا کہ لی سا اور رونیڈو کے درمیان اختلافات ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں ہمارے یہ اختلافات ذاتی ہیں۔ یہودی کاز کے لئے ہم ایک ہیں۔ اور یہ بھی سن لو کہ اب تمہاری اور اس مائیکل کی لاشیں تحفے طور پر لی ساک کو بھیجی جائیں گی اور مس یارکی ڈیوک کو واپس اس باپ کی خدمت میں روانہ کر دیا جائے گا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ سے پہلے تم اچھی طرح کھا پی لو تاکہ مس یارکی ڈیوک کو یہ گلہ نہ ہو کہ کے دوستوں کی عزت افزائی نہیں کی گئی" ـــــ رونیڈو بڑے کھلے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ ساری تفصیل لی ساک نے بتائی ہے" ـــــ تنویر نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے مجھے کال کیا تھا۔ اب مزید سوالات بند کرو کھانا پینا شروع کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ میری قوت برداشت جواب

جائے" ـــــ رونیڈو نے اس بار انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"رونیڈو ـــــ یہ زیادتی ہے" ـــــ یارکی نے احتجاج کرنے والے انداز میں کہا۔

"خاموش رہو۔ میں ڈیوک کی وجہ سے تمہیں بھی برداشت کر رہا ہوں۔ ورنہ تم نے جس طرح یہودی دشمنوں کا ساتھ دیا ہے۔ میں تمہاری بھی بوٹیاں اڑا دیتا" ـــــ رونیڈو نے چیخ کر جواب دیا۔

"دیکھو رونیڈو۔ میں تم سے الجھنا نہیں چاہتا۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم صرف تماشہ دیکھو اور ہمیں آگے جانے دو" ـــــ تنویر کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

"اوہ۔ واقعی جاندار آدمی ہو۔ جو اس ماحول میں بھی رونیڈو سے یسی بات کرنے کی ہمت کر رہے ہو" ـــــ رونیڈو نے زہرخند لہجے میں کہا۔

"لیکن میں نے تو سنا تھا کہ رونیڈو بڑا بہادر آدمی ہے۔ مرد میدان ہے۔ لیکن تم تو بزدلوں سے بھی بدتر ہو۔ کہ اپنے مسلح افراد کا گھیرا ال کر رعب جمانے کی کوشش کر رہے ہو" ـــــ تنویر نے منہ اتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا تم حقیر چوہے۔ تم رونیڈو کو بزدل کہہ رہے ہو" ونیڈو کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا اور سانپ جیسی آنکھوں ے شعلے سے نکلنے لگے۔

"ہونہہ ـــــ میرے پاس اس سے آدھے بھی آدمی ہوتے تو میں تم سے دہ غصہ دکھا سکتا تھا۔ اگر تم اپنے آپ کو کچھ سمجھتے ہو۔ تو میرا چیلنج

ہے تمہیں کہ اپنے بازو آزما کر دیکھ لو" ——— تنویر نے حقارت بھرے
انداز میں کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔

" تو تم میرے ہاتھوں مرنا چاہتے ہو۔ ایسے ہی سہی۔ مجھے تمہاری
ہڈیاں توڑ کر خوشی ہوگی" ——— رونیڈو نے چیختے ہوئے کہا۔ اور
پھر وہ بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح تنویر کی طرف بڑھنے لگا۔

" رونیڈو ——— رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک۔ رک جاؤ" ——— یارکی
نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" خاموش لڑکی" ——— رونیڈو نے انتہائی بپھرے ہوئے
لہجے میں کہا۔

" ارے ارے۔ یہیں لڑنا چاہتے ہو۔ اس تنگ سے کیبن
میں۔ باہر چلو کھلے میدان میں" ——— تنویر نے قدرے خوف زدہ
انداز میں کہا۔ اور اس طرح پیچھے ہٹنے لگا جیسے رونیڈو کے جارحانہ
انداز سے خوف زدہ ہو گیا ہو۔

" ہا ——— ہا ——— ابھی سے ڈر رہے ہو چوہے کی اولاد
ابھی تو رونیڈو کے ہاتھ بھی حرکت میں نہیں آئے" ——— رونیڈو
کے حلق سے نکلنے والے زوردار قہقہے سے کیبن گونج اٹھا۔

" مم ——— مم ——— میرا مطلب تھا باہر تو چلو" ——— تنویر
اور زیادہ خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل پیچھے ہٹتا جا رہا
تھا۔

" باہر تم کون سا تیر مار لو گے مجھ" ——— رونیڈو نے انتہائی
طنزیہ انداز میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اسی

طرح تنویر یک لخت اپنی جگہ سے اچھلا اور آگے بڑھتا ہوا رونیڈو بُری
طرح ٹکراتا ہوا الٹ کر شراب کی بوتلوں سے بھری ہوئی میز پر جا گرا۔
تنویر اچھل کر اس کے چٹان جیسے سینے پر بڑے بھرپور انداز میں لگ
مار کر ساتھ ہی قلابازی کھا گیا اور دوسرے لمحے وہ کیبن کے
دروازے میں کھڑا تھا۔ قلابازی کھا کر دروازے کی طرف جاتے
ہوئے وہ ایک مشین گن بردار سے مشین گن بھی چھین لینے میں کامیاب
ہو چکا تھا۔ اور اس کے خوفزدہ انداز میں پیچھے ہٹنے کا مقصد ہی یہی
تھا کہ وہ اس جگہ پہنچ جانا چاہتا تھا جہاں سے وہ رونیڈو کو الٹا کر
مشین گن چھین سکے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا مشین گن
کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔ گولیوں کی بوچھاڑ
چار مسلح افراد کے ساتھ ساتھ میز سے ٹکرا کر اٹھتے ہوئے رونیڈو
کو بھی چاٹ گئی۔

" گنیں لے کر باہر آؤ" ——— تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور
دوسرے لمحے اس نے باہر کی طرف رخ کیا اور ایک بار پھر مشین گن
تڑانے لگی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر نے چھلانگ لگائی اور بجلی کی سی
تیزی سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے جوابی
فائرنگ سے کیبن کے دروازے کے پرخچے اڑ گئے۔ تنویر نے
درخت کی اوٹ لیتے ہی ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ اور اس بار باہر موجود
تینوں افراد چیختے ہوئے چھپکلیوں کی طرح زمین پر آ گرے۔ اسی لمحے
دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" جلدی باہر آ جاؤ" ——— تنویر نے چیخ کر یارکی اور مائیکل سے کہا۔

اور پھر دوڑتا ہوا قریب ہی ایک جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے دور سے تین مسلح افراد کو دوڑ کر آتے ہوئے دیکھا وہ پاگلوں کے سے انداز میں دوڑے چلے آ رہے تھے کہ یک لخت فضا تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھی۔ اور وہ تینوں ہی الٹ کر نیچے گرے اور بری طرح پھڑکنے لگے۔ یہ فائرنگ کیبن کے اندر سے ہی کی گئی تھی۔ اور تنویر ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ اب جزیرے پر خاموشی چھا گئی تھی۔ اُسی لمحے یارکی باہر آ گئی۔

"باہر سب ختم ہو گئے" ـــــ یارکی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے فائر کیا تھا اندر سے" ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ روشندان سے مائیکل نے فائر کھولا تھا۔ رونیلڈو ابھی زندہ ہے" ـــــ یارکی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ مائیکل سے کہو اسے گھسیٹ کر باہر لے آتے" تنویر نے چونک کر کہا۔

"میں لے آیا ہوں اسے" ـــــ مائیکل کی آواز سنائی دی۔ وہ واقعی رونیلڈو کا بازو پکڑے اُسے گھسیٹتا ہوا باہر لے آ رہا تھا۔ رونیلڈو کی ناف کے نیچے گولیاں لگی تھیں۔ اور اس کی آنتیں باہر آ گئی تھیں۔ لیکن اس کا ڈھول نما سینہ ابھی تک پھول پچک رہا تھا۔ تنویر نے آگے بڑھ کر رونیلڈو کی پسلیوں پر زوردار لات ماری تو رونیلڈو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے کراہتے ہوئے اٹھنے

کی کوشش کی لیکن پھر دھم سے نیچے گر پڑا۔

"گگ ـــــ کاش میں تمہاری لانچ وہیں سمندر میں ہی تباہ کر دیتا۔ تم میری توقع سے زیادہ خطرناک آدمی ہو" ـــــ رونیلڈو نے رک رک کر کہا۔

"سنو رونیلڈو۔ میری اب بھی تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں تمہارا علاج بھی کر سکتا ہوں اور تمہیں ٹھیک بھی کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ تم مجھے وہ پاس ورڈ بتا دو جس سے میں بغیر کسی رکاوٹ کے بلیک ٹریک پاس کر جاؤں" ـــــ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم بلیک ٹریک کراس نہیں کر سکتے۔ کبھی نہیں کر سکتے۔ کبھی نہیں کر سکتے تم" ـــــ رونیلڈو نے اپنی طرف سے چیخنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے تنویر کی مشین گن سے شعلے نکلے۔ اور رونیلڈو کا جسم ایک بار زور سے پھڑکا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

"چلو یارکی ـــــ ہمارا یہاں کافی وقت ضائع ہو گیا ہے" ـــــ تنویر نے یارکی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس طرح تیزی سے ساحل کی طرف بڑھنے لگا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"تم حیرت انگیز آدمی ہو۔ بالکل مختلف رونیلڈو کے اڈے میں مسلح افراد کے گھیرے میں رونیلڈو اور اس کے ساتھیوں کا قتل اس صدی کا حیرت انگیز کارنامہ ہے" ـــــ یارکی نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"یارکی ـــــ یہ لوگ چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ یقین کرو انتہائی چھوٹی۔ میں

اگر چاہتا تو وہیں ان سے الجھ جاتا۔ لیکن میں نے سوچا کہ چلو فاصلہ ہی
طے ہوتا ہے۔ ہونے دو "۔۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔ اور یارکی
اس طرح سر ہلانے لگی جیسے وہ تنویر کی بات پر ایمان لے آئی ہو۔ مائیکل
ان کے پیچھے چل رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ گئے۔ جہاں
ان کی لانچ کے ساتھ چار اور لانچیں بھی موجود تھیں۔

" اب ہماری لانچ تو بیکار ہو گئی ہے۔ اب ان کی لانچ میں ہی آگے
بڑھنا ہوگا "۔۔۔۔۔۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" نہیں ماسٹر ۔۔۔۔۔۔ میں اسے ٹھیک کر لوں گا۔ لیکن ایک گھنٹہ
لگ جائے گا "۔۔۔۔۔۔ مائیکل نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔۔۔۔۔۔ لیکن ایک گھنٹہ تو زیادہ ہے۔ ایک گھنٹہ ضائع
کرنے کی کیا ضرورت ہے "۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

" نہیں ۔۔۔۔۔۔ اگر ایک گھنٹے میں ہماری لانچ ٹھیک ہو جاتی ہے
تو یہ برا سودا نہیں ہے۔ ہماری لانچ ان سے زیادہ طاقتور ہے
اس سے فاصلہ جلد طے ہو جائے گا "۔۔۔۔۔۔ یارکی نے کہا۔

" اوکے۔ پھر ٹھیک کر دو۔ لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے "۔۔۔۔۔۔
تنویر نے کہا۔

اور مائیکل سر ہلاتا ہوا لانچ پر چڑھ گیا۔

" میرا خیال ہے ہمیں اس کیبن کی مکمل تلاشی لینی چاہیئے۔ ہو
سکتا ہے ہمارے مطلب کی کوئی چیز مل جائے "۔۔۔۔۔۔ تنویر نے
کہا۔

" کس قسم کی چیز "۔۔۔۔۔۔ یارکی نے چونک کر پوچھا۔

" کوئی ایسا ٹرانسمیٹر جس پر کوئی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ ہو "۔۔۔۔۔۔
تنویر نے کہا۔

" تو اس کو کیا کرو گے۔ ٹرانسمیٹر تو ہماری لانچ پر بھی ہے "۔۔۔۔۔۔
یارکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" لیکن ہمیں رونیلڈ گروپ کی فریکوئنسی کا تو علم نہیں ہے۔ تم یہیں
ٹھہرو۔ میں چیکنگ کر کے ابھی آتا ہوں "۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور
تیزی سے واپس کیبن کی طرف مڑ گیا۔

سرخ رنگ کی کار تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ایک فراخ سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ جزیرہ ٹافو کی مین روڈ تھی۔ اور اس پر خاصی تعداد میں رنگ برنگی کاریں دوڑ رہی تھیں۔ سڑک کے دونوں اطراف میں اونچی اونچی شاندار عمارتیں بنی ہوئی تھیں۔ سرخ رنگ کی کار کے سٹیرنگ پر ایک صحت مند نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ یونانی خدوخال اور کاندھوں تک لہراتے ہوئے سنہرے بالوں نے اس کی مردانہ وجاہت کو بے حد اجاگر کر رکھا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر سیاہ بالوں اور تیکھے نقوش والی ایک خوب صورت لڑکی بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا اور وہ بڑے اطمینان سے رسالے کی تصویریں دیکھنے میں مصروف تھی۔

"ڈیسی ——— وہ تمہارا رابرٹ برمن پھر تم سے ملنے آ رہا ہے"

نوجوان نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے کہا۔

"رابرٹ برمن" ——— لڑکی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— وہی رابرٹ برمن۔ جو تمہیں دیکھتے ہی اپنا دماغ ماؤف کر بیٹھتا ہے" ——— نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ احمق ہے راگر۔ جب اُسے معلوم ہے کہ میں تمہاری دوست ہوں تو اُسے ایسی بات سوچنے کا حق ہی نہیں بنتا" ——— ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہی تو وہ کہتا ہے کہ راگر نے میدان مار لیا ہے" ——— نوجوان نے قہقہہ مار کر ہنستے ہوئے کہا۔ اور ڈیسی بھی بڑے مترنم انداز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"وہ اب کیوں آ رہا ہے" ——— ڈیسی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"بتایا تو یہ ہے کہ تم سے ملنے آ رہا ہے۔ کہہ رہا تھا کہ بس اچانک بے چین ہو گیا ہے" ——— راگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ بکواس ——— تم خواہ مخواہ مجھے تنگ کر رہے ہو۔ اسے میری طبیعت کا اچھی طرح اندازہ ہے۔ کہ جب میں کسی کا ہاتھ پکڑ لیتی ہوں تو پھر ہمیشہ اُسی کی وفادار رہتی ہوں" ——— ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس بات کا تو اُسے افسوس ہے کہ تم نے اس کی بجائے میرا ہاتھ کیوں پکڑ لیا ہے" ——— راگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ تو میرے دل کی مرضی ہے" ——— ڈیسی نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ پھر تو تمہارے دل سے ڈرنا چاہیئے۔ کل تمہارے دا
کی مرضی کسی اور طرف کو گھوم گئی تو بے چارہ راگر بھی ٹھنڈی آہیں
بھرتا رہ جائے گا"۔۔۔۔ راگر نے کہا۔ اور ڈیسی ایک بار پھر ہنس
پڑی۔

اُسی لمحے راگر نے کار موڑی اور پھر ایک چھوٹی سی عمارت کے
گیٹ پر روک دی۔ ڈیسی بھی چونک کر اس عمارت کو دیکھنے لگی
راگر نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو پھاٹک کھل گیا اور
کار اندر لیتا گیا۔

"اس بار وہ پوری فورس لے کر آیا ہے۔ کہتا ہے ڈیسی کو زبرد
اغوا کر کے لے جاؤں گا"۔۔۔۔ راگر نے کار پورچ میں روکتے ہ
کہا۔ اور ڈیسی نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے کونین کی کڑوی گو
کے حلق میں اتر گئی ہو۔

"میں اس کا منہ نوچ لوں گی۔ اس کی یہ جرأت"۔۔۔۔ ڈیسی
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔

"ارے ارے۔ فار گاڈ سیک۔ ایسا نہ کرنا۔ ورنہ اس کے
آئے ہوئے مہمان کیا کہیں گے کہ ہم اتنے بدتمیز ہیں"۔۔۔۔ راگ
نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"مہمان۔۔۔۔ کون مہمان"۔۔۔۔ ڈیسی نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ بس اچانک اس کا فون آیا تھا کہ وہ اپنے
مہمانوں کے ساتھ آ رہا ہے"۔۔۔۔ راگر نے سر ہلاتے ہوئے
اور تیزی سے برآمدہ کراس کر کے درمیانی راہداری میں بڑھت

یسی بھی اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔
یہاں رابرٹ برمن کے ساتھ ایک دلکش عورت اور تین مرد بیٹھے ہوئے
تھے۔

"اوہ راگر۔ آؤ آؤ۔ ہمیں تمہارا ہی انتظار تھا"۔۔۔۔ رابرٹ برمن
نے چونک کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ عورت
اور دو مرد اٹھ کھڑے ہوتے جب کہ ایک آدمی اُسی طرح اطمینان
سے بیٹھا رہا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اور چہرے سے ایسے محسوس
ہو رہا تھا جیسے وہ گہری نیند سو رہا ہو۔ اور راگر اور ڈیسی حیرت سے
اُسے دیکھنے لگے۔

"پرنس۔۔۔۔ مسٹر راگر آ گئے ہیں"۔۔۔۔ رابرٹ برمن نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"آ گئے ہیں۔ واہ۔ مجھے بھی بڑی بھوک لگی ہوئی تھی۔ کہاں ہیں۔
لیکن قیمہ بھرا ہونا چاہیئے۔ برگر میں"۔۔۔۔ اس آدمی نے بڑبڑا کر آنکھیں
کھولتے ہوئے بڑے احمقانہ انداز میں کہا۔ اور پھر یوں ادھر ادھر دیکھنے
لگا جیسے کسی کو تلاش کر رہا ہو

"برگر نہیں راگر۔ مسٹر راگر"۔۔۔۔ رابرٹ برمن نے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔ یعنی راگ الاپنے والا۔ بہت خوب۔ تو یہاں بھی راگ
الاپنے والے یعنی راگر موجود ہوتے ہیں۔ کون سا راگ سنائیں گے ملہار
یا درپت"۔۔۔۔ اس آدمی نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تمیز ہے بات کرنے کی"۔۔۔۔ یک لخت ڈیسی نے انتہائی
غصیلے لہجے میں کہا اور وہ پرنس اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ڈیسی کو

دیکھنے لگا۔ جیسے زندگی میں پہلی بار کسی عورت کو دیکھ رہا ہو۔

"یہ مس ڈیسی ہیں راگر کی دوست "——— رابرٹ برمن نے کہا

"ڈیسی ——— واقعی دیسی گھی کی طرح خالص ہیں "——— پرنس نے کہا۔

"پرنس ——— ہوش میں رہ کر بات کرو۔ ہم مسٹر راگر کے مہمان ہیں "——— یک لخت پاس کھڑی عورت نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا

"اوہ اچھا اچھا۔ مہمانوں کو تو واقعی دیسی گھی ہی ملنا چاہیئے۔ یہ مسٹر راگر واقعی با ذوق میزبان لگتے ہیں"——— پرنس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ——— یہ کیا تماشہ ہے "——— راگر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔ وہ اب تک کھڑا مسلسل ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ لیکن شاید اب بات اس کی برداشت سے باہر ہوگئی تھی ۔

"محسوس نہ کرو راگر——— پرنس کی عادت ہی ایسے مذاق کرنے کی ہے "——— رابرٹ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

ویسے اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اُسے بھی عمران کا یہ بے موقع مذاق پسند نہیں آیا تھا۔

"اوہ۔ آپ شاید ناراض ہو گئے ہیں۔ مسٹر برگر۔ اوہ سوری مسٹر راگر دراصل جب بھی میں ہوائی جہاز میں سفر کروں۔ میرا ذہن کچھ الٹ پلٹ ہو جاتا ہے۔ مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں"——— عمران نے یک لخت سنجیدہ ہو کر راگر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میری ایک بات سن لیجیئے۔ مسٹر پرنس۔ میں ایسے مذاق کا عادی نہیں ہوں۔ رابرٹ برمن میرا پرانا دوست ہے۔ اس وجہ سے میں نے اب تک آپ کی باتیں برداشت کی ہیں۔ لیکن آپ آئندہ محتاط رہیئے" راگر نے بڑی بے دلی سے مصافحہ کرتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"جی بہت بہتر"——— عمران نے بڑے سعادت مندانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ان کے ساتھی ہیں مس جولیانا فٹز واٹر۔ مسٹر صدیقی اور مسٹر خاور" رابرٹ برمن نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور راگر نے ان سے مصافحہ تو کیا لیکن صاف نظر آرہا تھا کہ اس کا موڈ بُری طرح آف ہو چکا ہے۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ڈیسی بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ اس کے چہرے پر بھی کھچاؤ کے آثار نمایاں تھے۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی دوبارہ اس طرح آنکھیں بند کر لی تھیں کہ جیسے اس نے اب آنکھیں نہ کھولنے کا عہد کر لیا ہو۔

"رابرٹ——— مجھے انتہائی ضروری کام سے جانا ہے۔ اس لئے جو بات ہے وہ ذرا جلدی بتا دو"——— راگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ بے شک ضروری کام پر چلے جائیں لیکن دیسی گھی کو ہمارے پاس چھوڑ جائیں بڑا عرصہ ہوا ہے دیسی گھی کی شکل ہی نہیں دیکھی جدھر دیکھو بناسپتی یا پھر آئل ہی نظر آتا ہے "——— عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے بڑے میٹھے لہجے میں کہا۔

"یوشٹ اپ نانسنس۔ بنجانے کیا بکواس کرتے چلے جا رہے ہو"
راگر یک لخت ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے
سرخ بھبھوکا ہو گیا تھا۔ اور رابرٹ برمن اس طرح ہونٹ کاٹ رہا تھا
جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ اب کیا کہے اور کیا نہ کہے۔

"مسٹر راگر۔ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ زیادہ غصہ دکھانے کی ضرورت
نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری فشنگ کمپنی کے ٹرالر یہاں
منشیات کی سمگلنگ کرتے ہیں۔ لیکن تم رابرٹ برمن کے دوست ہو
اس لئے تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارے معاملات میں کوئی مداخلت نہیں
کروں گا۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ اگر میں نارکوٹکس سپیشل ایجنسی کے ہیڈ
باپ کو ایک کال کر دوں تو تم دوسرے روز سڑکوں پر بھیک مانگتے
نظر آؤ گے"۔۔۔۔ عمران نے یک لخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
اور راگر کا چہرہ یک لخت بدل گیا وہ اس طرح عمران کو آنکھیں پھاڑ
پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو۔ ڈیسی اور رابرٹ
برمن بھی سخت حیرت زدہ نظر آنے لگے تھے۔

"کک۔۔۔ کک۔۔۔ کون ہو تم"۔۔۔۔ راگر نے بری طرح ہکلاتے
ہوئے کہا۔

"رابرٹ برمن کا دوست ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اور راگر اس طرح کرسی پر بیٹھ گیا جیسے اس کے جسم سے روح
نکل چکی ہو۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں یہ کام کرتا ہوں
کیا رابرٹ نے کہا ہے"۔۔۔۔ راگر کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔

"رابرٹ بیچارے کو تو بہت سی باتوں کا علم نہیں ہے۔ تم اس
بات کو چھوڑو۔ صرف اتنا بتاؤ کہ تمہارا ٹرالر جزیرہ ٹارجن کے قریب سے
کب گزرے گا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"جزیرہ ٹارجن۔۔۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔۔۔۔ راگر نے
چونک کر پوچھا۔

"جو بات میں نے پوچھی ہے۔ اس کا جواب دو۔ دیکھو اگر تم یہ سوچ
رہے ہو کہ مجھے کوئی ڈاج دو گے تو اس بات کو ذہن سے نکال دو۔
مجھے واقعی تمہارے بزنس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اپنے ساتھیوں
سمیت صرف اس ٹرالر پر سوار ہو کر جزیرہ ٹارجن کے قرب و جوار کی سیر
کرنا چاہتا ہوں اور بس"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"سوری۔ نہ میں منشیات کا دھندہ کرتا ہوں۔ اور نہ میرا کوئی ٹرالر
جزیرہ ٹارجن کے قریب جاتا ہے۔ میرا بزنس تو صرف فشنگ کا ہے۔
اور آئی۔ ایم سوری۔ تم لوگ فوراً یہ عمارت خالی کر دو"۔۔۔۔ یک لخت
راگر نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ایک طرف پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی زور سے بج
اٹھی۔ اور راگر نے چونک کر ایک بار ٹیلی فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور
اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ راگر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"راگر۔۔۔ میں جوزف ڈارٹ بول رہا ہوں۔ جوزف ڈارٹ۔ میرے خیال
میں تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک
انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔ اور راگر کے چہرے پر انتہائی

حیرت کے آثار ابھر آئے۔

"ہاں ۔۔۔ جانتا ہوں۔ لیکن ۔۔۔۔۔۔" ۔۔۔ راگر نے حیرت بھر
لہجے میں کہا۔

"میں چاہتا تو تمہاری اس عمارت کو بموں سے اڑا دیتا۔ جس میں تم
اس وقت میرے دشمنوں کے ساتھ موجود ہو۔ ان دشمنوں کو جنہیں
تمہارا دوست رابرٹ بومن اپنے ساتھ لے کر آیا ہے۔ لیکن میں نے
اور تم نے یہیں رہنا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تم دریا میں رہ کر
مگر مچھ سے بیر پالنے کی کوشش نہ کرو گے۔ اس لئے میں نے تمہیں
فون کیا ہے کہ تم فوراً میرے دشمنوں کو اس عمارت سے باہر نکال د
اور سن لو۔ اگر تم نے پانچ منٹ کے اندر ایسا نہ کیا تو یہ پوری عمار
تنکوں کی طرح فضا میں بکھر جائے گی۔ صرف پانچ منٹ کی مہلت دے
رہا ہوں اور اسے میری طرف سے انعام سمجھنا۔ گڈ بائی" ۔۔۔ دو
طرف سے اتنے زور سے چیختے ہوئے کہا گیا کہ رسیور سے نکل
والی آواز سارے کمرے میں بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

راگر کی حالت کال سن کر انتہائی عجیب نظر آنے لگی۔

"صدیقی ۔۔۔ خاور۔ ہری اپ" ۔۔۔ عمران نے یک لخت ا
ساتھ بیٹھے ہوئے صدیقی اور خاور سے کہا اور وہ دونوں اٹھ کر بج
کی سی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ رابرٹ یہ کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ راگر نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ کچھ نہیں ہوگا" ۔۔۔ عمران نے مسکرا

ہوئے کہا۔

اور پھر چند لمحے بھی نہ گزرے تھے کہ صدیقی اور خاور واپس اندر
داخل ہوئے تو ان کے کاندھوں پر دو آدمی بے ہوشی کے عالم میں
لدے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو نیچے فرش پر پٹخ دیا۔

"ان کی تلاشی لو۔ ان میں سے کسی کے پاس وائرلیس کنکشن پیس ہے"
عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔ تو صدیقی اور خاور دونوں نے
جھک کر ان بے ہوش افراد کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ان کے سروں
پر خاصے گہرے زخم نظر آ رہے تھے۔ جن میں سے خون رس رہا تھا۔
اور چند لمحوں بعد صدیقی نے ان میں سے ایک کی جیب سے ایک چپٹا
سا باکس نکال لیا۔ جس کے ساتھ دو تاریں جن کے آگے گھنڈیاں سی لگی
ہوئی تھیں برآمد کر لیا۔

"مجھے دکھاؤ" ۔۔۔ عمران نے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے وہ
باکس عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر میز پر پڑے
ہوئے ٹیلی فون کو الٹا دیا اور پھر باکس کے ساتھ موجود دونوں تاروں کو
فون کے نیچے مختلف پوائنٹس پر لگا دیا۔ تاروں کے سروں پر لگی ہوئی
گھنڈیاں ان پوائنٹس کے ساتھ اس طرح چپک گئیں جیسے لوہا مقناطیس
کے ساتھ چپکتا ہے۔ اور عمران نے فون سیدھا کر دیا۔ اب تاریں
فون کے نچلے حصے میں جا رہی تھیں جب کہ وہ باکس اس کے ساتھ
میز پر رکھا ہوا تھا۔ عمران نے باکس کا ایک بٹن دبایا تو ٹیلی فون کی گھنٹی
زور سے بج اٹھی۔

"چلو مسٹر راگر۔ رسیور اٹھا لو" ۔۔۔ عمران نے راگر سے مخاطب

ہو کر کہا۔ جو اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو یہ سب کچھ کرتے
دیکھ رہا تھا جیسے کوئی بچہ کسی شعبدہ گر کو حیرت سے دیکھ رہا ہو۔
"یہ آخر کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔ راگر نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔
کیونکہ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔
"یس" ۔۔۔ راگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"راگر ۔۔۔ میں جوزف بول رہا ہوں۔ جوزف ڈارٹ......"
وہی آواز اور وہی فقرے رسیور سے برآمد ہوئے جو اس سے پہلے
سنے گئے تھے۔ اور پھر اسی طرح پانچ منٹ کی دھمکی دینے کے بعد
کال کا رابطہ ختم ہو گیا۔ تو عمران نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر
اس کے ہاتھ سے رسیور لیا اور اسے ٹیلی فون پر رکھ کر اس نے ا
باکس کا بٹن بند کر کے اس کی تاریں باہر کھینچ لیں۔
"یہ کون لوگ ہیں" ۔۔۔ راگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ظاہر ہے جوزف ڈارٹ کے آدمی ہوں گے۔ تم مجھے صرف
اتنا بتا دو کہ یہ جوزف ڈارٹ ہے کون" ۔۔۔ عمران نے مسکرا
ہوئے پوچھا۔
"یہ یہاں کا انتہائی معروف غنڈہ ہے۔ پورے ٹاؤن میں اس کی
دہشت چھائی ہوئی ہے۔ یہ ڈارٹ کلب کا مالک ہے۔ لیکن آج
پہلے میرا اس سے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا۔ میں نے صرف اس کا نام
ہوا ہے۔ لیکن یہ سب چکر کیا ہے۔ تم نے ان لوگوں کو کہاں چیک
کیا اور کیسے اتنی آسانی سے یہ قابو میں آگئے" ۔۔۔ راگر نے

کہا۔ اس کا لہجہ اب پوری طرح بدل چکا تھا۔
"ہم لوگ جب ایئرپورٹ سے نکل کر شہر میں داخل ہوئے۔ اور
رابرٹ برمن نے تم سے فون پر بات کی تو میں نے ان دونوں کو
ایک کار میں بیٹھے کال کیچر کی مدد سے کال کیچ کرتے دیکھا۔ اس کے
بعد جب ہم یہاں عمارت میں آئے تو یہ ہمارے پیچھے آئے۔ تو میں نے
صدیقی اور خاور کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ ان کی حرکات چیک کریں۔ اور پھر
مجھے رپورٹ ملی کہ ان میں سے ایک آدمی تو سڑک کی طرف چھپا ہوا ہے۔
اور دوسرا آدمی تمہاری ٹیلی فون لائن کے ساتھ یہ باکس فٹ کرنے میں
مصروف تھا۔ جس سے میں سمجھ گیا کہ یہ تم سے کوئی خاص بات کرنا
چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ خاص بات تمہارے یہاں آتے ہی سامنے
آگئی۔ کہ کوئی صاحب جوزف ڈارٹ صاحب یہ پسند نہیں فرماتے
کہ تم یہاں ہماری امداد کرو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن ان آدمیوں کو پکڑ کر بھی تو ان سے حقیقت اگلوائی جاسکتی تھی"
راگر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔
"میں اصل میں یہ سمجھا تھا کہ تم نے رابرٹ برمن کے ساتھ ڈبل گیم
کھیلنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے صحیح صورت حال کو سامنے لانے
کے لئے مجھے انتظار کرنا پڑا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن پرنس۔ آپ نے مجھے تو ذرا برابر بھی محسوس نہیں ہونے دیا۔
میں سمجھا کہ صدیقی اور خاور شاید اس عمارت کو دیکھنے کے لئے باہر
گئے ہیں" ۔۔۔ رابرٹ برمن نے کہا۔
"اب ہمیں یہاں بیٹھ کر بحث مباحثے کی بجائے آگے کا اقدام

سوچتا ہوگا۔ ان دونوں آدمیوں کی ہلاکت مسٹر راگر کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔ کیونکہ اس جوزف ڈارٹ کی اصل پلاننگ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ یہ فوری طور پر صرف اتنا چاہتا تھا کہ ہمیں یہاں مسٹر راگر کا تعاون حاصل نہ ہو سکے۔ یہاں سے نکلنے کے بعد اس کے آدمی ہمارا تعاقب کرتے اور پھر ہم پر باقاعدہ حملہ کیا جاتا تاکہ مسٹر راگر کے ساتھ الجھنے کا کوئی موقع نہ ملے۔ اب یہ مجھے معلوم نہیں کہ جوزف ڈارٹ آخر مسٹر راگر سے براہِ راست تصادم کیوں نہیں چاہتا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اب صحیح صورت حال میں سمجھ گیا ہوں۔ یہاں کا پولیس کمشنر میرا چھوٹا بھائی ہے۔ اور جوزف ڈارٹ جانتا ہے کہ مجھ سے الجھنے کے بعد اس کا یہاں رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ میں اس کا فون ملنے کے بعد لازماً آپ لوگوں کے تعاون سے ہاتھ اٹھا لوں گا۔ کیونکہ میرا بزنس ایسا ہے کہ میں کسی گروپ کے ساتھ مستقل طور پر الجھ نہیں سکتا"۔۔۔۔ راگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ مسٹر راگر۔ آپ کے اس تعاون کا بے حد شکریہ۔ مسٹر رابرٹ برمن۔ آپ اپنے دوست سے گپ شپ کریں اور ہمیں اجازت دیں"۔۔۔۔ عمران نے روکھے لہجے میں کہا۔

"گگ۔۔۔ گگ۔۔۔ کیا مطلب۔ میں نے یہ تو نہیں کہا۔ کہ میں آپ کے ساتھ تعاون نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ راگر نے بوکھلا کر کہا۔

"آپ نے تو نہیں کہا لیکن میں ایسا چاہتا نہیں۔ کیونکہ اس وقت اچھا موقع ہے کہ ہم یہاں سے نکل جائیں۔ ہمارے جانے کے دس پندرہ منٹ بعد آپ ان دونوں آدمیوں کو اٹھوا کر کہیں باہر پھینکوا دیں اور جوزف ڈارٹ کو فون کر کے بتا دیں کہ اس کی کال ملتے ہی آپ نے ہمیں اس عمارت سے باہر نکال دیا تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"پرنس"۔۔۔۔ رابرٹ برمن نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا چاہا۔

"تھینک یو رابرٹ۔ بس ہم تک پہنچ گئے اور اس کے ساتھ ہی تمہارا کام ختم۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ عمران نے دروازے کے قریب پہنچ کر کہا۔ اور تیزی سے باہر آ گیا۔ صدیقی خاور اور جولیا بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔ جولیا اس پورے واقعہ کے دوران بالکل خاموش بیٹھی رہی تھی۔ عمارت کے گیٹ سے باہر نکل کر عمران تیز تیز قدم اٹھاتا فٹ پاتھ پر چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا اور پھر ذرا آگے جا کر اس نے قریب سے گزرتی ہوئی ایک خالی ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روکا۔ اور وہ سب ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔

"ڈارٹ کلب"۔۔۔۔ عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

ڈارٹ کلب کا نام سن کر عمران کے سب ساتھی بری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ وہ سن چکے تھے کہ جوزف کا اڈہ ڈارٹ کلب میں ہے۔ اور اس سے بچنے کے لئے وہ راگر کی عمارت سے نکلے ہیں لیکن اب

عمران خود ڈارٹ کلب جا رہا ہے۔ لیکن وہ ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے
خاموش رہے۔

ٹیکسی مختلف سڑکوں پر سے گھومتی ہوئی ایک عمارت کے گیٹ
سامنے رک گئی۔ اس عمارت کے اوپر ڈارٹ کلب کا بورڈ لگا ہوا
اور اندر کئی کاریں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔ عمران گیٹ پر ہی اتر آیا۔ ج
ٹیکسی انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی تو سب سے پہلے جولیا بولی۔

"یہ آخر تم کیا کرتے پھر رہے ہو۔ ڈارٹ کلب آنے کا مطلب
جولیا کے لہجے میں الجھن تھی۔

"جس جگہ سے سب سے زیادہ خطرہ ہو وہی جگہ سب سے زیا
محفوظ ہوتی ہے۔ اس جوزف ڈارٹ کو میں جانتا ہوں۔ اور جس طرح
ہماری آمد اور راگو سے ملنے کا علم تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ا
براہِ راست تعلق لی ساک سے ہے۔ اور اب ہم نے اس تعلق کو ا
کر کے وہاں پہنچنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تیز تیز قدم اٹھا
کے اندر داخل ہو گیا۔ اصل عمارت کمپاؤنڈ گیٹ سے کچھ فاصل
اور اس کا مین گیٹ شیشے کا بنا ہوا تھا۔ عمران سیدھا اس مین گی
طرف بڑھا۔ گیٹ کے باہر ایک مسلح آدمی کھڑا ہوا تھا۔ اس کی
عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"جوزف سے کہو ریڈ روز کا شاکی لاک تم سے ملنا چاہتا ہے"
عمران نے اس مسلح آدمی کے قریب پہنچ کر اس طرح سرگوشیا
میں کہا جیسے کوئی بڑی خفیہ بات کر رہا ہو۔

"ریڈ روز۔۔۔۔ اوہ۔ باس اوپر دفتر میں ہے۔ آپ دا

جائیں۔ آخر میں سیڑھیاں آتی ہیں وہ سیدھی باس کے دفتر میں جاتی ہیں"۔
مسلح آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا ادھر کو مڑ گیا۔
برآمدے کے اختتام پر واقعی سیڑھیاں موجود تھیں اور وہاں کوئی مسلح
آدمی موجود نہ تھا۔ وہ اطمینان سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ
گئے۔ سامنے ایک دروازہ تھا۔ جو بند تھا۔ عمران نے آہستہ سے
دروازے پر دستک دی۔

"یس ۔۔۔۔ کم ان"۔۔۔۔ اندر سے ایک آواز ابھری اور عمران
کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ کیونکہ یہ وہی آواز تھی جو فون پر سنائی
دی تھی۔ اور عمران دروازے کو دھکیل کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ واقعی
دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اور ایک بھاری میز کے پیچھے
ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر
سپاٹ پن تھا۔ وہ حیرت بھرے انداز میں عمران اور پھر اس کے
پیچھے اندر داخل ہونے والی جولیا۔ صدیقی اور خاور کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ کون لوگ ہیں"۔۔۔۔ جوزف نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"مسٹر جوزف ڈارٹ۔ ہم وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم نے راگو
کو حکم دیا تھا کہ وہ ہمیں پانچ منٹ کے اندر عمارت سے باہر نکال
دے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو جوزف یک لخت
اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ۔۔۔۔ کیا مطلب۔ تم علی عمران ہو"۔۔۔۔ جوزف کی آواز
حیرت سے پھٹ گئی۔

"تم نے خواہ مخواہ اتنی دردسری مول لی جوزف۔ ہمیں پہلے ہی اطلاع کر دیتے۔ تو ہم راگو کی بجائے تمہارے مہمان بن جاتے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم زندہ ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔ جوزف کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اس بات کا سرٹیفکیٹ لینے تو ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ اور سنو۔ اپنا ہاتھ میز سے ہٹا لو۔ ورنہ میری تو صرف جیب میں سوراخ ہوگا لیکن تمہارے دل میں سوراخ ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا۔ اور جوزف نے بے اختیار میز کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ اٹھا لیا۔ اُسی لمحے صدیقی اور خاور نے جیبوں سے ریوالور باہر نکال لئے۔

"تو تم اب کیا چاہتے ہو" ۔۔۔ جوزف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو جوزف۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے اگر تم سوچ رہے ہو کہ تم ہمارے ساتھ کوئی چکر چلا لو گے تو اس خیال کو ذہن سے نکال دو۔ اور مجھے تم سے لمبی چوڑی کوئی بات بھی نہیں کرنی۔ اس لئے اطمینان سے میرے ساتھ چند باتیں کر لو۔ اس کے بعد ہم واپس چلے جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو" ۔۔۔ جوزف نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یہاں نہیں۔ ادھر آ جاؤ۔ صوفے پر اطمینان سے بیٹھ کر باتیں

کریں گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ جوزف ہونٹ کاٹتا ہوا میز کی سائیڈ سے نکل کر عمران کے قریب سے گزرنے لگا۔ عمران اس کے قریب آتے ہی یک لخت تیزی سے ایک طرف ہٹا۔ اور جوزف کا جسم جو ذرا سا لہرایا تھا یکدم سیدھا ہو گیا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تمہاری جان بچ گئی جوزف۔ ورنہ تم نے حملہ کرنے کی جو پلاننگ کی تھی وہ غلط تھی اور مشین پسٹل کی گولیاں تمہارا دل چھید جاتیں" عمران نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو" ۔۔۔ جوزف نے مڑ کر ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اُسی لمحے صدیقی اور خاور نے اس کی پشت سے ریوالور لگا دیئے۔

"آرام سے بیٹھ جاؤ۔ اور تم لوگ بھی ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔ جوزف بہت سمجھ دار آدمی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور خاور اور صدیقی ایک قدم پیچھے ہٹ گئے۔

"تم نے لی ساک کے کہنے پر ہمارے خلاف جو پلاننگ کی تھی۔ وہ تو ختم ہو گئی۔ ویسے ایک بات ہے۔ اس قدر احمقانہ پلاننگ کی مجھے تم سے توقع نہ تھی" ۔۔۔ عمران نے صوفے پر ایک لات رکھتے ہوئے کہا۔

"میں راگو سے نہ الجھنا چاہتا تھا۔ میرا خیال تھا کہ راگو تمہیں لینے ایئرپورٹ جائے گا کیونکہ رابرٹ برمن کا جزیرہ ٹافو میں وہی دوست

ہے۔ اور رابرٹ برمن تمہارے ساتھ آ رہا تھا۔ لیکن میری پلاننگ
بے داغ تھی۔ جیسے ہی تم عمارت سے باہر نکلتے تم پر دونوں اطرا
سے مشین گنوں کی گولیاں برسنی شروع ہو جاتیں" ——— جوزف
کہا۔

"کیا تم نے لی ساک کو بتایا تھا کہ تم راگر سے کیوں دبتے ہو
اُسے معلوم ہے کہ تم اور راگر منشیات کے کاروبار میں بزنس پا
ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت ——— تت ——— تمہیں کیسے پتہ چلا" ——— جوزف
بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت
آثار ابھر آئے تھے۔

"میری بات کا جواب دو" ——— عمران کا لہجہ سرد ہو گیا۔

"نہیں۔ اُسے اس کا علم نہیں ہے۔ وہ منشیات کے د
کے سخت خلاف ہے۔ اگر اُسے علم ہو جاتا تو مجھے ناقابل تلاف
اٹھانا پڑتا" ——— جوزف نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب

"اچھا۔ اب آخری بات جزیرہ ٹارجن کے گرد موجود حفا
کے متعلق مجھے تفصیل سے بتا دو" ——— عمران نے سرد ل
کہا۔

"تم یقین کرو۔ مجھے قطعی علم نہیں ہے۔ میں آج تک وہاں
گیا" ——— جوزف نے کہا۔ اور عمران نے اس کے لہجے
لگا لیا کہ وہ درست کہہ رہا تھا۔

"تو پھر تمہاری زندگی میرے لئے بے کار ہی

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یقین کرو۔ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ لی ساک اس معاملے میں
بے حد سخت ہے۔ وہ اس راز میں کسی کو شریک نہیں کرتا" ———
وزف نے جلدی سے جواب دیا۔

"لیکن کمانڈر حارث کو پہلے یہاں جزیرہ ٹافو پر لایا گیا تھا۔ اور
ھر یہاں سے لانچ کے ذریعے اُسے جزیرہ ٹارجن پہنچایا گیا تھا۔
اور تم یہاں لی ساک کے خاص نمائندے ہو" ——— عمران نے
ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اس کے آدمی پہلے سے یہاں سپیشل لانچ لے کر موجود تھے وہ
بڑی پلاننگ سے کام کرتا ہے۔ اور یقین کرو کمانڈر حارث کے
سلسلے میں اس نے مجھے بھی خبر نہیں ہونے دی" ——— جوزف
نے کہا۔

"لیکن اس کے جزیرے پر اسلحہ اور کھانے پینے کی سب چیزیں
جزیرہ ٹافو سے ہی سپلائی ہوتی ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے آدمی آ کر لے جاتے ہیں۔ میں تو صرف جزیرہ ٹافو
میں اس کے دشمنوں کے خلاف کام کرتا ہوں اور بس۔ اور اس
کے بدلے میں وہ مجھے لمبی رقم دیتا ہے" ——— جوزف نے
جواب دیا۔

"اس کی مخصوص فریکونسی بتاؤ جس پر تم اُسے کال کرتے ہو" ———
عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"وہ خود کال کرتا ہے اور رپورٹ لیتا ہے۔ وہ بے حد محتاط

آدمی ہے "۔۔۔ جوزف نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہ

" اس آخری جواب میں تم نے جھوٹ بولا ہے۔ مسٹر جوزف۔ اور جھوٹ مجھے بالکل پسند نہیں ہے "۔۔۔ عمران نے یک لخت ہاتھ اٹھا کر مشین پسٹل کو اس کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے انتہائی سر لہجے میں کہا۔

" نہیں نہیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں "۔۔۔ جوزف نے بُری طر گھگھیاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہو عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے جوزف کی کھوپڑی ہزا ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر صوفے کی عقبی جگہ میں بکھر گئی۔

" اگر یہ جھوٹ بول رہا تھا تو اس سے سچ بھی اگلوایا جا سکتا تھا "۔۔۔ جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ یہ بے چارہ سچ ہی بول رہا تھا۔ لیکن اس کو زندہ چھوڑ دینے کا مطلب تھا کہ لی ساک کو ہمارے بچ جانے کی رپورٹ مل جاتی۔ اب اُسے یہی رپورٹ ملے گی کہ جوزف کو مار ڈالا گی ہے اور بس "۔۔۔ عمران نے مشین پسٹل واپس جیب میں ڈا ہوئے کہا۔ اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیوں پر اب بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ شاید جوزف کو اپنی دہشت پر اس قدر اعتماد تھا۔ کہ اس نے اپنے دفتر کے سا کسی محافظ کو رکھنے کا سوچا تک نہ تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آ گئے۔ ویسے مین گیٹ سامنے کھڑا ہوا وہ پہلا مسلح آدمی اب وہاں موجود نہ تھا بلکہ اس

کی جگہ اور آدمی کھڑا تھا۔

کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر انہیں جلد ہی ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ اور عمران نے اُسے سی ویو کلب چلنے کا کہا اور اطمینان سے ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ ٹیکسی انتہائی تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر سفر کرتی ہوئی ایک اور دو منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمران نے اُسے میٹر کے مطابق کرایہ دیا۔ اور پھر ٹیکسی آگے بڑھ جانے کے بعد وہ اطمینان سے چلتا ہوا عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ کلب کا ہال خاصا وسیع بھی تھا اور انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا بھی تھا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک نوجوان کسی رجسٹر پر جھکا ہوا کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ عمران کے قریب پہنچنے پر اس نے آہٹ سن کر سر اٹھایا۔

" یس سر "۔۔۔ نوجوان نے کاروباری انداز میں کہا۔

" مسٹر گرانٹ کو اطلاع دو کہ ایک پارٹی بزنس کے سلسلے میں اس سے ملنا چاہتی ہے۔ لمبا کام ہے "۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" آپ کا نام "۔۔۔ نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

" میرا نام ایرک ہے۔ اور میں ناراک سے آیا ہوں "۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

" بہتر ۔۔۔ میں بات کرتا ہوں "۔۔۔ نوجوان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر دبا دیا۔

"سر۔ میں کاؤنٹر سے بول رہا ہوں۔ ایک عورت اور تین
مرد آئے ہیں۔ وہ آپ سے کسی بزنس کے سلسلے میں ملنا چاہتے
ہیں۔ ان کے لیڈر کا نام ایرک ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ وہ
ناراک سے آیا ہے۔ لمبا کام بتا رہے ہیں" ــــــ نوجوان نے
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے سر" ــــــ نوجوان نے کہا اور پھر رسیور
عمران کی طرف بڑھا دیا۔
"آپ خود بات کر لیجئے" ــــــ نوجوان نے کہا۔ اور عمران
نے رسیور اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔
"ہیلو مسٹر گرانٹ۔ حوالے کے لئے ناراک کے سام کول کا
نام میرے خیال میں کافی رہے گا" ــــــ عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔
"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ حوالہ درست ہے۔ رسیور کاؤنٹر
کو دے دو" ــــــ دوسری طرف سے ایک باریک سی آ
سنائی دی۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور واپس
نوجوان کو دے دیا۔
"بہتر سر" ــــــ نوجوان نے کہا اور رسیور رکھ کر اس
ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے آدمی کو اشارہ کیا۔ اور وہ آدمی
تیزی سے آگے بڑھ آیا۔
"انہیں باس کے دفتر پہنچا آؤ" ــــــ نوجوان نے عمران
اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آئیے جناب" ــــــ اس آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
کہا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی اس آدمی کے پیچھے چلتے ہوئے
ایک راہداری سے گزر کر ایک دروازے کے سامنے رک گئے۔
اس آدمی نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔
"یس ــــ کم ان" ــــــ اندر سے آواز سنائی دی۔ اور اس
آدمی نے دروازہ دھکیل کر کھول دیا اور ایک سائیڈ پر ہٹ گیا۔
عمران اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخری سرے
پر ایک میز کے پیچھے ایک منحنی سا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ بالکل دبلا پتلا۔
لیکن اس کا چہرہ اور آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ سخت کاروباری قسم کا
آدمی ہے۔
"آئیے مسٹر ایرک" ــــــ اس آدمی نے اٹھ کر عمران اور اس
کے ساتھیوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز بھی اس
کے جسم کی طرح باریک تھی۔
"میرا نام ایرک ہے مسٹر گرانٹ۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں"
عمران نے آگے بڑھ کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس
نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرانے کی ضرورت نہ سمجھی۔
"تشریف رکھیے اور مجھے بتائیے کہ میں آپ کی کیا خدمت کر
سکتا ہوں" ــــــ گرانٹ نے عمران سے مصافحہ کرنے کے بعد
واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اور انداز ٹھیٹھ کاروباری
تھا۔
"سام کول نے بتایا تھا کہ آپ بزنس کے معاملے میں بے حد

کمرے آدمی ہیں" ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں۔ اس نے آپ کو درست بتایا ہے۔ سام کول میرے ساتھ بزنس کرتا رہتا ہے۔ فرمائیے" ——— گرانٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمیں چند خاص چیزیں چاہئیں۔ ایک کاغذ دیجئے" ——— عمران نے کہا اور گرانٹ نے میز پر پڑا ہوا پیڈ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے جیب سے قلم نکالا اور پھر اس کاغذ پر ایک فہرست بنانی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد اس نے کاغذ واپس گرانٹ کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی خاص چیزیں ہیں۔ لیکن ان کی قیمت کافی رہے گی" ——— گرانٹ نے کاغذ دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"قیمت کی فکر نہ کیجئے۔ سپلائی کی بات کیجئے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"کب چاہئیں آپ کو یہ چیزیں اور کہاں چاہئیں" ——— گرانٹ نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد پوچھا۔

"ہمیں آج ہی یہ چیزیں چاہئیں اور ابھی۔ ہم اس وقت تک یہیں رہیں گے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"لیکن......" ——— گرانٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"دیکھئے مسٹر گرانٹ۔ سام کول نے مجھے بتایا ہے کہ آپ

نہیں ملی۔ اس لئے کوئی لیکن دیکن نہیں ہوگا۔ بتائیے کتنی قیمت ہے ان کی" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سام کول نے آپ کو درست بتایا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ ان میں سے ڈونٹی چارجر یہاں نہیں مل سکتا۔ اسے ناماک سے منگوانا پڑے گا۔ اور آپ جانتے ہیں اس کے لئے کم از کم دو روز چاہئیں۔ اس کے علاوہ آپ نے سی ہاک ٹائپ لانچ کی ڈیمانڈ کی ہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں سی ہاک لانچ سے زیادہ اچھی لانچ بھی آپ کو مل سکتی ہے۔ میرا مطلب ہے ڈی ایکس لانچ" ——— گرانٹ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ اگر ڈی ایکس لانچ آپ کے پاس موجود ہے۔ تو پھر ٹھیک ہے۔ اور اس ڈونٹی چارجر کو رہنے دیجئے۔ ہمیں فوری سب کچھ چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر آپ کا مسئلہ فوری بھی حل ہو سکتا ہے۔ چند گھنٹے کیا صرف ایک گھنٹے کے اندر سپلائی ہو سکتی ہے۔ ایک منٹ میں ان کی قیمت چیک کر لوں۔ ادائیگی آپ کو فوری اور نقد کرنی ہوگی" ——— گرانٹ نے کاروباری انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور گرانٹ نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے ٹیلی فونوں میں سے سرخ رنگ کا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر

"یس" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"رتھین کو میرے پاس بھیج دو" ـــــ گرانٹ نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے اچٹتی ہوئی نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈالیں اور پھر گرانٹ سے مخاطب ہو گیا۔

"یس باس" ـــــ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"یہ لسٹ لو اور اس کی صحیح قیمت چیک کر کے لے آؤ"

گرانٹ نے عمران والا کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ رتھین نے مؤدبانہ انداز میں کاغذ لیتے ہوئے کہا۔

"سی ہاک کی بجائے ڈی ایکس کی قیمت لگانا اور اس ٹونٹی چارج کو حذف کر دینا" ـــــ گرانٹ نے کہا اور رتھین سر ہلا کر واپس چلا گیا۔

"میرے خیال میں بزنس کی ایک اور بات بھی ہو جاتے۔ اگر آپ ایک اور انفارمیشن دے سکیں تو میں اس کی قیمت بھی ادا کر دوں گا" عمران نے رتھین کے جانے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی انفارمیشن" ـــــ گرانٹ نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے ایک ایسا آدمی چاہیئے۔ جو جزائر فن لینڈ اور اس کے گرد پھیلے ہوئے تمام جزیروں سے اچھی طرح واقف بھی ہو۔ اور اُسے رقم کی بھی ضرورت ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایک ایسا آدمی ہے۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ شراب نے اُسے مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ اب وہ ایک زندہ لاش سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن اس کی ساری عمر انہی جزیروں میں گزری ہے۔ وہ آپ کی رہنمائی تو کر سکتا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کسی کام نہیں آ سکتا" ـــــ گرانٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس آدمی سے ملوانے کی کتنی قیمت ہو گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"آپ سام کول کے آدمی ہیں اس لئے آپ صرف پچاس ڈالر دے دیجئے" ـــــ گرانٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے خاموشی سے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور پچاس ڈالر کا ایک نوٹ نکال کر گرانٹ کی طرف بڑھا دیا۔ گرانٹ نے نوٹ اٹھایا اور اُسے میز کی دراز میں ڈال کر اس نے ایک انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔ اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے ایک مختصر سی آواز سنائی دی۔

"ٹیلسن اس وقت کہاں ہو گا" ـــــ گرانٹ نے پوچھا۔

"وہ جناب اپنے کیبن میں پڑا ہو گا" ـــــ دوسری طرف سے جواب ملا۔

"اُسے میرے دفتر میں بھیج دو۔ اس کے لئے میں نے ایک کام تلاش کیا ہے" ـــــ گرانٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ ابھی آ جائے گا لیکن اُسے ڈیل کرنا آپ کا اپنا کام ہو گا" ـــــ

گرانٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور رتھ ین واپس اندر آیا اس نے آگے بڑھ کر کاغذ دوبارہ گرانٹ کے سامنے رکھ دیا۔

" ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو" ——— گرانٹ نے کہا۔ اور رتھ ین واپس چلا گیا۔

" پچاس لاکھ ڈالر" ——— گرانٹ نے کاغذ اٹھا کر پڑھا۔ اور پھر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر کاغذ پر ڈالی اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک چیک نما کاغذ نکالا۔ اور اس پر رقم درج کر کے اس نے چیک گرانٹ کی طرف بڑھا دیا۔

" سوری ——— میں نے نقد کی بات کی تھی" ——— گرانٹ نے منہ بناتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

" یہ نقد ہے مسٹر گرانٹ۔ سنٹرل بنک آف ناراک کا گارنٹی چیک عمران نے کہا تو گرانٹ نے جلدی سے چیک اٹھایا۔ اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

" اوہ مسٹر ایرک۔ آپ نے تو واقعی مجھے حیران کر دیا ہے۔ سنٹرل بنک آف ناراک کے گارنٹی شدہ ——— چیک کا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ ایسے چیک تو بگ گنز کو ہی جاری کئے جاتے ہیں" ——— گرانٹ کے چہرے پر پہلی بار شدید تعجب کے آثار نمودار ہوئے تھے۔

" بزنس از بزنس مسٹر گرانٹ" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے" ——— گرانٹ نے چیک کو بڑی احتیاط سے طے کر کے اپنی جیب میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

" یس ——— کم ان" ——— گرانٹ نے چونک کر کہا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک مجہول سا بوڑھا لڑکھڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی پھٹا پرانا لباس تھا۔ ڈاڑھی بڑھی ہوئی تھی۔ اور چہرے پر ایسی مردنی چھائی ہوئی تھی جیسے واقعی وہ صدیوں پہلے مر چکا ہو۔ آنکھیں بُری طرح دھندلا سی گئی تھیں۔

" یہ ہے ٹیلسن" ——— گرانٹ نے آنے والے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" آپ نے مجھے بلایا ہے مسٹر گرانٹ" ——— بوڑھے نے آنکھیں جھپکا جھپکا کر گرانٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ صاحب ہیں مسٹر ایرک۔ یہ تمہیں کوئی کام دینا چاہتے ہیں" گرانٹ نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور بوڑھا عمران کی طرف گھوم گیا۔ وہ اب اپنی دھندلائی ہوئی آنکھوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

" ٹیلسن۔ کیا تم ایک لاکھ ڈالر کمانا چاہتے ہو" ——— عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اور ایک لاکھ ڈالر کے الفاظ سنتے ہی بوڑھا اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم کو ایک لاکھ وولٹیج کا کرنٹ لگ گیا ہو۔ اس کی دھندلائی ہوئی آنکھیں پوری طرح پھیل گئیں۔

" کیا ——— کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیا میرے کان بج رہے ہیں"

ٹیلسن نے بوکھلائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

" اور ساتھ ہی مفت شراب بھی جتنی تم پی سکو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ ـــــ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ ٹیلسن نے اس طرح جواب دیا جیسے اس کا ذہن یک لخت ماؤف ہو گیا ہو۔

" ممکن کیوں نہیں۔ یہ لو پچاس ڈالر اور تم ابھی جا کر اپنے کیبن میں بیٹھو۔ جب ہمیں تمہاری ضرورت ہو گی ہم تمہیں بلا لیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور جیب سے پچاس ڈالر کا نوٹ نکال کر ٹیلسن کی طرف بڑھا دیا۔ ٹیلسن نے اس طرح عمران کے ہاتھوں سے نوٹ جھپٹا جیسے یہ نوٹ پچاس کی بجائے ایک لاکھ ڈالر کا ہو۔ اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اب اس کے قدم خاصے تیز ہو گئے تھے۔

" کیا واقعی تم اس کو ایک لاکھ ڈالر دو گے" ـــــ گرانٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں مسٹر گرانٹ۔ میں اتنا احمق بزنس مین نہیں ہوں میں نے اس بوڑھے کا اچار نہیں ڈالنا۔ صرف چند باتیں اس سے پوچھنی ہیں اور اس کے بعد اس کا کام ختم۔ معاوضہ میں نے پہلے دے دیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور گرانٹ نے اس طرح سر ہلایا جیسے عمران کی بات سن کر اسے خاصا اطمینان ہو گیا ہو۔

" او کے ـــــ آؤ میرے ساتھ۔ تاکہ تمہیں سپلائی دے دی

جائے" ـــــ گرانٹ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" کہاں جانا ہو گا" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" تمہیں میں سمندر میں ایسی جگہ لے جاؤں گا۔ جہاں تم بحریہ کی نظروں سے بچ کر سپلائی لے سکو۔ سپلائی وہاں پہنچ جائے گی۔ اور اسے تمہارے حوالے کرنے کے بعد میں فارغ ہو جاؤں گا" ـــــ گرانٹ نے کہا۔

" تو پھر ایسا ہے کہ آپ ٹیلسن کو بھی وہیں پہنچانے کا انتظام کر دیجئے۔ یہ لیجئے اس کے پہنچانے کی قیمت" ـــــ عمران نے اٹھ کر کہا۔ اور جیب سے پچاس ڈالر کا ایک اور نوٹ نکال کر اس نے گرانٹ کی طرف بڑھا دیا۔

" ویری گڈ ـــــ آپ واقعی بزنس کرنا جانتے ہیں" ـــــ گرانٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر میز کی طرف مڑ کر اس نے دوبارہ انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ٹیلسن کو سی زیرو سپاٹ پر پہنچا دو۔ میں اپنے گاہکوں کے ساتھ وہیں جا رہا ہوں۔ رتھین کو کہہ دو کہ وہ مطلوبہ سپلائی وہاں پہنچانے کے فوری انتظامات کرے" ـــــ گرانٹ نے سخت لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

" آیئے مسٹر ایرک" ـــــ گرانٹ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔

بلیو ڈریگن نے لانچ انتہائی تیز رفتاری سے سمندر میں اڑی
جا رہی تھی۔ مائیکل نے اُسے درست کر لیا تھا۔ اور انہیں رونیڈ
والے جزیرے سے چلے ہوئے تقریباً آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا کیبن
کی تلاش کے باوجود تنویر کو کوئی ایسی چیز نہ ملی تھی جس سے وہ رونیڈ
کے باقی ساتھیوں کو کنٹرول کر سکتا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر اُسے
کوئی فکسڈ فریکونسی والا ٹرانسمیٹر مل جاتا تو وہ رونیڈو کی آواز میں
پورے ٹریک کو ہدایات دے دیتا کہ لانچ کو نہ روکا جائے۔ لیکن
کیبن میں سوائے شراب کی بوتلوں کے اور کوئی چیز نہ ملی تھی۔ اس
لئے وہ واپس آ کر خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔

"باس۔ آگے دوسرا جزیرہ آنے والا ہے۔ یہاں ہمیں لا
روکا جائے گا" ـــــ مائیکل نے اچانک مڑ کر کہا۔

"کیسے روکا جائے گا" ـــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"لانچوں کے ذریعے ـــــ اور یہ لوگ کس طرح روک سکتے ہیں"
مائیکل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک تو یہ کیبن میرے لئے مصیبت بنا ہوا ہے۔
میں تو اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ نرگل کے جنگل سے اس کی وجہ سے
آسانی سے گزر جائیں گے" ـــــ تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو فولڈنگ کیبن ہے" ـــــ پارکی نے چونک کر کہا۔

"فولڈنگ ہے ـــــ وہ کیسے" ـــــ تنویر پارکی کی بات سن
کر واقعی چونک پڑا۔

اور پارکی مسکراتی ہوئی آگے بڑھی اور اس نے انجن کے نیچے
بنے ہوئے ایک خانے میں ہاتھ ڈال کر کسی ہینڈل کو ایک جھٹکے
سے کھینچا تو کیبن کی دیواریں تیزی سے نیچے دھنستی گئیں اور اس پر
موجود چھت کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھل گئی تھی۔ چند لمحوں بعد
چھت بھی دیوار کی طرح اندر غائب ہو گئی۔ اور اب لانچ بالکل عام
لانچ جیسی ہو گئی تھی۔

"ویری گڈ ـــــ یہ اچھا سسٹم ہے" ـــــ تنویر نے اطمینان
کا ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نارجن پہنچنے تک ہمیں کتنے جزیروں کے قریب سے گزرنا
پڑے گا" ـــــ تنویر نے پوچھا۔

"باس۔ یہاں چھوٹے چھوٹے بے شمار جزیرے بکھرے ہوئے
ہیں۔ اور یہ سارے جزیرے رونیڈو گروپ کے قبضے میں ہیں۔
یہ تو اتفاق ہے کہ رونیڈو نے ہم سے ملاقات سب سے پہلے
جزیرے میں کی اور مارا گیا۔ لیکن جیسے ہی اس کی موت کی اطلاع

ان جزیروں پہ موجود اس کے گروپ کو ملے گی۔ یہ لوگ پاگلوں کی طرح
ہم پہ ٹوٹ پڑیں گے۔ اس پورے علاقے پہ ان کی مکمل حکومت ہے۔
اور اس گروپ کا کام بالکل بحری ڈاکوؤں جیسا ہے۔ یہ یہاں سے نکل
کر دور کھلے سمندر میں جانے والے کسی بھی تجارتی جہاز پہ ٹوٹ پڑتے
ہیں۔ اور پھر جہاز میں موجود عورتیں ان جزیروں پہ پہنچ جاتی ہیں، تمام مرد
قتل کر دیئے جاتے ہیں اور جہاز کا تمام سامان بھی یہ لے اڑتے ہیں۔
اس کے ساتھ ساتھ اس بحری جہاز کو مکمل طور پہ تباہ کر دیا جاتا ہے۔
اس طرح اس جہاز کا وجود ہی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ حکومت
نے بڑا زور لگایا ہے کہ کسی طرح اس علاقے پہ قبضہ کر لیا جائے۔
لیکن یہ لوگ بے حد چالاک ہیں۔ یہ ہیلی کاپٹروں کو نیچے سے اڑا
دیتے ہیں اور اگر حکومت ان جزیروں کی طرف کوئی لمبا ریڈ کرے تو
یہ فوراً ان جزیروں کو خالی کر کے چھپ جاتے ہیں اور پھر مناسب
وقت پہ سرکاری لانچوں کو نرغے میں لے کر ان کا خاتمہ کر دیا جاتا ہے
اس لئے حکومت ایک لحاظ سے ان کے سامنے بے بس ہو
چکی ہے۔"۔۔۔ مائیکل نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ اور
تنویر نے سر ہلا دیا۔

ابھی لانچ نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ دور سے ایک اور
جزیرہ نظر آنے لگا۔ اور پھر جزیرے کی طرف سے ایک دھماکہ
سنائی دی۔ اور اس کے بعد بیس پچیس تیز رفتار لانچیں جزیرے کی
طرف سے آتی دکھائی دیں اور وہ باقاعدہ جنگی انداز میں پھیل کر ان کی
لانچ کی طرف بڑھنے لگیں۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان لانچوں نے انہ

گھیر لیا۔ اور تنویر نے دیکھا کہ ان میں سے تین لانچوں میں باقاعدہ میزائل
لانچر نصب تھے۔ اور ان پہ سرخ رنگ کے بڑے بڑے میزائل بھی
موجود تھے۔ باقی لانچوں پہ مسلح افراد تھے۔ ان سب نے سرخ رنگ
کے چست لباس پہن رکھے تھے۔

"رک جاؤ۔ ورنہ تمہاری لانچ اڑا دی جائے گی"۔۔۔ ایک
لانچ میں کھڑے لمبے تڑنگے آدمی نے چیخ کر کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی چاروں طرف سے ان کی لانچ پہ
گولیوں کا مینہ برسنے لگا۔ لیکن یہ گولیاں ان کے سروں کے اوپر
سے گزر رہی تھیں۔ مائیکل نے بے اختیار انجن بند کر دیا۔ اور
ساتھ ہی لانچ کو روکنے کے لئے ایک ہینڈل کھینچ لیا۔ لانچ کی
رفتار میں یک لخت نمایاں کمی ہوئی اور پھر وہ آہستہ ہوتے ہوتے
رک گئی۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو"۔۔۔ دوسرے لمحے آٹھ دس مسلح
افراد ان کی لانچ میں کود آئے۔ اور تنویر، یارکی اور مائیکل نے
ہاتھ اٹھا دیئے۔

"ان کا اسلحہ سمیٹ لو۔ اور نیچے دیکھو کوئی آدمی تو نہیں ہے"
لمبے تڑنگے آدمی نے چیختے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور
ان میں سے چار تیزی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے چلے گئے۔ ان کی
لانچ کو ایک لانچ کے ساتھ ہک کر لیا گیا۔ اور پھر ان کی لانچ
دوسری لانچ سے بندھی تیزی سے جزیرے کی طرف بڑھنے لگی۔

"نیچے کوئی آدمی نہیں ہے باس"۔۔۔ چند لمحوں بعد نیچے

اترنے والے مسلح افراد نے اوپر آکر کہا۔ اور اس لمبے تڑنگے آدمی نے سر ہلا دیا۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔

لانچ تھوڑی دیر بعد جزیرے کے ساحل تک پہنچ گئی۔

"نیچے اترو" ــــــ اس آدمی نے مشین گن کی نال سے انہیں نیچے اترنے کا اشارہ کیا اور وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ دس مسلح افراد انہیں مشین گنوں کے گھیرے میں لے کر آگے بڑھنے لگے جب کہ باقی افراد وہیں رک گئے تھے۔ یہ جزیرہ بھی گھنے درختوں سے بھرا ہوا تھا۔ کچھ دور آگے جانے کے بعد پہلے جزیرے کی طرح ایک بڑا سا چوبی کیبن نظر آنے لگا۔ اور پھر انہیں اس کیبن کے اندر لے جایا گیا۔ دس مسلح افراد ان کے ساتھ تھے۔ وہاں چند کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اور پھر اس لمبے تڑنگے آدمی کے حکم پر انہیں ان کرسیوں پر بٹھا کر ان کے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے گئے۔ اور پھر وہ سب سوائے اس لمبے تڑنگے آدمی کے تیزی سے مڑ کر کیبن سے باہر نکل گئے۔

"میں یارکی ڈیوک ہوں" ــــــ یارکی نے پہلی بار زبان کھولی۔

"ہمیں معلوم ہے۔ خاموش رہو" ــــــ اس لمبے آدمی نے انتہائی سخت لہجے میں اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ اور یارکی ہونٹ چبا کر خاموش ہو گئی۔

انہیں اس طرح بیٹھے ہوئے تقریباً دس منٹ گزرے ہوں گے کہ کیبن کے دروازے سے ایک خوب صورت عورت

لباس تھا۔ کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی اور وہ رنگت اور خدوخال کے لحاظ سے یونانی لگتی تھی۔

"تو تم لوگ ہو جنہوں نے رونیلڈ کو قتل کر دیا ہے" ــــــ عورت نے قریب آکر بڑے غور سے ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بے حد سرد تھا۔

"رونیلڈ چیلنج ہار کر مرا ہے" ــــــ تنویر نے یک لخت بولتے ہوئے کہا۔

"کیا ــــــ کیا کہہ رہے ہو۔ رونیلڈ چیلنج ہار گیا ہے" ــــــ عورت تنویر کی بات سن کر اس انداز میں بولی جیسے اسے مر کر بھی اس بات کا یقین نہ آسکتا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ لیکن چیلنج ہارنے کے بعد اس نے بے ایمانی کرنے کی کوشش کی اور نتیجہ یہ ہوا کہ اسے اپنے سارے ساتھیوں سمیت جان سے ہاتھ دھونے پڑے" ــــــ تنویر نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ــــــ تو تم مجھے بتانا چاہتے ہو کہ تم رونیلڈ سے زیادہ طاقتور رہو۔ حالانکہ رونیلڈ بذات خود کم از کم پچاس آدمیوں سے زیادہ طاقتور تھا۔ تم نے یقیناً چالاکی سے اسے مارا ہوگا۔ اور سن لو کہ میں رونیلڈ کی نائب مادام راکلی ہوں۔ رونیلڈ کی موت کے بعد اب اس گروپ کی قیادت میرے پاس آگئی ہے۔ اس لئے

"تم شدید غلط فہمی میں مبتلا ہو مادام راکلی موت۔ زندگی کا مالک خدا ہے تم نہیں۔ اور یہ بھی سن لو کہ جلد ہی تمہیں عملی طور پر بھی معلوم جائے گا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں یا تم۔ ویسے کیا تم یہ بات بتانا پسند کرو گی کہ تمہیں رونیلڈ کی موت کے بارے میں کیسے علم ہوا"
تنویر نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے دشمنوں کی بجائے دوستوں کی محفل میں بیٹھا گپ شپ کر رہا ہو۔ جب کہ یارکی اور مائیکل دونوں کے چہرے موت کے خوف سے دھواں دھواں ہو رہے تھے۔

"ہمارے پاس انتہائی جدید سائنسی آلات موجود ہیں۔ رونیلڈ کو ان آلات کی مدد سے یہیں بیٹھے چیک کیا گیا۔ اور پھر پورے جزیرے پر لاشیں ہی پڑی نظر آئیں۔ لیکن تم اس وقت تک وہاں سے روانہ ہو چکے تھے۔ ورنہ شاید ہم تمہارا وہیں خاتمہ کر دیتے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ اچھا ہوا۔ اس طرح تمہاری موت آسان ہوتی جس پر مجھے ساری عمر افسوس رہتا۔ اور اب میں نے تمہارے لئے ایسی موت تجویز کی ہے کہ رونیلڈ کی روح یقیناً مطمئن ہو جائے گی"
مادام راکلی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"دیکھو مادام راکلی۔ میری بات سنو۔ ہمیں نہ رونیلڈ سے دشمنی تھی اور نہ تم سے۔ میں نے رونیلڈ کو بھی ہی سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس کے موٹے دماغ میں کوئی بات ہی نہ آرہی تھی۔ اس لئے وہ مارا گیا۔ لیکن تم مجھے اس کی نسبت کچھ عقلمند نظر آرہی ہو اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ ہمیں خاموشی سے آگے جانے دو

یاد رکھو تمہارا یہ پورا گروپ لاشوں کی صورت میں ان جزیروں پر بکھرا نظر آئے گا" ——— تنویر کا لہجہ یک لخت بے حد سرد ہو گیا۔

"اوہ۔ تم انتہائی احمق آدمی ہو۔ جو اس حالت میں مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ جب کہ میرے ایک اشارے پر تمہارا جسم گولیوں سے چھلنی ہو سکتا ہے" ——— مادام راکلی نے انتہائی غصیلے انداز میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے مادام راکلی۔ اب ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے۔ اور اب جو کچھ ہو گا اس کی ذمہ داری تم پر ہو گی" ——— تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے مادام راکلی نے اس کا مشورہ نہ مان کر شدید حماقت کا ثبوت دیا ہو۔

"سنو۔ میں تمہیں تمہاری موت کے متعلق تفصیل بتا دوں۔ یہاں اس جزیرے میں ایک کافی بڑی جھیل ہے۔ قدرتی جھیل۔ اس میں ہم نے انتہائی خوف ناک اور آدم خور مچھلیاں پال رکھی ہیں۔ یہ مچھلیاں مزے لے لے کر انسان کا گوشت نوچتی اور کھاتی ہیں۔ اور انسان ایسی موت مرتا ہے کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہتی ہے۔ میں نے تمہیں اور اس آدمی کے لئے یہی موت تجویز کی ہے۔ باقی رہی یہ لڑکی تو اسے ہم اس کے باپ ڈیوک کے حوالے کرنے سے پہلے اس سے لمبی رقم وصول کریں گے۔ اور یہ بھی سن لو کہ تم دونوں کے ہاتھ اور پیر باندھ کر تمہیں اس جھیل میں ڈالا جائے گا" ———
مادام راکلی نے اس طرح مزے لے لے کر تفصیل بتانی شروع کر دی جیسے وہ اس تصور سے ہی لطف لے رہی ہو جب یہ خوفناک

آدم خور مچھلیاں تنویر اور مائیکل کا گوشت نوچیں گی اور تنویر سمجھ گیا کہ عورت فطری طور پر انتہائی اذیت پسند واقع ہوئی ہے۔

"ان مچھلیوں کی کتنی تعداد ہے اس جھیل میں" ——— تنویر نے بڑے سادہ سے لہجے میں پوچھا تو مادام راکلی بری طرح چونک پڑی۔

"کیوں ——— تم کیوں پوچھ رہے ہو" ——— مادام راکلی کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی۔ اس کا شاید خیال تھا کہ اس خوفناک موت کی تفصیل سنتے ہی تنویر رحم رحم پکارنا شروع کر دے گا لیکن تنویر اس طرح مچھلیوں کی تعداد پوچھ رہا تھا جیسے اس نے ان مچھلیوں پر ریسرچ کرنی ہو۔

"میں اس لئے پوچھ رہا ہوں تاکہ اندازہ کر سکوں کہ تم سب کا گوشت کھانے کے لئے مچھلیوں کی مطلوبہ تعداد موجود ہے یا تمہاری لاشوں کو گدھ نوچیں گے" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ تم یا تو حد سے زیادہ احمق آدمی ہو یا پھر واقعی تم دنیا کے سب سے بے خوف آدمی ہو۔ ورنہ اس موت کا تصور کرتے ہی بڑے بڑے بہادر بے ہوش ہو جایا کرتے ہیں" ——— مادام راکلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تمہارے جیسے بہادر ہوتے ہوں گے" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے لے چلو جھیل پر۔ میں دیکھتی ہوں اس کی بے خوفی کیسے قائم رہتی ہے۔ اور سنو۔ اگر یہ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو گولی سے بھون ڈالنا" ——— مادام راکلی نے بری طرح چیختے ہو

کیبن میں موجود مسلح افراد سے کہا۔

"کیا صرف اسے لے جانا ہے" ——— اس لمبے تڑنگے آدمی نے جو تقریباً تنویر کے سر پر کھڑا تھا پوچھا۔

"نہیں ——— تینوں کو لے چلو۔ پہلے اس کو جھیل میں دھکا دو۔ پھر اس کے ساتھی کو۔ یہ تیسری فی الحال ان کا تماشہ دیکھے گی" ——— مادام راکلی نے جواب دیا۔

"چلو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ تم تینوں" ——— اس آدمی نے کرخت لہجے میں کہا اور سب سے پہلے تنویر اٹھ کھڑا ہوا اس کے بعد مائیکل اور آخر میں یارکی اٹھی۔ مائیکل کا چہرہ اس طرح زرد ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم سے تمام خون نچوڑ لیا گیا ہو۔

اور پھر ان تینوں کو مشین گنوں کے پہرے میں ایک طرف لے جایا جانے لگا۔ تنویر بڑے اطمینان سے ادھر ادھر دیکھتا ہوا چل رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ جزیرے کے محل وقوع کا جائزہ لے رہا ہو۔ اس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک کافی بڑی جھیل کے کنارے پہنچ گئے۔ ان کے وہاں پہنچتے ہی جھیل میں سے خوف ناک مچھلیوں نے اس طرح اچھلنا شروع کر دیا جیسے کسی بھوکے کو من بھاتا شکار نظر آ گیا ہو۔ ان کی تعداد واقعی سینکڑوں پر مشتمل تھی۔ ان کی شکلیں بے حد کریہہ اور باہر کو نکلے ہوئے باریک باریک دانت بے حد خوف ناک نظر آ رہے تھے۔ وہ واقعی مچھلیوں کی کوئی نئی قسم تھی۔ تنویر، مائیکل اور یارکی کو جھیل کے کنارے پر لا کر کھڑا کر دیا گیا۔

"دیکھ لیا تم نے۔ مچھلیاں کیسے تمہارے استقبال کے لئے اچھل رہی ہیں"ـــــ مادام راکلی نے آگے بڑھ کر بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

اب تنویر کی پشت جھیل کی طرف تھی۔ اور اس کا منہ مادام راکلی اور اس کے آدمیوں کی طرف تھا۔ وہ سب تعداد میں پچاس کے قریب تھے۔ اور ان سب کے پاس میں مشین گنیں تھیں۔ لیکن ان میں سے صرف دس افراد کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ جبکہ باقی افراد نے مشین گنیں اپنے کاندھوں سے لٹکائی ہوئی تھیں۔

"اپنے خوب صورت شکار کو دیکھ کر خوش ہو رہی ہیں"ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ یک لخت اس طرح اچھلا جیسے بجلی چمکتی ہے اور پلک جھپکنے میں وہ مادام راکلی کو دونوں ہاتھوں پہ اٹھائے تیزی سے گھوما۔ اور دوسرے [illegible] مادام راکلی اس کے بازوؤں میں دبی اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔ جب کہ تنویر کی اسی طرح جھیل کی طرف پشت تھی۔

"خبردار۔ اگر کسی نے فائرنگ کی تو میں اپنے ساتھ اس کو بھی [illegible] کر جھیل میں کود جاؤں گا"ـــــ تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی حیرت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے مادام راکلی کے آدمیوں کو جیسے ہوش آ گیا۔ انہوں نے جلدی سے مشین گنیں [illegible] کی ہی تھیں کہ تنویر تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ مت فائر کرو"ـــــ مادام راکلی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھیوں نے ہونٹ

بھینچ لئے۔ کیونکہ فائرنگ کا نتیجہ بھی اس سے مختلف نہ نکلتا کہ مادام راکلی بہرحال ہلاک ہو جاتی اور اگر تنویر مادام راکلی کو لے کر اسی طرح پیچھے ہٹتا ہوا جھیل میں جا گرتا تب بھی خوف ناک مچھلیاں ان دونوں کو کھا جاتیں۔

"دیکھو مادام راکلی۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ میری تم لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ رونیڈو واقعی چیلنج میں شکست کھا کر مارا گیا تھا۔ اس لئے فوراً فیصلہ کر لو۔ میں نے تو بہرحال مرنا ہی ہے لیکن میں تمہیں بھی ساتھ لے مروں گا"ـــــ تنویر نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم ہمارے دشمن نہیں ہو۔ تم جا سکتے ہو۔ میں تمہیں کچھ نہ کہوں گی"ـــــ مادام راکلی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ پہلے پہل اس نے تنویر کے بازوؤں سے نکلنے کے لئے لاشعوری کوشش کی تھی لیکن نکلنا تو ایک طرف وہ تنویر کے فولادی بازوؤں میں تڑپ بھی نہ سکی تھی۔

"مادام"ـــــ اس لمبے تڑنگے آدمی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

"خبردار مارٹی۔ تم سب نے میرا حکم ماننے کا حلف لیا ہوا ہے۔ اس لئے میں بہتر فیصلہ کر سکتی ہوں۔ کیا ٹھیک ہے اور کیا غلط"ـــــ مادام راکلی شاید اس آدمی کا مطلب اس کے بولنے سے پہلے ہی سمجھ گئی تھی۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم"ـــــ مارٹی نے

اُسی طرح ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارے آدمی ہتھیار اپنے کاندھوں سے لٹکا لیں اور مائیکل اور یارکی کے ہاتھ کھول کر ان دونوں کے ہاتھوں میں ایک ایک مشین گن دے دو۔ اور میں اسی طرح تمہیں لئے ہوئے لانچ پر جاؤں گا۔ اور اس کے بعد تمہاری ایک خالی لانچ ہمارے ساتھ جائے گی جب ہم محفوظ جگہ پہنچ جائیں گے تو ہم تمہیں اس خالی لانچ پر واپس بھیج دیں گے ویسے اپنے اطمینان کے لئے تم بے شک خالی ہاتھ دو آدمیوں کو ساتھ لے سکتی ہو"۔۔۔۔ تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"جیسے یہ کہہ رہا ہے۔ ویسے ہی کرو۔ واقعی ہم خواہ مخواہ الجھ رہے تھے۔ مارٹی تم اور جیگر میرے ساتھ جاؤ گے"۔۔۔۔ مادام نے فوراً ہی چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر اس کے حکم کی تعمیل شروع ہوگئی۔ مائیکل اور یارکی دونوں کے نہ صرف ہاتھ کھول دیئے گئے بلکہ انہیں ایک ایک مشین گن بھی دے دی گئی۔ اور اس کے بعد وہ دونوں مشین گنیں اٹھائے تنویر اور مادام راکلی کے آگے پیچھے چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھنے لگے جہاں ان کی لانچ موجود تھی۔ باقی افراد ہونٹ کاٹتے ہوئے اس طرح ساتھ جا رہے تھے جیسے جلوس جا رہا ہو۔ مادام راکلی اُسی طرح تنویر کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔ جب کہ یارکی دو قدم آگے چل رہی تھی اور مائیکل تنویر کی پشت سے پشت ملائے الٹے قدم اٹھاتا چل رہا تھا تاکہ عقب سے تنویر کو گولی نہ ماری جا سکے۔

تھوڑی دیر بعد وہ کنارے پر پہنچ گئے۔ اور تنویر مادام راکلی سمیت تیزی سے اپنی لانچ پر سوار ہو گیا۔

"مائیکل ۔۔۔۔ یہاں موجود تمام لانچوں کے سٹارٹنگ سوئچ کھول کر سمندر میں پھینک دو۔ صرف ایک لانچ رہنے دینا جو ساتھ جائے گی۔ تاکہ یہ ہمارا فوری طور پر تعاقب نہ کر سکیں"۔۔۔۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

اور مائیکل نے جلدی سے ایک ایک لانچ پر جا کر اس کے سٹارٹنگ سوئچ کھول کھول کر سمندر میں پھینکنے شروع کر دیئے وہ ایک جھٹکے سے سوئچ راڈ کھینچتا اور پھر اُسے سمندر میں اچھال دیتا۔ وہاں بیس کے قریب لانچیں تھیں۔ اور مائیکل نے تھوڑی دیر میں انیس لانچوں کو بیکار کر دیا۔ پچاس مسلح افراد ساحل پر بے بس کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ ان سب کے چہرے بگڑے ہوئے تھے لیکن وہ اپنے حلف کی وجہ سے مجبور تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ حلف توڑنے کا نتیجہ موت کے سوا اور نہ نکل سکتا تھا کیونکہ جرائم پیشہ لوگ اپنے حلف کی پاسداری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔

مائیکل نے صحیح لانچ کو اپنی لانچ کے پیچھے ہک کیا اور پھر اپنی لانچ چلا دی۔ وہ دونوں آدمی دوسری لانچ میں بیٹھے ہوتے تھے۔ اور یارکی نے مشین گن کا رخ ان دونوں کی طرف کیا ہوا تھا۔ جب کہ لانچ کے ساحل سے کچھ دور ہٹتے ہی تنویر نے اس طرح مادام راکلی کو ایک کرسی کی طرف دھکیل دیا جیسے اس نے انتہائی مکروہ

چیز کو مجبوراً بازوؤں میں لے رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید نفرت
کے آثار ابھر آئے تھے۔

"تم میری توقع سے بہت زیادہ ذہین ہو۔ اب مجھے یقین آگیا
ہے کہ تم نے واقعی رونیڈ کو شکست دے دی ہوگی۔ لیکن یہ تو بتاؤ
کہ تم نے ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں کیسے کھول لیں"۔۔۔۔ مادام
راکلی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے آدمی اس معاملے میں بے حد اناڑی ہیں۔ ایسی گانٹھ
تو ایک بچہ بھی آسانی سے کھول سکتا تھا۔ مجھے صرف موقع چاہیے
تھا۔ اور جھیل کی طرف جیسے ہی میری پشت ہوئی میں نے ایک لمحے
میں گانٹھ کھول لی"۔۔۔۔ تنویر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا
اب لانچ جزیرے سے کافی دور آچکی تھی۔

"او۔ کے مائیکل۔ اب لانچ روک دو۔ اور سنو مادام راکلی
اب اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو واقعی تم سب کی لاشیں مچھلیاں
کھائیں گی"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور مائیکل نے لانچ کی رفتار
آہستہ کرنی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد لانچ رک گئی۔

"جاؤ مادام اپنی لانچ پر"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

اور مادام جلدی سے اٹھ کر اپنی لانچ کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر
اور یارکی دونوں کے ہاتھوں میں اب مشین گنیں موجود تھیں۔ جب
کہ مائیکل سٹیرنگ پر کھڑا تھا۔ مائیکل نے دوسری لانچ کا ہک
کھول دیا تھا اور پھر جیسے ہی مادام اس لانچ پر پہنچی۔ مارٹی نے
لانچ کا انجن سٹارٹ کیا اور دوسرے لمحے لانچ تیزی سے

مڑی اور انتہائی تیز رفتاری سے جزیرے کی طرف بڑھنے لگی

"مائیکل۔ جلدی سے سارا اسلحہ واٹر پروف تھیلوں میں ڈالو۔ اور
غوطہ خوری کے لباس پہن لو۔ ہمیں فوراً اس لانچ سے اتر کر واپس
جزیرے پر جانا ہوگا۔ جلدی کرو۔ ہری اپ"۔۔۔۔ لانچ کے
دور ہوتے ہی تنویر نے چیخ کر کہا۔

"کیوں کیوں"۔۔۔۔ یارکی اور مائیکل دونوں نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔

"یہ ابھی پوری قوت سے ہم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ ان کے پاس
جدید ترین اسلحہ ہے۔ جلدی کرو۔ ہری اپ۔ مادام کے جزیرے
پر پہنچنے سے پہلے پہلے ہمیں اس لانچ سے دور نکل جانا ہے"۔۔۔۔
تنویر نے کہا۔

اور مائیکل اور یارکی دونوں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آ
گئے۔ اور پھر چند ہی لمحوں میں انہوں نے اپنے ساتھ لایا ہوا اسلحہ
مخصوص واٹر پروف تھیلوں میں پیک کر لیا۔ اس کے بعد ان تینوں
نے غوطہ خوری کا جدید ترین لباس پہنا اور اس کے بعد وہ یکے
بعد دیگرے سمندر میں اترتے گئے۔ لانچ لہروں کی روانی کے
ساتھ ساتھ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔

"جزیرے کی اس سمت چلو جو اس حصے کی عقبی طرف ہے۔ جہاں
ان کی لانچیں موجود تھیں"۔۔۔۔ تنویر نے منہ پر چڑھے ہوئے
مخصوص کنٹوپ کے اندر لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر کہا۔ اور پھر وہ سمندر
کے اندر کافی گہرائی میں انتہائی تیز رفتاری سے تیرتے ہوئے

جزیرے کی طرف بڑھنے لگے۔ تھیلے انہوں نے اپنی اپنی پشت پر
لاد رکھے تھے۔ کیونکہ غوطہ خوری کے اس جدید لباس میں آکسیجن
کے سلنڈر پشت پر لادنے نہ پڑتے تھے بلکہ شیشے کے
اس کنٹوپ کے اندر ایک جدید ترین آلہ موجود تھا۔ جو سمندر
کے پانی سے آکسیجن علیحدہ کر کے ان تک پہنچا دیتا تھا۔ اس
طرح وہ طویل عرصے تک سمندر کے اندر رہ سکتے تھے۔ لیکن
بہرحال اس کی بھی ایک حد مقرر تھی۔ کیونکہ اس کے بعد اس
پرزے کی مخصوص بیٹری ختم ہو جاتی تھی۔ جسے تبدیل کرنا پڑتا تھا۔
وہ پانی کے اندر تیزی سے تیرتے ہوئے جزیرے کی طرف
بڑھے جا رہے تھے کہ یک لخت انہیں سطح کے اوپر تیز روشنی
سی محسوس ہوئی۔ اور وہ تینوں ہی تیزی سے سطح کی طرف آ گئے
انہوں نے صرف اپنے سر ذرا سے سطح سے باہر نکالے تھے۔
اور دوسرے لمحے دور اپنی لانچ کے بکھرے ہوئے پرزے
انہیں سمندر میں تیرتے دکھائی دیئے۔ ہر پرزہ آگ کا شعلہ بنا
ہوا تھا۔ اور یہ شعلے کافی وسیع دائرے میں پھیلے ہوتے سطح سمندر
پر جل رہے تھے۔

"باس۔ آپ نے واقعی صحیح سوچا تھا۔ اگر ہم لانچ میں ہوتے
تو ہمارے جسم بھی اس طرح پرزوں میں بکھرے جل رہے ہوتے"
تنویر کے کانوں میں مائیکل کی آواز پڑی۔

"میں نے اس مادام کا یہ فقرہ سن لیا تھا کہ اگر ہم پہلے جزیرے
سے روانہ نہ ہو چکے ہوتے تو وہ وہیں اپنے جزیرے سے

ہمیں مار ڈالتی"۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر وہ تینوں تیزی سے سمندر کے اندر تیرتے ہوئے جزیرے
کی طرف بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے تک پہنچ گئے۔
لیکن وہ گھوم کر اس طرف پہنچے تھے جس طرف وہ آدم خور مچھلیوں والی
جھیل تھی۔ اس طرف کا ساحل سنسان پڑا ہوا تھا۔ وہ تینوں جلدی
سے اوپر چڑھے اور پھر تنویر نے اپنا لباس اتار کر ایک غار میں چھپا
دیا۔ یارکی اور مائیکل نے بھی اس کی پیروی کی۔

"مشین گن اور میزائل گن بھی لے لو۔ جیبوں میں ٹاسک بم بھی ڈال
لو۔ اور سنو۔ تم دونوں نے پھیل کر دشمنوں میں کسی مناسب جگہ پر
چھپ جانا ہے۔ میں اکیلا آگے جاؤں گا۔ اگر تمہاری طرف لوگ آئیں
تو تم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"میں تمہارے ساتھ جاؤں گی سکاٹ بلوٹی۔ میں اپنے ہاتھوں
سے اس مادام کے سینے میں گولیاں اتارنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔ یارکی
نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

"او۔کے۔ تم ضدی ہو اور مجھے معلوم ہے کہ تم اپنا فیصلہ نہ بدلو
گی۔ ٹھیک ہے۔ پھر ہم تینوں آگے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھیں
گے۔ وہ سب یقیناً اس کیبن کے آس پاس ہوں گے۔ اور ہو سکتا
ہے ہماری موت کا جشن منا رہے ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور
اس کے بعد وہ اس غار سے نکلے اور تیزی سے اوپر والی سطح پر آ
گئے۔ اس کے بعد وہ تینوں جنگلی خرگوشوں کے انداز میں دوڑتے ہوئے
آگے بڑھنے لگے کہ اچانک تنویر کے عقب میں مشین گن تڑتڑائی۔

اور اس کے ساتھ ہی ایک طویل درد بھری انسانی چیخ سنائی دی - اور تنویر بوکھلا کر پیچھے مڑا ہی تھا کہ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے پورا جزیرہ مشین گنوں کی فائرنگ سے یک لخت گونج اٹھا ہو - اور اس مشن میں شاید وہ پہلی بار بڑی طرح بوکھلا نے پہ مجبور ہو گیا۔

لی ساک پاگلوں کے سے انداز میں چوبی کیبن کے اندر ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تمتمایا ہوا تھا۔ اور آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ اُسے جوزف کی موت کی اطلاع مل چکی تھی۔

"کاش۔ میں یہاں سے نکل سکتا تو میں دیکھتا کہ یہ لوگ کس طرح اپنی گردنیں بچا سکتے ہیں" ۔۔۔۔ لی ساک نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس ۔۔۔ آپ نے مجھے بلایا تھا" ۔۔۔۔ نوجوان نے اندر آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ سکاٹ یہاں ہے۔ وہ کیوں نہیں آیا تمہارے ساتھ" ۔۔۔ لی ساک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ آرہا ہے باس" ۔۔۔۔ آنے والے نوجوان نے سہم کر کہا۔

اور چند لمحوں بعد ایک اور آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ دیو قامت آدمی تھا۔ جس کے بلڈاگ نما چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات تھے۔

"یس باس" ۔۔۔ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو سکاٹ۔ تم تین لانچیں لے کر بلیک ٹریک کے فرسٹ ٹرن پہ پہنچ جاؤ۔ وہاں سے ایک ایجنٹ سکاٹ بوٹن ہم پہ حملہ کرنے کے لئے آرہا ہے۔ اور گو مجھے اطلاع مل گئی ہے کہ روینیڈو کی نائب مادام راکلی نے ان کی لانچ میزائل سے اڑا دی ہے۔ لیکن انہوں نے روینیڈو کو قتل کر دیا تھا۔ اور جو آدمی روینیڈو کو قتل کر سکتا ہے وہ اس مادام جیسی عورت کے بس کا روگ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ مادام غلط بیانی کر رہی ہو اور یہ آدمی اچانک ہمارے سروں پہ آ پہنچے۔ یہ لوگ ایک لانچ میں ہوں گے۔ اس کے ساتھ ایک عورت یارکی ڈیوک اور ایک آدمی مائیکل گرین بھی ہو گا۔ بہر حال ادھر سے جو بھی آئے اُسے تم نے ختم کرنا ہے۔ اور ان کی لاشیں تم نے میرے سامنے پیش کرنی ہیں۔ پورا ایک ہفتہ تم نے وہاں سختی سے نگرانی کرنی ہے۔ اپنے گروپ کو لے جانا۔ اور ساتھ ہی اسلحہ بھی۔ اور زیرو دن ٹرانسمیٹر بھی۔ تاکہ تم سے رابطہ رہ سکے۔ اور سنو۔ میں ناکامی کا لفظ ہرگز نہ سنوں" ۔۔۔۔ لی ساک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ادھر سے پوری فوج آجائے تب بھی وہ سکاٹ سے بچ کر نہیں نکل سکتا" ۔۔۔ دیو قامت سکاٹ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔
" او۔ کے۔ جاؤ۔ شامی سے مسلسل رابطہ رکھنا"——— لی ساک نے کہا۔ اور اسکاٹ سر جھکا کر مڑا اور واپس چلا گیا۔
"سموئل——— تم ایسا کرو کہ اپنے پورے گروپ کو لے کر جزیرہ ٹافو کی طرف سے آنے والے راستے کی مکمل طور پر چیکنگ کرو۔ جزیرہ ٹافو میں ہمارا ایجنٹ جوزف مارا جا چکا ہے۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد وہاں سے غائب ہو چکے ہیں۔ وہ یقیناً اب وہاں سے جزیرہ ٹارجن پر پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اور سنو۔ چاہے وہ لانچوں پر آئیں یا بحری جہاز پر۔ ہیلی کاپٹر پر آئیں یا کسی طیارے پر۔ تم نے ہر آنے والے کو بغیر وارننگ دیئے تباہ کر دینا ہے۔ مکمل اور انتہائی سخت نگرانی اور یہ حکم آئندہ ایک ہفتے تک برقرار رہے گا۔ کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے"——— لی ساک نے پہلے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔
" یس باس"——— سموئل نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اور پھر واپس مڑتے مڑتے وہ رک گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن کسی وجہ سے کہہ نہ پا رہا ہو۔
" تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"——— لی ساک نے کہا۔
" باس۔ میں یہ کہنا چاہتا تھا۔ کہ اگر آپ حکم دیں تو میں اپنے گروپ کو یہیں چھوڑ کر جزیرہ ٹافو پہنچ جاؤں۔ میں انہیں وہاں نہ صرف ڈھونڈھ نکالوں گا بلکہ ان کا خاتمہ بھی آسانی سے کر دوں گا"——— سموئل

نے کہا۔
" نہیں۔ تم سے جو کہا جا رہا ہے وہ کرو۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ جزیرہ ٹافو میں تم آسانی سے کام کر سکتے ہو۔ لیکن وہ لوگ بے حد ہوشیار اور چالاک ہیں۔ جوزف کی موت کے بعد وہ ایک لمحہ بھی وہاں نہ رکیں گے۔ اس لئے وہاں جا کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے"——— لی ساک نے جواب دیا۔
" ٹھیک ہے باس۔ لیکن باس اگر وہاں سے انہوں نے یہاں آنے کے لئے کوئی لانچ وغیرہ خریدنی ہو گی تو وہ لازماً گرانٹ سے بات کریں گے۔ اسلحہ وغیرہ کی سپلائی جزیرہ ٹافو میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر اُسے ٹٹول لیا جائے تو شاید ان لوگوں کا کوئی کلیو مل جائے۔ اس طرح ہم ان کی طرف سے پوری طرح باخبر رہیں"——— سموئل نے کہا۔
" اوہ۔ ہاں۔ تم نے بالکل صحیح بات کی ہے۔ یہ لوگ رابرٹ برمن کے ساتھ ایک چارٹرڈ طیارے پر جزیرہ ٹافو پہنچے ہیں۔ پھر جوزف نے راگر کو ان سے علیحدہ کر کے ان پر حملہ کیا لیکن اس کے دو آدمی بھی مارے گئے اور جوزف بھی دفتر میں مارا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ لانچیں اور اسلحہ کسی صورت ساتھ نہ لا سکے ہونگے یہ چیزیں وہ لازماً جزیرہ ٹافو سے ہی حاصل کریں گے۔ اور وہاں جدید ترین اسلحہ اور لانچیں وغیرہ کی فوری سپلائی واقعی گرانٹ کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے۔ میں چیک کرتا ہوں۔ تم بہرحال گروپ لے کر اپنے پوائنٹ پر پہنچو۔ زیرو ون ٹرانسمیٹر

ساتھ لے جانا۔ اور ٹامی سے مسلسل رابطہ رکھنا۔ میں نے ٹامی کو ہدایات دے دی ہیں۔ البتہ ضرورت پڑنے پر تم براہِ راست مجھ سے بھی بات کر سکتے ہو" ــــــ لی ساک نے کہا۔

اور سموئل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

لی ساک تیزی سے ایک طرف رکھی ہوئی میز کی طرف بڑھا۔ اس نے اس پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"جارج کو پوائنٹ ون پر بھیجو" ــــــ لی ساک نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔ اور پھر بغیر دوسری طرف سے کوئی بات سنے اس نے رسیور رکھ دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کیبن میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ وہ گرانٹ کے متعلق سوچ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ گرانٹ خالص کاروباری آدمی ہے۔ اور وہ کبھی بھی اپنا بزنس سیکرٹ لیک آؤٹ نہ کرے گا۔ اس لئے وہ کوئی ایسا طریقہ سوچ رہا تھا جس سے گرانٹ سے فوری طور پر اپنے مطلب کی معلومات اگلوا سکے۔ اور پھر اچانک اسے پاؤلا کا خیال آ گیا۔ پاؤلا اس کے پاس آنے سے پہلے گرانٹ کے ساتھ رہتی تھی اور پاؤلا گرانٹ کے مزاج میں کافی دخیل تھی۔

"ٹھیک ہے۔ پاؤلا اس سے یقیناً معلومات اگلوا لے گی" لی ساک نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

اسی لمحے کیبن کے دروازے سے ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"کم آن جارج ــــــ یہ بتاؤ اس کمانڈر حارث کی اب کیا پوزیشن ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم پر ہر طرف سے دباؤ بڑھتا جا رہا ہے اور ہم ایک لحاظ سے بارود کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ادھر یہودیوں کی بین الاقوامی تنظیم جس کے تحت ہم سب تنظیمیں کام کر رہی ہیں، فوری طور پر کمانڈر حارث سے حاصل کردہ معلومات مانگ رہے ہیں اور تم ہو کہ اسے بیمار بنا کر رکھے ہوئے ہو" ــــــ لی ساک نے تلخ لہجے میں کہا۔

"باس۔ اب صورت حال تیزی سے بدل رہی ہے۔ کمانڈر حارث میری توقع سے زیادہ تیزی سے ٹھیک ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے باس اب صرف دو روز بعد آپ اس سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ میں خود آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا تھا کہ آپ نے کال کر لیا" ــــــ جارج نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو ٹھیک ہے۔ بلکہ اور زیادہ تیزی دکھاؤ" ــــــ لی ساک نے کہا۔

"یس باس ــــــ میں تو پوری کوشش کر رہا ہوں۔ مجھے خود احساس ہے کہ کمانڈر حارث سے جس قدر جلد معلومات حاصل ہو سکیں۔ اتنا ہی ہم سب کے لئے بہتر ہے" ــــــ جارج نے کہا۔

"او۔ کے ــــــ بہرحال تم نے خوش خبری سنائی ہے۔ گڈ نیوز" ــــــ لی ساک نے کہا۔ اور جارج سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ لی ساک نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک

نمبر پریس کر دیا۔

"پاڈلا کو پوائنٹ ڈن پر بھیج دو۔ جلدی" ـــــ لی ساک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جارج کی بات سن کر اس کے چہرے پر خاصے اطمینان کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اس لئے وہ ٹہلنے کی بجائے کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازے سے وہی سنہرے بالوں والی خوب صورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"آؤ پاڈلا۔ بیٹھو" ـــــ لی ساک نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تمہیں پاڈلا کی یاد آئی ہے۔ اس دن شراب پلا کر گئے ہو تو آج تم نے بلایا ہے" ـــــ پاڈلا نے بڑے ناراض سے لہجے میں کہا۔ اور لی ساک کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تمہیں معلوم تو ہے پاڈلا کہ اس کمانڈر حارث والے مشن نے ہم سب کو بے حد عذاب میں ڈالا ہوا ہے۔ اگر وہ بیمار نہ ہوتا تو اب تک ہم اس سے معلومات حاصل کر کے فارغ ہو چکے ہوتے۔ لیکن اب اس سے معلومات بھی حاصل نہیں ہو رہیں۔ اور ادھر سے انتہائی شاطر اور عیار ایجنٹ کمانڈر حارث کو برآمد کرانے کی غرض سے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ اور باوجود کوششوں کے اب تک ہم انہیں روکنے میں کامیاب نہیں ہو رہے"۔

لی ساک نے جواب میں باقاعدہ ایک تقریر کر ڈالی۔

"اوہ ـــــ واقعی تم الجھے ہوئے ہو۔ آئی۔ ایم۔ سوری لی ساک"

پاڈلا نے مسکراتے ہوئے کہا اور لی ساک ہنس پڑا۔

"اب تمہاری صلاحیتوں کو بھی میں نے چیک کرنا ہے۔ اس لئے تمہیں بلایا ہے" ـــــ لی ساک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــــ کیا تمہیں میری صلاحیتوں میں ابھی تک شک ہے" ـــــ پاڈلا نے ایک بار پھر روٹھتے ہوئے کہا۔ اور لی ساک قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"ارے۔ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ سنو پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ کمانڈر حارث کو برآمد کرنے کے لئے چلا ہوا ہے۔ میں نے انہیں ناراک میں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ فرنیک کی انتہائی شاندار پلاننگ کو حیرت انگیز طور پر فیل کر کے جزیرہ ٹافو پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہاں جوزف نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ لیکن جوزف مارا گیا۔ اور اب یقیناً ان کا اگلا ٹارگٹ جزیرہ ٹارجن ہوگا۔ ان کا لیڈر ایک آدمی علی عمران ہے۔ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ اس کے ساتھ دو مرد اور ایک عورت ہے۔ جزیرہ ٹافو سے یہ لازماً اسلحہ اور ہو سکتا ہے لانچ وغیرہ حاصل کریں۔ کیونکہ وہ یہ چیزیں اتنی دور سے ساتھ نہیں لے آ سکتے۔ اور لامحالہ انہوں نے یہ چیزیں جزیرہ ٹافو میں گرانٹ سے حاصل کی ہوں گی۔ اگر گرانٹ ہمیں تفصیل بتا دے تو ان لوگوں کو پکڑنے یا مارنے میں ہمیں بے حد آسانی ہو جائے گی۔ لیکن تم جانتی ہو کہ گرانٹ سخت قسم کا کاروباری آدمی ہے۔

اس کی بوٹیاں بھی اڑا دو تب بھی وہ بزنس سیکرٹ لیک آؤٹ نہیں کرے گا" ــــ لی ساک نے کہا۔

" تو تمہارا مطلب ہے کہ میں گرانٹ سے یہ معلومات حاصل کر دوں " ــــ پاڈلا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔میرا یہی مطلب ہے" ــــ لی ساک نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔میں آج ہی جزیرہ ٹاٹو چلی جاتی ہوں ۔ اور اس سے معلومات حاصل کر آتی ہوں " ــــ پاڈلا نے کہا۔

" ارے نہیں ۔ اتنا وقت ہمارے پاس نہیں ہے ۔یہاں سے ٹیلی فون پہ بات کرو ۔اس سے ۔میں وائرلیس ٹیلی فون منگواتا ہوں " لی ساک نے کہا۔

" اوکے ۔منگواؤ ۔میں کوشش کرتی ہوں" ــــ پاڈلا نے کہا اور لی ساک نے انٹرکام پہ لانگ رینج وائرلیس فون پیس بھیجنے کا حکم دے دیا۔

تھوڑی دیر بعد وائرلیس فون پیس پہنچ گیا ۔تو پاڈلا نے جلدی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

" یس ــــ سی ویو کلب " ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

" گرانٹ سے بات کراؤ ۔ میں پاڈلا بول رہی ہوں" ــــ پاڈلا نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ مس پاڈلا ۔ باس تو سپلائی دینے کے لئے گئے ہوئے ہیں " ــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" جہاں بھی ہو اس سے بات کراؤ فوراً " ــــ پاڈلا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔آپ ہولڈ آن کریں ۔میں ٹرائی کرتا ہوں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور تقریباً دو منٹ کی خاموشی کے بعد رسیور پہ گرانٹ کی آواز ابھری۔

" کہاں سے بول رہی ہو پاڈلا" ــــ گرانٹ کا لہجہ خاصا رومانٹک تھا۔

" تمہیں کاروبار سے فرصت ملے گی تو تمہیں پاڈلا بھی یاد آتے گی ۔میں مروں یا جیوں تمہاری بلا سے " ــــ پاڈلا نے روٹھے ہوئے انداز میں کہا۔

" ارے ارے ۔ اتنی ناراضگی ۔میں نے تو سنا تھا کہ تم تفریح کے لئے ساؤتھ لینڈ گئی ہو ۔ اس لئے میں خاموش رہا ۔کیا ہوا خیریت ہے" گرانٹ نے جلدی سے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں خیریت ہے ۔ تمہارا یہی بزنس میرے لئے عذاب بن چکا ہے ۔میں ایک خوفناک گروپ کے قبضے میں ہوں ۔ اور اس نے میری رہائی کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ گرانٹ یہ بتائے کہ اس نے آجکل جس پارٹی کو مال سپلائی کیا ہے ۔اس کی تفصیلات کیا ہیں ۔پلیز گرانٹ ۔میں تمہارے لئے تڑپ رہی ہوں " ــــ پاڈلا نے کہا۔

" اوہ ۔ تمہارے لئے تو میں سارے اصول توڑ سکتا ہوں ۔ لیکن

یں نے ان دنوں کئی پارٹیوں کو مختلف قسم کا مال سپلائی کیا ہے"۔۔۔۔ گرانٹ نے جواب دیا۔

"ارے وہ پارٹی جس میں تین مرد اور ایک عورت ہے۔ شاید انہوں نے جدید قسم کا اسلحہ وغیرہ اور لانچ لی ہو گی"۔۔۔۔ پاڈلا نے جلدی سے کہا۔

"اوہ۔ ایک کی بات کر رہے ہو۔ یہاں میں نے اُسے ڈی ایکس لانچ بھی فروخت کی ہے۔ اور جدید اسلحہ بھی۔ لیکن تم کس گروپ کی بات کر رہی ہو"۔۔۔۔ گرانٹ نے کہا۔

"اس اسلحے کی تفصیل بتا دو۔ پلیز گرانٹ"۔۔۔۔ پاڈلا نے جلدی سے کہا۔

"اچھا اگر تمہاری جان عذاب سے چھٹتی ہے تو بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ گرانٹ نے کہا۔ اور پھر اس نے اسلحے کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔ لی ساک خاموشی سے ساتھ بیٹھا سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر چمک تھی۔

"شکریہ گرانٹ۔ یہ مال کب سپلائی کیا ہے تم نے"۔۔۔۔ پاڈلا نے کہا۔

"ابھی ایک گھنٹہ پہلے۔ اور ہاں سنو۔ وہ کوئی بہت بڑی پارٹی ہے۔ ارے ہاں۔ وہ اس بوڑھے ٹیلسن سے بھی جزائر کے بارے میں معلومات خرید رہے ہیں۔ اس شرابی ٹیلسن سے۔ میرا خیال ہے۔ وہ ان جزائر میں کوئی خاص قسم کی واردات کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن مجھے اس سے کیا۔ میرا تعلق تو صرف بزنس سے ہے"۔۔۔۔ گرانٹ نے کہا

"اوکے گرانٹ۔ میں دو روز بعد پہنچ جاؤں گی۔ اور پھر خوب باتیں ہوں گی"۔۔۔۔ پاڈلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس بند کیا اور پھر ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

"دیکھیں میری صلاحیتیں"۔۔۔۔ پاڈلا نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"کمال کر دیا پاڈلا تم نے۔ اس چیز کو جونک لگا دی۔ بہرحال اب میں ان کا خاتمہ بالخیر کروں گا"۔۔۔۔ لی ساک نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر اس نے ایک الماری سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اُسے میز پر لا کر رکھا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا۔ تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ لی ساک کالنگ اوور"۔۔۔۔ لی ساک نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔۔۔۔ مالکم اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز ابھری۔

"مالکم۔ لمبی رقم کما سکتے ہو۔ بولو تیار ہو اوور"۔۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

"بالکل تیار ہوں۔ جہاں لمبی رقم کی بات ہو وہاں مالکم کیسے پیچھے ہٹ سکتا ہے اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تین مردوں اور ایک عورت کا گروپ ابھی جزیرہ ٹافو میں موجود ہے۔ اس نے میرے ایجنٹ جوزف کو قتل کر دیا ہے۔ اور اب وہ گرانٹ

سے ڈی ۔ ایکس لانچ اور جدید ترین اسلحہ خرید کر جزیرہ ٹارجن آنا چاہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں تم ان کا خاتمہ کر دو ۔ بولو ۔ کتنی رقم لو گے اوور" لی ساک نے کہا۔

" اوہ ۔ تو جوزف کو اس گروپ نے قتل کیا ہے اوور"۔۔۔۔ مالکم کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

" ہاں ۔ ویسے یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے ۔ لیکن میں تمہاری صلاحیتوں سے واقف ہوں ۔ تم شکاری کتے کی طرح نہ صرف ان کا کھوج لگا لو گے بلکہ اگر چاہو تو ان پر قیامت بن کر بھی ٹوٹ سکتے ہو۔ ان کے لیڈر کا نام ایرک سامنے آیا ہے ۔ چلیے نہیں بتا سکتا ۔ کیونکہ وہ لوگ میک اپ کے ماہر ہیں ۔ البتہ تمہارے لئے دو کلیو ہیں ۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے گرانٹ سے لانچ اور اسلحہ حاصل کیا ہے ۔ دوسرا کلیو یہ ہے کہ وہ بوڑھا شرابی ٹیلسن ان سے ملا ہے ۔ اور اس نے انہیں اپنی معلومات فروخت کی ہیں اوور" لی ساک نے کہا۔

" اوہ ۔ دونوں ہی کلیو کافی ہیں ۔ میں اس گرانٹ اور ٹیلسن دونوں کے حلق سے اگلوا لوں گا ۔ لیکن لی ساک اگر وہ جزیرہ ٹانو سے روانہ ہو چکے ہوں تب اوور"۔۔۔۔ مالکم نے کہا۔

" تب بھی کام مکمل ہونا چاہیئے ۔ ریڈ پوائنٹ سے پہلے پہلے ، ریڈ پوائنٹ کے بعد تو میں خود انہیں سنبھال لوں گا اوور"۔۔۔۔ لی ساک نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ سنو ۔ اس گروپ کے خاتمے کے لئے دس لاکھ ڈالر

لوں گا اور یقین کرو کہ میں انہیں سمندر کی تہہ سے بھی نکال باہر لاؤں گا اوور"۔۔۔۔ مالکم نے کہا۔

" اوکے سطے ہو گیا ۔ ان کی لاشیں مجھے روانہ کر دینا ۔ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں پہنچ جائے گی اوور"۔۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

" ویری گڈ ۔ اس کا مطلب ہے ۔ خاصا خطرناک گروہ ہے ۔ ورنہ تم اتنی آسانی سے دس لاکھ ڈالر پر رضامند نہ ہوتے ۔ مجھ سے غلطی ہوئی مجھے زیادہ مانگنے چاہئیں تھے ۔ بہرحال اب تو بات طے ہو گئی اوور" دوسری طرف سے مالکم نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر تم کام مکمل کر لو مالکم تو وعدہ رہا کہ اس کے علاوہ جتنی رقم مانگو گے دوں گا اوور"۔۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

" ویری گڈ ۔ اب تو سمجھو کام مکمل ہو گیا ۔ میں ابھی پورے گروپ کے ساتھ حرکت میں آ جاتا ہوں اوور"۔۔۔۔ مالکم کی مسرت بھری آواز سنائی دی ۔ اور لی ساک نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

" اس کا مطلب ہے تم اس گروپ کی طرف سے خاصے دباؤ میں ہو ۔ ورنہ اتنی لمبی رقم تم کہاں دینے والے ہو "

" ہاں پاڈلا ۔ یہ دنیا کے سب سے خطرناک ترین لوگ ہیں ۔ بہرحال الکم کی صلاحیتوں کو میں جانتا ہوں ۔ لمبی رقم کی خاطر وہ اپنے باپ کو ھی قبر سے نکال کر چوک پر سولی چڑھانے پر تیار ہو جائے گا "۔۔۔۔ ی ساک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" اب مزید کیا پروگرام ہے ۔ میرا خیال ہے ۔ کچھ دیر چل کر آرام کر لیں"۔۔۔۔ پاڈلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں باڈلا ـــــ تم چلو۔ میں جب تک اس کمانڈر حارث والا معاملہ ختم نہیں کر لیتا سکون سے نہیں رہ سکتا۔ ابھی میں نے جا کر مارٹی کو ہدایات دینی ہیں" ـــــ لی ساک نے اٹھتے ہوئے کہا اور باڈلا منہ بناتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔
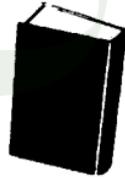
"تم کہاں جا رہے ہو مسٹر۔ مجھے اب سمندر سے وحشت ہوتی ہے۔ مجھے سمندر میں مت لے جاؤ" ـــــ بوڑھے ٹیلسن نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ شراب کی بوتل اس کے ہاتھ میں تھی۔ اور سامنے شراب کی بوتلوں کا ایک پورا کریٹ رکھا ہوا تھا۔ وہ اس وقت ایک کافی لمبی چوڑی اور انتہائی جدید قسم کی لانچ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سٹیرنگ صدیقی کے ہاتھ میں تھا اور وہ آہستہ آہستہ لانچ کو کھلے سمندر کی طرف لے جا رہا تھا۔ جب کہ بوڑھے ٹیلسن کے ساتھ عمران اور جولیا بیٹھے ہوئے تھے۔ خاور لانچ کی عقبی سمت

میں تھا۔

"ابھی واپس چلتے ہیں ٹیلسن تم ایک اور بوتل پی لو تو پھر واپس چلتے ہیں۔ دراصل شراب پینے کا مزہ تو سمندر میں ہی آتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے" ـــــ ٹیلسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل منہ سے لگا لی۔ جولیا اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ کیونکہ وہ اس طرح شراب پیتا جا رہا تھا کہ کوئی آدمی پانی بھی اس طرح نہ پی سکتا تھا۔ ایک بوتل ختم ہونے پر اس نے خالی بوتل سمندر میں اچھال دی اور پھر دوسری بوتل اٹھا لی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا حیران تھی کہ آخر عمران اسے مسلسل شراب کیوں پلائے جا رہا ہے۔ یہ چوتھی بوتل تھی۔ اب ٹیلسن نے جھومنا شروع کر دیا تھا۔ اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے یک لخت ہاتھ بڑھا کر بوتل ٹیلسن کے ہاتھ سے کھینچی۔ اور اسے سمندر میں اچھال دیا۔

"کیا ـــــ کیا کر رہے ہو" ـــــ ٹیلسن نے جھومتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران نے ہاتھ گھما کر انگلی کا ہک اس کی کنپٹی سے ذرا نیچے مار دیا اور بوڑھا ٹیلسن ہلکی سی چیخ مار کر لانچ کے فرش پر ہی گر گیا۔ لیکن بے ہوش ہونے کی بجائے اس پر اس ہک کا الٹا اثر ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں پھیلنے لگی تھیں۔ اور ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے وہ خلاؤں سے پار دیکھنے لگ گیا ہو۔

"ٹیلسن۔ تم میری آواز سن رہے ہو" ـــــ اچانک عمران نے

بدلے ہوئے لہجے میں کہا ۔ اس کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے کوئی بھوکا
بھیڑیا غرا رہا ہو۔ اور اس کا یہ لہجہ سن کر پاس بیٹھی جولیا کا جسم یک لخت
کانپ سا گیا۔

" ہاں ۔ میں سن رہا ہوں "۔۔۔۔ ٹیلسن کے منہ سے پھٹی پھٹی آواز
نکلی ۔

" تم نے میرے سوالوں کے صحیح جواب دینے ہیں ۔ سنا تم
نے " ۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ میں تمہارے سوالوں کے صحیح جواب دوں گا "۔۔۔۔ ٹیلسن
نے جواب دیا ۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے وہ زندگی اور موت کے
درمیان لٹک رہا ہو۔

" تم جزیرہ ٹافو سے جزیرہ ٹارجن کبھی گئے ہو "۔۔۔۔ عمران
نے پوچھا ۔

" ہزاروں لاکھوں بار گیا ہوں "۔۔۔۔ ٹیلسن نے جواب دیا ۔

" اگر تم جزیرہ ٹافو سے جزیرہ ٹارجن جانا چاہو ۔ اور جزیرہ ٹارجن کے
گرد تمہارے دشمنوں نے گھیرا ڈال رکھا ہو ۔ تو تم کس طرف جاؤ گے "
عمران نے پوچھا ۔

" میں لانگ آئی لینڈ کے راستے جاؤں گا ۔ اس راستے سے
دشمن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے "۔۔۔۔ ٹیلسن نے جواب دیا ۔

" اس راستے کی پوری تفصیل بتاؤ "۔۔۔۔ عمران نے پوچھا ۔

" جزیرہ ٹافو سے شمال مشرق کی طرف پرانے لائٹ ہاؤس کے
پاس پہنچ کر وہاں سے جنوب مغرب کی طرف چالیس میل کے فاصلے

پر ایک جزیرہ لانگ آئی لینڈ ہے ۔ لانگ آئی لینڈ کے شمال
مشرق میں بیس میل پر رانچن جزیرہ ہے ۔ رانچن جزیرہ سے ٹارجن
جزیرے کے درمیان نرکلوں کا ایک خوفناک جنگل پھیلا ہوا ہے ۔
یہ جنگل پچاس میل کے رقبے میں ہے ۔ اور دنیا کا خوفناک ترین
جنگل کہلاتا ہے ۔ اس جنگل میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا ۔ لیکن مجھے
اس جنگل کے اندر ایک راستے کا علم ہے ۔ انتہائی خفیہ راستہ ۔
جو جنگل کے انتہائی مشرقی کونے سے شروع ہو جاتا ہے ۔ یہ ایک
پتلا سا راستہ ہے ۔ جس میں لمبی اور پتلی لانچ ہی داخل ہو سکتی ہے ۔
اور پھر یہ راستہ بے شمار چکر کاٹتا ہوا ٹارجن جزیرے کے مغربی
کونے پر جا نکلتا ہے ۔ اس راستے پر خوفناک مگرمچھ اور سمندری
گھوڑے رہتے ہیں ۔ صرف بہادر اور جی دار آدمی ہی ان سے مقابلہ
کر سکتا ہے "۔۔۔۔ ٹیلسن نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا ۔

" لانگ آئی لینڈ اور رانچن پر آج کل کس کا قبضہ ہے "۔۔۔۔ عمران
نے پوچھا ۔

" میرے بھتیجے اور میرے جانشین الیسٹر کا قبضہ ہے وہ بہت
بڑا سمگلر ہے ۔ میں بھی بہت بڑا سمگلر تھا ۔ لیکن پھر مجھے سمندر سے
نفرت ہونے لگی ۔ اس لئے میں سمندر سے چلا آیا "۔۔۔۔ ٹیلسن
نے جواب دیا ۔

" کیا الیسٹر بھی تمہاری طرح یہودی ہے "۔۔۔۔ عمران نے پوچھا ۔

" نہیں ۔ اس کا کوئی مذہب نہیں ہے ۔ اس کا مذہب صرف
پیسہ ہے ۔ صرف پیسہ ۔ وہ پیسے کی خاطر اپنے باپ کو بھی گولی مار

سکتا ہے" ——— ٹیلسن نے جواب دیا۔

"او۔ کے" ——— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"صدیقی۔ لانچ واپس کنارے پر لے چلو۔ ہم نے ٹیلسن کو اتارنا ہے" ——— عمران نے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے سٹیرنگ کاٹا اور پھر لانچ کی رفتار یک لخت تیز کر دی۔

"اب تم اس راستے سے جاؤ گے" ——— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ یہی ایک محفوظ راستہ ہو سکتا ہے۔ زنگلوں کے ناقابل عبور اور خطرناک جنگل کی طرف لی ساک نے کوئی حفاظتی تدبیر اختیار نہیں کی ہو گی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ ایسٹر تو مزاحمت کرے گا" ——— جولیا نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ یا ہم اسے رقم سے خریدیں گے یا لڑ کر۔ دو ہی صورتیں ہیں۔ کچھ نہ کچھ تو ہو گا ہی" ——— عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے تیز رفتاری سے چلتی ہوئی لانچ ویران اور کٹے پھٹے ساحل کے قریب جا کر رک گئی۔ ٹیلسن اسی طرح لانچ کے فرش پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں اسی طرح پھٹی ہوئی تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ لانچ سے نیچے اتر کر اسے ساحل کے اندرونی طرف لے گیا۔

"خاور۔ اس کی شراب کی بوتلیں لے آؤ" ——— عمران نے لانچ سے اترتے ہوئے خاور سے کہا۔ اور خاور سر ہلاتا ہوا بوتلوں کی طرف بڑھ

گیا۔ اس نے بوتلیں اٹھائیں اور پھر لانچ سے اتر کر عمران کے پیچھے چلنے لگا۔ عمران اسے پانی سے کافی دور اندر تک لے گیا۔ اور پھر اس نے ٹیلسن کو ریت پر لٹا کر ایک بار پھر اس کی کنپٹی پر انگلی کا ایک مخصوص انداز میں مار دیا۔ ٹیلسن کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا۔ اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں بھی بند ہو گئیں۔

"کیا مر گیا ہے یہ" ——— خاور نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ صرف بے ہوش ہوا ہے۔ میں نے اسے شراب میں مخصوص دوا ملا کر پلائی تھی۔ اس طرح اس کا لاشعور شعور پر غالب آ گیا۔ اور پھر کنپٹی کے نیچے ایک رگ پر دباؤ ڈالنے سے شعور ماؤف ہو گیا اور لاشعور نے شعور پر غلبہ حاصل کر لیا۔ چنانچہ اس سے پوچھ گچھ میں آسانی ہو گئی۔ ورنہ تو شاید اس جیسے شرابی سے اتنی باتیں اگلوانے میں چار پانچ گھنٹے ضائع ہو جاتے۔ اب یہ ایک گھنٹے کے اندر جب ہوش میں آئے گا تو اس کی ذہنی کیفیت درست ہو چکی ہو گی" عمران نے جیب سے چند بڑے نوٹ نکال کر ریت پر بے ہوش پڑے ہوئے ٹیلسن کی جیب میں ٹھونستے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں واپس لانچ کی طرف بڑھنے لگے۔

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور شاندار کارنامہ

ڈیشنگ ایجنٹ (حصہ دوم)

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- کیا تنویر آگ اور خون کا سمندر پار کر کے جزیرہ ٹار جن تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہو سکا ——— یا ——— ؟
- عمران۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو انتہائی بے بسی کے عالم میں موت کے جبڑوں میں دھکیل دیا گیا۔ پھر ——— ؟
- جزیرے ٹار جن کو اس وقت تباہ کر دیا گیا جب عمران۔ اس کے ساتھی اور تنویر اس میں موجود تھے۔ کیا بھیانک موت سب کو نگل گئی یا ——— ؟
- لی ساک اور شدید زخمی تنویر کے درمیان ہونے والا ایسا خوفناک اور خونریز مقابلہ ——— جس کا ہر لمحہ موت کے خوفناک قہقہوں سے گونجتا رہا۔
- کیا ڈیشنگ ایجنٹ تنویر، کمانڈر حارث کو برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا یا خود موت کے اندھیروں میں ڈوب گیا ——— ؟
- مشن کا وہ آخری لمحہ جب خوفناک مجرم لی ساک نے تنویر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو سسک سسک کر مرنے پر مجبور کر دیا۔ آخری فتح کس کی ہوئی ؟
- انتہائی تیز رفتار ایکشن۔ موت کے جبڑوں میں پھنسا پھڑپھڑاتا سسپنس۔ دھماکوں انسانی چیخوں اور کراہوں میں گونجنے والے موت کے قہقہوں سے بھرپور کہانی۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
ڈیشنگ ایجنٹ
مظہر کلیم ایم اے
Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint
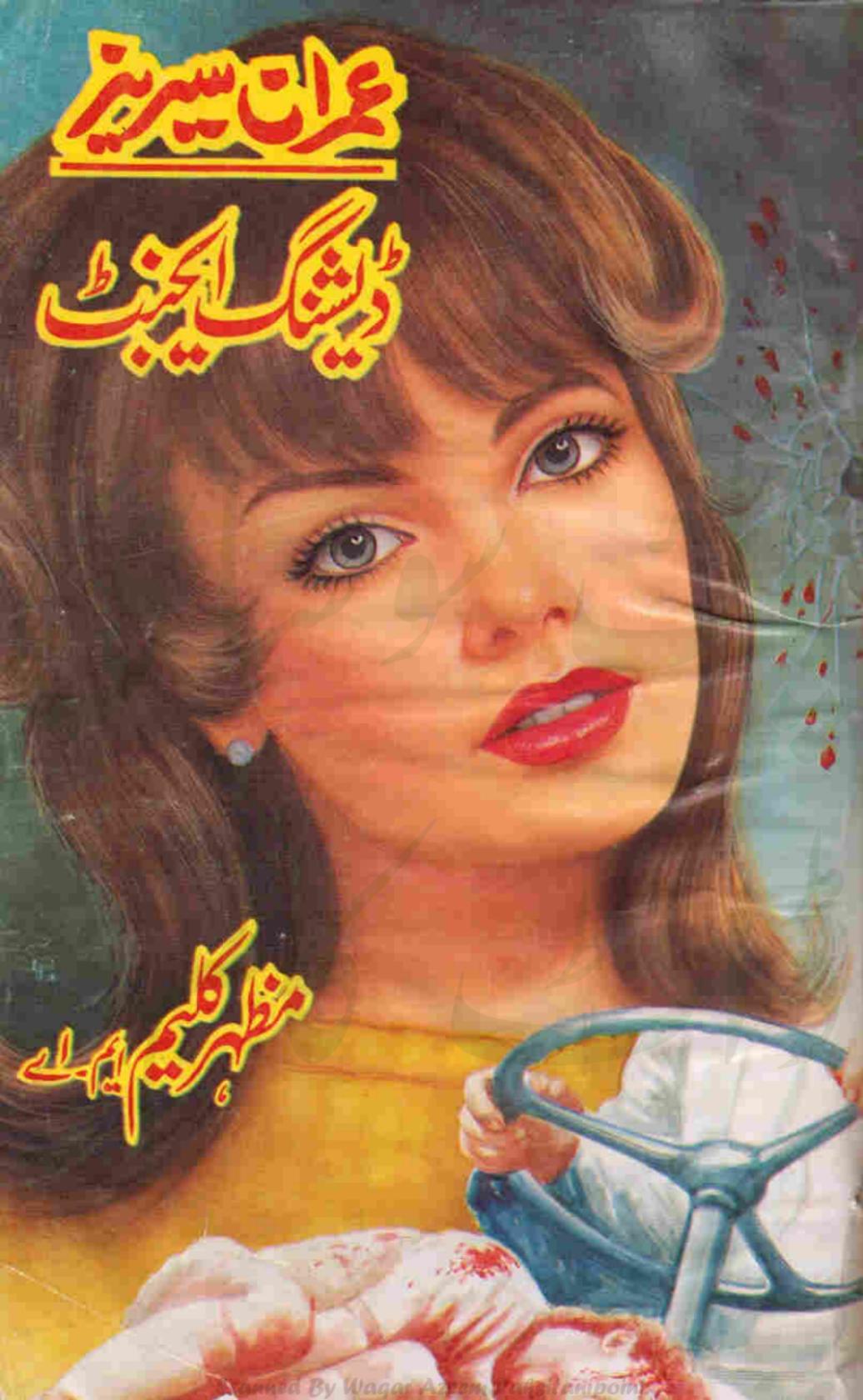
ضرور لکھنا چاہیئے۔ ویسے کہیں آپ شیشے کو تو سیسہ نہیں لکھتے؟
خواجہ محمد تقی و خواجہ محمد اکمل ناشاد صاحبان! آپ کا خط پڑھنے کے بعد مجھے پبلک سروس کمیشن کی طرف سے اخبارات میں چھپنے والی ان رپورٹوں کی صداقت پر یقین آنے لگا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے ملک کے نوجوانوں کی واقفیت عامہ کا دائرہ کار انتہائی محدود ہے آپ ماشاء اللہ کالج کے طالب علم ہیں۔ مزید کیا لکھوں۔ ویسے سیسہ ایک دھات کا نام ہے جس سے ریوالور، پستول اور بندوق کی گولیاں بنتی ہیں اس لئے ایک چھٹانک سیسے کا مطلب محاورتاً گولی ہوتا ہے کیونکہ گولی کا وزن عام طور پر اتنا ہی ہوتا ہے۔ ویسے ابھی اس قدر حساس ریوالور یا پستول ایجاد نہیں ہوئے جو سامنے موجود مجرم کی حیثیت کا اندازہ لگا کر گولیوں کا وزن خود بخود کم یا زیادہ کرلیں۔

راولپنڈی محلہ شاہ جن چراغ سے محمد شفیق صاحب لکھتے ہیں۔ جاسوس اعظم کہانی مجھے بے حد پسند آئی ہے۔ میں نے آپ سے صرف یہ پوچھنے کے لئے خط لکھا ہے کہ کیا پاکستان میں بھی سیکرٹ سروس کا ادارہ موجود ہے۔ اگر ہے تو اس کا پتہ ضرور لکھیں۔

محمد شفیق صاحب! ناول کی پسندیدگی کا شکریہ۔ ہر ملک میں ایسے ادارے موجود ہوتے ہیں جو ملک کی سالمیت کے خلاف ہونیوالی سازشوں کے خاتمے کے لئے کام کرتے رہتے ہیں۔ ان اداروں کے نام تو مختلف ہوتے ہیں لیکن مقصد بہرحال ایک ہی ہوتا ہے جہاں تک سیکرٹ سروس کے پتے کا تعلق ہے اگر ان کا پتہ ہر ایک کو معلوم ہو جائے تو پھر وہ سروس سیکرٹ کیسے رہ سکتی ہے۔ اُمید ہے آپ سمجھ گئے ہونگے۔
اب اجازت دیجئے۔

والسلام، مظہر کلیم ایم۔ اے

تنویر کے عقب میں فائرنگ مائیکل نے کی تھی۔ اس نے ایک درخت کے پیچھے سے نکلنے والے آدمی پر فائر کھولا تھا۔ اور پھر اس فائرنگ کے ہوتے ہی پورے جزیرے سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"جھیل کی طرف بھاگو۔ وہاں جھاڑیاں ہیں۔ تینوں نے علیحدہ علیحدہ سمتوں میں مورچے سنبھالنے ہیں اس طرح سامنے جھیل ہونے کی وجہ سے وہ براہِ راست ہم پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ لیکن جب تک میں فائر نہ کر دوں کوئی فائر نہ کرے" ____ تنویر نے سچویشن سمجھتے ہی چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ تینوں ہی اس طرف کو بھاگ پڑے جدھر ان کے اندازے کے مطابق جھیل تھی۔ جزیرے میں ہونے والی فائرنگ اب تیزی سے قریب آتی جا رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے جزیرے میں موجود ہر آدمی مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے دوڑ رہا ہو۔ وہ تینوں

جھیل کے کناروں پر موجود بڑی بڑی جھاڑیوں کے عقب میں چھپ گئے۔ اور تھوڑی دیر بعد جھیل کی دوسری طرف سے دس بارہ افراد نظر آئے وہ واقعی فائرنگ کر رہے تھے۔ لیکن جھیل کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ اس کے بعد وہ جھیل کی سائیڈ سے ہوتے ہوئے اس طرف کو دوڑنے لگے جدھر مائیکل کی گولیوں سے چھلنی ہوا آدمی پڑا تھا۔ اور چند لمحوں بعد وہ سب لاش کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ روشنی میں ان کے چہروں پر چھائی ہوئی حیرت صاف نظر آ رہی تھی۔ اور پھر ان میں سے ایک نے ان جھاڑیوں کی طرف اشارہ کیا۔ جدھر یہ لوگ چھپے ہوئے تھے۔ چنانچہ تنویر نے اب فائر کھولنا ضروری سمجھا۔ اور دوسرے لمحے اس کی مشین گن نے شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی مائیکل اور یارکی نے بھی فائرنگ شروع کر دی اور چند ہی لمحوں میں وہ دس آدمی پہلی لاش کے پاس ہی ڈھیر ہو گئے۔ اسی لمحے ایک بار پھر جزیرے کے اندر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"جلدی کرو۔ واپس اسی غار کی طرف دوڑو۔ یہ لوگ ابھی یہ سارا علاقہ گھیر لیں گے۔ جلدی کرو" ____ تنویر نے یک لخت جھاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اور وہ تینوں انتہائی تیز رفتاری سے واپس دوڑنے لگے۔ زیادہ سے زیادہ تین منٹ کے اندر وہ اس غار میں پہنچ گئے۔

"ویسے ہی کود جاؤ۔ ہم کنارے کے ساتھ ساتھ گھومتے ہوئے

لانچوں کی طرف جائیں گے" ____ تنویر نے غوطہ خوری کا لباس اور اسلحے کا تھیلا اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اسی طرح وہ پانی کے اندر کود گئے۔ کنارے کے پاس وہ تیزی سے تیرتے ہوئے اس طرف کو بڑھنے لگے جو اس حصے سے بالکل مخالف سمت میں تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ وہاں پہنچ گئے۔ اس حصے میں لانچیں تو موجود تھیں لیکن آدمی کوئی نہ تھا۔ تنویر کے کہنے پر انہوں نے تھیلے اور غوطہ خوری کا لباس ایک چھوٹی سی غار میں چھپایا اور پھر اوپر جزیرے پر چڑھ گئے۔

"انتہائی محتاط انداز میں کیبن کی طرف بڑھو۔ وہ سب لوگ یقیناً ہمیں اس حصے میں تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے" ____ تنویر نے کہا۔ اور وہ تینوں تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے وہ جلد ہی کیبن تک پہنچ گئے۔ تنویر کی توقع کے مطابق وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ لوگوں کی آوازیں دور سے اسی حصے کی طرف سے آ رہی تھیں جدھر جھیل تھی۔

"یہ لوگ بہرحال واپس آئیں گے۔ اور ابھی ان کی کافی تعداد موجود ہے۔ اس لئے ہمیں کیبن کی دوسری سمت میں چھپنا ہو گا۔ اس وقت تک فائر نہ کھولنا جب تک یہ سب لوگ اکٹھے نظر نہ آئیں۔ مادام پر فائر نہ کھولنا اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں" ____ تنویر نے ان دونوں کو ہدایات دیں اور پھر اس نے اشارے سے انہیں ان کی سمتیں بھی بتا دیں۔ خود وہ ایک جھاڑی کی اوٹ میں چھپ گیا۔ آوازیں ابھی تک سنائی دے رہی تھیں۔ لیکن فاصلہ ہونے کی وجہ سے

واضح طور پر الفاظ سمجھ نہ آ رہے تھے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد آوازیں نزدیک آتی محسوس ہوئیں تو وہ سب چوکنے ہو گئے۔ تنویر کی نظریں اُسی طرف لگی ہوئی تھیں جدھر سے آوازیں قریب آتی سنائی دے رہی تھیں۔ اور چند ہی لمحوں بعد درختوں کی اوٹ سے کافی سارے آدمی نکل کر آگے بڑھتے دکھائی دینے لگے۔ ان کی تعداد پچیس کے قریب تھی۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ لیکن وہ اس انداز میں چل رہے تھے جیسے انہیں کیبن کی طرف سے کوئی خطرہ نہ ہو۔ مادام ان میں شامل نہ تھی۔ البتہ وہ لمبا تڑنگا آدمی مارٹی سب سے آگے آگے چل رہا تھا۔ وہ مسلسل ایک دوسرے سے بحث کرتے چلے آ رہے تھے۔ تنویر سمجھ گیا۔ کہ وہ اس بات پر بحث کرتے آ رہے ہوں گے کہ ادھر سے فائرنگ کس نے کی تھی۔ جب تک وہ کافی آگے نہ بڑھ آئے تنویر خاموش رہا۔ تاکہ اگر کوئی کافی پیچھے ہو تو وہ بھی سامنے آ جائے۔ لیکن وہ لوگ اب کافی آگے آ چکے تھے اور ان کے عقب میں کوئی آدمی نظر نہ آیا تو تنویر نے مشین گن کے ٹریگر پر انگلی رکھی اور دوسرے لمحے وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور پھر قوس کی صورت میں آنے والوں پر گولیوں کی بوچھاڑ پڑنے لگی اُسی لمحے باقی دو اطراف سے بھی گولیاں ان پر برسنے لگیں۔ ان میں سے کئی افراد نے نیچے گر کر اور کئی نے درختوں کی اوٹ لینی چاہی لیکن چونکہ گولیاں تین اطراف سے برس رہی تھیں اس لئے زیادہ سے زیادہ چند ہی لمحوں میں وہ سب ڈھیر ہو گئے۔ اُسی لمحے اُسی حصے سے ایک بار پھر فائرنگ کی آوازیں اور دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں جدھر جھیل تھی۔

"دوبارہ چھپ جاؤ" ـــــ تنویر نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب ایک بار پھر جھاڑیوں کے عقب میں ہو گئے۔ آنے والے چند ہی لمحوں میں سامنے آ گئے۔ لیکن وہ اب بکھر کر آ رہے تھے۔ اور ان میں مادام بھی شامل تھی۔ ان سب کے چہرے انتہائی دہشت زدہ تھے۔ اور پھر سامنے بکھری ہوئی لاشیں دیکھتے ہی وہ سب تیزی سے درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ میں ہوتے گئے۔ لیکن تنویر خاموش بیٹھا ہوا تھا اُسے معلوم تھا کہ جب اور کچھ دیر فائرنگ نہ ہو گی تو لامحالہ یہ دوبارہ اٹھ کر آگے بڑھیں گے۔ اور وہی ہوا۔ جب چند منٹ خاموشی سے گزر گئے تو مادام کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپے ہوئے افراد باہر نکلے اور تیزی سے کیبن کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ ان جھاڑیوں کے قریب سے بھی گزرے جن میں تنویر اور اس کے ساتھی چھپے ہوئے تھے۔ لیکن چونکہ تنویر نے فائر نہ کیا تھا۔ اس لئے مائیکل اور یارکی بھی خاموش اپنی جگہ پڑے رہے۔ ان کی تعداد بارہ تھی۔ اور جب وہ کیبن کے سامنے پہنچ گئے تو اُسی لمحے مادام ایک جھاڑی کے پیچھے سے نکلی اور دوڑتی ہوئی کیبن کی طرف بڑھی۔

"ڈھونڈھو۔ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے" ـــــ مادام نے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور جیسے ہی وہ تنویر کی جھاڑی سے کچھ فاصلے پر سے ہو کر آگے بڑھی تنویر گھوم گیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے فائر کھول دیا۔ مادام نے لمبا غوطہ لگایا۔ اور بڑی سی جھاڑی میں گھسنے لگی۔ تنویر کے ساتھ ہی مائیکل اور یارکی کی مشین گنیں بھی تڑتڑائیں

اور کیبن کے سامنے کھڑے دہشت زدہ بارہ کے بارہ آدمی ایک لمحے میں چھلنی ہو کر گر گئے۔

"خبردار مادام۔ تم مشین گنوں کی زد میں ہو۔ ہتھیار پھینک کر کھڑی ہو جاؤ۔ میں صرف تین تک گنوں گا"۔۔۔ تنویر نے تیزی سے اس جھاڑی سے رینگ کر ساتھ والی جھاڑی کے پیچھے ہوتے ہوئے چیخ کر کہا۔

اور اُسی لمحے مادام کی طرف سے ٹھیک اُسی جھاڑی پر گولیاں برسنے لگیں۔ جس کے پیچھے ایک لمحے پہلے تنویر موجود تھا۔ لیکن تنویر پہلے ہی جگہ چھوڑ چکا تھا۔ اُسی لمحے یارکی والی سمت سے فائرنگ ہوئی اور مادام کے حلق سے تیز چیخ نکلی۔ اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے تھے اور اس کے ایک ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف اور خوف کی شدت سے بُری طرح مسخ نظر آ رہا تھا۔ اور تنویر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی۔ اس کے اٹھتے ہی دونوں اطراف سے مائیکل اور یارکی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ یارکی نے یقیناً اس کی مشین گن پر فائر کیا تھا۔ اور اس فائر کی وجہ سے ہی اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔

"اوہ اوہ۔ تم تم۔ زندہ ہو"۔۔۔ مادام نے ان تینوں کو دیکھتے ہی خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

"دیکھ لو تم تو کہہ رہی تھیں کہ موت اور زندگی تمہارے ہاتھ میں ہے"۔۔۔ تنویر نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور

مادام نے ہونٹ بھینچ لیے۔

"یارکی۔ اس کے ہاتھ پر رومال باندھ دو۔ اور پھر اسے کیبن میں لے چلو۔ اور مائیکل تم باہر پہرہ دو گے۔ ہو سکتا ہے اس کا کوئی آدمی یہاں موجود ہو"۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور یارکی نے آگے بڑھ کر مادام کے گلے میں موجود رومال ایک جھٹکے سے کھینچا۔ اور پھر اس کے ہاتھ پر اُسے اچھی طرح باندھ دیا۔ مادام اس دوران خاموش کھڑی رہی۔

"تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم کیسے زندہ بچ گئے۔ ادھر بھی تم نے فائرنگ کی تھی"۔۔۔ مادام نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"باتیں کیبن میں ہوں گی"۔۔۔ تنویر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے یارکی کو اشارہ کیا۔

"چلو کیبن میں"۔۔۔ یارکی نے دوبارہ کاندھے سے مشین گن اتارتے ہوئے کہا۔ اور مادام سر جھٹک کر کیبن کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر ان دونوں کے پیچھے کیبن میں داخل ہوا۔

"دیکھو مادام راکلی۔ میں نے پہلے بھی تمہیں کہا تھا کہ میری تم لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ لیکن تم دھوکے سے باز نہ آئیں۔ اور تم نے ہماری لانچ تباہ کر دی۔ یہ اس کا نتیجہ ہے کہ جزیرے میں موجود تمہارے سارے ساتھی اس وقت لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے"۔۔۔ تنویر نے نرم لہجے میں کہا۔

"تم اب کیا چاہتے ہو۔ تم نے تو ایک لحاظ سے رونیڈو کا پورا گروپ ہی ختم کر دیا ہے۔ اگر ہمیں ذرا سا بھی شبہ ہو جاتا کہ تم لوگ لانچ کے ساتھ نہیں مرے ہو تو تم اتنی آسانی سے ہمیں نہ مار سکتے" ____ مادام نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"جزیرہ ٹارجن تک تمہارے اور کتنے جزیرے ہیں" ____ تنویر نے پوچھا۔

"بلیک ٹریک پر آٹھ ہیں۔ باقی چھ ٹریک سے ہٹ کر ہیں" ____ مادام نے جواب دیا۔

"سنو۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو ان جزیروں پر ٹرانسمیٹر سے کال کر کے انہیں کہو کہ وہ ہماری لانچ نہ روکیں اور کوئی ایسی نشانی انہیں بتاؤ کہ جس سے وہ دور سے ہماری لانچ کو پہچان لیں" ____ تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ اب میں سمجھ گئی ہوں کہ تم لوگوں سے لڑنا ہمارے بس کا روگ نہیں ہے۔ تم ہم لوگوں سے مختلف آدمی ہو" ____ مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے واقعی سمجھ داری کا کام کیا ہے۔ اگر یہی سمجھ تمہیں پہلے آجاتی تو تمہارے اتنے آدمی نہ مارے جاتے" ____ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مادام بغیر کوئی جواب دیئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر وہ کیبن کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے ایک جگہ زمین پر زور سے پیر مارا تو فرش کا کچھ حصہ سائیڈ میں ہٹ گیا۔ اور نیچے جاتی سیڑھیاں نظر آنے لگیں۔ وہ مادام کے ساتھ سیڑھیاں

اترتے ہوئے جب نیچے پہنچے تو تنویر اور یارکی دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ یہ ایک وسیع و عریض تہہ خانہ تھا۔ جس کی دیواروں کے ساتھ انتہائی جدید قسم کی مشینری نصب تھی۔ مادام تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر نے یارکی کو چوکنا رہنے کا اشارہ کیا۔ اور خود بھی مادام کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ مادام نے جلدی سے مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اور پھر جیسے ہی مشین سے تیز سیٹی کی آواز نکلی مادام نے ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ____ رونیڈو گروپ پوائنٹس الرٹ مادام راکلی کالنگ یو آل" ____ مادام نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

اس مشین سے چند لمحے تو اسی طرح سیٹی کی آواز سنائی دیتی رہی۔ پھر یکے بعد دیگرے اس پر موجود کئی چھوٹے چھوٹے بلب جل اٹھے۔ جب آخری بلب جلا تو سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔

"ہیلو مادام راکلی۔ فرام ہیڈ کوارٹر۔ ایک لانچ ہیڈ کوارٹر سے بلیک ٹریک پر سفر کرتے ہوئے جزیرہ ٹارجن کی طرف جا رہی ہے۔ اس پر سرخ رنگ کا فلیگ لگا ہوا ہے۔ اس پر سوار افراد ہمارے دوست ہیں۔ انہیں بالکل نہ روکا جائے۔ اٹ از آرڈر" ____ مادام نے کہا۔ اور پھر مشین کا ایک ہینڈل کھینچ کر مشین بند کر دی۔

"تمام پوائنٹس پر پیغام پہنچ گیا ہے۔ تم لانچ پر سرخ فلیگ لگا لینا اس کے بعد تمہارے راستے میں کوئی نہ آئے گا" ____ مادام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"شکریہ مادام۔ اب تم جہاں جانا چاہو۔ میں تمہیں وہاں پہنچا دیتا ہوں" ۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں یہیں رکوں گی۔ یہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ میں اسے خالی نہیں چھوڑ سکتی۔ میں اور پوائنٹس سے آدمیوں کو بلا کر یہاں رکھوں گی" ۔۔۔۔ مادام نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی" ۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور پھر وہ مادام کو ساتھ لئے اوپر والے کیبن میں آ گیا۔ یارکی بھی اس کے ساتھ تھی۔

"میرے خیال میں ساحل تک تو تم ہمارے ساتھ چلو گی" ۔۔۔۔ تنویر نے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ضرور" ۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

اور پھر تینوں کیبن سے باہر آ گئے۔ باہر مائیکل موجود تھا۔ تنویر نے مائیکل کو بھی ساتھ لے لیا اور وہ اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر لانچیں موجود تھیں۔

"تم نے ہماری لانچ کس چیز سے تباہ کی تھی" ۔۔۔۔ تنویر نے پوچھا۔

"زیرو ڈسکس میزائل سے" ۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"لیکن اس تہہ خانے میں تو مجھے میزائل نظر نہیں آئے" ۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"یہاں نیچے تہہ خانوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ یہ ریڈ ونیڈ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ عام جزیرہ نہیں ہے۔ اور تم شاید دنیا کے خوش قسمت ترین آدمی ہو جو ہیڈ کوارٹر سے زندہ نکل کر جا رہے ہو۔ ورنہ تو یہاں

پلک جھپکنے میں تم موت کے گھاٹ اتر جاتے" ۔۔۔۔ مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"موت اپنے وقت پر آتی ہے" ۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ ساحل پر پہنچ گئے۔ وہ لانچ بھی وہاں موجود تھی جس سے مادام اپنے دو ساتھیوں سمیت واپس آئی تھی۔

"مائیکل وہ لباس اور تھیلے اٹھا کر اس لانچ پر رکھو۔ اور اس کا فیول بھی چیک کر لو۔ اگر کم ہو تو دوسری لانچوں سے لے لو" تنویر نے مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور مائیکل سر ہلاتا ہوا اس غار کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں انہوں نے سامان رکھا ہوا تھا۔

"اب مجھے اجازت دو۔ تو بہتر ہے۔ میرے ہاتھ میں شدید تکلیف ہے" ۔۔۔۔ مادام نے کہا۔

"ابھی یہ تکلیف دور ہو جائے گی" ۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔ اور مادام خاموش ہو گئی۔

مائیکل انتہائی پھرتی سے کام لے رہا تھا۔ اور پھر اس نے کام مکمل ہونے کا اشارہ کر دیا۔

"ایک سرخ کپڑا لے کر اس کا فلیگ بنا لو" ۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"اچھا۔ میں دیکھتا ہوں۔ شاید کسی لانچ سے سرخ کپڑا مل جائے" مائیکل نے کہا۔ اور وہاں موجود مختلف لانچوں کی تلاشی لینے لگا۔

"باس۔ یہ بڑا سا سفید کپڑا تو موجود ہے۔ سرخ نہیں ہے" ۔۔۔۔ ایک لانچ سے باہر نکلتے ہوئے مائیکل نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں

ایک خاصا بڑا سفید رومال پکڑا ہوا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم سفید لگا لو۔ میں جا کر انہیں دوبارہ کہہ دیتی ہوں" مادام نے کہا۔ اور تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہی بات میں تمہارے منہ سے سننا چاہتا تھا مادام راکلی۔ تمہارا چہرہ بتا رہا تھا کہ تم انتہائی کمینہ خصلت عورت ہو۔ تم نے لازماً ہمارے یہاں سے نکلتے ہی یا تو دوبارہ میزائل مار کر ہمارا خاتمہ کر دینا ہے۔ یا پھر کال کر کے اپنے آدمیوں کو کہہ دینا تھا۔ اس لئے میں تمہیں ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔ لیکن تمہارے انکار میں چونکا تھا۔ اور اب بات واضح ہو گئی" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مادام کوئی جواب دیتی تنویر نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ مادام چیختی ہوئی اچھلی۔ اور پھر زمین پر گر کر تڑپنے لگی۔ تنویر نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی تھی۔ جب تک مادام کے جسم میں حرکت موجود رہی۔ اس کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا۔

"اوہ سکاٹ۔ تم نے یہ کیا کیا۔ خود ساتھ لے جا کر اس سے کال کروا دیتے۔ اب سرخ کپڑا کہاں سے آئے گا" ——— یارکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب یہ کپڑا مادام کے خون سے سرخ ہو گا۔ آؤ مائیکل اس رومال کو سرخ کر لو۔ مادام کے آدمی مادام کا خون دور سے پہچان لیں گے" ——— تنویر نے بڑے سرد لہجے میں کہا۔ اور یارکی کا جسم خوف سے پھریریاں لینے لگا۔ وہ شاید سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تنویر اس قدر سرد مزاج بھی ہو سکتا ہے کہ صرف کپڑا رنگنے کے لئے اس نے مادام کو مار ڈالا ہے۔

لانچ انتہائی تیز رفتاری سے لانگ آئی لینڈ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ کہ اچانک لانچ کے عقب میں موجود خاور چیخ پڑا۔

"عمران صاحب۔ ساحل کی طرف سے تین نیول ایئر کرافٹ ہماری طرف آ رہے ہیں" ——— خاور نے کہا۔ تو عمران تیزی سے مڑا۔ اور پھر اس کی نظریں بھی دور سے آتے ہوئے ایئر کرافٹس پر جم گئیں جو تیزی سے بڑے ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ ان کے نیچے وہ مخصوص چپو نما آلے لگے ہوئے تھے۔ جن کی مدد سے وہ نہ صرف سمندر میں اتر سکتے تھے بلکہ لانچ کی طرح تیر بھی سکتے تھے۔

"ہوں۔ یہ شاید یہاں کی بحریہ سے متعلق ہیں" ——— عمران نے

کہا۔ اور چند ہی لمحوں میں تینوں جہاز ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ اور پھر ایک
جہاز ان کی لانچ کے آگے اور ایک پیچھے اڑنے لگا۔ جب کہ تیسرے
نے غوطہ مارا اور تیزی سے لانچ کے قریب سمندر میں اترتا گیا۔ عمران
کے اشارے پر صدیقی نے لانچ روک لی تھی۔ جہازوں پر ایسے نشانات
موجود تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کا تعلق واقعی نیوی سے ہے۔
جہاز سمندر میں اترتے ہی تیزی سے تیرتا ہوا ان کی لانچ کے قریب آیا۔
اور پھر جہاز میں سے چار مسلح باوردی افراد اچھل کر لانچ پر چڑھ آئے
ان کے جسموں پر نیوی کی مخصوص یونیفارمز تھیں۔

"کون ہو تم۔ اور کہاں جا رہے ہو"۔۔۔ ان میں سے ایک
نے آگے بڑھ کر انتہائی تیز لہجے میں پوچھا۔

"ہم سیاح ہیں اور لانگ آئی لینڈ جا رہے ہیں"۔۔۔ عمران
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ سیاح۔ سیدھی طرح بولو کہ سمگلر ہو۔ چلو جہاز پر۔ ورنہ یہیں
ڈھیر کر دیں گے"۔۔۔ اس آدمی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
اس کے باقی تین ساتھی لانچ میں اسلحہ سنبھالے بڑے چوکنے انداز میں
کھڑے تھے۔

"ہم تو تمہارے ساتھ چلے جائیں گے۔ لیکن ہماری لانچ"۔۔۔ عمران
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمارا آدمی لانچ لے آئے گا۔ فکر مت کرو۔ اگر ہیڈ کوارٹر میں
انکوائری کے بعد تم بے گناہ ثابت ہوئے تو تمہیں چھوڑ دیا جائے گا"۔
اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"کتنی دیر لگے گی انکوائری میں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ ورنہ ابھی یہیں لانچ سمیت سمندر کی تہہ میں
پہنچ جاؤ گے"۔۔۔ اس آفیسر نے دانت پیستے ہوئے کہا

"سنو مسٹر آفیسر۔ تم ہمارے کاغذات چیک کر لو۔ لانچ کی بھی
تلاشی لے لو۔ اور اگر تمہاری تسلی ہو جائے تو واپس چلے جاؤ۔ ہمارے
پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہارے ساتھ آنے جانے میں ضائع
کریں"۔۔۔ عمران کا لہجہ یک لخت انتہائی خشک ہو گیا۔ دونوں جہاز
اب اوپر فضا میں چکر کاٹ رہے تھے۔ جب کہ سمندر میں اترا ہوا جہاز
لانچ کے بالکل ساتھ کھڑا تھا۔ اس میں صرف پائلٹ بیٹھا ہوا نظر آ رہا
تھا۔

"نہیں۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ چلو۔ جلدی کرو۔ میں اپنا حکم
دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"۔۔۔ آفیسر نے اور زیادہ کرخت لہجے
میں کہا۔

"او۔ کے۔ تمہاری مرضی۔ کچھ لے دے کر ہماری جان چھوڑ سکتے
ہو تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"کیا دے سکتے ہو"۔۔۔ آفیسر نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھو۔ بڑے نوٹوں کی گڈی"۔۔۔ عمران نے جیب میں پڑا
ہوا ہاتھ باہر نکالتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ
میں موجود مشین پسٹل نے شعلے اگلے اور تین آدمی جو کنارے پر کھڑے
تھے الٹ کر سمندر میں گرے۔ جب کہ آفیسر چونکہ لانچ کے درمیان

میں تھا۔ اس لئے وہ لانچ کے اندر ہی گرا۔ عمران نے ان چاروں کو
گراتے ہی ہاتھ اونچا کیا۔ اور پھر مشین پسٹل کی گولیوں نے جہاز کی کھڑکی
سے جھانکتے ہوئے پائلٹ کی کھوپڑی کو ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا۔ اوپر
والے دونوں جہاز چکر کاٹتے ہوئے ذرا فاصلے پر جا چکے تھے۔ عمران
بجلی کی سی تیزی سے ایک تھیلے کی طرف لپکا اور پھر اس سے پہلے کہ
جہاز رخ بدلتے وہ ایک میزائل گن نکال چکا تھا۔ فضا میں دو خوف ناک
دھماکے ہوئے۔ اور ان کی لانچ کی طرف بڑھتے ہوئے دونوں جہاز
خوف ناک دھماکے سے فضا میں ہی پھٹ گئے۔ فضا میں پھٹتے ہی ان
کے ٹکڑے سمندر میں گرے۔ عمران نے تیسرا میزائل ساتھ والے جہاز
پر مارا اور اس کے بھی پرزے بکھر گئے۔

"چلو لانچ چلاؤ" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے صدیقی
سے کہا۔ اور خود تیزی سے اس آفیسر کی طرف بڑھ گیا۔ جس کی ناف
کے نیچے سے خون فوارے کی طرح بہہ رہا تھا۔ عمران نے قریب پہنچ
کر پوری قوت سے اس کے سینے پر لات ماری۔ اور وہ آفیسر چیخ
مار کر تڑپا اور پھر بری طرح کراہنے لگا۔

"تمہیں کس نے ہمارے تعاقب میں بھیجا تھا۔ جلدی بتاؤ۔ اگر تم نے
سچ بولا تو میں اب بھی تمہیں زندہ بچا سکتا ہوں" ـــــ عمران نے
تیز لہجے میں کہا۔

"مم ـــ مم ـــ مالکم نے۔ اس نے ہمیں پچاس ہزار ڈالر
دیئے تھے۔ کاش اس نے یہ نہ کہا ہوتا کہ تمہیں زندہ واپس لے
آنا ہے" ـــــ اس آفیسر نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

"جولیا ـــــ میڈیکل باکس لاؤ نیچے سے۔ جلدی کرو" ـــــ عمران
نے چیخ کر کہا۔ اور جولیا بے تحاشا دوڑ پڑی۔ چند لمحوں بعد اس نے
نیچے سے میڈیکل باکس لا کر عمران کے ساتھ رکھ دیا۔ عمران کے ہاتھ
تیزی سے چلنے لگے۔ اس نے پہلے اس آفیسر کو جو اب تقریباً نیم بیہوش
سا ہو چکا تھا۔ یکے بعد دیگرے دو انجکشن لگائے۔ تو آفیسر کا زرد ہوتا
ہوا چہرہ بحال ہونے لگا۔ عمران نے اُسے ایک اور انجکشن لگا دیا۔ اس
انجکشن کے لگتے ہی اس کے زخموں سے خون بہنا رک گیا۔

"دیکھو۔ تم مر رہے تھے۔ میں نے تمہیں بچا لیا۔ لیکن ابھی تمہارے
پیٹ میں چار گولیاں موجود ہیں۔ اگر تم ساری تفصیل بتا دو تو میں یہ گولیاں
بھی نکال سکتا ہوں۔ ورنہ تھوڑی دیر بعد ان کا زہر تمہارے جسم میں پھیل
جائے گا۔ اور پھر دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نہ بچا سکے گی" ـــــ عمران نے
تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ مجھے بچا لو۔ پلیز مجھے بچا لو" ـــــ آفیسر نے رونے والے
لہجے میں کہا۔

"جلدی بولو۔ کیا نام ہے تمہارا" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"میرا نام فریڈ ہے۔ میں نیوی میں آپریشن سب کمانڈر ہوں۔ مالکم
میرا دوست ہے۔ وہ ٹافو جزیرے کا سب سے دولتمند سمگلر ہے۔
اس نے مجھے کہا کہ اس کے دشمن سمگلر ایک ڈی۔ ایکس لانچ میں
لانگ آئی لینڈ جا رہے ہیں۔ اگر میں انہیں زندہ پکڑ کر واپس لے
آؤں اور اس کے حوالے کر دوں تو وہ مجھے پانچ لاکھ ڈالر دے
گا۔ اور اس نے ایک لاکھ ڈالر مجھے پیشگی دے دیئے۔ چونکہ

اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ سمگلروں کو پکڑنا میری ڈیوٹی میں شامل ہے کیونکہ لانچوں میں ہم تم تک نہ پہنچ سکتے تھے اور مالکم نے بتایا تھا کہ تم ڈی ایکس لانچ میں جا رہے ہو اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر سے تین نیول ایئر کرافٹ لئے اور میں یہاں آ گیا۔ کاش میں لانچ میں نہ آتا"۔۔۔ مالکم نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"اس مالکم کا تعلق ریڈ روز تنظیم سے ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ بس اتنا معلوم ہے کہ وہ انتہائی دولت مند سمگلر ہے۔ لیکن وہ سمندر کی بجائے ہوائی جہازوں سے سمگلنگ کرتا ہے۔ شراب کی سمگلنگ۔ اس لئے میری اس سے دوستی ہے" مالکم نے جواب دیا۔

"تم ہمیں کہاں لے جاتے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

لیکن فریڈ پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"اس کا آپریشن کر دو۔ ابھی زندہ ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ چار سے بھی زیادہ گولیاں اندر ہیں۔ بس اتنا بھی زندہ رہ گیا ہے۔ یہی بہت ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فریڈ کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ عمران نے جھک کر اس کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن اس کے لباس میں کوئی خاص چیز موجود نہ تھی۔ عمران نے اُسے دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور سمندر میں اچھال دیا۔ ان کی لانچ ان تباہ شدہ جہازوں سے کافی دور نکل آئی تھی

"یہ مالکم یقیناً لی ساک کا آدمی ہو گا۔ اُسے جوزف کی موت کی خبر مل گئی ہو گی تو اس نے مالکم کو پیچھے لگا دیا۔ بہرحال اچھا ہوا۔ ہم وقت سے نکل آئے تھے۔ ورنہ خواہ مخواہ الجھ جاتے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر ہم اس نیول ایئر کرافٹ پر قبضہ کر لیتے تو میرے خیال میں ہم آسانی سے جزیرہ ٹارجن پہنچ سکتے تھے۔ اس طرح وہ نرکلوں کے جنگل وغیرہ کا چکر بھی نہ پڑتا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی جولیا تو میں لانچ کی بجائے کوئی ہیلی کاپٹر بھی خرید سکتا تھا۔ یہاں ہر چیز قیمت دینے سے مل جاتی ہے لیکن اس طرح ہم ایک تو بحریہ کے راڈار پر چیک ہو جاتے اور دوسرا ہمیں نیچے سے آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا تھا۔ اور یہ نیول ایئر کرافٹ بھی لے کر ہم چلتے تو یہی تماشہ ہوتا کہ ہمیں نیول کے جنگی جہازوں نے گھیر لینا تھا۔ اب وہ تفتیش کرتے پھریں گے۔ کہ کس نے انہیں تباہ کیا ہے اور کیسے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ جزیرہ نظر آنے لگ گیا ہے"۔۔۔ یکلخت صدیقی نے کہا۔ اور عمران چونک کر اٹھا اور صدیقی کی طرف بڑھ گیا۔ دور سے نظر آنے والا جزیرہ تیزی سے بڑا ہوتا جا رہا تھا۔ یہ لانگ آئی لینڈ تھا۔

"ہم نے اس کے شمال مشرق میں رانجن جزیرے کی طرف جانا ہے۔ لیکن شمال مشرق میں جانے کے لئے ہمیں لازماً اس جزیرے

کو کراس کرنا پڑے گا" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہم لمبا چکر کاٹ کر بھی تو جا سکتے ہیں" ——— صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لوگ سمگلر ہیں۔ اور انہوں نے دور دور تک نگرانی کا جال بچھا رکھا ہوگا۔ اس لئے ہمیں لازماً چیک کر لیا گیا ہوگا۔ اس ایسٹر سے نمٹے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ نزدیک آتے ہوئے جزیرے سے دو لانچیں تیزی سے ان کی طرف آنے لگیں۔

"سب لوگ اب محتاط رہیں۔ ہم کسی بھی وقت ایکشن میں آ سکتے ہیں۔ لیکن اشارے کے بغیر کوئی حرکت میں نہ آئے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور صدیقی۔ خاور اور جولیا تینوں نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد لانچیں ان کی لانچ کی دونوں سائیڈوں پر پہنچ گئیں۔ ہر لانچ میں چار چار مسلح افراد موجود تھے۔

"کون ہو تم" ——— دائیں طرف والی لانچ پر کھڑے ایک دیوقامت آدمی نے چیخ کر کہا۔

"ہم ایسٹر کے مہمان ہیں" ——— عمران نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ تم کون ہو۔ ورنہ ایک لمحے میں ڈھیر کر دیں گے" ——— اسی آدمی نے جواب دیا۔

"سنو۔ زیادہ بک بک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم

دوست ہیں دشمن نہیں۔ ورنہ تمہاری یہ لانچیں یہاں پہنچنے سے پہلے ہی تم سمیت سمندر کی تہہ میں پہنچ چکی ہوتیں" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ وہ دیوقامت آدمی فوری طور پر کچھ نہ کہہ سکا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ" ——— اس دیوقامت آدمی نے کہا۔

اور عمران نے صدیقی کو لانچ کی رفتار تیز کرنے کے لئے کہا۔ باقی دونوں لانچیں بھی ان کے ساتھ ساتھ جزیرے کی طرف بڑھنے لگیں۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے پر پہنچ گئے۔

"ایسٹر کو یہیں بلاؤ۔ اسے کہو کہ تمہارے چیف بوڑھے ٹیلسن نے تمہارے لئے دنیا کا سب سے قیمتی تحفہ بھیجا ہے" ——— عمران نے ساحل پر پہنچتے ہی اسی دیوقامت سے کہا۔

"وہ یہاں نہیں آ سکتا۔ تمہیں اس تک جانا ہوگا" ——— دیوقامت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں اسے بلا لاؤ۔ مجھے جلدی ہے۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ضائع کروں" ——— عمران نے دوبارہ اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دیوقامت کوئی جواب دیتا۔ اچانک اوپر سے ایک آدمی چیخ پڑا۔

"باس آ رہا ہے" ——— اور دیوقامت کے ساتھ ساتھ عمران بھی اس کی بات سن کر چونک پڑا۔ اور پھر چند لمحوں بعد جزیرے

کی چٹان پر ایک لمبے قد کا آدمی نظر آیا۔ اس نے سرخ رنگ کا چہ
لباس پہنا ہوا تھا۔ پیشانی پر بھی سرخ رنگ کی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ او
اس نے کمر میں ایسی بیلٹ پہن رکھی تھی۔ جن پر ہیرے جڑے ہو
تھے۔

" کون ہیں یہ رابرٹ۔ اور تم انہیں یہاں کیوں لے آئے ہو۔ وہیں ختم کر دینا تھا "۔۔۔۔ اس نے آتے ہی چیخ کر کہا۔

" تمہارا نام ایسٹر ہے "۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" ہاں۔ میرا نام ماسٹر ایسٹر ہے۔ کون ہو تم "۔۔۔۔ ایسٹر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" سنو۔ تمہارے چچا ٹیلسن نے تمہارے لئے ایک تحفہ بھیجا ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اچھا۔ یہ خوب صورت لڑکی بھیجی ہے اس نے۔ واہ چچا ٹیلسن کا ذوق لڑکیوں کے مقابلے میں واقعی بے حد اچھا ہے "۔۔۔۔ ایسٹر نے کہا۔ اور پھر وہ چٹانیں پھلانگتا ہوا ان کی لانچ میں آ گیا۔ پر اور کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ صرف ان کے ساتھ کھڑی دونوں لا
میں مسلح افراد موجود تھے۔

" اگر یہ لڑکی تمہیں پسند ہے تو تم اسے لے جا سکتے ہو۔ لیکن تمہارے جسم کی ٹوٹ پھوٹ کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا "۔۔۔۔ عمران نے مسکرا کر جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" اوہو ہو۔ تم ایسٹر کی توہین کر رہے ہو۔ یہ ننھی منی چڑیا میرا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ بڑے بڑے لڑاکے مجھے انگلی نہیں لگا سکتے "۔

ایسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے جولیا کی طرف اس طرح بڑھا جیسے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہو۔

" یہ بھی انگلی لگائے بغیر تمہیں سمندر میں پھینک سکتی ہے۔ آزما کر دیکھ لو "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر واقعی دوسرے لمحے جولیا بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلی اور اس کی فلائنگ کک پوری قوت سے اپنی طرف بڑھتے ہوئے ایسٹر کے سینے پر پڑی۔ اور ایسٹر واقعی چیختا ہوا اچھل کر نیچے سمندر میں جا گرا۔

" فائر "۔۔۔۔ عمران نے یک لخت چیخ کر کہا۔

اور دوسرے لمحے صدیقی، خاور کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں تڑتڑا اٹھیں اور پلک جھپکنے میں دونوں لانچوں میں موجود آٹھوں افراد چھلنی ہو کر گر پڑے۔ ایسٹر نیچے گرتے ہی جیسے باہر سطح پر آیا۔ عمران تیزی سے جھکا۔ اور اس نے ایسٹر کا بازو پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دیا اور ایسٹر اس طرح فضا میں اچھل کر لانچ میں آ گرا جیسے اس کا اپنا کوئی وزن ہی نہ ہو۔ اور نیچے گرتے ہی عمران نے اسے گردن سے پکڑا اور اس طرح اٹھا کر کھڑا کر دیا کہ ایسٹر کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

" تت۔۔۔ تت۔۔۔ تم نے میرے آدمی مار دیئے "۔۔۔۔ ایسٹر کے حلق سے بمشکل آواز نکلی۔

" مجھے معلوم ہے تمہارے جزیرے میں اس وقت اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ لیکن ہم تم سے لڑنے نہیں آئے ورنہ تم جیسے ہی چٹان پر پہنچے تھے تمہارے آدمیوں سمیت تمہارا جسم بھی گولیوں سے چھلنی

ہو چکا ہوتا۔ ویسے کیا خیال ہے۔ یہ لڑکی پسند آئی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت ـــ تت ـــ تم ہو کون۔ تم نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ اس قدر تیزی۔ پھرتی اور طاقت تو میں نے آج تک بڑے بڑے لڑاکوں میں نہیں دیکھی" ـــ ایسٹر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اب تو دیکھ لی ہے۔ سنو۔ واقعی مجھے ٹیلسن نے تمہارا پتہ دیا تھا۔ اور اس نے کہا تھا کہ تمہارا مذہب صرف دولت ہے۔ تم دولت کی خاطر اپنے باپ کو بھی گولی مار سکتے ہو۔ اور میں چاہتا تھا کہ تمہیں کچھ دولت دے کر آگے چلا جاؤں۔ لیکن تم نے ٹیلسن کی بات غلط ثابت کر دی۔ تمہیں دولت کی بجائے لڑکیاں پسند ہیں اور تم نے لڑکی مانگ بھی لی۔ لیکن یہ لڑکی تمہارے بس کی نہیں ہے۔ اسے تو آج تک میں بس میں نہیں کر سکا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس بک بک کی۔ گولی مار کر نیچے پھینک دو" جولیا نے شیرنی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"سن لیا تم نے۔ کیا خیال ہے" ـــ عمران نے کہا۔

"مم ـــ مم ـــ میں سمجھا نہیں کہ تم آخر چاہتے کیا ہو۔ میرے آدمی ناراک گئے ہوئے ہیں۔ ورنہ شاید تم یہاں تک بھی نہ پہنچ سکتے" ایسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بری طرح الجھا ہوا تھا۔

"ہم تمہارا جزیرہ رانگن خریدنا چاہتے ہیں۔ وہاں موجود آدمیوں سمیت۔ بولو کتنی رقم دوں" ـــ عمران نے یک لخت سرد لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موجود نرمی اس طرح سختی میں بدل گئی تھی۔ کہ ایسٹر حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

"جزیرہ رانگن آدمیوں سمیت ـــ کیا مطلب" ـــ ایسٹر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔ اسے شاید خواب میں بھی اس سودے کی توقع نہ تھی۔

"وہاں کتنے آدمی ہیں" ـــ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"اس وقت تو وہاں صرف ایک آدمی ہے۔ بتایا تو ہے میرے آدمی ناراک گئے ہوئے ہیں مال بیچنے" ـــ ایسٹر نے کہا۔

"بس اتنا ہی پوچھنا تھا۔ جاؤ اب" ـــ عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایسٹر چیختا ہوا اچھل کر لانچ کے آخری حصے میں جا گرا۔ اس کے چہرے پر عمران کا زوردار تھپڑ پڑا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا عمران کی مشین گن تڑتڑائی اور ایسٹر وہیں پڑے پڑے اس بری طرح پھڑکنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر تڑپتی ہے۔ چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔ اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی ہو چکا تھا۔

"اس کی بیلٹ کھول لو۔ اور اسے اٹھا کر سمندر میں پھینک دو خاور" ـــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور خاور تیزی سے

اس کی طرف بڑھا۔ اور چند لمحوں بعد ایسٹر کا مردہ جسم سمندر میں تیر رہا تھا۔ خاور نے اس کی ہیروں جڑی بیلٹ کھول لی تھی۔

"چلو صدیقی۔ لانچ موڑو۔ اور شمال مشرق کی طرف چلو" ـــــ عمران نے صدیقی سے کہا۔ اور صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے لانچ کو تھوڑا سا بیک کر کے موڑا اور پھر تیزی سے جزیرے کی سائیڈ سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

عمران نے اس دوران بیلٹ خاور کے ہاتھ سے لے لی تھی۔ وہ اب غور سے بیلٹ کو دیکھ رہا تھا جیسے جائزہ لے رہا ہو کہ یہ کتنی قیمتی ہے۔

"کیا کرو گے اس بیلٹ کا" ـــــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہے کسی کھٹکنی بلی کو ہیرا نظر آجاتے تو وہ غرانا چھوڑ کر فوراً میاؤں میاؤں کرنے لگتی ہے۔ اور اس بیلٹ میں تو اتنے ہیرے ہیں کہ میاؤں میاؤں کے ساتھ وہ دم بھی ہلانا شروع کر دے گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ یہ بتاؤ کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ جزیرے پر اور آدمی موجود نہیں ہے" ـــــ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ تو بڑی سیدھی سی بات تھی۔ فائرنگ کے باوجود اوپر سے جب کوئی نمودار نہ ہوا تو اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں ـــــ لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے میرے متعلق ایسٹر سے ایسی بات کیوں کہی کہ اگر تمہیں پسند ہے تو لے لو۔ میں تمہاری لونڈی ہوں" ـــــ جولیا کا لہجہ بے حد غصیلا تھا۔

"ارے اس لئے تو میں نے یہ بیلٹ حاصل کی ہے۔ تاکہ تم غرانا چھوڑ کر......" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اٹھ کر جلدی سے لانچ کے عقبی حصے کی طرف دوڑ پڑا۔ اور جولیا کا گھومنے کے لئے اٹھا ہوا ہاتھ واپس نیچے ہو گیا۔

"میں لعنت بھیجتی ہوں اس بیلٹ پر" ـــــ جولیا نے کہا اور بنچ پر پڑی ہوئی بیلٹ اٹھا کر اس نے سمندر میں پھینک دی۔ عمران دوڑتے وقت بیلٹ وہیں بنچ پر ہی چھوڑ گیا تھا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کر دیا۔ یہ تو میں نے اس لئے لی تھی کہ اپنی ہونے والی دلہن کو منہ دکھائی کے طور پر دوں گا۔ بزرگ کہتے ہیں کہ پٹا ڈال کر رکھنا چاہیئے......" ـــــ عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"ابھی تمہاری ہونے والی دلہن کی دادی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے کہاں تک سنبھالتے پھرتے اسے" ـــــ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس بار اس کی بات پر صدیقی اور خاور دونوں ہی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"دادی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ اوہ کمال ہے۔ یعنی دادی اور ماں کے بغیر ہی۔ توبہ توبہ۔ واقعی قرب قیامت کی نشانیاں ہیں" ـــــ عمران نے حیرت سے آنکھیں کانوں تک پھیلاتے ہوئے کہا۔ اور ایک

بار پھر لانچ قہقہوں سے گونج اٹھی۔

بلیک ٹریک پر واقع جزیروں کے سامنے سے ان کی لانچ انتہائی تیز رفتاری سے گزرتی چلی گئی۔ لیکن کسی بھی جزیرے کی طرف سے کوئی مداخلت سامنے نہ آئی۔ لانچ کے اوپر مادام راکلی کے خون سے رنگا ہوا سرخ جھنڈا تیز ہوا میں بُری طرح پھڑپھڑا رہا تھا۔ تنویر پارکی اور مائیکل اس سارے سفر میں بالکل خاموش بیٹھے رہے تھے۔ کیونکہ وہ تینوں ہی اپنے اپنے خیالات میں گم تھے۔ تنویر کو مسلسل یہ فکر کھائے چلی جا رہی تھی کہ وہ لیٹ نہ ہو گیا ہو۔ کیونکہ یہ مشن ہی ایسا تھا جس میں کمانڈر حارث تک فوری پہنچنا ضروری تھا۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ لی ساک نے جزیرہ ٹارجن کے گرد ایسا حفاظتی انتظام یقیناً کر رکھا ہو گا کہ اگر وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں پہنچنے کی کوشش کرتا تو اُسے فضا میں ہی ہٹ کر لیا جاتا۔ اس لئے اس نے لانچ کے سفر

کے ساتھ ساتھ بلیک ٹریک والا راستہ اختیار کیا تھا۔ تاکہ جلد از جلد جزیرے تک پہنچ جاتے۔ گو بلیک ٹریک کے راستے میں اُسے خطرات کے متعلق بتا دیا گیا تھا۔ لیکن پارکی نے اُسے یہ کہہ کر تسلی دی تھی کہ ڈیوک کا نام سامنے آتے ہی وہ لوگ ان کے ساتھ کوئی تعرض نہ کریں گے۔ لیکن ردنیٹڈ گروپ نے نہ صرف تعرض کیا بلکہ انہیں روک کر ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش بھی کی۔ لیکن تنویر نے نہ صرف ان کا خاتمہ کر دیا تھا بلکہ اس نے انتہائی ذہانت سے کام لیتے ہوئے بلیک ٹریک پر موجود آئندہ آٹھ جزیروں سے بھی ہونے والی مداخلت کا راستہ روک لیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کا جی یہی چاہ رہا تھا کہ وہ فوراً اڑ کر جزیرہ ٹارجن پہنچ جائے۔

"باس۔ یہ آخری جزیرہ بھی گزر گیا ہے۔ اب یہاں سے آٹھ میل دور بلیک ٹریک کا لاسٹ ٹرن آئے گا اور اس کے بعد جزیرہ ٹارجن بالکل قریب ہو جائے گا۔ صرف پندرہ میل" ۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر کہو" ۔۔۔ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس لی ساک کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس نے یقیناً جزیرہ ٹارجن کے گرد نہ صرف سائنسی حصار قائم کر رکھا ہو گا بلکہ اس نے یقیناً اپنے آدمی بھی یہاں تعینات کر رکھے ہوں گے" ۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات تو میں مادام راکلی سے پوچھنا ہی بھول گیا۔ کہ

لی ساک نے تورونیڈد کو مجھے قتل کرنے کے لئے کہا تھا۔ پھر اس
نے یقیناً نتیجے کے لئے کال کیا ہوگا۔ کیا مادام راکلی نے اُسے
کوئی جواب دیا" ـــــ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" اس لی ساک کے پاس یقیناً کوئی ایسا نظام موجود ہے جس
سے اسے ہماری ہر حرکت کا علم ہو جاتا ہے۔ اب دیکھو، بلیک
ٹریک پر سفر کے متعلق کسی کو علم نہیں۔ لیکن ہمارے سفر پر روانہ
ہوتے ہی اس نے رونیڈد کو ہمارے متعلق اطلاع دے
دی۔ اور اب بھی یقیناً اُسے علم ہوگا کہ ہم رونیڈد اور اس
مادام راکلی کو قتل کر کے جزیرہ ٹارجن کی طرف بڑھ رہے ہیں"
یارکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" اگر اُسے علم ہے باس تو پھر ہم انتہائی شدید خطرے میں ہیں۔
ہو سکتا ہے۔ لاسٹ ٹرن پر اس کی اسلحہ بردار کشتیاں ہمارے
استقبال کے لئے موجود ہوں۔ اور ہمیں دیکھتے ہی وہ ہم پر راکٹوں
اور میزائلوں کی بارش کر دیں" ـــــ مائیکل نے لانچ کی رفتار
یک لخت کم کرتے ہوئے کہا۔
" یہ لاسٹ ٹرن کیا ہے۔ جس کا تم بار بار ذکر کر رہے ہو" ـــــ
تنویر نے پوچھا۔
" باس۔ یہاں سے ذرا آگے سمندر کے اندر اونچی نیچی چٹانوں
کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جن کے درمیان ایک
ہی محفوظ راستہ ہے جہاں یہ چٹانیں ختم ہو کر دوبارہ کھلا سمندر
شروع ہو جاتا ہے۔ وہاں یہ راستہ ایک طویل موڑ کاٹ کر نکلتا

ہے۔ اسے بلیک ٹریک والے لاسٹ ٹرن اور جزیرہ ٹارجن والے
فرسٹ ٹرن کہتے ہیں" ـــــ مائیکل نے وضاحت کرتے ہوئے
کہا۔
" تمہیں اس راستے کا علم ہے" ـــــ تنویر نے چونک کر
پوچھا۔
" میں ہزاروں بار اس راستے سے گزرا ہوں باس۔ اس لئے
راستے کی تو آپ فکر نہ کریں۔ آگے کے متعلق البتہ آپ سوچ لیں"
مائیکل نے جواب دیا۔
" کیا جزیرہ ٹارجن کے آدمی ان چٹانوں میں چھپے ہوئے ہوں
گے" ـــــ تنویر نے پوچھا۔
" اوہ بالکل نہیں۔ یہ لوگ ایک دوسرے کی حدود کا انتہائی
سختی سے خیال رکھتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ موجود ہوں گے تو یقیناً
لاسٹ ٹرن کے بعد ہوں گے" ـــــ مائیکل نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔
" او کے ـــــ پھر ایسا ہے کہ لاسٹ ٹرن سے کچھ پہلے تم
لانچ کسی اوٹ میں روک لینا۔ میں غوطہ خوری کا لباس پہن کر آگے
جاؤں گا۔ اور پھر جیسی بھی صورت حال ہوگی ویسے ہی نمٹ لیا جائے
گا" ـــــ تنویر نے کہا۔
" ہاں۔ یہ اچھا طریقہ ہے۔ میں بھی ساتھ چلوں گی" ـــــ یارکی نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" باس۔ ایسا کیوں نہ کریں کہ لانچ وہیں چٹانوں میں چھوڑ کر ہم

غوطہ خوری کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اس جدید ترین لباس میں آسانی
سے چار پانچ میل کا سفر کر سکتے ہیں۔ اگر اس دوران لی ساک کے
آدمیوں کی کوئی لانچ نظر آ گئی۔ تو ہم اس پر قبضہ کر لیں گے۔ اور اگر
تعداد زیادہ ہوئی تو پھر ہم واپس اپنی لانچ پر آ جائیں گے ____
مائیکل نے کہا۔

" نہیں ____ واپسی صرف اُسی صورت میں ہو سکتی ہے جب
کہ وہاں کوئی لانچ نہ ہو۔ ورنہ ہم انہی کی لانچ میں آگے سفر کریں
گے " ____ تنویر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور مائیکل اور یارکی
دونوں نے سر ہلا دیئے۔

مائیکل نے لانچ کی رفتار تیز کر دی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد
واقعی سمندر میں اونچی نیچی چٹانوں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔
ان میں سے بے شمار چٹانیں پانی کے اندر چھپی ہوئی تھیں۔ جب کہ
کئی کے کنارے باہر نکلے ہوئے تھے۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک
علاقہ تھا۔ اور معمولی سی غلطی سے تیزی سے چلتی ہوئی لانچ پانی کے
اندر چھپی ہوئی کسی چٹان سے ٹکرا سکتی تھی۔ اور اس صورت میں یقیناً
اس کے پرخچے اڑ سکتے تھے۔ لیکن مائیکل واقعی اس راستے سے
پوری طرح واقف تھا۔ وہ لانچ کو اس طرح تیزی سے گھماتا ہوا
ان چٹانوں کے درمیان سے گزارتے چلا جا رہا تھا کہ تنویر کو اس
کی مہارت پر حیرت ہو رہی تھی۔ پہلی بار اُسے مائیکل کی ضرورت کا
احساس ہوا تھا۔ کم از کم وہ یا یارکی ان چٹانوں کو اس طرح کسی صورت
میں بھی کراس نہ کر سکتے تھے۔ وہ لازماً کسی نہ کسی چٹان سے لانچ

ٹکرا بیٹھتے۔ اور اس کے بعد لانچ کے ساتھ ساتھ ان کا اپنا انجام
بھی اظہر من الشمس تھا۔ لیکن مائیکل لانچ کو بڑی مہارت سے اس
خطرناک ترین راستے پر چلائے جا رہا تھا۔ تنویر اور یارکی دونوں خاموش
بیٹھے تھے۔ تاکہ مائیکل کا ذہن اس راستے کی طرف ہی مرکوز رہے۔
تقریباً آدھے گھنٹے تک لانچ کو انتہائی ٹیڑھے میڑھے راستے پر
دوڑانے کے بعد مائیکل نے لانچ کی رفتار کم کر دی۔ اور تیزی
سے دوڑتی ہوئی لانچ آہستہ ہوتے ہوئے بالکل ہی رک گئی۔
اور مائیکل اُسے گھما کر دو بڑی چٹانوں کے درمیان لے آیا۔ اور
پھر اس نے لانچ کو وہیں ایک چٹان کے کنارے کے ساتھ
ہک کر دیا۔

" باس۔ اب لاسٹ ٹرن کا آخری حصہ بالکل قریب ہے۔
زیادہ سے زیادہ دو فرلانگ " ____ مائیکل نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ مائیکل۔ تم نے واقعی بے پناہ مہارت کا ثبوت دیا
ہے۔ ورنہ یہ خوفناک راستہ یقیناً ہمیں لے ڈوبتا " ____ تنویر
نے مسکرا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

" شکریہ باس ____ آپ کی تعریف نے میرا حوصلہ بلند کر دیا
ہے " ____ مائیکل نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" اب جلدی سے غوطہ خوری کے لباس پہنو۔ اور اسلحے کے
تھیلے بھی ساتھ لے لو۔ ہو سکتا ہے ہمیں اس کی ضرورت پڑے "
تنویر نے کہا۔ اور وہ تینوں ہی اپنا اپنا لباس پہننے میں مصروف

ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پشت پر اسلحے کے مخصوص تھیلے ایڈجسٹ کر کے سمندر میں اترنے کے لئے تیار ہو گئے۔

"میں آگے آگے رہوں گا باس۔ ورنہ وہ خوفناک شارکیں یہاں سے قریب ہی رہتی ہیں۔ اگر ہم اس طرف جا نکلے تو پھر انہوں نے ہمیں لمحوں میں چیر پھاڑ دینا ہے" ——— مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں۔ تم نے تو کہا تھا کہ راستے میں شارک مچھلیوں کا ایک قبیلہ آتا ہے" ——— تنویر نے چونک کر کہا۔

"وہ قبیلہ انہی چٹانوں کے درمیان رہتا ہے۔ میں نے لانچ اس راستے پر ڈالی ہی نہیں۔ حالانکہ وہ راستہ کم خطرناک ہے" مائیکل نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد وہ تینوں غوطہ خوری کے لباس پہنے ہوئے سمندر میں اتر گئے۔ تینوں کے ہاتھوں میں واٹر راکٹ گنیں تھیں۔ مائیکل آگے تھا اور یار کی اور تنویر اس کی پیروی کر رہے تھے۔ وہ چٹانوں کے درمیان گھومتے ہوئے تھوڑی دیر بعد کھلے سمندر میں آ گئے۔ اب انہوں نے آپس میں خاصا فاصلہ کر لیا تھا۔ تاکہ اگر اچانک کسی پر کوئی افتاد پڑے تو دوسرا اسے سنبھال سکے اور وہ اکٹھے نہ مارے جائیں۔ تنویر نے اپنے سر پر پہنے ہوئے شیشے کے بنے ہوئے مخصوص کنٹوپ کی سائیڈ پر ایک بٹن دبایا تو کنٹوپ کے اوپر سے ایک ایریل نما تار تیزی سے سطح سمندر کی طرف اٹھتی گئی۔ اور چند لمحوں بعد اس کا اوپر کا گھنڈی نما سرا سطح سمندر

سے باہر نکل گیا۔ اور اس کے ساتھ کھٹاک کی آواز کے ساتھ تنویر کی آنکھوں کے سامنے ایک روشن شیشہ سا اتر آیا۔ اور اب اس شیشے میں تنویر پانی کے اندر رہ کر سطح سمندر سے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا۔

"باس۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ آٹھ لانچیں ہیں۔ جو کافی فاصلے پر موجود ہیں" ——— اچانک مائیکل کی آواز تنویر کے کانوں میں پڑی اور وہ چونک پڑا۔

"کس طرف ہیں" ——— تنویر نے پوچھا۔

"شمال مشرق کی طرف۔ جہاں سمندر کے ایک حصے میں اونچی گھاس اُگی ہوئی ہے۔ یہ ایک زیر آب جزیرہ ہے۔ جس پر یہ سمندری گھاس اُگی ہوئی ہے۔ یہ لانچیں اس کے کناروں پر موجود ہیں" ——— مائیکل نے جواب دیا۔

اور تنویر نے شمال مشرق کی طرف گھوم کر دیکھا تو اُسے دور سمندر میں دھبے سے دکھائی دیئے۔ یہ دھبے سمندر میں کافی دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ مائیکل چونکہ تنویر سے کافی آگے موجود تھا۔ اس لئے اس نے کشتیاں پہلے چیک کر لی تھیں۔

"کیا جزیرہ ٹارجن جانے کے لئے ہمیں یہی راستہ اختیار کرنا ہو گا" ——— تنویر نے پوچھا۔

"یس باس۔ اس گھاس والے زیر آب جزیرے کو کراس کر کے ہم جزیرہ ٹارجن تک پہنچ سکتے ہیں" ——— مائیکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ پھر آگے بڑھے چلو" ـــــ تنویر نے کہا۔ اور
بٹن دبا کر اس نے ایریل نیچے کر لیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے
وہ شیشہ بھی غائب ہو گیا اور اب وہ صرف سمندر کے اندر دیکھ سکتا تھا۔
مائیکل۔ پارکی اور تنویر تینوں تیزی سے تیرتے ہوئے شمال مشرق
کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔ وہ خاصی تیز رفتاری سے آگے
بڑھ رہے تھے۔ لیکن بہرحال ان کی رفتار لانچ کی نسبت تو انتہائی
کم تھی۔ مائیکل سب سے آگے تھا۔ اور پارکی اور تنویر پھیل کر دو
سمتوں میں اس کے پیچھے تیر رہے تھے۔ مائیکل اور ان دونوں
کے درمیان سو گز کا فاصلہ تھا۔ اور پھر تیرتے تیرتے انہیں سمندر
کے اندر دور سے وہ زیر آب جزیرہ اور اس پر اُگی ہوئی گھاس
نظر آنے لگی۔ لانچیں چونکہ سطح آب پر ہوں گی۔ اس لئے وہ انہیں
نظر نہ آ رہی تھی۔ ابھی وہ زیر آب جزیرے سے کچھ فاصلے پر تھے
کہ یک لخت انہیں پانی میں شدید ہلچل کا سا احساس ہوا اور اس
کے ساتھ ہی روشنی کی تین لکیریں اس قدر تیز رفتاری سے ان
تینوں کی طرف علیحدہ علیحدہ بڑھیں کہ انہیں صرف ایک بار پلک
جھپکانے کا ہی موقع مل سکا اور دوسری پلک جھپکانے سے پہلے
ہی روشنی کی وہ لکیریں ان سے ٹکرا چکی تھیں۔ اور روشنی کی یہ
لکیریں جیسے ہی تنویر کے جسم سے ٹکرائیں وہ پانی میں ہی الٹ گیا۔
اس کے سر پر پہنا ہوا کنٹوپ ایک خوفناک دھماکے سے پھٹا۔
اور صرف اس کے پھٹنے کے دھماکے کی آواز تھی جو اس کے کانوں
تک پہنچنے والی آخری آواز تھی۔ اس کے بعد اس کے ذہن پر

ی کا دبیز پردہ پھیلتا گیا۔
پھر اچانک تنویر کے ذہن میں روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا۔
یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر کے
سات یک لخت جاگ اٹھے۔ اور پورے جسم میں درد کی تیز
یں سی دوڑنے لگیں۔ درد کی ان تیز لہروں نے اس کے شعور
ور زیادہ تیزی سے جگا دیا۔ اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس
سر تیزی سے ادھر ادھر گھوما اور پھر اُسے احساس ہوا کہ وہ ایک
ے سے چوبی کمرے کے فرش پر لیٹا ہوا ہے۔ اور یہ کمرہ آہستہ
ستہ حرکت کر رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی مائیکل اور پارکی بھی لیٹے
ئے تھے۔ ان دونوں کی آنکھیں بند تھیں لیکن ان دونوں کے
وں میں ہلکی ہلکی لرزش تھی۔ ان تینوں کے ہاتھ پشت پر بندھے
ئے تھے۔ اور پیروں میں بھی رسیاں بندھی ہوئی تھیں۔ جسم پر
ود غوطہ خوری کا لباس غائب تھا۔ اور وہ اپنے عام لباس میں
ے۔ تنویر نے اپنے جسم کو اوپر اٹھانے کی کوشش کی۔ اور پھر
اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کمرے کی ساخت کا احساس
تے ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ وہ کسی بڑی لانچ کے نیچے بنے ہوئے
بن میں موجود ہے۔ اُسی لمحے مائیکل اور پارکی کی کراہیں سنائی
۔ اور پھر ان کی آنکھیں بھی کھل گئیں۔
"اٹھ کر بیٹھ جاؤ۔ ہم کسی لانچ کے کیبن میں موجود ہیں" ـــــ
ر نے کہا۔ اور تنویر کی آواز سنتے ہی وہ دونوں ایک جھٹکے سے
بیٹھے اور پھر حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔

"اوہ۔ ہم پر کوئی جدید سائنسی آلہ استعمال کیا گیا ہے" ۔۔۔۔ مائیکل نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ انہوں نے یقیناً اوپر سے ہمیں چیک کر لیا تھا۔ لیکن اس بات پر حیران ہوں کہ انہوں نے اب تک ہمیں زندہ کیوں رکھا ہوا ہے" ۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ تم نے مادام والے جزیرے میں ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسی کھول لی تھی۔ کیا اب نہیں کھولی۔ میں تو اس طرح بیٹھے سخت تھک گیا ہوں" ۔۔۔۔ مائیکل نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"وہ سمگلر تھے۔ لیکن یہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ ان کی گانٹھیں سے بہت مختلف ہوتی ہیں" ۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کا کہنا درست بھی تھا۔ جب سے اسے ہوش آیا تھا وہ مسلسل کلائیوں پر بندھی ہوئی رسی کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن گانٹھ کچھ اس انداز میں لگائی گئی تھی کہ وہ کسی کھلنے میں ہی نہ آ رہی تھی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی بات مزید ہوتی۔ ان کے سا موجود کیبن کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور تین افراد اند داخل ہوئے۔ ان میں سے آگے والا آدمی خاصا دیوقامت تھا اور اس کے چہرے پر موجود زخموں کے بے شمار نشانات بتا رہے تھے کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گز ہے۔ اس کے پیچھے دو نوجوان تھے جنہوں نے ہاتھ میں مشین

اٹھائی ہوئی تھیں۔

"تو تمہیں ہوش آ گیا" ۔۔۔۔ دیوقامت آدمی نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے سامنے بیٹھے ہیں مسٹر....." ۔۔۔۔ تنویر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اسکاٹ ۔۔۔۔ میرا نام اسکاٹ ہے۔ اور اب میں نے تعارف کرا دیا ہے۔ تو تم بھی اپنا تعارف کرا دو۔ ویسے میں اتنا جانتا ہوں کہ یہ لڑکی ڈیوک کی بیٹی یار کی ہے اور تم دونوں میں سے ایک کا نام مائیکل اور دوسرے کا سکاٹ بلوٹن ہے" سکاٹ نے اسی طرح زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سکاٹ بلوٹن ہے" ۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔۔ میرا اپنا بھی یہی خیال تھا۔ ویسے تم جس طرح رونیڈو گروپ سے نمٹ کر بیک ٹریک کو کراس کر کے آئے ہو۔ مجھے اس پر حیرت ہے۔ حالانکہ مادام راکلی نے باس کو یہ اطلاع دی تھی کہ اس نے تمہارے سمیت تمہاری لانچ میزائل مار کر تباہ کر دی ہے۔ لیکن ہمارا باس بے حد محتاط رہنے کا عادی ہے۔ اور یہ اسی کی احتیاط کا نتیجہ ہے کہ آج تم یہاں اس حالت میں موجود ہو" ۔۔۔۔ اسکاٹ نے اسی طرح زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا یہ زہریلی مسکراہٹ شاید اس کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔

"تم نے ہمیں اب تک زندہ کیوں رکھا ہوا ہے" ۔۔۔۔ تنویر

نے آخر کار وہ سوال پوچھ ہی لیا جو کافی دیر سے اس کے ذہن میں
کلبلا رہا تھا۔

" اصل بات بتاؤں " ـــــ اسکاٹ نے اُسی طرح زہریلے
میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں " ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

" مجھے باس سے یہ سن کر واقعی حیرت ہوئی تھی۔ کہ تم نے روڈ
کو مار گرایا ہے۔ حالانکہ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ روڈنیڈ وہ میں بچ
گینڈوں جتنی طاقت موجود تھی۔ اور وہ اس سارے علاقے میں
ناقابلِ شکست سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم نے
روڈنیڈ کو طاقت سے شکست دی ہے یا چھپ کر مار گرایا ہے۔
تمہارا جسم دیکھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم نے یقیناً اس سے
دھوکہ کیا ہوگا ورنہ روڈنیڈ تمہارے جیسے دس کے بس کا بھی
نہیں تھا " ـــــ اسکاٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" وہ چیلنج کے نتیجے میں مارا گیا ہے۔ میں نے اُسے چیلنج کے
میں شکست دی ہے " ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا
اور کیپٹن اسکاٹ کے منہ سے نکلنے والے طنزیہ قہقہے سے گو
اٹھا۔

" واہ شاید یہ اس صدی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ تمہیں
جھوٹ پر یقیناً کوئی بڑا انعام ملنا چاہیے۔ تم چوہے روڈنیڈ کو چیلنج
مار گراؤ " ـــــ اسکاٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" جھوٹ سچ کا فیصلہ میدان میں ہی ہو سکتا ہے۔ اگر چاہو تو آز

دیکھ لو " ـــــ تنویر نے بڑے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

" اوہ تو تم مجھے چیلنج کر رہے ہو۔ مطلب یہ کہ تم مشکل موت مرنا
چاہتے ہو " ـــــ اسکاٹ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا اچانک دروازے
میں ایک نوجوان نمودار ہوا۔

" باس مارٹی کی کال ہے " ـــــ اس نوجوان نے کہا۔ اور
ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر جس میں سے ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آوازیں
سنائی دے رہی تھیں اسکاٹ کی طرف بڑھا دیا۔

" یس ـــــ اسکاٹ اٹنڈنگ اوور " ـــــ اسکاٹ نے
ٹرانسمیٹر ہاتھ میں لیتے ہوئے اس کا بٹن دبا کر کہا۔

" مارٹی سپیکنگ ـــــ کیا رپورٹ ہے۔ تمہاری کال آئی تھی
مگر میں اس وقت راؤنڈ پر تھا اوور " ـــــ دوسری طرف سے ایک
بھاری سی آواز سنائی دی۔

" وکٹری باس۔ ہم نے فرسٹ ٹرن پر سکاٹ بلوٹن۔ یار کی اور
مائیکل کو چیک کر لیا تھا۔ وہ جدید طرز کا غوطہ خوری کا لباس پہنے سمندر
کے اندر گہرائی میں تیرتے ہوئے ریڈ سپاٹ کی طرف بڑھ رہے
تھے۔ میں نے ریڈ ریز کے ذریعے انہیں سمندر میں ہی بے ہوش کر
دیا۔ اور اب وہ میرے سامنے بندھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ انہیں
ہوش آچکا ہے اوور " ـــــ اسکاٹ نے تنویر۔ یار کی اور مائیکل کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" تم نے تسلی کر لی ہے کہ یہ واقعی وہی لوگ ہیں اوور " ـــــ دوسری

طرف سے مارٹی نے پوچھا۔

"بالکل باس۔ ویسے ان کے پاس انتہائی جدید ترین اسلحہ تھا۔ اور اگر ہم یہاں موجود نہ ہوتے تو یہ سارا حفاظتی نظام توڑ کر جزیرے تک پہنچ جاتے اوور" ــــــ اسکاٹ نے جواب دیا۔

"ہونہہ ــــــ اگر تمہاری تسلی ہو گئی ہے۔ تو ان تینوں کو ہلاک کر کے ایک لانچ میں جزیرے پہ ان کی لاشیں بھجوا دو اور تم ابھی وہیں ٹھہرو۔ جب تک باس تمہاری واپسی کا حکم نہ دے اوور" مارٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں ان کی لاشیں لانچ نمبر چھ میں بھجوا رہا ہوں۔ اس لانچ پہ جیکی ساتھ آئے گا اوور" ــــــ اسکاٹ نے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل" ــــــ دوسری طرف سے مارٹی نے کہا۔ اور اسکاٹ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اُسے اس نوجوان کے ہاتھ میں پکڑا دیا جو اُسے لے کر آیا تھا۔

"ان تینوں کو لے کر لانچ نمبر چھ میں آ جاؤ جیگر۔ میں اس کی واپسی کا نظام چیک کر لوں" ــــــ اسکاٹ نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے مسلح نوجوان سے کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر کیبن کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ مسٹر" ــــــ جیگر نے آگے بڑھ کر تلخ لہجے میں ان تینوں سے کہا۔

"ہمارے پیروں میں بندھی رسیاں کھولو گے مسٹر جیگر تو ہم اٹھ

کر کھڑے ہوں گے اور تمہارے ساتھ چل سکیں گے" ــــــ تنویر نے کہا۔ اور جیگر اپنے ساتھی کی طرف مڑ گیا۔

"راکی۔ پہلے ان تینوں کی کلائیوں میں بندھی ہوئی رسیاں چیک کرو۔ اور پھر ان کے پیروں کی رسیاں کھول دو" ــــــ جیگر نے کہا۔ اور دوسرا آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ان کے عقب میں آ کر باقاعدہ ان کی کلائیوں میں بندھی ہوئی رسیوں کو چیک کیا اور پھر ان کی طرف سے مطمئن ہونے کے بعد اس نے ان تینوں کے پیروں کی رسیاں کھول دیں۔ اور وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ راکی مشین گن لئے اب ان کے عقب میں تھا جب کہ جیگر ان کے سامنے۔

"میرے پیچھے آ جاؤ" ــــــ جیگر نے کہا اور کیبن کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

تنویر آگے بڑھا اور پھر وہ تینوں یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کیبن کے دروازے سے باہر آ گئے۔ اوپر سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر جب وہ اوپر پہنچے تو وہ ایک خاصی جدید اور وسیع لانچ کے عرشے پہ پہنچ گئے۔ وہاں آٹھ لانچیں موجود تھیں جو ایک دوسرے کے ساتھ لگی ہوئی کھڑی تھیں۔ جیگر انہیں مختلف لانچوں پہ سے لیتا ہوا آخری لانچ پہ لے آیا۔ اس لانچ پہ اسکاٹ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی کھڑا تھا۔ لانچ کی سائیڈ پہ چھ کا بڑا سا ہندسہ دور سے لکھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"جیکی ــــــ تم نے ان تینوں کی لاشیں لے کر سپیشل دے

سے جاتا ہے۔ اور انہیں باس مارٹی کے حوالے کر کے واپس آجاتا ہے"۔۔۔۔ اسکاٹ نے ان تینوں کے اس لانچ میں پہنچتے ہی کہا۔

"لیکن اسکاٹ یہ تینوں تو زندہ ہیں تم تو لاشوں کی بات کر رہے تھے"۔۔۔۔ جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ابھی لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے ڈونٹ وری"۔۔۔۔ اسکاٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسکاٹ۔ یہ لڑکی بہت خوب صورت ہے۔ کیا خیال ہے۔ اسے زندہ نہ لے جایا جائے۔ باس اسے مردہ دیکھ کر شاید ناراض ہو جائے"۔۔۔۔ جیکی نے یارکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ آج کل پاڈلا جزیرے پر موجود ہے۔ اور تم جانتے ہو جب پاڈلا موجود ہو تو باس کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا"۔۔۔۔ اسکاٹ نے کہا۔ اور پھر وہ تنویر سے مخاطب ہو گیا۔

"مسٹر سکاٹ بلوٹن۔ مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری طاقت کا مظاہرہ نہیں دیکھ سکوں گا۔ ورنہ میں تمہیں گولیاں مارنے کی بجائے تمہاری ہڈیاں توڑ کر تمہاری لاش بھیجتا۔ لیکن باس معمولی سی دیر بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے مجبوری ہے۔ جیگر اور راکی۔ ادھر سامنے آجاؤ۔ اور انہیں گولیوں سے اڑا دو"۔۔۔۔ اسکاٹ نے کہا۔ اور ان تینوں کے ساتھ کھڑے

ہوئے جیگر اور راکی اس کی بات سنتے ہی تیزی سے دوڑ کر ان تینوں کے سامنے آگئے۔

"ایک منٹ مسٹر اسکاٹ"۔۔۔۔ تنویر نے کچھ کہنا چاہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو۔ تمہارا کچھ کہنا اب فضول ہے"۔۔۔۔ اسکاٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا زیادہ وقت نہ لوں گا اسکاٹ۔ صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم سن لو"۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ اسکاٹ نے ایسے لہجے میں کہا۔ جیسے وہ بڑے بیزارانہ لہجے میں بات کر رہا ہو۔

"صرف اتنا بتا دو کہ یہ سپیشل ڈے کیا چیز ہے"۔۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم کیوں پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔ اسکاٹ تنویر کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"اگر بتا دو گے تو کوئی حرج تو نہیں ہے۔ ظاہر ہے میں نے ابھی لاش میں تبدیل ہو جانا ہے۔ ویسے اگر تم لاش سے بھی کوئی خطرہ محسوس کر رہے ہو تو یہ اور بات ہے"۔۔۔۔ تنویر نے اس بار قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے زندہ آدمی سے کبھی خطرہ محسوس نہیں کیا لاش سے کیا کرنا ہے۔ لیکن تمہیں اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ میں اس بات پر غور کر رہا ہوں"۔۔۔۔ اسکاٹ نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔

"پہلے تمہیں جلدی تھی اب تم خود دیر لگا رہے ہو" ——— تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنو۔ شاید تمہارے ذہن میں کوئی بات ہو کہ تم زندہ بچ جاؤ گے تو اسے ذہن سے نکال دو۔ ویسے میں بتا دیتا ہوں۔ ہم سپیشل وے اس راستے کو کہتے ہیں جو جزیرہ ٹارجن تک گراس لینڈ کے جنوب مغرب کی طرف سے گھوم کر جاتا ہے" ——— اسکاٹ نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

"شکریہ اسکاٹ" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اسکاٹ سر جھٹکتے ہوئے جیگر اور راکی کی طرف مڑ گیا۔ وہ شاید انہیں فائرنگ کا حکم دینا چاہتا تھا۔ کہ اچانک تنویر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اور پھر جیسے وہ ہوا میں اڑتا ہوا سامنے کھڑے جیگر اور راکی سے اس طرح ٹکرایا کہ ان دونوں کے قریب جا کر اس کا جسم تیزی سے گھوما اور پھر اس کی پھیلی ہوئی لاتیں ان دونوں کے جبڑوں پر پوری قوت سے پڑیں اور وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر سمندر میں گرے ہی تھے کہ یک لخت تڑتڑاہٹ کی تیز آواز سے جیکی اور اسکاٹ دونوں لٹو کی طرح گھومتے ہوئے لانچ میں گرے۔ اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گن نے ایک بار پھر مسلسل شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔ اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں باقی لانچوں پر کھڑے ہوئے افراد گولیوں کی گھومتی ہوئی باڑھ کی زد میں آ کر مکھیوں کی طرح اپنی اپنی لانچوں میں گرتے چلے گئے۔

تنویر نے واقعی انتہائی حیرت انگیز کارنامہ سر انجام دیا تھا ایک ناممکن کارنامہ۔ اس کے ہاتھ اسی طرح رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ لیکن اب اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت کی بجائے اس کے سامنے آ گئے تھے۔ گو اس طرح بازو بڑی طرح مڑ گئے تھے۔ اور وہ انہیں اپنے منہ تک نہ اٹھا سکتا تھا۔ لیکن اس کے بندھے ہوئے ہاتھوں میں موجود مشین گن پوری رفتار سے شعلے اگلتی چلی جا رہی تھی۔ اس نے جیگر اور راکی پر حملہ اس انداز میں کیا تھا کہ انہیں براہ راست فلائنگ کک مارنے کی بجائے وہ ان کے قریب پہنچ کر تیزی سے قلابازی کھا گیا تھا۔ اس طرح اس کے گھوم کر اوپر کو اٹھتے ہوئے پیر نہ صرف ان کے جبڑوں پہ پڑے تھے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ بھی اس قلابازی کی وجہ سے گھوم کر اس کے پیروں کے نیچے سے نکل کر آگے کو آ گئے تھے۔ اور اس نے گرتے ہوئے جیگر کے ہاتھوں سے مشین گن تھام لی تھی۔ اور مشین گن تھامتے ہی اس نے پہلی باڑھ جیکی اور اسکاٹ پر ماری اور پھر اسی طرح جھکے جھکے انداز میں اس نے گھومتے ہوئے باقی گولیاں ایک دوسرے سے ملحق لانچوں میں موجود افراد پر برسائیں۔ اور اس طرح پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہ ——— لانچوں پر کھڑے تمام افراد کو گولیوں کا نشانہ بنا لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے ٹریگر سے انگلی کا دباؤ ہٹایا۔ اور مشین گن خاموش ہو گئی۔ لیکن دوسرے لمحے ایک بار پھر اس کی مشین گن نے شعلے اگلے اور دو لانچوں کی سیڑھیوں سے ابھرتی

ہوئیں کھوپڑیاں ہزاروں ٹکڑوں میں بکھر گئیں ۔ اس نے ایک بار
پھر مشین گن کے ٹریگر پر دباؤ کم کیا ۔ لیکن اس کی تیز نظریں ملحقہ لانچوں
پر ہی جمی ہوئی تھیں ۔ لیکن جب چند لمحوں تک لانچوں پر ـــــ کوئی آدمی
حرکت کرتا ہوا نظر نہ آیا تو اس نے ایک طویل سانس لی ۔ اس نے
ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ لانچ کے فرش پر رکھا ۔ اور
اس کی نال اس نے اپنی دونوں کلائیوں کے درمیان اس طرح
فٹ کر دی کہ نال دونوں کلائیوں کے درمیان بندھی ہوئی رسی
کے بالکل درمیان میں آ گئی ۔ تو اس نے جلدی سے پیر میں موجود
بوٹ کا عقبی حصہ لانچ کے فرش پر مارا تو اس کی ٹو سے ایک باریک
سا سوا باہر نکل آیا ۔ تنویر نے وہی پیر اونچا کیا ۔ اور پھر اس نے
پیر کو موڑ کر وہ باریک سا سوا ٹریگر راؤنڈ میں ڈالا اور پیر کو نیچے
کی طرف دبا کر ٹریگر پر سوتے کا زور ڈال دیا ۔ تڑتڑاہٹ کی آواز
کے ساتھ ہی کئی گولیاں اس کی دونوں کلائیوں کو چھیلتی ہوئیں اوپر کو
نکل گئیں اور مشین گن نیچے گر گئی لیکن تنویر کے ہاتھ رسی کی گرفت
سے آزاد ہو گئے ۔ یہ اور بات تھی کہ اس کی دونوں کلائیوں سے
خون تیزی سے بہنے لگا تھا ۔ لیکن اس نے اس خون کی پرواہ کئے
بغیر جھک کر مشین گن اٹھائی اور دوڑتا ہوا ساتھ والی لانچ پر پہنچ گیا ۔
اس نے اس کے نیچے راؤنڈ لگایا اور پھر اوپر آ کر وہ اس کے ساتھ
ساتھ والی لانچ پر پہنچ گیا ۔ وہاں اس کی مشین گن ایک بار پھر تڑتڑائی ۔
اور لانچ کے فرش پر حرکت کرتا ہوا ایک آدمی ساکت ہو گیا ۔
تھوڑی دیر بعد وہ ساری لانچوں پر چکر لگا کر اور جو وہاں صرف زخمی

تھے انہیں موت کے گھاٹ اتار کر وہ واپس چھ نمبر لانچ پر آ گیا ۔
جہاں مائیکل اور یارکی ابھی تک بت بنے کھڑے تھے ۔ ان دونوں
کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے
وہ بے ہوشی اور ہوش کی درمیانی کیفیت سے گزر رہے ہوں ۔
تنویر مسکراتا ہوا ان کی طرف بڑھا اور پھر اس نے چند لمحوں میں
ان دونوں کی کلائیوں پر بندھی ہوئی رسیاں کھول دیں ۔
" اوہ اوہ سکاٹ بلوٹن ـــــ تم عظیم ہو ۔ تم حیرت انگیز آدمی ہو ۔
ناقابل یقین " ـــــ یارکی یک لخت تنویر کے پیروں میں اس
طرح گر گئی جیسے کوئی ادنیٰ سی کنیز کسی شہنشاہ اعظم کے پیروں
میں گر کر بے پناہ عقیدت کا اظہار کر رہی ہو ۔
" ارے ارے ۔ کیا ہوا ۔ اٹھو " ـــــ تنویر نے جلدی سے
پیچھے ہٹتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس نے جھک کر یارکی کو دونوں کاندھوں
سے پکڑ کر اٹھا دیا ۔
" باس کے ہاتھ زخمی ہیں یارکی " ـــــ پاس کھڑے مائیکل
نے کہا ۔ اور یارکی یہ سن کر اچھل پڑی ۔
" اوہ ہاں " ـــــ یارکی نے جلدی سے تنویر کے ہاتھ پکڑتے
ہوئے کہا ۔
" کسی نہ کسی لانچ میں فرسٹ ایڈ باکس ہو گا وہ لے آؤ اور یارکی
تم اپنے تھیلے ڈھونڈھو ۔ ان میں میک اپ باکس موجود ہے ۔ وہ
تھیلے لے آؤ ۔ جلدی کرو " ـــــ تنویر نے اس بار سخت لہجے
میں کہا ۔ اور وہ دونوں ہی تیزی سے سر ہلاتے ہوئے دوسری

لانچوں پر کود گئے۔ جب کہ تنویر وہیں بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد یارکی تینوں تھیلے اٹھائے اس لانچ پر آ گئی۔ اور اس دوران مائیکل بھی ایک فرسٹ ایڈ باکس اٹھا لایا تھا۔ اور پھر اس نے بڑی مہارت سے تنویر کی دونوں زخمی کلائیوں کی مرہم پٹی کرنی شروع کر دی۔

"تم نے وہ راستہ سمجھ لیا تھا۔ میں نے تمہارے لئے ہی اسے پوچھا تھا" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے مائیکل سے پوچھا۔

"باس تم نہ ہی پوچھتے تو مجھے معلوم تھا۔ بہر حال اب مکمل وضاحت ہو گئی۔ لیکن باس تم نے واقعی جو کارنامہ سر انجام دیا ہے اس کی تو مجھے خواب میں بھی توقع نہ کی تھی" ——— مائیکل نے مرہم پٹی کرتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں یہی سمجھا تھا کہ آپ اس اسکاٹ کو قابو میں کر لیں گے" مائیکل نے کہا۔

"ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور وہ کم بخت گرہ کسی طرح کھل ہی نہ رہی تھی۔ اس لئے مجبوراً رسک لینا پڑا۔ ورنہ موت تو بہر حال آنی ہی تھی" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سنو۔ میرا قد و قامت جیکی کی طرح ہے۔ اس لئے میں اپنے چہرے پر جیکی کا میک اپ کر دوں گا۔ میں نے اس ہنگامی

وقت میں بھی اُسے مارتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ گولیاں اس کی گردن پر پڑیں تاکہ اس کا لباس بچ جائے۔ اور جیکی کے چہرے پر میں اپنا میک اپ کر دوں۔ تم دونوں کے لباسوں پر مجھے ایسے نشانات بنانے پڑیں گے جس سے ظاہر ہو کہ تم دونوں گولیاں کھا کر مردہ ہو چکے ہو۔ یہ کام جیکی کے ساتھ بھی ہو گا۔ کیونکہ یہ لوگ خاصے جدید آلات سے کام لے رہے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں راستے میں چیک کریں" ——— تنویر نے اپنے تھیلے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

اور مائیکل اور یارکی دونوں نے سر ہلا دیئے۔ اور پھر تنویر نے میک اپ باکس نکالا اور اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر چلنے لگے۔ باکس میں لگے ہوئے شیشے میں وہ ساتھ ساتھ اپنا بدلتا ہوا چہرہ بھی دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مکمل طور پر جیکی کے روپ میں آ گیا۔ اس دوران مائیکل نے مردہ جیکی کا لباس اتار لیا تھا۔ چنانچہ تنویر نے اپنا لباس اتارا اور خود جیکی کا لباس پہننا شروع کر دیا۔ جب کہ مائیکل نے اس کا لباس مردہ جیکی کو پہنانا شروع کر دیا۔ لباس کی تبدیلی کے بعد تنویر نے جیکی کے مردہ چہرے پر اپنا سکاٹ بلوٹن والا میک اپ کر دیا۔ اور پھر اس نے جیکی کے لباس اور مائیکل اور یارکی کے لباسوں پر ایسے سرخ نشانات بنا دیئے جیسے انہیں گولیوں کی باڑھ سے ہلاک کر دیا گیا ہو۔

اس سارے عمل کی تکمیل میں انہیں آدھے گھنٹے سے زیادہ

وقت لگ گیا۔ مائیکل نے اس دوران اسکاٹ کی لاش کو اٹھا کر سمندر میں اچھال دیا۔ اور اُسی لمحے تنویر بُری طرح اچھل پڑا۔

" ارے وہ جیگر اور راکی ۔ وہ تو زندہ تھے ۔ میں تو انہیں بھول ہی گیا "۔۔۔۔ تنویر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

" باس ۔ ان کی فکر نہ کرو۔ یہاں اس علاقے میں شارک مچھلیوں کی بہتات ہے ۔ ادھر دیکھو اسکاٹ کی لاش کا حشر "۔۔۔۔ مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور تنویر جلدی سے آگے بڑھا ۔ اور پھر اس نے واقعی خونخوار شارک مچھلیوں کو اسکاٹ کی لاش کو بُری طرح نوچتے ہوئے دیکھ کر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا ۔ شارک مچھلیاں گو جسم اور لمبائی میں بہت چھوٹی تھیں ۔ لیکن وہ بڑی شارک مچھلیوں سے بہت تیز اور خونخوار نظر آ رہی تھیں ۔

" اوہ ۔ واقعی مجھ سے بہت بڑی حماقت ہو گئی کہ میں انہیں نیچے گرا کر بالکل ہی بھول گیا تھا۔ اگر یہ شارک مچھلیاں نہ ہوتیں تو یقیناً ہم اس غفلت میں مارے جاتے "۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے اپنی حماقت پر خود ہی غصہ آ رہا ہو ۔

اچانک لانچ میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں اور وہ تینوں یہ آوازیں سن کر چونک پڑے ۔ آواز لانچ کے نچلے حصے سے آ رہی تھی ۔ تنویر تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نچلے کیبن میں پہنچ گیا ۔ وہاں کیبن میں ایک سائیڈ پر خاصا بڑا ٹرانسمیٹر دیوار کے ساتھ فکس تھا ۔ جس میں سے آواز نکل رہی تھی ۔ تنویر نے پہلے تو غور سے اُسے دیکھا کیونکہ اُسے

خطرہ تھا کہ کہیں ٹرانسمیٹر کا کوئی غلط بٹن نہ دب جائے ۔ لیکن پھر وہ اس کی ماہیت کو سمجھ گیا اور اس نے اس کا آپریشن بٹن پریس کر دیا ۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ مارٹی کالنگ اوور "۔۔۔۔ وہی آواز سنائی دی ۔ جو اس سے پہلے تنویر نے پہلی لانچ کے کیبن میں سنی تھی ۔

" یس باس ۔۔۔۔ جیکی اٹنڈنگ اوور "۔۔۔۔ تنویر نے فوراً جیکی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" تمہاری آواز کو کیا ہوا جیکی ۔ کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی ہے اوور " مارٹی کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" مجھے زکام ہو گیا ہے باس اوور "۔۔۔۔ تنویر کے پاس ظاہر ہے اور کیا بہانہ ہو سکتا تھا ۔ اس نے اپنی طرف سے تو جیکی کی آواز اور لہجے کی پوری پوری نقل کرنے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن شاید وہ اس میں پوری طرح کامیاب نہ رہا تھا ۔

" اوہ اچھا ۔ کیا پوزیشن ہے ۔ کہاں ہو تم اوور "۔۔۔۔ مارٹی نے اطمینان بھرے انداز میں کہا ۔

" میں دشمنوں کی لاشیں لے کر آ رہا ہوں باس اوور "۔۔۔۔ تنویر نے کہا ۔

" انہیں مارنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا اوور "۔۔۔۔ مارٹی نے پوچھا ۔

" نو باس ۔ مشین گن کی باڑھ نے تینوں کا خاتمہ کر دیا ۔ وہ اس وقت عرشے پر پڑی ہیں اوور "۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا ۔

" جلدی پہنچو ۔ چیف باس سخت بے چین ہیں ان لاشوں کو دیکھنے

کے لئے اوور" ـــــ مارٹی نے کہا۔

"یس سر اوور" ـــــ تنویر نے جواب دیا۔

"اوور کے۔ اوور اینڈ آل" ـــــ مارٹی نے کہا۔

اور تنویر نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اوپر عرشے پر آگیا۔ اس نے مائیکل کے ہاتھ میں میزائل گن دیکھی۔

"کیوں ـــــ میزائل گن کیوں" ـــــ تنویر نے چونک کر کہا۔

"میں ان لانچوں کو تباہ کر دینا چاہتا ہوں باس۔ کہیں ان کا کوئی ہیلی کاپٹر ادھر سے نہ گزرے۔ اس صورت میں ہم پھنس جائیں گے" مائیکل نے کہا اور تنویر نے سر ہلا دیا۔ مائیکل لانچ کو باقی لانچوں سے پہلے ہی علیحدہ کر چکا تھا۔ اس لئے لانچ اب باقی لانچوں سے قدرے فاصلے پر آ چکی تھی۔ تنویر کے سر ہلاتے ہی مائیکل نے لانچوں پر میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے اور پھر پے در پے خوفناک دھماکوں سے لانچیں پرزوں میں بکھرتی چلی گئیں۔ جب تمام لانچیں ٹوٹ پھوٹ کر بکھر گئیں تو مائیکل نے ہاتھ روکا۔

"اب ایسا کرو کہ سارا سامان تھیلوں سے نکال کر اپنی جیبوں میں چھپا لو۔ اب ہمیں وہاں پہنچتے ہی ان کا استعمال کرنا ہو گا" ـــــ تنویر نے کہا۔

اور پھر ان تینوں نے بجلی کی سی تیزی سے جو جو سامان جیبوں میں آسکتا تھا وہ جیبوں میں بھر لیا اور باقی کو سمندر میں اچھال دیا۔ تھیلے بھی انہوں نے سمندر میں اچھال دیئے تاکہ لانچ پر پڑے ہوئے نظر نہ

آئیں۔ البتہ ایک ایک مشین گن ان دونوں نے اپنے جسموں کے نیچے چھپا لی۔ اور پھر وہ جیکی کی لاش کے ساتھ اس طرح لیٹ گئے جیسے وہ بھی لاشیں ہوں۔ تنویر نے انجن سٹارٹ کیا۔ اور دوسرے لمحے لانچ تیزی سے آگے بڑھتی گئی۔ اس نے مشین گن انجن کے ساتھ ہی رکھی ہوئی تھی۔

مائیکل منہ کے بل الٹا لیٹا ہوا تھا۔ اور اس طرح وہ تنویر کو سپیشل دے کے سلسلے میں مسلسل گائیڈ کرتا جا رہا تھا۔ اور لانچ تیزی سے سمندر میں تیرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ جہاں لمبا راستہ آجاتا تو مائیکل تنویر کو جزیرے کی اندرونی ساخت کے متعلق تفصیلات بتانا شروع کر دیتا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کمانڈر حارث تہہ خانوں میں ہو گا" تنویر نے کہا۔

"یس باس ـــــ لیکن اس جزیرے پر قدم قدم پر انہوں نے موت کا جال پھیلا رکھا ہو گا" ـــــ مائیکل نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ایک بار مجھے جزیرے پر پہنچ جانے دو۔ اس کے بعد دیکھنا میں ان کا کیا حشر کرتا ہوں" ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے ہی وہ ایک چھوٹے سے جزیرے کے قریب سے گزرے وہاں موجود ایک لانچ تیزی سے ان کے قریب آئی۔ لیکن تنویر نے اس طرح ہاتھ ہلایا جیسے وہ انہیں ہیلو کہہ رہا ہو اور لانچ اُسی طرح واپس مڑ گئی۔

مالکم لی ساک سے کام ملتے ہی انتہائی تیزی سے حرکت
میں آ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے آدمیوں نے گرانٹ سے
اگلوا لیا کہ اس نے ایرک اور اس کے ساتھیوں کو سپلائی کہاں
دی ہے۔ اور اس جگہ پہنچ کر جیسے ہی اس کے آدمیوں نے ساحل
کے ساتھ ساتھ تلاش شروع کی تو انہوں نے کافی فاصلے پر
ٹیلسن کو پا لیا۔ جس کے ساتھ شراب کی بوتلیں بھی موجود تھیں
ٹیلسن بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ لیکن مالکم کے حکم پر جب اس کے
جبڑوں پر دو بھرپور تھپڑ پڑے تو وہ نہ صرف ہوش میں آ گیا بلکہ
اس نے مالکم کا خونخوار چہرہ دیکھتے ہی اُسے بتا دیا کہ ایرک اور
اس کے ساتھی ڈی ایکس لانچ پر بیٹھ کر لانگ آئی لینڈ کی طرف گئے
ہیں۔ اس نے اُسے بتایا کہ اس نے انہیں لانگ آئی لینڈ والے
حصے کی طرف جاتے دیکھا تھا۔ پھر انہوں نے اُسے بے ہوش کر

دیا اور شاید یہاں چھوڑ گئے۔ چونکہ ڈی ایکس لانچ کافی تیز رفتار لانچ
تھی۔ اس لئے مالکم نے فوری طور پر نیوی میں موجود اپنے دوست فریڈ
کو کال کیا۔ جو کہ نیوی میں آپریشن سب کمانڈر تھا۔ اس نے فریڈ کو
بتایا کہ اس کے دشمن سمگلر ڈی ایکس لانچ میں لانگ آئی لینڈ کی
طرف جا رہے ہیں۔ اور اگر وہ انہیں زندہ پکڑ کر لے آئے تو وہ
اُسے پانچ لاکھ ڈالر دے گا۔ فریڈ مان گیا اور پھر چند ہی لمحوں
بعد مالکم نے تین نیول ایئر کرافٹ نیوی ہیڈ کوارٹر سے اڑ کر سمندر
میں اس طرف کو جاتے دیکھے جدھر لانگ آئی لینڈ تھا اور وہ اپنے
ساتھیوں کو نیول ہیڈ کوارٹر میں یہ ہدایت دے کر چھوڑ آیا کہ جیسے
ہی فریڈ ان تین افراد کو پکڑ کر لے آئے وہ انہیں وہاں سے نکال
کر یہاں ہیڈ کوارٹر لے آئیں تاکہ وہ پوری طرح تسلی کر لینے کے
بعد نہ صرف ان کا خاتمہ کر دے بلکہ لی ساک سے اپنی مرضی کی رقم
بھی وصول کر سکے۔ اس نے جان بوجھ کر فریڈ کو ان آدمیوں کو زندہ
پکڑنے کے لئے کہا تھا کہ لی ساک کو مکمل ثبوت مہیا کر سکے ورنہ
تو فریڈ فضا سے ہی ان کی لانچ کو تباہ کر سکتا تھا اور اس صورت میں
ان کی لاشیں کبھی نہ ملتی تھیں اور فریڈ جانتا تھا کہ لی ساک پکا یہودی
ہے اس نے بغیر ثبوت کے اُسے اتنی بھاری رقم ادا نہیں کرنی۔
لیکن اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہوئے اُسے کافی دیر ہو گئی تھی۔ لیکن
ابھی تک اس کے آدمی وہاں نہ پہنچے تھے۔ حالانکہ وہ جانتا تھا
کہ نیول ایئر کرافٹ چند منٹوں میں لانچ تک پہنچ گئے ہوں گے۔
اور اب تک انہیں واپس آ جانا چاہیئے۔

ابھی وہ یہ بات سوچ ہی رہا تھا کہ میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مالکم کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ ظاہر ہے اُسے آدمیوں کے پہنچنے کی خبر ملنے والی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں لی ساک سے ملنے والی انتہائی خطیر رقم گھومنے لگی تھی۔

"ہیلو" ——— مالکم نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"باس ——— میں پوپ بول رہا ہوں نیول ہیڈ کوارٹر سے" دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ کیا رہا۔ وہ مطلوبہ آدمی پہنچ گئے" ——— مالکم نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ بلکہ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ تینوں ایئر کرافٹ سمندر میں تباہ شدہ حالت میں بہتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ نیول ہیڈ کوارٹر میں اس اطلاع سے کھلبلی سی مچ گئی ہے۔ اور تحقیقات کے لئے کئی لانچیں اور نیول ایئر کرافٹ ادھر چلے گئے ہیں" ——— پوپ نے جواب دیا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ تینوں ایئر کرافٹ تباہ ہو گئے ہیں وہ کیسے۔ یہ کیسے ممکن ہے" ——— مالکم نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ایسا ہی ہوا ہے۔ انہیں میزائلوں سے تباہ کیا گیا ہے۔ یہ رپورٹ درست ہے" ——— پوپ نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ ——— اس کا مطلب ہے کہ یہ ایرک وغیرہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ جو بیک وقت تین نیول ایئر کرافٹس کو اس طرح تباہ کر سکتے ہیں۔ اوہ۔ اسی لئے لی ساک نے اس قدر بھاری رقم کا فوراً وعدہ کر لیا تھا۔ لیکن اب تک وہ لوگ لانگ آئی لینڈ پہنچ گئے ہوں گے" ——— مالکم نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ ابھی بھی اگر ہم چاہیں تو انہیں پکڑ سکتے ہیں۔ لانگ آئی لینڈ کے ایسٹر کو اگر لانچ دیا جائے تو وہ یقیناً انہیں پکڑنے میں ہماری بھرپور مدد دے گا۔ اور یہ علاقہ اسی کا ہے" ——— پوپ نے کہا۔

"لیکن ہم وہاں تک جائیں کیسے" ——— مالکم نے کہا۔

"باس۔ اگر ہم سپیشل ہیلی کاپٹر استعمال کریں تو ہم آسانی سے ان تک پہنچ سکتے ہیں" ——— پوپ نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں مگر اس طرح ہم نیوی کے راڈار پر آ جائیں گے اور پھر نیوی سے جان چھڑانی مشکل ہو جائے گی" ——— مالکم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر ہم نیچی پرواز کریں اور شمال کی طرف سے گھوم کر جائیں تو ہم راڈار کی زد سے بچ سکتے ہیں۔ گو یہ چکر لمبا تو پڑ جائے گا۔ لیکن بہرحال ہم پہنچ جائیں گے۔ اور جہاں تک اس ایرک اور اس کے ساتھیوں کا تعلق ہے۔ یہ لوگ یقیناً جزیرہ ٹارجن جا رہے ہیں۔ اس لئے لی ساک نے ان کے خاتمے کے لئے ہمیں آفر کی

ہے۔ اور لانگ آئی لینڈ کے راستے کی طرف سے جانے کا مطلب
ہے کہ وہ جزیرہ رانچن اور اس کے بعد نرکلوں کے خوف ناک جنگل
سے ہو کر جزیرہ ٹارجن پہنچنا چاہتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے۔ یہ راستہ
انہیں یقیناً بوڑھے ٹیلسن نے بتایا ہو گا۔ کیونکہ اس خوف ناک راستے
کے متعلق وہ جانتا ہے۔ اور پھر ایسٹر اسس بوڑھے ٹیلسن کا بھتیجا
ہے۔ ہو سکتا ہے۔ بوڑھے ٹیلسن نے انہیں ایسٹر کے لئے بھی کوئی
خاص ٹپ دی ہو۔ بہرحال ہم ایسٹر کو کور کر لیں گے۔ وہ ہم سے
باہر نہ جا سکے گا۔ میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور اگر یہ لوگ
ہمارے پہنچنے تک لانگ آئی لینڈ کراس بھی کر گئے ہوں گے۔
تب بھی ہم انہیں جزیرہ رانچن اور اس کے بعد نرکلوں کے جنگل
میں آسانی سے گھیر سکتے ہیں۔ صرف ہمیں مخصوص قسم کا اسلحہ
ساتھ لے جانا ہو گا" ـــــ پوپ نے پوری تفصیل سے منصوبہ
بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ پوپ ویری گڈ ـــــ تمہاری یہ عقل اور منصوبہ بندی
نے ہی تمہیں میرا نمبر ٹو بنایا ہوا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم جلدی سے
ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ میں سپیشل ہیلی کاپٹر کی تیاری کے انتظامات کرتا
ہوں۔ ہمیں فوراً روانہ ہو جانا چاہیئے۔ فوراً پہنچو" ـــــ مالکم نے
تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور رکھ کر وہ دوڑتا ہوا کمرے سے باہر
نکلا تاکہ پوپ اور دوسرے ساتھیوں کے پہنچنے سے پہلے وہ
سپیشل ہیلی کاپٹر کی روانگی کے انتظامات مکمل کر لے۔

اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد تیز رفتار ہیلی کاپٹر جس پر ایک ایسی

بین الاقوامی کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا۔ جو ہیلی کاپٹر فروخت کرنے کے
ساتھ ساتھ ان کی سروس کا بھی کاروبار کرتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود
پوچھ گچھ سے بچنے کے لئے وہ براہِ راست سمندر کی طرف جانے
کے شہر کی شمالی سمت میں بڑھتے گئے۔ اور پھر ایک لمبا چکر کاٹ
کر وہ سمندر پر پہنچے۔ ہیلی کاپٹر سطح سمندر سے صرف چند گزوں
کے فاصلے پر تیزی سے پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اتنی
نیچی پرواز وہ نیول راڈار سے بچنے کے لئے کر رہے تھے۔ پائلٹ
سیٹ پر مالکم کا نمبر ٹو پوپ موجود تھا۔ یہ قدرے بھاری جسم کا
آدمی تھا جس کی بڑی اور باہر کو ابھری ہوئی پیشانی اس کی ذہانت
کا پتہ دے رہی تھی۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر مالکم خود موجود تھا۔ اور
پچھلی سیٹوں پر چار افراد موجود تھے۔ جنہوں نے ہاتھوں میں مختلف
ساخت کی گنیں پکڑی ہوئی تھیں۔ اور ایک بڑا سا تھیلا جس کی زپ
کھلی ہوئی تھی۔ ایک سائیڈ پر رکھا ہوا تھا۔ اس میں بھی عجیب اور
جدید ساخت کے ہتھیاروں کی جھلک نظر آ رہی تھی۔

"ان نیول ایئر کرافٹس کی تباہی کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کے
پاس بھی انتہائی جدید اسلحہ موجود ہے۔ اور یہ لوگ ہر قسم کا اقدام
بھی کر سکتے ہیں اس لئے ہمیں انتہائی محتاط رہنا ہو گا" ـــــ مالکم
نے کہا۔

"ویسے باس یہ لوگ ہیں کون۔ کس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں"
پوپ نے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ نام سے تو ایکریمین ہی لگتے ہیں۔ لیکن بی ساک

نے پچھلے دنوں فلسطینیوں کے لیڈر کو اغوا کیا ہے۔ ساری دنیا میں اس اغوا کا غلغلہ ہے۔ میرا آئیڈیا ہے کہ یہ لوگ یقیناً فلسطینی ہوں گے "۔۔۔۔ مالکم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ اسی لئے وہ ہر قسم کا اقدام کرنے سے دریغ نہیں کرتے "۔۔۔۔ پوپ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں اب ہم راڈار کی رینج سے باہر آ چکے ہیں " مالکم نے کہا۔

" نہیں باس ۔۔۔۔ نیوی ہیڈ کوارٹر میں ابھی حال ہی میں انتہائی لانگ رینج راڈار نصب کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس سارے علاقے میں سمگلروں کی سرگرمیاں بے انتہا بڑھ گئی تھیں۔ لانگ آئی لینڈ کے بعد ہم رینج سے باہر نکلیں گے "۔۔۔۔ پوپ نے جواب دیا۔

اور مالکم نے سر ہلا دیا۔

" باس۔ اس کشتی کو دیکھتے ہی تباہ کر دینا ہے یا ...... "۔۔۔۔ پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لمبے منہ والے آدمی نے پوچھا۔

" نہیں۔ ہم نے ان کی لاشیں لے جانی ہیں۔ اس لئے ہمیں ایسا اقدام کرنا ہے کہ جس سے ہم انہیں مار بھی سکیں اور ان کی لاشیں بھی صحیح حالت میں واپس لے جا سکیں "۔۔۔۔ مالکم نے کہا۔

" تو پھر باس ہمیں کیا کرنا ہو گا "۔۔۔۔ اسی آدمی نے الجھن بھرے لہجے میں کہا۔

" میں بتاتا ہوں۔ ہم لانگ آئی لینڈ سے تیز رفتار لانچ لے کر چلیں گے۔ اس لانچ پر دو آدمی ہوں گے۔ جب کہ باقی افراد

ہیلی کاپٹر پر بلندی پر رہیں گے۔ ہم لانگ آئی لینڈ سے ہیلی کاپٹر اس وقت اڑائیں گے جب ہماری لانچ ان کی لانچ تک پہنچ رہی ہو گی۔ ہمارا تیز رفتار ہیلی کاپٹر چند لمحوں میں ان تک پہنچ جائے گا۔ اور پھر ہم بیک وقت اوپر اور نیچے سے ان پر فائر کھول دیں گے۔ اس طرح وہ یقیناً ختم ہو جائیں گے اور پھر ہم آسانی سے ان کی لاشیں لے کر اس ہیلی کاپٹر سے واپس آ جائیں گے "۔۔۔۔ پوپ نے باقاعدہ منصوبہ بندی کرتے ہوئے کہا۔

اور مالکم نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اس نے باس ہونے کے باوجود منصوبہ بندی کا سارا کام پوپ پر چھوڑا ہوا ہو۔

" لیکن یہ صرف اس صورت میں ہو گا اگر وہ لوگ لانگ آئی لینڈ کراس کر کے آگے جا چکے ہوں گے۔ اور اگر وہ لانگ آئی لینڈ پر موجود ہوں گے تو پھر وہاں جو صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لیا جائے گا "۔۔۔۔ پوپ نے دوبارہ کہا۔ اور مالکم نے ایک بار پھر سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے کھلے سمندر میں نیچی پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد انہیں دور سے سمندر میں لانگ آئی لینڈ دھبے کی صورت میں نظر آنے لگا۔ پوپ نے ہیلی کاپٹر کا رخ اسی طرف کو موڑا اور رفتار اور زیادہ بڑھا دی۔ اور چند لمحوں بعد جب جزیرہ بڑا نظر آنے لگا تو اس نے رفتار آہستہ کر دی۔ وہ سب پوری طرح چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ لیکن جزیرے پر مکمل خاموشی تھی۔ ان کے

ہیلی کاپٹر کو دیکھ لئے جانے کے باوجود جزیرے پر کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو پوپ آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر کو جزیرے کے گرد گھمانے لگا اور پھر جب وہ اس طرف پہنچے جہاں لانچیں موجود تھیں تو وہ یہ دیکھ کر بُری طرح چونک پڑے کہ دو لانچوں میں لاشیں پڑی ہوئیں صاف نظر آ رہی تھیں۔ اور باقی لانچیں خالی تھیں۔ اور پھر انہیں جزیرے کی ایک ساحلی چٹان کے ساتھ پانی میں تیرتی ہوئی ایسٹر کی لاش بھی نظر آ گئی۔ اور پوپ نے جلدی سے ہیلی کاپٹر جزیرے کے اوپر لے جا کر اُسے اتار دیا۔

"اس کا مطلب ہے یہ لوگ یہاں سب کو ختم کر کے آگے نکل گئے ہیں" ——— مالکم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ——— پوپ نے کہا۔ اور جلدی سے اس لانچ پر پہنچ گیا۔ جس میں لاشیں پڑی تھیں۔ اس نے جھک کر ایک لاش کے جسم کو ہاتھ لگایا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"باس۔ انہیں یہاں سے گئے زیادہ دیر نہیں ہوئی۔ لاش ابھی تک معمولی سی گرم ہے۔ میرا خیال ہے وہ ڈی ایکس لانچ میں زیادہ سے زیادہ اب جزیرہ رانجن پہنچے ہوں گے۔ اور ہم انہیں نرکلوں کے جنگل سے پہلے پہلے گھیر سکتے ہیں" ——— پوپ نے لانچ سے نکل کر جزیرے پر چڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ایسٹر کے پاس تو خاصا بڑا گروپ تھا۔ وہ سارا کہاں گیا۔ یہاں تو چند لاشیں ہیں" ——— مالکم کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میرا خیال ہے ایسٹر کا گروپ کسی مشن پر گیا ہوا ہو گا۔ اس لئے وہ انہیں کم تعداد میں ہونے کی وجہ سے مار لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں" ——— پوپ نے کہا۔

"تو چلو پھر ہمیں جلدی کرنی چاہئے۔ میرا خیال ہے اب اگر ہم نے ساتھ لانچ لی تو پھر ہم ان تک نہ پہنچ سکیں گے" ——— مالکم نے کہا۔

"اب لانچ لینی پڑی تو ہم رانجن جزیرے سے لے لیں گے۔ ہمیں فوراً پہنچنا ہے" ——— پوپ نے کہا۔ اور پھر وہ سب تیزی سے ہیلی کاپٹر پر بیٹھے اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا۔ اور تیزی سے جزیرے سے باہر آ کر فضا میں بلند ہوتا گیا۔ چونکہ اب راڈار چیکنگ والا خطرہ نہ رہا تھا۔ اس لئے پوپ ہیلی کاپٹر کو اتنی بلندی تک لے گیا کہ اس پر مشین گن اور راکٹ میزائل فائر نہ ہو سکے۔ اور پھر وہ تیزی سے جزیرہ رانجن کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے رفتار پہلے سے کہیں زیادہ تیز رکھی تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد انہیں جزیرہ رانجن نظر آنے لگ گیا۔

"کوئی لانچ نظر نہیں آ رہی" ——— مالکم نے غور سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ آگے بڑھ چکے ہوں۔ ہمیں پہلے نرکلوں کے جنگل تک دیکھ لینا چاہئے" ——— پوپ نے کہا۔ اور چند لمحوں بعد وہ دائیں طرف سے جزیرے رانجن کے قریب سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ لیکن پھر نرکلوں کے جنگل تک پہنچ جانے کے باوجود انہیں

کوئی لانچ نظر نہ آئی ۔ ڈی ایکس لانچ خاصی بڑی لانچ تھی اور وہ کھلے سمندر میں کسی صورت بھی نہ چھپ سکتی تھی ۔ پوپ کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے ۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کی اور پھر وہ نرکلوں کے جنگل کے اوپر اڑنے لگے ۔ مالکم نے اب طاقتور دوربین آنکھ سے لگا رکھی تھی ۔ اور وہ بغور نرکلوں کے جنگل کو چیک کر رہا تھا ۔ لیکن پورے جنگل کے اوپر دو بار چکر لگانے کے باوجود جب انہیں کوئی لانچ نظر نہ آئی تو ان کے چہروں پر سوالیہ نشان سے ابھر آئے ۔

"یہ کیسے ممکن ہے وہ لانچ کہاں غائب ہو سکتی ہے" ۔۔۔۔ مالکم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"نیول ایئر کرافٹس کے بعد ایسٹر اور اس کے آدمیوں کی موت کا مطلب تو یہی ہے کہ وہ لوگ ادھر ہی آئے ہیں لیکن پھر کہاں جا سکتے ہیں ۔ وہ چاہے جس قدر بھی تیز رفتاری کا مظاہرہ کریں اتنی دیر میں وہ نرکلوں کا جنگل تو کسی صورت بھی کراس نہیں کر سکتے ۔ ہمیں اب رانچن جزیرے کو چیک کرنا ہوگا ۔ وہاں سے ان کا کوئی کلیو مل سکتا ہے" ۔۔۔۔ پوپ نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ واپس رانچن جزیرے کی طرف موڑ دیا ۔

"سب لوگ انتہائی چوکنا رہیں ۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ جزیرے میں چھپے ہوئے ہوں اور ہم پر فائر کھول دیں" ۔۔۔۔ پوپ نے ہیلی کاپٹر موڑتے ہوئے کہا ۔ اور وہ سب لاشعوری طور پر مستعد ہو گئے ۔

"اگر وہ جزیرے پر بھی ہوں تب بھی لانچ کو کہاں چھپائیں گے" ۔۔۔۔ مالکم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"رانچن جزیرے کا چاروں طرف کا ساحل بے حد کٹا پھٹا ہے ۔ وہاں کسی بھی کھاڑی میں لانچ چھپائی جا سکتی ہے" ۔۔۔۔ پوپ نے کہا ۔ اور مالکم نے سر ہلا دیا ۔

تھوڑی دیر بعد وہ رانچن جزیرے کے قریب پہنچ گئے ۔ ہیلی کاپٹر نے پہلے جزیرے کے گرد چکر لگایا ۔ اور پھر وہ جزیرے پر اتر گئے ۔ یہ جزیرہ بھی خاموش تھا ۔ اور ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہی انہیں ایک آدمی کی لاش ایک جھاڑی کے پاس پڑی نظر آ گئی ۔

"اوہ ۔ یہ تو ایسٹر کا آدمی میلکم ہے ۔ اور کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا" ۔۔۔۔ پوپ نے تیز لہجے میں کہا ۔

جزیرہ بالکل ہی چھوٹا سا تھا ۔ اس لئے چند لمحوں میں انہوں نے جزیرے کا سارا علاقہ دیکھ لیا ۔ لیکن وہاں سوائے اس آدمی کی لاش کے اور کوئی ذی روح موجود نہ تھا ۔

"وہ لوگ میرے خیال میں لانگ آئی لینڈ کی طرف نہیں آئے ۔ یہ ایسٹر اور اس کے ساتھی کسی اور چکر میں مارے گئے ہیں ۔ اس کا مطلب ہے کہ ٹیلن نے ہمیں غلط اطلاع دی ہے" ۔۔۔۔ مالکم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"اب تو یہی سوچا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ پوپ نے بھی ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے۔ میرا خیال ہے۔ اب مجھے لی ساک کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دے دینی چاہیئے۔ یہ رقم ہماری قسمت میں نہ تھی۔ خواہ مخواہ کے اخراجات علیحدہ ہمارے کھاتے پڑ گئے"۔۔۔۔
مالکم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پوپ سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر باہر لانے کے لئے کہا۔ پوپ نے ہیلی کاپٹر کے اندر ایک تھیلے میں موجود لانگ رینج سپیشل ٹائپ ٹرانسمیٹر نکال کر مالکم کے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ لوگ واقعی پوری طرح محتاط تھے۔ کیونکہ سپیشل ٹرانسمیٹر کی کال کیچ نہ ہوسکتی تھی۔ ورنہ ہیلی کاپٹر میں بھی ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ لیکن وہ عام ٹرانسمیٹر تھا۔ اور اس کی کال لازماً نیول ہیڈ کوارٹر میں کیچ کر لی جاتی۔ اور پھر ان کے لئے خواہ مخواہ کے مسائل کھڑے ہو جاتے۔
مالکم نے لی ساک کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔
"ہیلو ہیلو۔۔۔۔ مالکم کالنگ لی ساک اوور"۔۔۔۔ مالکم نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔
"یس۔۔۔ لی ساک اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے لی ساک کی آواز سنائی دی۔
"لی ساک۔۔۔۔ میں مالکم بول رہا ہوں۔ میں نے تمہارے کام کے لئے بے حد کوشش کی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ تمہارا کام نہیں ہوسکا۔ الٹا مجھ پر خاصے بڑے اخراجات بھی پڑ گئے ہیں۔ اور پھر میں ایک کام آنے والے دوست سے بھی

ہمیشہ کے لئے ہاتھ دھو بیٹھا ہوں اوور"۔۔۔۔ مالکم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔
"پوری تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا اوور"۔۔۔۔ لی ساک نے پوچھا۔
اور جواب میں مالکم نے گرانٹ اور ٹیلسن کی رپورٹوں سے لے کر تین نیول ایئر کرافٹس کی تباہی اور پھر ہیلی کاپٹر پر ڈی ایکس لانچ کی تلاش سے لے کر نرکلوں کے جنگل اور رانچن جزیرے میں اپنی موجودگی اور پھر اس کال تک پوری تفصیل بتا دی۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے۔ ٹیلسن نے انہیں نرکلوں کے جنگل والا راستہ بتا دیا ہے۔ اوہ یہ تو بہت خطرناک بات ہے۔ میں نے تو اس طرف توجہ ہی نہ دی تھی اوور"۔۔۔۔ لی ساک کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔
"توجہ دینے کی ضرورت بھی نہیں۔ ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ وہ نجانے کدھر نکل گئے ہیں اوور"۔۔۔۔ مالکم نے کہا۔
"نہیں۔ وہ انتہائی شاطر لوگ ہیں۔ اگر ٹیلسن نے لانگ آئی لینڈ والا راستہ بتایا ہے تو وہ لازماً ادھر کا ہی رخ کریں گے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب وہ ادھر سے آئے بھی تو میں ان سے نمٹ لوں گا۔ تمہاری یہ اطلاع میرے لئے بے حد اہم رہی ہے۔ اس لئے تمہارے اخراجات تمہیں پہنچ جائیں گے تھینک یو اوور" لی ساک نے جواب دیا۔ اخراجات کا سن کر مالکم کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"اوہ ـــــ بہت بہت شکریہ لی ساک ۔ تم نے اخراجات کی ادائیگی کی بات کر کے میرا سارا غم دور کر دیا ہے ۔ بہرحال اس بات کا مجھے افسوس رہے گا کہ میں تم سے ملی رقم نہ کما سکا اوردہ مالکم نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا ۔

"تم نے جو اطلاع مجھے دی ہے ۔ وہی فی الحال کافی ہے ۔ اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔

مالکم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر اسے پوپ کی طرف بڑھا دیا ۔ اس کے سب ساتھی وہیں موجود تھے ۔

"چلو ۔ اب واپس چلیں ۔ یہ کام تو ختم ہوا" ـــــ مالکم نے کہا ۔ اور پوپ نے سر ہلا دیا ۔ اس کے بعد وہ سب ہیلی کاپٹر کی طرف مڑے ہی تھے کہ اچانک مشین گن کی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ انسانی چیخوں سے جزیرے کی فضا گونج اٹھی ۔ اور ہیلی کاپٹر کی طرف مڑتا ہوا مالکم بجلی کی سی تیزی سے مڑا ۔ اور پھر اس کی آنکھیں خوف اور حیرت سے پھیلتی چلی گئیں ۔ کیونکہ قریب موجود ایک درخت سے کود کر ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے کھڑا اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا ۔ مالکم کے ہاتھ خالی تھے ۔ جب کہ اس نے اپنے سارے ساتھیوں کے حلق سے بلند ہوتی چیخیں بخوبی سن لی تھیں ۔ اور پھر لاشعوری طور پر اس نے ایک بار پھر دائیں بائیں دیکھا تو پوپ سمیت اس کے چاروں آدمی منہ کے

بل نیچے گرے ہوئے تھے اور ان سب کی پشت گولیوں سے چھلنی ہو چکی تھی ۔

"ہیلو مالکم ـــــ میرا نام ایرک ہے" ـــــ درخت سے کودنے والے آدمی نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا ۔

اور مالکم نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکال لیا ۔ لیکن اسی لمحے ایک فائر ہوا اور مالکم بری طرح چیخ پڑا ۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا ۔ اور اب دائیں ہاتھ پر ایک بڑی سی جھاڑی کے پیچھے سے بھی ایک آدمی برآمد ہو گیا تھا اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا جس کی نال سے ابھی تک دھواں نکل رہا تھا ۔

"اور بھی کچھ ہو جیبوں میں تو وہ بھی نکال لو مسٹر مالکم" ـــــ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ وہ اب اس سے دو قدم کے فاصلے پر پہنچ چکا تھا ۔ اور پھر جیسے تینوں اطراف سے جھاڑیوں نے آدمی اگلنے شروع کر دیئے ۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی سائیڈوں میں دو آدمی اور سامنے والے آدمی کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی آ کر کھڑی ہو گئی ۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم کہاں چھپے ہوئے تھے ۔ ہم نے تو سارا جزیرہ دیکھ ڈالا تھا" ـــــ مالکم نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا ۔

"تمہارے آدمی کسی کو تلاش کرنے کے کام میں بالکل اناڑی

تھے مسٹر مالکم۔ انہوں نے جھاڑیوں اور درختوں کو تو شاید کسی کے چھپنے کے لائق جگہ ہی نہ سمجھا تھا۔ اور اطمینان سے ادھر ادھر ٹہل کر واپس آ گئے۔ ویسے اس طرح انہوں نے اپنی زندگیوں میں کچھ لمحات کا اضافہ ہی کر لیا تھا۔ نقصان میں بہرحال وہ نہیں رہے"۔۔۔ اس آدمی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ایوک ہو"۔۔۔ مالکم نے کہا۔ وہ اب خاصی حد تک سنبھل گیا تھا۔

"ہاں۔ وہی ایوک ہوں جسے تلاش نہ کر سکنے کی وجہ سے تمہاری لمبی رقم ڈوب گئی"۔۔۔ آنے والے نے جو یقیناً عمران تھا مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری لانچ کہاں ہے"۔۔۔ مالکم نے بری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔ اب اسے اپنے آپ پر شاید غصہ آ رہا تھا کہ یہ لوگ اس قدر نزدیک چھپے ہوئے تھے اور وہ ان سے بے خبر رہا۔

"وہ زیر آب آرام فرما رہی ہے۔ جب ہم نے تمہارے ہیلی کاپٹر کو آتے دیکھا تو ہم نے اس میں بڑے بڑے پتھر رکھ دیئے اور وہ آرام کرنے کی غرض سے تہہ میں اتر گئی۔ آخر بے چاری مسلسل چلتے چلتے تھک گئی تھی۔ اسے بھی آرام کی ضرورت تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش۔ تم مجھے پہلے مل جاتے"۔۔۔ مالکم نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے۔ تمہاری لمبی رقم تو نہ ڈوبتی۔ لیکن مسٹر مالکم

میں نے سوچا کہ جو شخص صرف اخراجات ملنے کا سن کر اس قدر خوش ہو رہا ہے۔ اس کی رقم بھی اسے ملنی چاہیئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"۔۔۔ مالکم عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"مطلب یہ کہ ہم تمہارے ہیلی کاپٹر میں زندہ لاشوں کی صورت میں موجود رہیں گے اور تم ہمیں جزیرہ ٹارجن پہنچا کر اطمینان سے لی ساک سے رقم وصول کر کے ہیلی کاپٹر اڑاتے واپس آ جاؤ گے کیا خیال ہے۔ سودا منافع کا ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہوں۔ تو تم اب اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے جزیرہ ٹارجن پہنچنا چاہتے ہو۔ یہ ناممکن ہے۔ لی ساک بہت تیز آدمی ہے"۔۔۔ مالکم نے کہا۔

"تم بس مجھے صرف اتنا بتا دو کہ اگر تمہیں یہاں سے جزیرہ ٹارجن جانا پڑے میرا مطلب ہے ہیلی کاپٹر پر تو تم کس راستے سے جاؤ گے۔ میرا مطلب ہے کس سمت سے۔ کیونکہ اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ نرکلوں کے جنگل کو کراس کرنے کے بعد جزیرہ ٹارجن کے مغربی کونے میں لانچ جا پہنچے گی۔ لیکن ظاہر ہے ہوائی راستہ اس نرکلوں والے جنگل کے راستے سے مختلف ہو گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے۔ بس سیدھے

اڈے سے چلے جاؤ جزیرہ آجائے گا" ــــــ مالکم نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ تمہارے ذہن میں لمبی رقم ملنے کی خوشی میں کوئی امید افزا لہر پیدا نہیں ہوئی۔ اسی لئے تمہارا ذہن ابھی تک احمقانہ انداز میں چل رہا ہے۔ مسٹر مالکم ہوائی راستے مخصوص ہوتے ہیں۔ اور اس ہوائی راستے سے ذرا سا ہٹنا بھی دوسروں کو چونکا سکتا ہے" ــــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی ہے۔ تو مجھے معلوم نہیں پوپ ہی جانتا ہوگا۔ وہ ان کاموں میں ماہر ہے۔ لیکن تم نے اسے مار ڈالا ہے" ــــــ مالکم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کے ــــــ پھر تو خواہ مخواہ وقت ضائع ہوا۔ میں نے سوچا تھا۔ کہ شاید تمہارے لی ساک سے اس قدر گہرے تعلقات ہیں تو تم ہیلی کاپٹر پر اس کے جزیرے میں آتے جاتے رہتے ہو گے۔ اور تمہیں ادھر سے مخصوص راستے کا علم ہوگا" ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں وہاں جاتا تو رہا ہوں۔ لیکن اس راستے سے کبھی نہیں گیا۔ اور پھر میں لانچ پر جاتا رہا ہوں" ــــــ مالکم نے جواب دیا۔

"چلو پھر تمہیں رقم وصول کرنے کے لئے لانچ پر ہی بھیج دیا جائے۔ لیکن لانچ زیر آب ہے۔ اس لئے فی الحال تمہیں بھی زیر آب ہی جانا ہوگا" ــــــ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مالکم کچھ کہتا عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سے شعلے نکلے اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں میں مالکم کے حلق سے نکلنے والی چیخ بھی شامل ہو گئی۔ وہ اچھل کر نیچے گرا۔ اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

لی ساک کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ اس وقت ایک لانچ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے آگے پیچھے چار لانچیں اسی رفتار سے دوڑ رہی تھیں، جس رفتار سے لی ساک کی لانچ دوڑ رہی تھی۔ لی ساک کے ساتھ ایک دبلا پتلا آدمی کھڑا تھا لانچیں جزیرہ نما جگہ سے نکل کر تیزی سے نرکلوں کے جنگل کی طرف بڑھی جا رہی تھیں۔ نرکلوں کا جنگل اب دھبوں میں اُسے نظر آنے لگ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد لانچیں جنگل کے قریب پہنچ کر آہستہ ہو گئیں۔

"ٹھیک ہے۔ کام شروع کر دو۔ انتہائی تیز رفتاری سے"۔۔۔ لی ساک نے لانچ رکتے ہی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور دوسری لانچوں میں موجود تمام افراد تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ ان کے جسموں پر غوطہ خوری کے لباس موجود تھے اور ہاتھوں میں انہوں نے بڑے بڑے تھیلے پکڑے ہوئے تھے۔ لی ساک کا

حکم ملتے ہی وہ سب سمندر میں کود کر غائب ہو گئے۔

"باس۔ آج آپ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی پریشان لگ رہے ہیں"۔۔۔ ساتھ کھڑے ہوئے دبلے پتلے آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ مالکم کی رپورٹ اگر مجھے نہ ملتی تو یہ سائیڈ واقعی خالی رہ گئی تھی۔ اور یہ خطرناک لوگ اطمینان سے جزیرہ ٹارجن پہنچ جاتے۔ جب تک واٹر لائن مکمل طور پر نہیں فٹ ہو جاتی مجھے پریشانی رہے گی"۔۔۔ لی ساک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس مالکم نے تو یہی رپورٹ دی ہے کہ انہیں ان کی لانچ کہیں نظر نہیں آئی"۔۔۔ اسی آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی مالکم کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ میں نے تو صرف امکانی طور پر مالکم کو ان کے پیچھے لگایا تھا۔ لیکن مجھے توقع نہ تھی کہ وہ لوگ مالکم کے قابو آ جائیں گے۔ لیکن اس سے یہ فائدہ ہو گیا کہ اپنی اس کمزوری کا ہمیں علم ہو گیا"۔۔۔ لی ساک نے جواب دیا۔

"وہ باس وہ سکاٹ بلوٹن والا قصہ تو ختم ہو ہی گیا۔ ان کی لاشیں ہمارے واپس پہنچنے تک جزیرے پر پہنچ چکی ہوں گی"۔۔۔ اس دبلے پتلے آدمی نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے خود ٹیلی ڈوکس رینج پر ان کی لاشیں دیکھ لی ہیں۔ اس لئے ان کی طرف سے تو مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ بہرحال یہ عمران والا گروپ ہی اصل میں خطرناک ترین گروپ ہے۔ اگر ہم نے

انہیں مار گرایا تو پھر ہم قطعی طور پر محفوظ ہو جائیں گے" ـــــــ لی ساک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
تقریباً آدھے گھنٹے بعد سمندر میں کودنے والے باہر آ گئے۔
"باس۔ واٹر لائن فکس ہو گئی ہے" ـــــــ ان میں سے ایک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"آپریشنل باکس لاؤ۔ میں اسے چیک کر لوں" ـــــــ لی ساک نے اس دبلے آدمی سے کہا۔ اور وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے سائیڈ پر رکھے ہوئے ایک تھیلے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تھیلے کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک چپٹا سا باکس نکال کر جو ایک چھوٹے بریف کیس جتنا تھا۔ واپس لی ساک کی طرف آ گیا۔
لی ساک نے اس کے ہاتھ سے باکس لے کر اسے لانچ کے فرش پر رکھا اور پھر اس پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ باکس پر موجود تین ڈائلوں پر سوئیاں حرکت میں آ گئیں۔ اور چند لمحوں بعد باکس پر لگے ہوئے بلب تیزی سے جل اٹھے۔ اور باکس میں سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ لی ساک کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے سر ہلاتے ہوئے باکس کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔
"ٹھیک کام کر رہی ہے واٹر لائن۔ اب اگر وہ جنگل کے راستے آئے تو ان کی لانچ کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ لیکن ڈیگر تمہیں اب کنارے کے قریب رہ کر ایک ہفتے تک مسلسل نگرانی کرنی پڑے گی۔ اگر واٹر لائن سے ہٹ کر کوئی لانچ آئے تو پھر تم نے اسے فوری طور پر میزائلوں سے تباہ کر دینا ہے۔ ایک لمحے کی بھی سستی نہیں ہونی چاہیئے" ـــــــ لی ساک نے اس دبلے پتلے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"بے فکر رہیں باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ـــــــ اس دبلے پتلے آدمی نے کہا۔
اور لی ساک نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے واپسی کا اشارہ کر دیا۔ لانچیں تیزی سے واپس مڑیں اور جزیرے کی طرف بڑھنے لگیں۔
جزیرے پر پہنچتے ہی لی ساک تیزی سے اس راستے کی طرف بڑھنے لگا جو اس کا زیر زمین ہیڈ کوارٹر کا راستہ تھا۔ یہ راستہ ایک چٹان کے ہٹنے سے نمودار ہوتا تھا۔ لی ساک نے چٹان کے قریب پہنچ کر اس کی سائیڈ میں ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو چٹان ایک سائیڈ پر ہٹ گئی۔ اندر جاتا ہوا راستہ اب نظر آنے لگ گیا تھا۔ وہ اندر داخل ہوا تو اس کے عقب میں چٹان نے خود بخود واپس اپنی جگہ آ کر راستہ بند کر دیا۔ لیکن ابھی وہ ایک راہداری تک پہنچا ہی تھا کہ ایک طرف کھڑا ہوا مسلح آدمی اس کی طرف بڑھا۔
"باس کارلس نے پیغام دیا ہے کہ آپ فوراً آپریشن روم میں آ جائیں" ـــــــ اس آدمی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"میں ادھر ہی جا رہا ہوں" ـــــــ لی ساک نے کہا۔ البتہ اس کے قدم اور زیادہ تیز ہو گئے۔ اور پھر ایک راہداری سے گھوم کر وہ آپریشن روم میں داخل ہو گیا۔ شیشے کے کیبن میں بیٹھا ہوا

کارلس اُسے نظر آرہا تھا۔

"کیا بات ہے کارلس۔ وہ لاشیں پہنچ گئیں" ۔۔۔۔ لی ساک نے کیبن میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"بس پہنچنے ہی والی ہوں گی۔ مالکم کی ٹرانسمیٹر کال آئی تھی لیکن آپ چونکہ جزیرے سے باہر تھے۔ اس لئے میں نے اُسے دوبارہ پندرہ منٹ بعد کال کرنے کے لئے کہا تھا" ۔۔۔ کارلس نے کہا۔

"مالکم کی کال ۔۔۔ کیا مطلب۔ مالکم کی کال تو میں نے اٹنڈ کر لی تھی" ۔۔۔ لی ساک نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کے جانے کے بعد ہی آگئی تھی۔ وہ آپ سے بات کرنا چاہتا تھا۔ بس آنے ہی والی ہوگی۔ وقت ہو رہا ہے" کارلس نے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ اور کارلس اور لی ساک دونوں بُری طرح چونک پڑے۔ کارلس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ مالکم کالنگ اوور" ۔۔۔ مالکم کی آواز ابھری۔

"یس ۔۔۔ چیف باس آگئے ہیں۔ بات کرو اوور" ۔۔۔ کارلس نے بٹن دبا کر کہا اور پھر مائیک ہک سے نکال کر لی ساک کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو لی ساک ۔۔۔ میں مالکم بول رہا ہوں رانگن جزیرے سے میں نے پہلے کال کی تھی لیکن تم جزیرے سے باہر گئے ہوئے

تھے اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے مالکم کی آواز سنائی دی۔

"ہاں ۔۔۔ لیکن اب کیا بات ہے۔ میری تمہاری بات تو ہو چکی تھی اوور" ۔۔۔ لی ساک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ میری رقم کا بندوبست کر لو لی ساک۔ میں نے تمہارے مطلوبہ آدمیوں کا شکار کر لیا ہے اوور" ۔۔۔ مالکم کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ تو نہیں الٹ گیا اوور" ۔۔۔ لی ساک مالکم کی بات سن کر بُری طرح اچھل پڑا۔

"ہاں ۔۔۔ تم تو ظاہر ہے اب یہی کہو گے۔ سنو لی ساک۔ میرے دو آدمی مارے جا چکے ہیں۔ لیکن ہم نے انہیں بہرحال مار ہی لیا۔ وہ اس جزیرے رانگن میں ہی چھپے ہوئے تھے۔ انہوں نے چالاکی یہ کی تھی کہ اپنی لانچ میں پتھر بھر کر اُسے جزیرے کے ساتھ تہہ میں بٹھا دیا تھا۔ لیکن اچانک ایک آدمی کو چھینک آگئی۔ اور پھر وہاں خوف ناک جنگ شروع ہوگئی۔ میرے دو آدمی مارے گئے۔ لیکن ہم نے بہرحال انہیں مار گرایا البتہ ایک آدمی جو ان کا لیڈر ہے۔ شدید زخمی حالت میں پڑا ہوا ہے۔ میں نے ابھی اُسے اس لئے گولی نہیں ماری کہ شاید تم تسلی کی خاطر اس سے بات چیت کرنا چاہو۔ البتہ تم فکر نہ کرو۔ ایک تو وہ شدید زخمی ہے۔ اور دوسرے ہم نے اُسے باندھ بھی دیا ہے۔ بولو۔ کراؤں بات اوور" ۔۔۔ مالکم نے بڑے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"کراؤ بات اوور" ۔۔۔ لی ساک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے

کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے ابھی تک مالکم کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

" بات کر او چوہے کے بچے۔ بول۔ لی ساک سے بات کر "۔ مالکم کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے اس نے کسی کی پسلیوں میں زور دار ٹھوکر ماری ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی کراہنے کی آواز سنائی دی۔

" کیا بات کروں۔ مجھ سے تو بات بھی نہیں ہوتی "۔۔۔ ایک تکلیف میں ڈوبی ہوئی اور کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" تم نے سن لی اس کی آواز۔ اب بولو اسے گولی مار دوں۔ ویسے اس کی حالت ایسی ہے کہ یہ زیادہ بات ہی نہیں کر سکتا اوور"۔ مالکم نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ گولی مار دو اوور "۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

" یوپ۔ اسے گولی مار دو "۔۔۔ دوسری طرف سے مالکم کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور ایک ہلکی سی چیخ سنائی دی۔

" اب بولو لی ساک۔ ان کی لاشیں لے کر آجاؤں۔ تاکہ تمہیں مکمل یقین آسکے اوور"۔۔۔ مالکم نے کہا۔

" یہ کتنے افراد ہیں اوور"۔۔۔ لی ساک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ایک عورت اور تین مرد۔ اوور"۔۔۔ مالکم نے جواب دیا۔

" ایسا کرو کہ میرے پاس آنے کی بجائے تم واپس چلے جاؤ۔ ان لاشوں کو وہیں چھوڑ جاؤ۔ مجھے تمہاری بات پر مکمل اعتماد ہے۔ تمہاری رقم تمہیں پہنچ جائے گی اوور"۔۔۔ لی ساک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" او۔ کے۔ جیسے تم کہو۔ اگر کہو تو میں لاشیں لے کر آجاؤں۔ نزدیک تو ہوں اوور"۔۔۔ مالکم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ لاشیں وہیں چھوڑ جانا۔ کیونکہ لاشیں لے کر تم واپس ٹاؤ گئے تو تمہارے لئے الجھنیں پیدا ہو جائیں گی اوور"۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

" اوہ۔ میں سمجھ گیا تمہاری بات۔ تم شاید میرے جانے کے بعد چیکنگ کے لئے آؤ گے۔ بہرحال تمہاری مرضی۔ مجھے تو رقم ملنی چاہئے۔ ویسے بھی میں لاشیں اب ساتھ نہیں لے جا سکتا تھا۔ کیونکہ نیول ایئر کرافٹس کی تباہی کے بعد وہاں نیوی نے لمبی چوڑی تفتیش کا چکر چلا رکھا ہو گا۔ او۔ کے اوور"۔۔۔ مالکم نے کہا۔

اور لی ساک نے اوور اینڈ آل کہہ کر مائیک کا بٹن بند کیا۔ اور اس طرح مائیک کارلس کی طرف بڑھا دیا جیسے وہ لاشعوری طور پر ایسا کر رہا ہو۔ اس کا ذہن کسی اور طرف رکھا ہوا ہو۔

" آپ کو شاید مالکم کی بات پر یقین نہیں آرہا "۔۔۔ کارلس نے کہا۔

" ہاں "۔۔۔ لی ساک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں باس۔ جب کہ ہر بات واضح ہے" ۔۔۔ کارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تم اسے میری چھٹی حس کہہ لو۔ مالکم شاید درست کہہ رہا ہو۔ اس کی آواز بھی میں اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ اور رقم ملنے کی خوشی میں وہ جس طرح مسرت بھرے انداز میں بول رہا تھا۔ وہ بھی بالکل اس کے مزاج کے عین مطابق ہے۔ لیکن اس کے باوجود مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس خونخوار ترین گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے" ۔۔۔ لی ساک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"شاید آپ کو اس لئے یقین نہیں آ رہا کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بہت ہی خطرناک سمجھتے ہیں اور آپ کے خیال کے مطابق ایسے لوگ مالکم جیسے لوگوں کے ہاتھوں نہیں مر سکتے۔ لیکن باس بعض اوقات انہونی بھی ہو جاتی ہے۔ ویسے آپ کسی کو وہاں جزیرے پر بھیج کر یا خود جا کر چیک کر سکتے ہیں۔ اس طرح مکمل تسلی ہو جائے گی" ۔۔۔ کارلس نے کہا۔

"تمہاری بات اپنی جگہ درست ہے۔ لیکن ابھی نہیں۔ جب تک کمانڈر حارث والا مسئلہ پوری طرح ختم نہیں ہو جاتا۔ میں جزیرہ چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتا۔ اور میرے بغیر انہیں صحیح طور پر کوئی پہچان بھی نہیں سکتا۔ اس لئے فی الحال پڑے رہنے دو انہیں وہیں۔ بعد میں دیکھا جائے گا" ۔۔۔ لی ساک نے حتمی لہجے میں کہا وہ واقعی انتہائی محتاط طبیعت کا انسان تھا۔

اسی لمحے آپریشن روم کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان انتہائی پریشانی کے عالم میں اندر داخل ہوا۔

"باس باس۔ غضب ہو گیا۔ اوپر دشمنوں نے حملہ کر دیا ہے" اس نوجوان نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے حملہ کیا ہے" ۔۔۔ لی ساک نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وہ لاشیں جیسے ہی جزیرے پر پہنچیں زندہ ہو گئیں۔ اور پھر باس مارٹی اور ان کے ساتھی مارے گئے۔ وہ تین ہیں۔ وہ انتہائی خوفناک بم مار رہے ہیں۔ میں نے آؤٹ سکرین پر یہ منظر دیکھا ہے" ۔۔۔ نوجوان نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"لاشیں زندہ ہو گئیں۔ اوہ اوہ۔ دھوکہ۔ اوہ۔ بھاگو۔ ہیڈ کوارٹر سیل کر دو۔ جلدی" ۔۔۔ لی ساک نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے آپریشن روم میں موجود ایک مشین کی طرف بھاگ پڑا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور چہرے کے عضلات بری طرح پھڑپھڑا رہے تھے۔

لانچ پر راستے میں کئی جگہ سمندر سے نکل کر عجیب و غریب روشنیاں سی پڑیں۔ یوں لگتا تھا جیسے اچانک سمندر میں سے سورج طلوع ہو گیا ہو۔ لیکن یہ روشنیاں صرف ایک لمحے کے لئے نمودار ہوئیں اور اس کے بعد اسی طرح غائب ہو جاتیں۔ تنویر لانچ دوڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اس نے حتی الامکان اپنے چہرے کو سپاٹ رکھنے کی کوشش کی تھی۔ مائیکل اور یارکی دونوں ہی اب بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ جزیرہ اب تنویر کو نظر آنے لگ گیا تھا۔ مائیکل نے اُسے نہ صرف سپیشل وے کی پوری تفصیلات بتا دی تھیں۔ بلکہ اُسے جزیرے کے اندرونی تفصیلات بھی بتا دی تھیں کہ کہاں کہاں چوبی کیبن موجود ہیں۔ اور تنویر لانچ چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر جزیرے کے قریب پہنچنے پر اسے ساحل پر آٹھ آدمی کھڑے نظر آئے۔ جو پوری طرح مسلح تھے۔ تنویر

نے جیسے ہی لانچ ساحل کے ساتھ لگائی ان میں سے تین افراد تیزی سے چٹانیں پھلانگتے ہوئے نیچے اترنے لگے۔ تنویر خاموش کھڑا تھا۔ ان تینوں نے تنویر سے کوئی بات کئے بغیر لانچ میں آ کر جلدی سے یارکی۔ مائیکل اور اس جیکی کو اس طرح اٹھا لیا جیسے وہ لاشیں اٹھا رہے ہوں۔

"ارے ——— ان کے جسم تو گرم ہیں" ——— یارکی اور مائیکل کو اٹھانے والے افراد نے بُری طرح چونک کر تنویر سے کہا۔

"ان کا خون نہیں بہا۔ اس لئے" ——— تنویر نے جیکی کے لہجے میں جواب دیا۔

اور وہ تینوں بغیر کچھ کہے اوپر چڑھنے لگے۔ یارکی اور مائیکل کے ساتھ ہی مشین گنیں پڑی ہوئی تھیں۔ انہیں اٹھانے والے گنیں وہیں چھوڑ گئے تھے۔ تنویر نے جلدی سے آگے بڑھ کر دونوں مشین گنیں اٹھائیں۔ اور پھر اپنی والی مشین گن بھی اٹھا کر وہ تیزی سے ان کے پیچھے چٹانیں پھلانگتا ہوا اوپر جزیرے تک پہنچ گیا۔

"باس مارٹی۔ اس عورت کا جسم اس طرح گرم ہے جیسے یہ زندہ ہو" ——— یارکی کو اٹھائے ہوئے آدمی نے ایک نوجوان کے قریب پہنچتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ یہ زندہ ہیں" ——— تنویر نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے دونوں مشین گنیں نیچے پھینک دیں۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو جیکی" ——— مارٹی نے تیزی سے

گھوم کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر
شدید حیرت کے آثار تھے۔ لیکن تنویر کے ہاتھ میں موجود مشین
گن نے یک لخت شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔ یارکی اور مائیکل
کو اس دوران زمین پر لٹایا جا چکا تھا۔ اور تنویر نے دیکھ لیا تھا کہ
وہاں وہی آٹھ افراد ہی تھے۔ اس لئے اس نے فائر کھول دیا تھا
اور اس کے ساتھ ہی مائیکل اور یارکی بھی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے
اور انہوں نے مشین گنیں سنبھال لیں۔ لیکن تنویر نے تو پہلے ہی
برسٹ میں مارٹی سمیت اس کے باقی سات ساتھی مار گرائے
تھے۔

"ادھر باس۔ ادھر آجاؤ۔ اس چٹان کے پیچھے" ___ اچانک
مائیکل نے چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے
ہوئے اس اونچی چٹان کی اوٹ میں پہنچے ہی تھے کہ یک لخت جیسے
پورا جنگل فائرنگ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ گولیاں بے تحاشا
انداز میں چل رہی تھیں اور ساری گولیوں کا رخ اس چٹان کی طرف
تھا۔ صرف ان کی پشت جو سمندر کی طرف تھی وہ محفوظ تھی باقی ہر
طرف سے مسلسل اور تیز فائرنگ ہو رہی تھی۔ وہ تینوں اس چٹان
کے ساتھ جیسے چمٹے ہوئے تھے۔ تنویر کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ اس
قدر بے تحاشا اور مسلسل فائرنگ آخر کس طرح کی جا رہی ہے۔
یوں لگتا تھا جیسے ہر درخت سے گولیاں آ رہی ہوں۔ لیکن یہ فائرنگ
صرف چند منٹ تک چلتی رہی۔ پھر یک لخت اس طرح خاموشی چھا
گئی جیسے کسی نے تمام مشین گنوں کا سوئچ بیک وقت آف کر

دیا ہو۔ اسی لمحے مائیکل اچھل کر باہر نکلا اور اس نے جیب سے ایک
طاقتور بم نکال کر ایک قریبی درخت کی جڑ میں پھینکا۔ ایک خوفناک
دھماکہ ہوا اور وہ درخت جڑ سے اکھڑ کر خوفناک گڑگڑاہٹ کے
ساتھ نیچے آ گرا۔

"آؤ باس۔ میں نے میکانکی فائرنگ کی لائن توڑ دی ہے۔
جلدی آؤ" ___ مائیکل نے چیخ کر کہا۔

اور تنویر میکانکی فائرنگ کا لفظ سن کر بے اختیار سر ہلانے
لگا۔ وہ تینوں مائیکل کے پیچھے دوڑتے ہوئے تیزی سے جزیرے
کے ایک حصے کی طرف دوڑے چلے جا رہے تھے۔ اور پھر جیسے
اچانک مائیکل رک گیا۔ اس نے تیزی سے ایک چٹان کی سائیڈ
میں بوٹ کی ٹھوکر ماری تو چٹان اس طرح اچھل کر ایک طرف ہٹ
گئی جیسے مائیکل کی بجائے کسی دیو نے اسے لات ماری ہو۔ اب
وہاں ایک گہرا کنواں سا نظر آنے لگا جس کی ایک سائیڈ میں
سیڑھیاں نیچے اتر رہی تھیں۔

"چلو باس۔ جلدی کرو نیچے اترو" ___ مائیکل نے کہا۔ اور پھر
خود بھی تیزی سے سیڑھیاں اترتا گیا۔ اس کے بعد یارکی اور آخر
میں تنویر بھی نیچے اتر گیا۔ کیونکہ صورت حال ہی ایسی بن گئی تھی کہ اسے
مائیکل کی پیروی کرنی پڑ رہی تھی۔ آخری سیڑھی پر جیسے ہی تنویر پہنچا۔
وہاں کھڑے مائیکل نے سیڑھی کی سائیڈ میں پیر مارا اور اوپر سے
نظر آنے والی روشنی یک لخت ختم ہو گئی۔

"مجھے یقین تھا باس کہ اس راستے کا علم لی ساک کو نہ ہو سکا ہو

گا" ——— مائیکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کہاں آ گئے ہو" ——— تنویر نے غراتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ اس طرح کسی کنوئیں میں چھپ کر بیٹھنے کے لئے تو نہیں آیا تھا۔

"اوہ باس ——— میں آپ کی فطرت سمجھ گیا ہوں۔ لیکن آپ بے فکر رہیں۔ ہم آسانی سے یہاں سے نکل جائیں گے۔ اگر میری نظر اچانک میکانکی فائرنگ بیس پر نہ پڑ جاتی جو درخت کی جڑ میں تھا تو ہماری لاشوں کے ٹکڑے بھی نہ ملتے" ——— مائیکل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اب گپ اندھیرے میں کچھ دیر رہنے کی وجہ سے ان کی آنکھیں کچھ کچھ دیکھنے کے قابل ہو گئی تھیں۔

"اوہ۔ یہ میکانکی فائرنگ سے تمہارا کیا مطلب تھا۔ اور پھر تمام گولیاں اس چٹان پر کیوں برس رہی تھیں" ——— تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"ہم جب اس جزیرے پر قابض تھے تو ہم نے بھی ایسا ہی حفاظتی انتظام کر رکھا تھا۔ اور یہ انتہائی کامیاب انتظام ہوتا ہے۔ اس میں ایک طویل دائرے میں مشین گنیں درختوں کے ساتھ اس طرح فٹ کر دی جاتی ہیں کہ وہ آسانی سے چاروں طرف گھوم سکیں۔ اور انہیں ایک آوازیں کیچ کرنے والے آلے کے ساتھ فٹ کر دیا جاتا ہے۔ اس کا ایک کوڈ ورڈ ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ کوڈ ورڈ فائر ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا تھا کہ مارٹی نے ساکت ہونے سے

پہلے یک لخت چیخ کر ایک لفظ فائر کہا تھا۔ یہ اس بیس کے لئے کوڈ ورڈ تھا۔ چونکہ مارٹی کی آواز تکلیف کی وجہ سے قدرے کمزور تھی اس لئے آواز کی لہروں نے بیس تک پہنچنے میں چند لمحوں کا وقفہ لے لیا۔ بیس میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سننے اور انہیں ٹارگٹ بنانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ چنانچہ جس وقت مارٹی نے لفظ فائر کہا اسی لمحے میری نظر بیس پر پڑی۔ اور میں نے آپ سمیت قریبی چٹان کی اوٹ لے لی۔ بس قسمت تھی کہ ہمیں اتنا وقفہ مل گیا۔ ہمارے دوڑنے کی آوازیں بیس نے کیچ کر لیں۔ اور پھر اس نے میکانکی انداز میں اپنے ساتھ منسلک تمام مشین گنوں کا رخ اس چٹان کی طرف کر دیا۔ اگر ہم نہ دوڑتے تو یہ مشین گنیں ایک دائرے کی صورت میں گھوم کر فائر کرتیں۔ لیکن یہ فائرنگ صرف دو منٹ تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد فائرنگ بند ہو جاتی ہے۔ پھر ایک منٹ کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح یہ مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ جب تک مخصوص فریکونسی پر بیس کو آف نہ کر دیا جائے یا مشین گنوں کا میگزین نہ ختم ہو جائے۔ لیکن فائرنگ بند ہوتے ہی میں نے بم مار کر اس درخت کو ہی اڑا دیا۔ جس سے بیس نصب تھا۔ اس طرح یہ تمام آٹومیٹک انداز میں چلنے والی مشین گنیں بیکار ہو گئیں اور ہمیں زندہ حالت میں یہاں تک پہنچنے کا موقع مل گیا" ——— مائیکل نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور شاید زندگی میں پہلی بار تنویر کے جسم میں بے اختیار سردی کی

لہر سی دوڑ گئی۔ اگر مائیکل کی نظر اس بٹن پر نہ پڑتی یا مائیکل اس نظام کو نہ جانتا ہوتا تو پھر ان کی موت ایک یقینی امر بن چکی تھی۔

"شکریہ مائیکل۔ تم نے واقعی ساتھ آنے کا حق ادا کر دیا ہے" تنویر نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں باس۔ یہ تو اتفاق تھا کہ میں اس نظام کو جانتا تھا۔ اب اوپر لی ساک کے آدمی یقیناً ہمیں انتہائی سرگرمی سے تلاش کر رہے ہوں گے۔ لیکن اس کنویں کے متعلق انہیں یقیناً علم نہیں ہے ورنہ وہ اب تک یہاں پہنچ جاتے" ——— مائیکل نے جواب دیا۔

"اس طرح تو ہم اس کنویں میں بُری طرح پھنس کر رہ جائیں گے" تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں باس۔ اس کنویں سے ایک راستہ ایک چوبی کیبن تک جاتا ہے۔ اگر وہ چوبی کیبن وہیں موجود ہوا تو جہاں وہ پہلے ہوتا تھا لیکن یہ راستہ اس قدر تنگ ہے کہ شاید یار کی اس سے گزر سکے کم از کم میں اور آپ اس سے گزر نہیں سکیں گے" ——— مائیکل نے کہا۔

"اوہ۔ بب مجھے بتاؤ۔ کہاں ہے راستہ۔ میں جاؤں گی" ——— یارکی نے جلدی سے کہا۔

"لیکن تم وہاں جا کر کیا کرو گی" ——— تنویر نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"اب مجھے تو معلوم نہیں ہے کہ کیا کرنا ہے۔ تم مجھے بتاؤ وہاں

جا کر کیا کرنا ہو گا مجھے" ——— یارکی نے جواب دیا۔

"مائیکل تم راستہ تو دکھاؤ۔ بعد میں سوچیں گے کہ ہم اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں" ——— تنویر نے کہا۔

"یس باس" ——— مائیکل نے کہا۔ اور اس کنویں کی ایک دیوار کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ سر سے اونچے کئے۔ اور پھر ذرا سا اچھل کر اس نے دیوار کی دو تین اینٹوں پر بیک وقت دونوں ہاتھ مارے۔ لیکن اس کا کوئی ردعمل نہ نکلا تو وہ ذرا سا آگے بڑھ گیا۔ اس طرح وہ مسلسل اینٹوں پر ہاتھ مارتا اور ایک قدم آگے بڑھ جاتا۔

"کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ کون سی اینٹیں تھیں" ——— تنویر نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس کافی عرصہ گزر گیا ہے۔ بہرحال ان کی بلندی مجھے یاد ہے ابھی مسئلہ حل ہو جائے گا" ——— مائیکل نے کہا اور اس بار واقعی اس نے جیسے ہی دو تین اینٹوں پر ہاتھ مارے ایک اینٹ اندر کو دبی اور اس کے ساتھ ہی اس اینٹ سے ذرا اوپر ایک تنگ سا راستہ نمودار ہو گیا۔ یہ راستہ واقعی اس قدر تنگ تھا کہ یارکی بھی اس میں سے مشکل سے گزر سکتی تھی۔ اور راستہ طویل عرصے تک بند رہنے کی وجہ سے عجیب اور نامانوس سی بُو چھوڑ رہا تھا۔ تنویر کا قد چونکہ مائیکل سے لمبا تھا اس لئے وہ اس راستے سے نکلنے والی بُو کو آسانی سے سونگھ سکتا تھا۔

"میں گزر جاؤں گی اس میں سے" ——— یارکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب سنو، تم اس راستے سے گزر کر جس جگہ بھی
پہنچو وہاں کی صورت حال فکسڈ ٹرانسمیٹر پر مجھے بتانا پھر میں تمہیں
مزید ہدایات دوں گا" ـــــ تنویر نے کہا۔ اور جیب سے ایک
چھوٹا سا ڈبیا نما ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے یارکی کو اس کے متعلق سمجھایا
اور یارکی نے سر ہلاتے ہوئے اُسے جیب میں ڈال لیا۔
"آؤ میں تمہیں اٹھا کر اس راستے میں داخل کر دوں۔ بے حد
احتیاط کرنا" ـــــ تنویر نے کہا۔
"یہ زیادہ لمبا راستہ نہیں ہے یارکی۔ اس لئے گھبرانا مت"
مائیکل نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور یارکی مسکرا دی۔
"تم ایسا کرو اس فکسڈ ٹرانسمیٹر کو آن کر لو۔ تم جو بھی بات کرو
گی ہمیں سنائی دے گی۔ اس طرح ہم پوری طرح تمہاری طرف
سے باخبر رہیں گے" ـــــ تنویر نے کہا اور یارکی نے سر ہلاتے
ہوئے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ریکولیبلے کا بٹن آن کر
کے اس نے اُسے جیب میں ڈال لیا۔ تنویر نے اس کے کولھوں
پر ہاتھ رکھے اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے یارکی کو اوپر اٹھا کر اس
سوراخ تک پہنچا دیا۔ جس سے راستہ جاتا تھا۔ یارکی نے اپنے جسم
کو سکیڑا اور پھر اس راستے میں داخل ہو گئی۔ مشین گن کو اس نے
ہاتھوں میں پکڑ کر سیدھا رکھا ہوا تھا۔ اور وہ گھٹنوں اور کہنیوں
کے بل کرالنگ کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔
"یہاں بہت سخت اندھیرا ہے" ـــــ یارکی کی آواز سنائی
دی۔

"تمہاری آنکھیں جلد عادی ہو جائیں گی" ـــــ تنویر نے اونچی
آواز میں کہا۔
اور پھر کچھ دیر تک خاموشی رہی۔ اس کے بعد یارکی کی ـــــ ہلکی
سی آواز تنویر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے فکسڈ ٹرانسمیٹر کے
دوسرے سیٹ سے ابھری۔
"اوہ ـــــ راستہ تو بند ہو گیا" ـــــ یارکی کے لہجے میں
ہلکی سی گھبراہٹ تھی۔
"اوپر سیڑھیاں جا رہی ہوں گی وہ سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر جائے
اور جہاں سیڑھیوں کا اختتام ہو۔ وہاں آخری سیڑھی کے دائیں
کنارے پر زور سے ہاتھ مارے تو راستہ کھل جائے گا" ـــــ
مائیکل نے جلدی سے کہا تو تنویر نے اس کی بات ٹرانسمیٹر میں
دوہرا دی۔
"راستہ کھل گیا ہے۔ اوہ خدایا شکر ہے۔ تازہ ہوا آئی"
یارکی کی آواز چند لمحوں بعد سنائی دی۔ اور تنویر کے اعصاب تن
گئے۔

لیکن دوسرے لمحے یارکی کی طویل چیخ اور پھر دھماکے سے
نیچے گرنے کی آواز سنائی دی تو تنویر اور مائیکل دونوں اچھل
پڑے۔ اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔
"اوہ۔ یارکی کو مار گرایا گیا۔ اب چونکہ راستہ کھلا ہوا ہے۔
اس لئے یہاں مزید رکنا خطرناک ہے" ـــــ تنویر نے ٹرانسمیٹر
کا بٹن آف کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اُسے جیب

میں ڈال کر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد جب وہ چٹان ہٹا کر اوپر جزیرے کی سطح پر آئے تو اچانک ایک طرف سے ان پر تیز سرخ روشنی پڑی۔ اور دوسرے لمحے وہ اس طرح بے حس و حرکت ہو کر نیچے گرے جیسے کسی زہریلی دوا کے چھڑکنے سے کیڑے ٹیڑھے میڑھے ہو کر گرتے ہیں۔ ان کے ذہنوں پر سرخ روشنی پڑتے ہی یک لخت اندھیرے نے یلغار کر دی تھی۔ اور شاید یہ موت کا ہی اندھیرا تھا۔ جس کے بعد روشنی کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔

"بے بی ساک تو حد سے زیادہ ہوشیار آدمی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے اپنی طرف سے تو اسے چکمہ دینے کی کوشش کی ہے لیکن وہ شاید ضرورت سے زیادہ ہی محتاط شخص ہے۔ لیکن اب کیا کرنا ہے۔ کیا ہمیں لانچ پر جانا ہو گا یا ہیلی کاپٹر پر"۔۔۔۔ قریب کھڑی جولیا نے کہا۔

"دونوں صورتوں میں ہی شدید خطرہ موجود ہے۔ اس مالکم کی کال نے اسے اس راستے سے ہوشیار کر دیا ہے اور اس جیسے محتاط شخص سے کچھ بعید نہیں کہ اس نے اس دوران اس راستے کو کور کر لیا ہو۔ لیکن میرا خیال ہے اب ہیلی کاپٹر ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ اب زیادہ دیر ہمارے لئے نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر میں اور صدیقی لانچ کے ذریعے جائیں اور آپ اور جولیا ہیلی کاپٹر کے ذریعے تو کیا یہ زیادہ بہتر نہ ہوگا۔ اس طرح ان کی توجہ دو طرف کو بٹ جائے گی" ——— خاور نے کہا۔

"نہیں ——— تم اس نرکلوں والے راستے کو کراس نہ کر سکو گے اور پھر ہمیں خواہ مخواہ تمہاری طرف سے بھی پریشان ہونا پڑے گا۔ ہیلی کاپٹر خاصا تیز رفتار ہے۔ ویسے یہاں اس جزیرے پر غوطہ خوری کے لباس موجود ہیں۔ اس لئے ہمیں غوطہ خوری کے لباس پہن کر بیٹھنا چاہیئے۔ خطرے کی صورت میں ہم سمندر میں بھی کود سکتے ہیں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی اس تجویز کی سب نے تائید کر دی۔ انہوں نے یہاں پہنچنے کے بعد یہاں موجود آدمی پر تشدد کر کے ساری صورت حال پہلے ہی معلوم کر لی تھی۔ اس لئے انہیں اس خفیہ تہہ خانے کا بھی علم ہو گیا تھا۔ جس میں سامان موجود تھا۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھنا ہی چاہتے تھے کہ انہوں نے ہیلی کاپٹر کو ادھر آتے چیک کر لیا اور پھر انہیں لانچ کو وقتی طور پر ڈبو کر اپنے آپ کو چھپانا پڑا تھا۔ چنانچہ صدیقی تہہ خانے سے جا کر غوطہ خوری کے چار لباس اٹھا لایا۔ اور چند لمحوں بعد وہ اس لباس میں ملبوس ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔ اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہونے لگا۔

"اگر ہم نے ہی سارا کام کرنا تھا تو باس نے تنویر کو علیحدہ کیوں بھیجا" ——— اچانک پاس بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"کمال ہے ——— اتنی دیر بعد تنویر بیچارے کی یاد آئی ہے

ں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ——— وہ بیچارہ کیسے ہو گیا" ——— جولیا نے

ب کر پوچھا۔

جس کو چارہ نہ ملے وہ بے چارہ ہی ہوتا ہے۔ اور چارہ کون

نا ہے یہ تمہیں اچھی طرح معلوم ہو گا" ——— عمران نے بڑے

رہ لہجے میں کہا۔

بکواس مت کرو۔ میرے سوال کا سیدھی طرح جواب دو"

نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

یعنی واقعی تنویر مفت میں مارا گیا" ——— عمران نے سر

تے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ——— بات کی وضاحت کرو" ——— جولیا نے

ت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں اب وضاحت کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ تمہارے

س کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ تم تنویر کی طرف ضرورت سے زیادہ

ہوتی جا رہی ہو۔ اس لئے اس نے تنویر کو چارہ بنا کر اس قدر

ناک تنظیم کے سامنے پیش کر دیا۔ تاکہ یہ چارہ ہمیشہ ہمیشہ کے

بے چارہ ہو جائے۔ گو میں نے تمہارے باس کو منع کیا تھا کہ وہ

ت میں آکر اس قدر ہولناک قدم نہ اٹھائے۔ میں تنویر کو سمجھا دوں

لیکن تم نے دیکھا کہ اس نے میری بات مانی ہی نہیں۔ اور تمہاری

ویل عرصے تک تنویر کی بات نہ کرنے سے میں یہی سمجھا تھا کہ واقعی

ا باس درست کہتا تھا کہ جب تنویر ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائے

گا تو جولیا اُسے بھول جائے گی۔ لیکن اب تمہارا اس کے لئے ہمدرد
لہجہ سن کر مجھے یقین آ گیا ہے کہ تمہارے باس کا اندازہ غلط تھا۔ او
تنویر مفت میں مارا گیا" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں
جواب دیا۔

"ہونہہ ـــــ تو تمہاری وضاحت کا مطلب یہ ہوا کہ باس نے تنو
کو مشن پر نہیں بھیجا بلکہ موت کے منہ میں دھکیل دیا ہے" ـــــ جو
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یک لخت بے
سرد مہری سی نمودار ہو گئی تھی۔

"اور موت کا منہ اگر تم نے نہ دیکھا ہو۔ تو بے شک تنویر سے پو
لینا حشر والے دن۔ بڑا ہی خوفناک جبڑا ہوتا ہے اس کا" ـــــ عم
نے بڑے سادہ سے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"لیکن مجھے یقین ہے کہ تنویر تم سے پہلے نہیں مر سکتا" ـــــ
اچانک جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہائیں ـــــ کیا مطلب۔ کیا میں تنویر کا بندھا ہوا ہوں" ـــــ
عمران نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"ہاں۔ تنویر میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں۔ لیکن تم نے جان بوجھ
اس کی صلاحیتوں کو کبھی سامنے نہیں آنے دیا۔ تمہارا تو خیال ہے
تنویر مر چکا ہو گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ تنویر باس کے اعتماد پر پورا
اترے گا" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کاش مجھے پتہ ہوتا کہ تم میں مشرقیت اس قدر گھس چکی ہے
واقعی میں تنویر سے پہلے مر جاتا۔ اوہ تنویر مجھ سے بازی لے گیا"

ران نے بڑے رنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

"مشرقیت گھس چکی ہے ـــــ کیا مطلب" ـــــ جولیا واقعی
س کی بات کا مطلب سمجھ نہ سکی تھی۔

"مشرق والوں کا خاصہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد تعریف کرتے ہیں۔
زندہ آدمی چاہے لاکھ کا کیوں نہ ہو۔ مشرق والوں کے لئے وہ کوڑی
کا بھی نہیں ہوتا۔ لیکن مرنے کے بعد وہ لاکھ کی بجائے سوا لاکھ بلکہ
اب تو روپے کی قیمت خاصی کم ہو چکی ہے۔ اس لئے سوا کروڑ کا کہنا
چاہیے۔ جب کہ مغرب والوں کی خاصیت ہے کہ وہ زندہ کی قدر کرتے
ہیں اور مرنے والے کو بھول جاتے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا اس بار کھلکھلا کر ہنس پڑی

"ہاں۔ تم میری حماقت پر ہنس سکتی ہو۔ میں نے سوچا تھا کہ مغرب
مغرب ہے اور مشرق مشرق۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ سورج نے
اپنی طلوع و غروب کی سمتیں تبدیل کر لی ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔ اور اس بار پیچھے بیٹھے ہوئے صدیقی اور خاور
بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہائیں ـــــ اب مجھ سے بھی ہنسنے لگے ہیں۔ اوہ قرب قیامت کی
یہ آخری نشانی بھی پوری ہو گئی" ـــــ عمران نے کہا۔ اور اس بار
ہیلی کاپٹر پہلے سے بھی زیادہ بھرپور قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ ہم دراصل آپ کی پُر لطف باتوں میں دخل نہیں دینا
چاہتے تھے" ـــــ صدیقی نے کہا۔

"یعنی کہ تم مغربی ہو گئے ہو۔ کہ زندہ کی قدر کر رہے ہو۔ یا اس

جولیا کو بھی سمجھا دو کہ خواہ مخواہ مشرق کے چکر میں نہ پڑے۔ جب تک
میں زندہ ہوں تب تک مغربی ہی رہے۔ بعد میں بے شک مشرقی
بن کر میرے ساتھ ستی ہو جائے ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"منہ دھو رکھو۔ مجھے کیا ضرورت ہے تم جیسے احمق کے ساتھ ستی
ہونے کی" ۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی کہ عقلمند کے ساتھ ستی ہو جاؤ گی۔ یار خاور اُلّو کی مادہ کو کیا
کہتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے
اپنا جسم ایک سائیڈ پر جھکا لیا اور جولیا کا ہاتھ سیٹ کی پشت پر پڑا۔
اور اس کے ساتھ ہی صدیقی اور خاور دونوں کے حلق سے بیک وقت
قہقہے نکل گئے۔ اور جولیا بھی خفت بھرے انداز میں مسکرا دی۔

اور اُسی لمحے ہیلی کاپٹر کو اچانک ہلکا سا جھٹکا لگا تو عمران یک لخت
چونک پڑا۔ ہیلی کاپٹر اس وقت نرکلوں کے جنگل پر ہی اڑ رہا تھا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ تم کون ہو۔ واپس چلے جاؤ۔ ورنہ تمہارا ہیلی کاپٹر
تباہ کر دیا جائے گا اوور" ۔۔۔۔ اُسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ایک چیختی
ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن یہ آواز بہر حال لی ساک کی نہیں تھی۔

"میں مالکم ہوں۔ ریڈ روز کے چیف لی ساک کا پرانا دوست۔ تم
کون بول رہے ہو اوور" ۔۔۔۔ عمران نے مالکم کے لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

"میں ڈیگر ہوں چیف کا اسسٹنٹ۔ سنو تم جو کوئی بھی ہو واپس
پلٹ جاؤ۔ میں تمہیں ایک منٹ دے سکتا ہوں۔ ورنہ بغیر کسی مزید
وارننگ کے تمہارا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا جائے گا اوور" ۔۔۔۔ دوسری

طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"بکواس مت کرو۔ لی ساک سے میری بات کراؤ احمق آدمی۔
میں لی ساک کے دشمنوں کی لاشیں لے کر آ رہا ہوں اوور" ۔۔۔۔
عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ
ملا۔ عمران کی تیز نظریں سارے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں۔ بس

"ایک منٹ گزر گیا اوور" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈیگر کی آواز
دی۔ اور اُسی لمحے دور سمندر سے کوئی سرخ سی چیز چمکی اور ہونٹ
کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کو یک لخت غوطہ دیا اور سا
تیز آواز کے ساتھ ہی وہ سرخ سی چیز ہیلی کاپٹر کے قریب سے ہو کر
گزر گئی۔

اس طرح ایک

"اوہ۔ نیچے کود جاؤ۔ یہ کوبرا میزائل ہے" ۔۔۔۔ سمندر پر چلنے
یک لخت چیخ کر کہا۔

اس کے پرخچے

اور دوسرے لمحے ان سب نے بیک وقت ہی انہوں نے یہاں
کھلی کھڑکیوں سے نیچے نرکلوں کے جنگل میں سر کے بل چھلانگ دائیں طرف
میں۔ ہیلی کاپٹر ان کے نیچے گرتے ہی نوک کے بل آگے کے پیچھے لگے
لیکن سمندر تک پہنچنے سے پہلے ہی انہیں اپنے سروں پر ایک ہو رہی
دھماکہ سنائی دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ نرکلوں کے درمیان تیرتے رہے۔
کی گہرائی میں اترتے چلے گئے۔ چونکہ ان چاروں نے اکٹھے ہی انہیں
چھلانگ لگائی تھی۔ اور وہ بھی بغیر پیراشوٹوں کے۔ اس لئے وہ تقریباً لگا۔
اکٹھے ہی سمندر میں گرے تھے۔ پہلے تو ان کے جسم تیزی سے گہرائی میں
اترے لیکن پھر پانی نے انہیں اوپر کی طرف اچھال دیا۔ اور پھر

"جیسے ہی ان کے سر سطح سمندر سے باہر آئے۔ ان سب کے ہا
بیک وقت حرکت میں آئے اور انہوں نے سروں کے پیچھے کر
ہوئے مخصوص کنٹوپ سروں پہ چڑھا لئے۔ اب وہ وقتی طور پر محف
ہو چکے تھے۔ اور پھر وہ اطمینان سے تیرنے لگے۔

"تیزی سے میرے پیچھے آؤ اور ہوشیار رہنا۔ یہاں سمن
گھوڑے اور خوفناک مگرمچھوں سے بھی پالا پڑ سکتا ہے" ـــــ
عمران کی آواز ان تینوں کو سنائی دی۔ اور وہ سب سر ہلاتے ہو
آگے کو تیرنے لگے۔ سب سے آگے عمران تھا۔ اس کے پیچھے
جولیا اور پھر خاور اور سب سے آخر میں صدیقی۔ سامان کے تھیلے
کاپٹر میں ہی رہ گئے تھے اور ان کے پاس اب صرف پانی کے ا
چلنے والی مخصوص گنیں رہ گئی تھیں۔

"ہم نرکلوں کے جنگل کے تقریباً آخری کنارے پر گھومے ہیں
لئے ہم جلد اس سے نکل جائیں گے" ـــــ عمران کی آواز سنائی د
اور ان سب نے جواب دینے کی بجائے سر ہلا دیئے۔ وہ
سے کم آکسیجن خرچ کرنا چاہتے تھے۔

"رک جاؤ" ـــــ اچانک عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی د
اور ان سب نے اپنے جسموں کو ایک جھٹکے سے روک لیا۔ عمرا
بھی پانی کے اندر ہی رک چکا تھا۔

"اوہ اوہ۔ اچانک ہی میری نظر اس واٹر لائن پہ پڑ گئی ورنہ تو ہم
سب کے پرخچے اڑ جاتے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور وہ سب
تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کے ساتھ پہنچ گئے۔

"کون سی واٹر لائن" ـــــ جولیا نے پوچھا۔

"وہ دیکھو سامنے پانی کے اندر موجود ہلکے نیلے رنگ کی لہر دیکھ
رہی ہو۔ یہ واٹر لائن ہے۔ اس سے جیسے ہی ہمارے جسم ٹکراتے۔
ہم اس طرح پھٹ جاتے جیسے بارود پھٹتا ہے" ـــــ عمران نے
کہا۔ اور اس بار واقعی انہیں وہ ہلکی نیلی لائن نظر آ گئی۔ جو پانی کے
رنگ کے ساتھ اس طرح ہم آہنگ تھی کہ غور سے دیکھے بغیر وہ اس
کی تمیز نہ کر سکتے تھے۔

"تو اب ہم اسے کیسے کراس کریں گے" ـــــ جولیا نے ہونٹ
کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں اس کا مرکز ڈھونڈھنا ہوگا۔ یہ شعاعیں تہہ سے لے کر
سمندر کی سطح سے پانچ فٹ اوپر تک موجود رہتی ہیں۔ اس طرح ایک
نامعلوم سی دیوار بن جاتی ہے۔ اور کوئی انسان یا سطح سمندر پہ چلنے
والی کوئی لانچ۔ کشتی یا جہاز جیسے ہی اس سے ٹکراتا ہے اس کے پرخچے
اڑ جاتے ہیں۔ یقیناً یہ لائن مالکم کی کال کے بعد لی ساک نے یہاں
فٹ کی ہوگی" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے دائیں طرف
کو مڑ گیا۔ باقی ساتھی اس کی پیروی کرتے ہوئے اس کے پیچھے لگے
رہے۔ نرکلوں کی وجہ سے انہیں تیرنے میں بے حد تکلیف ہو رہی
تھی۔ لیکن بہرحال وہ کسی نہ کسی طرح عمران کے پیچھے تیرتے رہے۔
اور تھوڑی دیر بعد عمران ایک جگہ رک گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں
ایک نرکل کے ساتھ تیرتے ہوئے ایک چھوٹا سا باکس نظر آنے لگا۔
یہ باکس کی تار کی مدد سے نرکل کے ساتھ باندھا گیا تھا۔ عمران چند لمحے

غور سے اس باکس کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے بڑی احتیاط سے اپ
دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور اس نرکل کو پکڑ لیا۔ جس کے س
وہ باکس تیر رہا تھا۔ اس نے نرکل کو اوپر سے پکڑا تھا۔ باکس کسی
نیچے بندھا ہوا تھا۔ عمران کے ہاتھ بڑی آہستگی سے نیچے باکس
طرف کھسک رہے تھے۔ اس کے انداز میں اس قدر احتیاط تھ
جولیا۔ صدیقی اور خاور تینوں نے بے اختیار اپنے سانس روک ل
عمران کی اس قدر احتیاط کا مطلب یہی تھا کہ وہ سب بے پناہ خط
میں گھرے ہوئے ہیں۔

باکس کے قریب پہنچ کر عمران کے ہاتھ رک گئے۔ باکس اسی ط
تیر رہا تھا۔ عمران نے ایک ہاتھ تو وہیں رکھا اور دوسرے ہاتھ ک
ذرا سا نیچے کھسکایا۔ اب اس کا وہ ہاتھ باکس کے بالکل قریب پہنچ
تھا۔ اور پھر اس کا وہ ہاتھ بھی وہیں ساکت ہو گیا۔ اور جولیا کو ا
محسوس ہونے لگا جیسے وقت کی رفتار یک لخت تھم گئی ہو۔ پھر عمرا
کے ہاتھ کی ایک انگلی ——— آہستہ آہستہ باکس پر جھکنے لگ
انگلی اس قدر آہستگی سے حرکت کر رہی تھی۔ کہ جیسے کسی فالج زدہ آدمی
کی انگلی ہو۔ چونکہ ہاتھوں پر دستانے تھے۔ اس لئے نیلگوں پانی
میں وہ سیاہ انگلی کسی سانپ کی طرح لگ رہی تھی۔ اور پھر انگلی کا
آخری سرا باکس پر جم گیا۔ ایک لمحے کے لئے انگلی ساکت رہی اور
اس کے بعد انگلی نے معمولی سی دائیں طرف حرکت کی اور پھر بائیں
طرف باکس نے اچانک اس طرح حرکت کی جیسے وہ تیزی سے تھرتھرا
ہو۔ لیکن پھر وہ ساکت ہو گیا۔ انگلی نے ایک بار پھر پہلے دائیں اور

بائیں حرکت کی۔ باکس ایک بار پھر تھرتھرایا۔ لیکن پھر ساکت ہو گیا۔
عمران کی انگلی نے وہی عمل تیسری بار دوہرایا۔ اور پھر اس نے تیزی
سے نہ صرف انگلی بلکہ دونوں ہاتھ ایک جھٹکے سے پیچھے کھینچ لئے۔
اسی لمحے باکس میں سے ہلکے نیلے رنگ کا ایک شعلہ نکل کر تیزی
سے اوپر کو اٹھتا ہوا سطح پر غائب ہو گیا۔ اس طرح جس طرح لائٹر
جلانے سے اس میں سے شعلہ نکلتا ہے۔

"شکر ہے۔ کام بن گیا" ——— عمران کی آواز اس طرح سنائی
دی جیسے اس نے ایک طویل سانس لیا ہو۔

"کیا ہوا ہے" ——— جولیا نے بے اختیار پوچھا۔

"میں نے واٹر لائن کو چند لمحوں کے لئے روک دیا ہے۔ جلدی
راستہ کراس کر دو۔ آگے بڑھو پوری تیزی سے" ——— عمران نے تیز لہجے
میں کہا۔

اور دوسرے لمحے وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے تیرتے
ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ وہ واقعی بے پناہ تیزی سے کام لے
رہے تھے۔ اور پھر عمران کی آواز نے انہیں روک دیا۔

"بس اب ہم نکل آئے ہیں" ——— عمران نے کہا۔ اور ان
سب نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

"کیا یہ واٹر لائن دوبارہ کام کرے گی" ——— جولیا نے پوچھا۔

"اس نے کام شروع بھی کر دیا ہے۔ صرف چند لمحوں کے لئے
بے کار ہوئی تھی۔ اور ہم سب کی قسمت اچھی تھی کہ کام بن گیا۔ ورنہ
راستہ دباؤ زیادہ پڑ جاتا تو ایک لمحے کے لاکھویں حصے میں ہمارے

جسموں کے پرخچے اڑ جاتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور جولیا کے
جسم نے تیز جھرجھری لی۔

"اوہ۔ اسی لئے تم اس قدر محتاط تھے"۔۔۔۔ جولیا نے ساتھ
تیرتے ہوئے پوچھا۔ وہ سب کنٹوپ میں موجود ٹرانسمیٹر پر ہی باتیں
کر رہے تھے۔

"محتاط تو بڑا حقیر سا لفظ ہے مس جولیانا فٹز واٹر۔ یوں سمجھو کہ میں
دنیا میں ہی پل صراط عبور کر لی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔ اور جولیا نے سر ہلا دیا۔ وہ جانتی تھی کہ عمران نے واقعی
کیا کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ اور یہی کارنامے تھے جس نے اُسے
عمران کا گرویدہ کر رکھا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ عمران کے دل میں لگے
ہوئے پتھر کو گوشت پوست کے ٹکڑے میں تبدیل نہ کر سکتی تھی
اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ عمران جو کچھ بھی کہتا ہے محض تفریح اور
وقت گزاری کے لئے۔ لیکن یہ سب کچھ جان لینے کے باوجود بھی
وہ اپنے دل کا کیا کرتی۔ وہ تو بس عمران کی بات سن کر بے اختیار
دھڑکنے لگتا تھا۔

وہ سب اب تیزی سے تیرتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے
تھے۔ کیونکہ اب وہ کھلے سمندر میں تھے۔ اور نرکلوں کا جنگل پیچھے
رہ گیا تھا۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل تیرنے کے بعد
انہیں دور سے سطح سمندر پر تیرتے ہوئے کئی دھبے دکھائی دینے
لگے۔

"یہ لانچیں ہیں۔ انتہائی احتیاط سے آگے بڑھنا"۔۔۔۔ عمران نے

کہا۔ اور ان سب نے اب محتاط انداز میں آگے بڑھنا شروع کر دیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ دھبے ان کے سروں پر نظر آنے لگے۔ یہ چار لانچیں
تھیں۔ جو ایک دوسرے سے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر سمندر کی
سطح پر رکی ہوئی تھیں۔ ایک لانچ باقی تین لانچوں سے قدرے بڑی
تھی۔

"تم لوگ یہیں رکو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی
سے اوپر کو اٹھتا گیا۔ وہ لانچ کے عقبی حصے کی طرف سے اوپر کو چڑھ
رہا تھا۔ سطح سمندر سے سر باہر نکلتے ہی اس نے کنٹوپ کا
بٹن دبایا تو وہ اس کے سر کے پیچھے الٹ گیا۔ اب وہ تازہ ہوا میں
سانس لے رہا تھا۔ لانچ کے اس حصے کی طرف کوئی نہ تھا۔ سب
آگے کی طرف موجود تھے۔ عمران نے وہیں رک کے احتیاط
سے غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ ایک لمبی زپ کھینچنے کے
بعد وہ چند ہی لمحوں میں اس لباس سے آزاد ہو چکا تھا۔ لیکن اس نے
لباس کو اتار کر چھوڑنے کی بجائے اُسے دونوں ہاتھوں سے سمیٹ
کر اکٹھا کیا اور پھر اس نے اُسے آکسیجن سلنڈر کے گرد لپیٹ دیا۔
اور پھر دونوں ہاتھوں سے اُسے تھام کر اس نے انتہائی آہستگی
سے اُسے لانچ کے کنارے پر رکھ کر کلائیوں کے زور سے جسم کو
اونچا کیا اور پھر نیچے احتیاط سے رکھ دیا۔ اس کے بعد اُسے لانچ پر
چڑھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی۔ وہ چند لمحے تو لانچ کے فرش
پر ساکت پڑا رہا۔ سامنے ایک کیبن تھا۔ اور کیبن سے ہلکی ہلکی
روشنی نکل رہی تھی۔ عمران آہستگی سے کرالنگ کرتا ہوا کیبن کی

طرف بڑھتا گیا۔ لانچ کے اس حصے میں کوئی آدمی نہ تھا لیکن اُسے
خطرہ دوسری لانچوں سے تھا جس پر چلتے پھرتے آدمی نظر آ رہے
تھے۔ لیکن عمران فرش کے ساتھ ساتھ چپکا ہوا آگے بڑھتا گیا اور
چند لمحوں بعد وہ کیبن کی اس کھڑکی تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو
گیا جس میں سے روشنی کی ایک لکیر نکل رہی تھی۔ یہ لکیر کھڑکی کی
ایک درز سے نکل رہی تھی۔ اور اس درز سے اُسے دو آدمیوں کی
باتیں سنائی دے رہی تھیں۔

"باس نے کال اٹنڈ کرنے میں اتنی دیر کیوں لگادی ڈیگر" ——
ایک آواز نے پوچھا۔

"ہوسکتا ہے وہ مصروف ہو" —— دوسری آواز سنائی دی۔
اور یہ وہی آواز تھی جو انہوں نے ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے پہلے
ٹرانسمیٹر پر سنی تھی۔

"یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ ہیلی کاپٹر تباہ ہو جانے کے
باوجود باس نے ہمیں اس کی تلاش میں جانے سے کیوں روکا ہے"
پہلی آواز نے کہا۔

"تم احمق تو نہیں ہو گئے ہنری۔ واٹر لائن کی موجودگی میں ہم ادھر
کیسے جا سکتے تھے۔ اور باس کسی صورت واٹر لائن کو بند نہیں کرانا
چاہتا" —— ڈیگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں —— لیکن ڈیگر واٹر لائن نے چند لمحوں کے لئے بند
ہونے کا سپارک تو دیا تھا۔ کیا ہوا تھا اُسے" —— ہنری
نے کہا۔

"پتہ نہیں کیا ہوا تھا۔ شاید کوئی تیکنیکی خرابی ہوگئی تھی۔ لیکن صرف
چند لمحوں بعد ہی وہ درست ہوگئی۔ ورنہ ہمیں لازماً جا کر چیک کرنا
پڑتا" —— ڈیگر نے جواب دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ تاش نہ کھیلا جائے۔ ابھی رات ہونے
میں تو بہت دیر ہے" —— ہنری نے پوچھا۔

"نہیں —— ہمیں ہر لمحہ محتاط رہنا چاہیئے۔ تم باہر کا راؤنڈ
لگا آؤ" —— ڈیگر نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں
سختی تھی۔

"اچھا۔ اگر تم کہتے ہو تو لگا آتا ہوں" —— ہنری کی آواز
سنائی دی۔

اور عمران تیزی سے اس طرف کو رینگنے لگا جدھر کوئی لانچ نہ
تھی۔ کیبن کی دوسری سائیڈ پر پہنچ کر وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
کیبن کا دروازہ درمیان میں تھا۔ اب عمران کیبن کی دیوار سے لگا
کھڑا تھا اور اُسی لمحے اُسے ایک آدمی کیبن سے نکل کر لانچ کے
کنارے کی طرف بڑھتا نظر آیا۔ اس کے کاندھے سے مشین
گن لٹکی ہوئی تھی۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا۔
اُسے یاد آگیا تھا کہ اندرونی جیب میں ایک مشین پسٹل موجود ہے۔
چند لمحوں میں مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔ وہ آدمی لانچ کے
کنارے سے مڑ کر اب دوسری طرف جا رہا تھا اور عمران تیزی
سے دیوار کے ساتھ لگا آگے کو کھسکتا گیا۔ اس آدمی کی پشت
اسے دوسری لانچوں میں موجود آدمیوں کی نظروں سے بچا سکتی تھی۔

اور چند لمحوں میں وہ دروازے تک پہنچ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔
عمران ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک دبلے پتلے آدمی کو ایک دیوار کے پاس موجود مشین پر جھکا ہوا دیکھا۔ اس کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی۔ عمران نے پسٹل کو جیب میں ڈالا۔ اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

" کک ____ کک " ____ مشین پر جھکے ہوئے آدمی نے یک لخت سیدھا ہو کر کچھ کہنا چاہا تھا کہ عمران کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا۔ دوسرا اس کی گردن کے گرد اور پھر ایک جھٹکے میں اس کا انگوٹھا اس آدمی کی گردن میں گھستا گیا۔ اور بُری طرح تڑپتے ہوئے اس آدمی کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں۔ عمران نے جلدی سے اس کے ڈھیلے جسم کو کرسی سے اٹھا کر ایک طرف کیبن کی دیوار سے لگا کر لٹا دیا۔ اور پھر وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُسی لمحے اُسے قدموں کی آواز سنائی دی۔ وہ اب دروازے کے ساتھ دیوار سے لگا کھڑا تھا۔ پھر وہی آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور چند لمحوں بعد اس کا بھی پہلے جیسا حشر ہوا۔ عمران نے اُسے بھی آہستگی سے فرش پر لٹا دیا۔ البتہ اس کی مشین گن اس نے اتار لی تھی۔ اور پھر مشین گن ہاتھ میں پکڑے وہ دروازے سے باہر نکلا۔ اس نے باقی تین لانچوں پر موجود افراد کو چیک کر لیا تھا۔ اس کے اندازے کے مطابق ان کی تعداد دس سے زیادہ نہ تھی۔

عمران نے باہر نکلتے ہی مشین گن کا رخ ان لانچوں کی طرف کیا۔ اور دوسرے لمحے فضا گولیوں کی آواز سے گونج اٹھی۔ پہلے ہی برسٹ میں اس نے چھ آدمی مار گرائے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے بھاگتا ہوا لانچ کے کنارے پر جا کر فرش پر لیٹ گیا۔ اس طرف انجن تھا۔ اور اس کا سر انجن کی اوٹ میں تھا۔ اسی لمحے اُسے دو اور آدمی تیزی سے ابھرتے نظر آئے تو اس نے فائر کھول دیا اور وہ دونوں بھی ڈھیر ہو گئے۔ عمران نے یک لخت اٹھ کر چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا دوسری لانچ پر پہنچ گیا۔ لیکن پھر باقی تینوں لانچیں چیک کر لینے کے باوجود اُسے وہاں کوئی زندہ آدمی نہ ملا۔ ان کی تعداد آٹھ تھی۔ اور وہ سب ختم ہو چکے تھے۔ دو لانچوں میں واقعی راکٹ میزائل لانچر نصب تھے۔ اور ہر قسم کا جدید اور تباہ کن اسلحہ وہاں موجود تھا۔ عمران تیزی سے واپس پہلے والی لانچ میں آگیا۔

" آجاؤ اوپر " ____ عمران نے لانچ کے کنارے سے نیچے ہاتھ ڈال کر اُسے پانی میں مخصوص انداز میں لہراتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے جولیا۔ صدیقی اور خاور کے سر اُسی سائیڈ پر سطح سمندر سے باہر ابھر آئے۔

" اوپر آجاؤ " ____ عمران نے ہاتھ کو لہراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ ہنری اور ڈیگر دونوں ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ وہ دبلا پتلا آدمی ڈیگر تھا۔ کیونکہ

اس نے باہر جانے والے کو ہنری کہا تھا۔ اور ان کی گفتگو سے یہی
معلوم ہوا تھا کہ اصل باس ڈیگر ہی ہے۔ ویسے بھی اس نے انہیں
کال کیا تھا۔ اس نے پہلے تو کیبن کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن واٹر
لائن چیکنگ مشین اور ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر کے علاوہ اور وہاں
کچھ نہ تھا۔ اسی لمحے جولیا، صدیقی اور خاور بھی کیبن میں داخل ہوئے۔
انہوں نے اپنے غوطہ خوری کے لباس اتار دیئے تھے۔

"سب ختم ہو گئے ہیں" ــــ جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ دو بے ہوش ہیں" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس
نے ایک طرف پڑی ہوئی رسی کا بنڈل اٹھایا اور آگے بڑھ کر اس
نے ہنری اور ڈیگر دونوں کے ہاتھ پشت پر کر کے انہیں باندھ دیا۔
اس کے بعد باری باری دونوں کے منہ اور ناک بند کر کے انہیں ہوش
میں لے آیا۔ دونوں کی آنکھیں تقریباً اکٹھی ہی کھلیں۔ عمران نے ان
دونوں کو کیبن کی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر بٹھا دیا تھا۔

"کک ــــ کک ــــ کون ہو تم" ــــ ان دونوں نے اٹھتے
ہی پوچھا۔

"وہی۔ جن کا ہیلی کاپٹر تم نے تباہ کیا تھا" ــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم کیسے زندہ بچ گئے۔ اور پھر واٹر لائن۔ ہیلی کاپٹر تو
نرکلوں کے جنگل پر تباہ ہوا تھا" ــــ اس بار ڈیگر نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری واٹر لائن ابھی تک قائم ہے مسٹر ڈیگر۔ ہم نے اُسے

نہیں چھیڑا۔ اور تم بھی اس لئے زندہ ہو کہ تم لی ساک کے اسسٹنٹ
ہو۔ اور میں لی ساک کا پرانا دوست ہوں" ــــ عمران نے جواب
دیا۔ وہ ابھی تک مالکم کے لہجے میں ہی بات کر رہا تھا۔

"یہ ناممکن ہے۔ اگر تم ہیلی کاپٹر کے پھٹنے کے باوجود بچ گئے ہو
تب بھی تم کسی طرح واٹر لائن کراس نہیں کر سکتے تھے" ــــ ڈیگر
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم یہ بتاؤ کہ جب تم نے لی ساک کو ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی کہ تم
نے مالکم کا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا ہے۔ تو اس نے کیا جواب دیا تھا"
عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اس نے کچھ نہیں کہا تھا۔ صرف اتنا کہا تھا کہ پوری طرح محتاط
رہو۔ اور واٹر لائن کو چیک کرتے رہو۔ اس نے بہت مختصر سی بات
کی تھی" ــــ ڈیگر نے جواب دیا۔

"کس فریکونسی پر بات کی تھی" ــــ عمران نے پوچھا۔
لیکن ڈیگر نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے جواب
نہ دینے کا فیصلہ کر لیا ہو۔

"تمہیں معلوم ہے ہنری کہ تمہارے باس کی فریکونسی کیا ہے"
عمران نے ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو مسلسل بیٹھا ہونٹ
کاٹ رہا تھا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ زندہ بچ کر نہیں جا سکتے" ــــ ہنری نے
پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"میری بات کا جواب دو" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری کسی بات کا جواب نہیں دے سکتا۔ مجھے کچھ معلوم نہیں" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ——— پھر چھٹی کرو" ——— عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے تیز فائرنگ کے ساتھ نہ صرف کیبن کی دیوار میں سوراخ ہو گئے بلکہ ہنری کی کھوپڑی کے بھی چیتھڑے اڑ گئے۔

"تت ——— تت ——— تم نے یہ کیا کر دیا" ——— ڈیگو نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارے سب ساتھیوں کا یہی انجام ہو چکا ہے۔ اور سنو اگر تم مجھے ایک منٹ دے سکتے تھے تو میں بھی تمہیں ایک منٹ ہی دے سکتا ہوں۔ فریکونسی بتا دو ورنہ" ——— عمران کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔ اور ڈیگو نے جلدی سے فریکونسی بتانی شروع کر دی۔

"گڈ ——— کافی سمجھ دار ہو۔ اب یہ بتا دو کہ اگر تم لی ساک کو کال کرو تو کیا لی ساک یہاں آ جائے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"یہ چیف باس کی مرضی پر منحصر ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں" ——— ڈیگو نے جواب دیا۔

"سنو۔ تم نے لی ساک کو یہاں بلانا ہے۔ ہر صورت میں۔ ہر قیمت پر۔ بولو کیا کہو گے اُسے" ——— عمران کا لہجہ دوبارہ بدل گیا۔

"مم ——— مم ——— میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا" ——— ڈیگو نے شدید الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور دوسرے لمحے عمران کے مشین پسٹل نے ایک بار پھر شعلے اگلنے شروع کر دیئے۔ اور ڈیگو کو چیخنے کی بھی مہلت نہ ملی۔

"صدیقی اور خاور۔ تم دونوں دوسری لانچوں پر جاؤ اور وہاں موجود ایسا اسلحہ اکٹھا کر کے لے آؤ۔ جو جزیرے پر ہمارے کام آ سکتا ہو" ——— عمران نے مڑ کر صدیقی اور خاور سے کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد باقی لانچیں تو وہیں رہ گئیں جب کہ ڈیگو والی لانچ تیزی سے ٹارجن جزیرے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

"تم نے لی ساک کو کال کر کے یہاں بلانے کا ارادہ کیوں ڈراپ کر دیا۔ اگر وہ یہاں آ جاتا تو زیادہ آسانی ہو جاتی" ——— جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ صدیقی لانچ چلا رہا تھا جب کہ باقی اس کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔

"مجھے خیال آ گیا کہ لی ساک انتہائی محتاط آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ اس لانچ کو ہی نہ اڑا دے۔ اور پھر ہمیں جزیرے تک پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ اب کم از کم ہم جزیرے تک تو پہنچ جائیں گے۔ آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

درد کی ایک تیز لہر نے تنویر کے ذہن پر چھاتے ہوئے اندھیرے
کو دور کر دیا۔ اور اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کا پورا جسم اس قدر
تکلیف میں مبتلا تھا جیسے کسی نے زخم پر سرخ مرچیں ڈال دی ہوں۔
اور پھر ہوش میں آتے ہی اُسے اس بے پناہ تکلیف کا ماخذ بھی نظر آ
گیا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بازو کرسی سے
اور پیر ——— لوہے کے کنڈوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ایک
شخص ایک تیز دھار خنجر اٹھائے اس کے قریب کھڑا تھا۔ خنجر سے خون
ٹپک رہا تھا۔ اور تنویر کی گردن میں شدید تکلیف موجود تھی۔ اس کا مطلب
تھا کہ گردن میں خنجر مارا گیا تھا۔

"خوش قسمت ہو کہ گردن کٹنے سے پہلے تمہیں ہوش آگیا" ———
سامنے کھڑے ہوئے ایک بھرے ہوئے جسم کے آدمی نے کہا۔
اس کے لہجے میں ایسی غراہٹ تھی جیسے کوئی بھوکا بھیڑیا غرا رہا ہو۔ اس

لہجے پر بے پناہ سختی تھی۔ اور تنویر نے تکلیف کی وجہ سے گردن دائیں
بائیں موڑی تو اسے ساتھ ہی کرسیوں پر یار کی اور مائیکل بھی بیٹھے ہوئے
نظر آ گئے۔ ان کے چہرے سوجے ہوئے تھے اور کئی جگہوں پر لمبے لمبے
زخم موجود تھے جن سے خون رس رہا تھا۔ ان کی آنکھوں سے شدید
خوف ہویدا تھا۔ کمرے میں اس خنجر بردار کے ساتھ صرف وہ آدمی
تھا جس نے اس سے بات کی تھی۔

"تم کون ہو" ——— تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔ اس نے
ایک ہی نظر میں سارا جائزہ لے لیا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔

"میرا نام لی ساک ہے اور میں ریڈ روز کا چیف ہوں" ——— سامنے
کھڑے ہوئے آدمی نے اُسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھیوں کے چہرے بتا رہے ہیں کہ تم نے ان سے
میرے متعلق معلومات حاصل کر لی ہوں گی" ——— تنویر نے بڑے
مطمئن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ بے چارے تمہاری اصلیت سے لاعلم ہیں۔ ویسے ان سے
میں نے راستے کے بارے میں پوچھ گچھ کی ہے۔ کہ تم آخر اس قدر
خوفناک رکاوٹوں کو عبور کر کے یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔ اور انہوں نے
مجھے جو کچھ بتایا ہے۔ مجھے ابھی تک اس پر یقین نہیں آ رہا" ——— لی ساک
نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیوں یقین کیوں نہیں آیا۔ کیا تمہارے لئے یہی کافی نہیں ہے کہ
تمہاری بے پناہ کوششوں کے باوجود ہم زندہ سلامت یہاں تمہارے
جزیرے پر موجود ہیں" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تم زندہ ہو کہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارا تعلق کس تنظیم
ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ سکاٹ بلوٹن والا نام نہیں چلے گا کیونکہ تمہارے
چہرے پر موجود خاص قسم کا میک اپ صاف ہو چکا ہے۔ کیا تم پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے متعلق ہو" ——— لی ساک نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس ——— سوری مسٹر لی ساک۔ میرا کسی
سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں۔ میں بذات خود اکیلا ہی پوری
سروس کی حیثیت رکھتا ہوں" ——— تنویر نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا۔

"لیکن رنگ روپ اور شکل وصورت سے تو تم ایشیائی ہی لگتے ہو
دیکھو اگر تم عمران کے ساتھی ہو تو مجھے بتا دو۔ تاکہ میں تمہیں زندہ رکھوں
کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے میرے دل میں نرم گوشہ
موجود ہے۔ کیونکہ عمران کے کئی احسانات مجھ پر ہیں" ——— لی ساک
نے کہا اور تنویر لی ساک کے منہ سے عمران کا نام سن کر حیران رہ گیا

"سوری۔ میں کسی عمران کو نہیں جانتا۔ البتہ تمہاری یہ بات درست
ہے کہ میں ایشیائی ہوں لیکن میرا تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے" ———
تنویر نے جواب دیا۔

"تو پھر تم کانڈرحارث کو برآمد کرنے کے لئے کس کے کہنے پر
یہاں آئے ہو" ——— لی ساک نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے اس کا معاوضہ دیا گیا ہے۔ ایک فلسطینی تنظیم کی طرف سے"
تنویر نے جواب دیا۔

"مطلب ہے۔ تم پیشہ ور قسم کے ایجنٹ ہو۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو

اب تمہاری لاش کو مچھلیاں ہی کھائیں گی" ——— لی ساک نے گمبھیر لہجے
میں کہا۔

"اس کا فیصلہ تو وقت کرے گا مسٹر لی ساک۔ لیکن کیا تم اتنا بتا سکتے
ہو کہ کانڈرحارث کس حالت میں ہے" ——— تنویر نے ٹھنڈے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اُسے بھول جاؤ۔ ویسے تمہارا نام کیا ہے" ——— لی ساک نے کہا۔

"میرا نام ڈم ڈم جادوگر ہے" ——— تنویر نے مضحکہ اڑانے
والے لہجے میں کہا۔ اور لی ساک کا چہرہ اتنی تیزی سے متغیر ہوا کہ جیسے
ابھی اس کا چہرہ بارود کی طرح پھٹ پڑے گا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ
اتنی تیزی سے ہی نارمل ہو گیا۔

"تمہیں شاید اپنے متعلق کچھ ضرورت سے زیادہ ہی غلط فہمی ہو گئی ہے"
لی ساک نے کہا۔ اور پھر وہ مڑ کر خنجر بردار سے مخاطب ہوا۔

"جا کر پاڈلا کو بھیج دو۔ اُسے کہنا کہ کیمرہ ساتھ لے آئے۔ تاکہ اس ڈم
ڈم جادوگر کی ہلاکت کی فلم میں فلسطینیوں کو تحفے کے طور پر بھجوا سکوں"
لی ساک نے خنجر بردار سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خنجر بردار تیزی سے
سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"خاصے خوش ذوق واقع ہوئے ہو مسٹر لی ساک" ——— تنویر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے۔ میں نے اب تک تمہارے جیسا نڈر اور
بے خوف آدمی نہیں دیکھا۔ پہلے میں سمجھتا تھا کہ ایسا آدمی صرف عمران
ہی ہے۔ لیکن آج میں نے دوسرا آدمی دیکھا ہے۔ شاید ایشیائیوں کی

خاصیت ہے کہ وہ لوگ اس طرح ہنستے کھیلتے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں" ـــــ لی ساک نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے وہ تنویر کا بہترین دوست ہو اور اس کی صلاحیتوں کی بڑے کھلے دل سے تعریف کر رہا ہو۔ اس کے لہجے سے غراہٹ بھی ختم ہو گئی تھی۔

"کمانڈر حارث کے متعلق تم نے نہیں بتایا" ـــــ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ وہ محفوظ ہے۔ اور کل جب اس سے معلومات حاصل ہو جائیں گی تو پھر وہ بھی تمہاری طرح لاش میں تبدیل ہو جائے گا" ـــــ لی ساک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے واقعی خوشخبری سنائی ہے" ـــــ تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ لی ساک اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک طرف رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی۔ اور لی ساک جلدی سے ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

"یس" ـــــ لی ساک نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں ہنری بول رہا ہوں۔ ڈیگر کی لانچ جزیرے کی طرف آ رہی ہے" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیا کہہ رہے ہو" ـــــ لی ساک بری طرح چونک پڑا۔

"یس باس۔ وہ اکیلی ہی آ رہی ہے۔ باقی لانچیں اس کے ساتھ نہیں ہیں۔ اور باس اس میں ایک عورت اور تین مرد سوار ہیں۔ میں نے کاسمک دوربین سے انہیں چیک کیا ہے" ـــــ ہنری نے کہا۔

"ایک عورت اور تین مرد ـــــ اوہ اوہ۔ اسے فوری تباہ کرنا ہے میں آ رہا ہوں" ـــــ لی ساک نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پھینک کر وہ دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پلٹ کر بھی کسی کی طرف نہ دیکھا تھا۔

"یارکی اپنی انگلیوں کو اکٹھا کر کے ہاتھ کڑے سے باہر نکال لو۔ یہ کڑے تمہارے ہاتھوں سے کافی کھلے ہیں۔ جلدی کرو" ـــــ تنویر نے لی ساک کے جاتے ہی یارکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا" ـــــ یارکی نے کہا۔ اور واقعی چند لمحوں کی کوششوں کے بعد اس نے دونوں ہاتھ ان کڑوں سے آزاد کرا لئے۔

"جھک کر کرسی کے پچھلے پائے کے عقب میں ہاتھ مارو۔ جلدی کرو" تنویر نے کہا۔

اور یارکی تیزی سے آگے کی طرف جھک گئی۔ اس نے اپنے جسم کو پوری طرح موڑا۔ اور پھر اس کا بازو کرسی کے عقبی پائے تک پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی وہ آزاد ہو چکی تھی۔

"جلدی کرو۔ مجھے آزاد کرو" ـــــ تنویر نے کہا۔

اور یارکی جو پاؤں یک لخت آزاد ہو جانے کی وجہ سے نیچے فرش پر گر پڑی تھی۔ بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور دوڑتی ہوئی تنویر کے عقب میں پہنچ گئی۔ اور ایک بار پھر کھٹاک کی آواز ابھری۔ اور تنویر کے ہاتھوں اور پاؤں کے گرد موجود کڑے غائب ہو گئے اور تنویر اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے اس طرف دوڑا جہاں میز پر ٹیلی فون کے ساتھ ایک مشین گن رکھی ہوئی تھی۔ اس دوران مائیکل بھی آزاد ہو گیا۔

"جلدی کرو۔ ہمیں فوراً کمانڈر حارث تک پہنچنا ہے" ۔۔۔۔ تنویر نے کھلے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے اُسے قدموں کی آواز دوسرے آتی سنائی دی۔ اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا۔ پارکی اور مائیکل بھی جلدی سے دوسری طرف کو ہٹ گئے۔ قدموں کی آواز بتا رہی تھی کہ آنے والی کوئی عورت ہے۔

اور پھر دوسرے لمحے واقعی ایک خوب صورت لڑکی جس کے ہاتھ میں ایک وڈیو کیمرہ تھا تیزی سے اندر داخل ہوئی لیکن دوسرے لمحے وہ چیخ پڑی۔ کیونکہ تنویر اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا تھا۔ تنویر نے اس عورت کو یک لخت اٹھا کر فرش پر پھینک دیا۔ اور پھر اس کی انگلیاں اس کی دہشت زدہ آنکھوں پر اس طرح چھا گئیں جیسے انگلیوں کی بجائے دو نیزے ہوں۔

"جلدی بتاؤ کمانڈر حارث کہاں ہے۔ ورنہ ابھی آنکھیں نکال دوں گا" ۔۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"زیرو پوائنٹ پر" ۔۔۔۔ لڑکی نے بُری طرح دہشت زدہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے زیرو پوائنٹ۔ بولو جلدی۔ یہاں سے اس کمرے سے کہاں ہے" ۔۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مجھے نہیں معلوم" ۔۔۔۔ لڑکی شاید دہشت کے پہلے حملے سے اب سنبھل گئی تھی۔ کہ یک لخت تنویر کی ایک انگلی نے حرکت کی۔ اور لڑکی کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ تنویر نے انگلی کو جھٹکا دے کر انتہائی بے دردی سے اس کی ایک آنکھ نکال پھینکی

تھی۔ اس کی انگلی خون سے لتھڑ گئی تھی۔ لڑکی بے ہوش ہو چکی تھی۔ لیکن لیکن دوسرے لمحے اس پر گھٹنا رکھے بیٹھے تنویر نے پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا۔ اور لڑکی دوبارہ ہوش میں آ گئی۔

"جلدی بولو۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا" ۔۔۔۔ تنویر کی غراہٹ اس قدر تیز تھی کہ پاس کھڑی ہوئی پارکی بُری طرح کپکپانے لگی۔ اور اس بار واقعی لڑکی نے اُسے راستہ بتا دیا۔ تنویر کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور کڑاک کی آواز سے لڑکی کی گردن ٹوٹ گئی۔

"آؤ" ۔۔۔۔ تنویر نے اچھل کر کھڑا ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر مشین گن پکڑ کر وہ دروازے سے باہر لپک گیا۔ پارکی اور مائیکل اس کے پیچھے تھے۔ یہ ایک لمبی سی راہداری تھی۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ اور تنویر موڑ سے دائیں طرف جانے والی راہداری میں مڑ گیا۔ آگے ایک دروازہ تھا۔ جو بند تھا۔ اس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ تنویر نے مشین گن سیدھی کی۔ اور دوسرے لمحے مشین گن کی فائرنگ سے راہداری گونج اٹھی۔ تنویر نے دروازے کے درمیانی حصے پر فائرنگ کی تھی اور پھر تنویر نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ اور تنویر اچھل کر اندر داخل ہوا۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ" ۔۔۔۔ تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اندر ہال نما کمرے میں موجود چار افراد میں سے تین کے ہاتھ تیزی سے ان کی جیبوں کی طرف بڑھتے ہی تھے کہ تنویر نے

مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور وہ تینوں ہی چیختے ہوئے لٹوؤں کی طرح گھومے اور فرش پر جا گرے۔ جب کہ چوتھے کے ہاتھ پہلے ہی اٹھ چکے تھے۔ البتہ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے آثار نمایاں تھے۔

"کمانڈر حارث کہاں ہے" ____ تنویر نے اس کے سینے پر مشین گن کی نال رکھتے ہوئے غرا کر کہا۔

"ن ____ نیچے تہہ خانے میں" ____ اس آدمی نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو۔ کھولو تہہ خانہ" ____ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس نے دیوار پر لگے ہوئے بٹنوں کے ایک پینل پر موجود سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ تنویر اس کی پشت سے مشین گن کی نال لگائے اس کے سر پر چڑھا ہوا تھا۔ جبکہ مائیکل اور یار کی بڑے چونکنے انداز میں کھڑے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ بٹن دبتے ہی دیوار کی ایک سائیڈ دروازے کی طرح کھلتی گئی۔ اب اس خلا سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

"چلو آگے" ____ تنویر نے غرا کر کہا۔ اور وہ آدمی آگے چل کر سیڑھیاں اترنے لگا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا اس آدمی نے اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو دروازہ میکانکی انداز میں خود بخود کھلتا گیا۔

"چلو ____ رکو مت" ____ تنویر نے مشین گن کی نال سے

اُسے دھکیلتے ہوئے کہا۔

اور وہ آدمی تیزی سے آگے بڑھ کر اس دروازے میں داخل ہو گیا۔ تنویر، مائیکل اور یار کی بھی اس کے عقب میں وہاں پہنچ گئے۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا لیکن سامان سے بالکل خالی تھا۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے عقب میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا تھا۔

"کہاں ہے کمانڈر حارث" ____ تنویر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"میری جیب میں ____ نکال لو" ____ اس آدمی نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن مڑ گئی اور وہ دھڑام سے نیچے گرا۔ اس کا جسم تیزی سے پھڑکنے لگا۔

"مم ____ مم ____ میں نے یہودی کاز پہ جان دی ہے" ____ اس آدمی نے یک لخت آنکھیں کھولتے ہوئے چیخنے کے سے انداز میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ اس کے ہونٹوں کے کناروں سے نیلے رنگ کے بلبلے ایک لمحے کے لئے نمودار ہوئے اور پھر غائب ہو گئے۔

"اوہ۔ دھوکہ ہوا ہے" ____ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے اس طرف کو لپکا جہاں ایک لمحہ پہلے دروازہ تھا۔ لیکن اب نہ صرف دروازہ غائب ہو چکا تھا بلکہ دروازے پر ٹھوس دیوار بھی نمودار ہو چکی تھی اور وہ بری طرح بے بس ہو چکے تھے۔

لی ساک پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک کمرے کے دروازے پر پہنچا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر اندر داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی سامنے والی دیوار کے ساتھ ایک کافی بڑی مشین نصب تھی۔ مشین کے سامنے ایک نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔ مشین پر چھوٹی بڑی کئی سکرینیں موجود تھیں جو سب کے سب روشن تھیں۔ اور بے شمار رنگین بلب بھی جل بجھ رہے تھے۔

"یہ دیکھو باس۔ میں نے اسے فوکس کر دیا ہے" ——— نوجوان نے تیزی سے ایک بڑی سی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور لی ساک کی تیز نظریں سکرین پر جم گئیں۔ جس پر ایک بڑی سی لانچ نظر آ رہی تھی۔ جس کے انجن کے پاس چار افراد موجود تھے

ان میں ایک عورت اور تین مرد تھے۔

"یہ جزیرے سے کتنی دور ہیں ہنری" ——— لی ساک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پانچ سو میٹر دور ہیں۔ لیکن لانچ کی رفتار بے حد تیز ہے" ——— ہنری نے جواب دیا۔

اور لی ساک نے جھپٹ کر ساتھ پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے مختلف نمبر پریس کرنے لگا۔

"ہیلو والٹن ——— لی ساک بول رہا ہوں" ——— لی ساک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— والٹن اٹنڈنگ" ——— دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سنو۔ نمکل جنگل کی طرف سے ایک لانچ جزیرے کی طرف آ رہی ہے۔ ڈیگو کی لانچ۔ اس پر میزائلوں کی بارش کر دو۔ فائر کر دو۔ جتنے بھی تمہارے پاس میزائل ہوں۔ جلدی فوراً" ——— لی ساک نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے والٹن نے جواب دیا۔ لیکن اس کے لہجے میں حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ لی ساک نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور تیزی سے دوبارہ مشین کی طرف بڑھ گیا۔ لانچ مسلسل حرکت میں تھی۔

"انہیں اب جزیرہ نظر آنے لگ گیا ہے باس۔ یہ ایک دوسرے کو اشارے سے بتا رہے تھے" ——— ہنری نے کہا۔

"ابھی ایک لمحے بعد انہیں سب کچھ نظر آنا بند ہو جائے گا" ۔۔۔۔ لی ساک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے تین چمکدار میزائلوں کو فضا میں سے لانچ پر گرتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی پانی اس طرح اوپر کو اچھلا جیسے اچانک پانی کا فوارہ سمندر میں پھوٹ پڑا ہو۔ اور اس فوارے کے ساتھ لانچ کے ٹکڑے بھی اڑتے صاف نظر آ رہے تھے۔ اور لی ساک کے چہرے پر پہلی بار ہلکی سی طمانیت کے آثار ابھرے۔

ابھی اوپر کو اچھلتا ہوا پانی نیچے بیٹھا نہ تھا کہ آسمان پر پھر چار میزائل نظر آئے۔ اور وہ عین اسی جگہ گرے جہاں پہلے تین گرے تھے اور اس بار پانی کا فوارہ پہلے سے کہیں زیادہ بلندی تک پہنچ گیا۔

"یہ احمق واقعی سارے میزائل فائر کر دے گا" ۔۔۔۔ لی ساک نے کہا اور تیزی سے دوبارہ فون کی طرف لپک گیا۔

"ہیلو والٹن۔ فائرنگ روک دو احمق آدمی۔ جب لانچ تباہ ہو گئی ہے تو میزائل کیوں ضائع کر رہے ہو" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی لی ساک نے چیخ کر کہا۔

"آپ نے خود ہی تو کہا تھا باس کہ سارے میزائل فائر کرنے ہیں" ۔۔۔۔ والٹن کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"روک دو۔ احمق" ۔۔۔۔ لی ساک نے ایک بار پھر چیخ کر کہا۔ اور رسیور واپس پٹخ کر وہ مشین کی طرف آیا تو اس لمحے تین میزائل پھر گر رہے تھے۔ اور نیچے بیٹھتا ہوا پانی دوبارہ اوپر کو اچھلا۔

"اپنی عقل تو ہے ہی نہیں اس احمق میں" ۔۔۔۔ لی ساک نے

ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔ لیکن اس بار پانی کا فوارہ واپس بیٹھ گیا۔ اور پھر آہستہ آہستہ سمندر کے پانی میں پیدا شدہ شدید ہلچل بھی ساکت ہوتی گئی۔ اب وہاں کچھ بھی نہ تھا نہ لانچ کے ٹکڑے نہ وہ تین مرد اور عورت۔ کچھ بھی نہ تھا۔ سمندر ساکت تھا۔

لی ساک چند لمحے غور سے سکرین پر نظر آنے والے سمندر کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"ختم ہو گئے ۔۔۔۔ یقیناً ختم ہو گئے۔ دس خوفناک میزائلوں کے فائر کے بعد ان کے بچ جانے کا ایک فی صد چانس بھی نہیں رہتا۔ اوہ لیکن اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ لوگ واقعی ختم ہو چکے ہیں" ۔۔۔۔ لی ساک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"باس ۔۔۔۔ یہ کون لوگ تھے" ۔۔۔۔ ہنری نے حیرت بھرے انداز میں لی ساک کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"دنیا کے سب سے خطرناک لوگ" ۔۔۔۔ لی ساک نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور واپسی کے لئے مڑا ہی تھا کہ یک لخت دروازہ کھلا۔ اور ایک نوجوان بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

"باس۔ وہ قیدی ریڈ روم سے بھاگ نکلے ہیں" ۔۔۔۔ آنے والے نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کون ۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو" ۔۔۔۔ لی ساک بری طرح چونک پڑا۔

"باس۔ میں مس پاڈلا کو بھیج کر ایگروٹا رچنگ میں مصروف ہو گیا۔

وہاں سے اب آیا ہوں تو مس پاڈلا کی لاش کمرے میں موجود ہے
اور قیدی فرار ہو چکے ہیں ۔ ان کی کرسیوں کے کڑے کھلے ہوئے ہیں
میں جناب فوراً آٹومیٹک روم کی طرف بھاگا تو پتہ چلا کہ قیدی وہاں
زیرو پوائنٹ کے فرسٹ روم میں پہنچے تھے وہاں موجود افراد گولیوں
سے چھلنی ہوئے پڑے تھے البتہ جارج غائب تھا ۔ اور پھر باس
مجھے وہ لوگ آسٹرو مشین پر نظر آ گئے ۔ وہ زیرو پوائنٹ کے بلاک
روم میں قید ہیں ۔ اور باس جارج ہلاک ہو چکا ہے "۔۔۔۔ آنے
والے نے رک رک کر اور انتہائی پریشان لہجے میں تفصیل بتاتے
ہوئے کہا ۔

" ہونہہ ۔۔۔۔ تو جارج نے قربانی دی ہے ۔ گڈ شو ۔ میں نے انہیں
آسان موت مارنے کا فیصلہ کیا تھا ۔ لیکن اب ان کی موت انتہائی
بھیانک ہو گی ۔ انتہائی بھیانک "۔۔۔۔ لی ساک نے غراتے ہوئے
کہا اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔

مختلف راہداریاں اس نے بھاگتے ہوئے کراس کیں ۔ اور پھر
ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہو گیا ۔ اس کمرے میں دس بارہ
مشینیں موجود تھیں ۔ جو ساری کی ساری خود بخود چل رہی تھیں ۔ وہاں
کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔ یہ اس کا آٹومیٹک روم تھا ۔ جس میں موجود
مشینیں پورے تہہ خانوں میں موجود آٹومیٹک مشینری کو کنٹرول
کرتی تھیں ۔ لی ساک تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا ۔ اس
کی سکرین روشن تھی ۔ اور سکرین پر ایک کمرے کا منظر موجود تھا
جس میں پارکی ۔ مائیکل اور اس کا ساتھی سکاٹ بلوٹن کھڑے نظر آ

رہے تھے ۔ فرش پر جارج پڑا ہوا صاف نظر آ رہا تھا ۔ وہ تینوں ایک
دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے ۔

" ہونہہ ۔۔۔۔ تم نے پاڈلا کو مار ڈالا ہے ۔ اب موت کے لئے
تیار ہو جاؤ ۔ عبرتناک موت کے لئے "۔۔۔۔ لی ساک نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا ۔ اور پھر مشین کے نیچے لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا
ہینڈل زور سے کھینچ کر نیچے کر دیا ۔ مشین سے تیز سیٹی کی آواز
گونجنے لگی ۔ اور سکرین پر موجود کمرے میں سرخ رنگ کا غبار سا چھا
گیا ۔ اب وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا ۔ صرف سرخ غبار تھا ۔
اور بس ۔ چند لمحوں بعد غبار غائب ہو گیا تو کمرہ ایک بار پھر سکرین
پر نظر آنے لگا ۔ اور کمرے کے فرش پر پارکی اور اس کے ساتھی
ساکت اور انتہائی غیر فطری انداز میں پڑے ہوئے نظر آ رہے
تھے ۔ ان میں سے اس سکاٹ بلوٹن کا چہرہ سکرین کی طرف تھا ۔
اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں ۔ اور چہرہ بے پناہ تکلیف کی وجہ
سے بری طرح مسخ نظر آ رہا تھا ۔

" تم نے کیا سمجھا تھا کہ لی ساک تر نوالہ ثابت ہو گا ۔ احمق کہیں
کے "۔۔۔۔ لی ساک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔ اور پھر اس
نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک اور بٹن دبا دیا ۔ بٹن دبتے ہی فرش
یک لخت درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر ہو گیا ۔ صرف ایک
لمحے کے لئے ۔ اور دوسرے لمحے وہ برابر ہو چکا تھا ۔ لیکن اب
فرش خالی تھا ۔ سکاٹ بلوٹن ۔ پارکی ۔ مائیکل اور جارج سب کی
لاشیں غائب ہو چکی تھیں ۔

لی ساک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک نظر باقی مشینوں پر ڈالی اور پھر کمرے سے نکل کر وہ مختلف راہداریوں میں سے گزرتا ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ کسی خواب گاہ کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ لی ساک اس طرح بیڈ پر گر گیا جیسے انتہائی طویل ترین مسافت طے کرنے کے بعد اُسے آرام کرنے کا موقع ملا ہو۔ چند لمحے وہ بیڈ پر آنکھیں بند کر کے پڑا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر قریب ہی تپائی پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس ــــ گرافر سپیکنگ" ــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"لی ساک سپیکنگ۔ گرافر۔ پورے جزیرے پر گرین سگنل دے دو۔ تمام لاشیں سمندر میں پھنکوا دو" ــــ لی ساک نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"لاشیں تو پہلے ہی سمندر کے اس حصے میں پھنکوائی جا چکی ہیں باس جس طرف شارک مچھلیاں ہیں۔ لیکن گرین سگنل کا مطلب ہے کہ خطرہ ختم ہو چکا ہے" ــــ گرافر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم نے دونوں دشمن پارٹیوں کا صفایا کر دیا ہے۔ دونوں پارٹیوں کی لاشیں سمندر میں پہنچ چکی ہیں" ــــ لی ساک نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں اطمینان اور مسرت کی ملی جلی لہر موجود تھی۔

"اوہ۔ وکٹری باس" ــــ گرافر کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ آخر کار ریڈ روز کو وکٹری ملنی ہی تھی۔ اور سنو۔ جارج ہلاک

ہو چکا ہے۔ اور زیرو پوائنٹ کے پہلے حصے میں اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود ہیں۔ اسی طرح ریڈ روم میں مس پاڈلا کی لاش بھی پڑی ہوئی ہے۔ ان سب لاشوں کو بھی ہٹا دو۔ اور اب کمانڈر حارث کا انچارج جارج کی بجائے اس کا اسسٹنٹ ڈگلس ہو گا" ــــ لی ساک نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ــــ حکم کی تعمیل ہو گی" ــــ گرافر نے جواب دیا۔ اور لی ساک نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور اس طرح آنکھیں بند کر لیں جیسے بڑی لمبی مدت کی بے خوابی کے بعد اُسے نیند آ رہی ہو۔ چہرے پر بے پناہ اطمینان کے آثار موجود تھے۔

لانچ تیزی سے کھلے سمندر میں تیرتی جا رہی تھی کہ عمران او
اس کے ساتھیوں کو دور سے جزیرے کے آثار نظر آنے لگ گ
جزیرہ اونچے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ کہ اچانک جزیرے کی
چوٹی پر سے تیز روشنی انہیں نظر آنے لگی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے
کوئی آئینے کا عکس ان پر ڈال رہا ہو۔ اور پھر تیز روشنی مستقل انہی
کی طرف منعکس ہو گئی۔ یہ روشنی کسی درخت کی چوٹی پر سے نظر آ رہی
تھی۔

"یہ کیسی روشنی ہے عمران" ——— جولیا نے ہاتھ اٹھا کر اس
روشنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں چیک کر لیا گیا ہے۔ خاور۔ جلدی سے
غوطہ خوری کے لباس اکٹھے کر کے لے آؤ۔ جلدی کرو" ——— عمرا
نے تیز لہجے میں کہا۔ اور خاور تیزی سے لانچ کے اس حصے کی

طرف دوڑ پڑا جدھر ان کے غوطہ خوری کے لباس موجود تھے۔

"کیا انہیں ابھی پہننا ہے" ——— صدیقی نے کہا
"نہیں۔ ابھی انہیں قریب رکھ لو۔ ہو سکتا ہے کہ ہم لوگ انہیں نظر آ
رہے ہوں۔ ایسی صورت میں وہ غوطہ خوری کے لباس دیکھ کر چونک پڑیں
گے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب بھی سر ہلا کر
خاموش ہو گئے۔

لانچ اُسی رفتار سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ اب جزیرہ پہلے کی نسبت
زیادہ واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ کہ اچانک درختوں کے درمیان
سے تین سرخ رنگ کے میزائل برآمد ہوئے۔ ان کا رخ عمودی تھا یعنی
سیدھا آسمان کی طرف۔ عمران کی نظریں ان میزائلوں پر جمی ہوئی تھیں۔ میزائل
بجلی کی سی تیزی سے آسمان کی طرف بڑھے جا رہے تھے کہ یک لخت
ان کا رخ بدلا اور اب وہ اُسی طرف کو آنے لگے جدھر سے ان کی لانچ
رہی تھی۔

"ہوشیار۔ صدیقی جیسے ہی یہ میزائل لانچ کے اوپر پہنچیں گے تم
نے یک لخت لانچ کی سپیڈ تیز کر دینی ہے۔ اور پھر جیسے ہی یہ نیچے کو
آنے لگیں ہم نے سمندر میں چھلانگ لگا دینی ہے۔ اور جس قدر تیزی
سے تیر سکیں آگے بڑھتے جائیں گے" ——— عمران نے سرسراتے
ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی میزائل ان کے سروں پر
آ کر نیچے کی طرف مڑے اور اس کے ساتھ ہی لانچ کو ایک تیز جھٹکا
لگا۔ اور وہ اچھل کر آگے بڑھی۔ لیکن پھر انہیں اتنی فرصت نہ مل سکی کہ وہ
سمندر میں کود جائیں۔ میزائل یک لخت عین اس جگہ گرے جہاں ایک

لمحہ پہلے لانچ تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی لانچ پلٹ گئی۔ اور وہ سارے
سمندر کے پانی میں گرے۔ اور اس کے بعد جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے
وہ پانی کے ساتھ ہی فضا میں بلند ہوتی جا رہی ہو۔ لیکن یہ احساس اُسے
صرف ایک لمحے کے لئے ہوا۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن تاریک ہو چکا
تھا۔ لیکن پھر شاید کوئی خوفناک جھٹکا تھا جس نے اُسے جھنجھوڑ کر رکھ
دیا تھا اور اس کے ذہن میں یک لخت روشنی سی ہوئی اور ان کی آنکھیں
کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم وزنی
ہوتا جا رہا ہو۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے ہی محسوس ہوا۔ اور
ایک بار پھر تاریکی چھا گئی۔

" کافی آرام کر لیا ہے۔ اب اٹھ بیٹھو "۔۔۔۔ اچانک عمران کی
تیز آواز جولیا کے کانوں میں پڑی۔ اور جولیا کو ایسے محسوس ہوا جیسے
وہ کسی اندھی گہرائی سے نکل کر تیزی سے اوپر کی طرف کھنچتی جا رہی ہو
اور ایک لمحے بعد اس کے ذہن میں روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور پھر پھیلتا
چلا گیا۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ لیکن اس کے تمام احساسات جیسے جامد
ہو کر رہ گئے تھے۔ یک لخت اس کا شعور بیدار ہو گیا۔ اور اُسے اپنے
نیچے سمندر کا پانی لہریں لیتا ہوا نظر آنے لگا۔ اس نے تیزی سے اٹھنا
چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ اور وہ الٹ کر نیچے
پتھروں پر گری۔ اور پھر ایک جھٹکے سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ وہ حیرت
سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ اور پھر اس کی نظریں صدیقی اور خاور پر پڑیں
جو اونچے پتھروں پر پیٹ کے بل اس طرح لیٹے ہوئے تھے کہ ان کے
سر اور ٹانگیں اس پتھر سے نیچے کی طرف جھکی ہوئی تھیں۔ دوسرے لمحے

صدیقی تڑپا اور پھر وہ بھی پلٹ کر نیچے پتھروں پر گرا۔ اور پھر بالکل اس طرح
اٹھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے ایک لمحے پہلے جولیا دیکھ رہی تھی۔ عمران
وہاں موجود نہ تھا۔ اس سے پہلے کہ جولیا کوئی بات کرتی خاور بھی اسی طرح
پلٹ کر نیچے گرا اور اٹھ کر بے اختیار آنکھیں ملنے لگا۔ اب جولیا کو سمجھ
آ گئی تھی کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا وہ بھی اسی طرح ایک اونچے پتھر
پر پیٹ کے بل لیٹی ہوئی تھی اس لئے اُسے اپنے نیچے سمندر کا پانی نظر
آ رہا تھا۔

" ارے۔ تم تینوں ایک دوسرے سے روٹھے کیوں بیٹھے ہو۔ کمال
ہے اگر گواہ بھی روٹھ گئے تو ۔۔۔۔۔۔ "۔۔۔۔ یک لخت عمران کی
چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور ان تینوں کی گردنیں بیک وقت اس
طرف کو مڑیں جدھر سے عمران کی آواز سنائی دی تھی۔ عمران دونوں کولہوں
پر ہاتھ رکھے بڑے اطمینان سے کھڑا ہوا تھا۔

" یہ ۔۔۔ یہ کیا ہو گیا ہے "۔۔۔۔ صدیقی کے منہ سے سرسراتی
ہوئی آواز نکلی۔

" ابھی ہوا کیا ہے۔ گواہی دو گے تو ہو گا "۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ اطمینان سے جولیا کے ساتھ ایک
اونچے پتھر پر بیٹھ گیا۔

" کیا ہم جزیرے پر ہیں "۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے
کہا۔

" ظاہر ہے۔ سمندر میں یہ چٹانیں کسی جزیرے کی ہی ہو سکتی ہیں "
عمران نے اُسی طرح مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہم بچ کیسے گئے۔ ہمارے جسم بھی سلامت ہیں" ——— اس بار خاور نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ تم نے شہادت دینی ہے۔ تم ——— میرا مطلب ہے گواہی۔ اور جس طرح لولے لنگڑے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہوتی اسی طرح ٹوٹے پھوٹے آدمیوں کی شہادت بھی قابل قبول نہیں ہوتی اس لئے مجبوراً مجھے تمہیں صحیح سلامت کھینچ کر یہاں لے آنا پڑا۔ اور جولیا کی حفاظت تو بہرحال سب سے ضروری تھی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتاؤ عمران کہ ہم ان خوف ناک میزائلوں سے کیسے بچ گئے مجھے واقعی یقین نہیں آرہا" ——— جولیا نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔ اس نے عمران کے کسی فقرے پر کوئی احتجاج نہ کیا تھا۔ شاید اس کے ذہن پر حیرت کا اس قدر غلبہ تھا کہ اس نے عمران کے ان فقروں پر توجہ ہی نہ دی تھی۔

"یقین کیوں نہیں آرہا۔ بڑی سیدھی سی بات تھی۔ ہمیں اس روشنی سے چیک کیا جا رہا تھا۔ اور اگر ہم میزائلوں کے نیچے آنے سے پہلے کود جاتے تو یقیناً انہیں پتہ چل جاتا۔ اور پھر وہ ہمیں سمندر میں تلاش کر کے مار ڈالتے۔ اس لئے میں نے صدیقی کو کہا تھا کہ جیسے ہی میزائلوں کا رخ مڑے لانچ کی رفتار تیز کر دینا۔ وہی ہوا۔ میزائل عین اس جگہ گرے جہاں ایک لمحہ پہلے لانچ تھی اور لانچ الٹنے کی وجہ سے ہم سمندر میں گرے۔ ایک لمحے کے لئے پانی کے زور سے ہمارے جسم اوپر کو اچھلے۔ لیکن پھر زوردار جھٹکے نے ہمیں آگے بڑھا دیا۔

ہم میزائلوں کی رینج سے کچھ آگے گئے تھے۔ البتہ وہ لانچ پلٹ کر دوسری طرف گر گئی تھی۔ اس طرح وہ پانی کے ساتھ فضا میں اچھلی اور تباہ ہو گئی۔ اسی لمحے اور خوف ناک دھماکہ ہوا۔ اور میزائل وہاں گرے۔ اور دوسرے زبردست جھٹکے نے ہمیں اور زیادہ دور دھکیل دیا۔ اس کے بعد ایک اور دھماکہ ہوا۔ اور ہم مزید آگے کی طرف آ گئے۔ جہاں پانی ساکت تھا۔ تم لوگ صرف لانچ پلٹنے سے ہی بے ہوش ہو چکے تھے۔ اور پانی تمہارے پیٹ کے اندر پہنچ گیا تھا۔ لیکن میں نے سانس بھی روک لیا تھا اور منہ بھی بند کر لیا تھا۔ ان سے حماقت یہی ہوئی تھی کہ تمام میزائل ایک ہی جگہ گرتے رہے۔ اگر وہ ذرا آگے پیچھے گرتے تو پھر ہمارا خاتمہ یقینی تھا۔ اس کے بعد میری مشقت کا دور شروع ہوا۔ میں نے ایک ہاتھ سے تو جولیا کے بال پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے صدیقی کی ٹانگ اور خاور کو اپنے سر سے دھکے دیتا ہوا میں جزیرے کی طرف بڑھتا گیا۔ جب مجھے سانس لینا ہوتا میں تمہیں چھوڑ کر تیزی سے اوپر کو آتا اور پھیپھڑوں میں سانس بھر کر واپس غوطہ لگاتا۔ اور ایک بار پھر یہ شروع ہو جاتا۔ پھر ہم اس جزیرے تک پہنچ ہی گئے۔ تم تینوں اس وقت تک تقریباً مرنے کے قریب پہنچ چکے تھے۔ لیکن ان پتھروں پر تمہیں الٹا لٹانے کے بعد جب باری ری مجھے تمہاری پشت پر اچھل کود کرنی پڑی تو سمندر کی سطح بلند ہوتی گئی" ——— عمران نے آخری فقرہ مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر صدیقی اور خاور دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"اوہ تو اس قدر خطرناک منصوبہ تم نے جان بوجھ کر بنایا تھا۔ اگر تم بھی بے ہوش ہو جاتے تو پھر"۔۔۔۔ جولیا نے بجائے مسکرانے کے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارے پہلے سوال کا جواب تو یہ ہے کہ ہم یہاں اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور کوئی ہمیں تلاش کرنے نہیں آیا۔ اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ میں اب کون سا ہوش میں ہوں۔ جو بے ہوش ہو جاتا۔ ہوش حواس تو مدت ہوئی چھن چکے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور اس بار جولیا بجائے غصہ کھانے کے بے اختیار ہنس پڑی۔ شاید عمران کے فقرے نے اس ماحول میں اس کے دل کے کسی تار کو جھنجھنا دیا تھا۔

"یہ آپ کا ہی کام ہے عمران صاحب کہ آپ اس قدر خوفناک حالات میں بھی ہمیں اپنے ساتھ گھسیٹ لائے"۔۔۔۔ صدیقی نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"کیا کرتا بھائی۔ مجبوری تھی۔ دو گواہ تو پورے رکھنے ہی پڑتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور صدیقی اور خاور دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"یہ تم ابھی یہاں موجود نہ تھے۔ کہاں گئے تھے۔ حالانکہ ہوش میں آنے سے پہلے میرے ذہن میں تمہاری آواز محفوظ ہے"۔۔۔۔ اچانک جولیا نے چونک کر کہا۔

"وہ۔۔۔ وہ بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے۔ تاکہ بچے کے ذہن میں اللہ کا نام محفوظ ہو جائے۔

حالانکہ بچہ اس وقت شعوری طور پر زیرو ہوتا ہے۔ اس طرح میں نے سوچا کہ بے ہوشی کے عالم میں اگر تمہارے ذہن میں کچھ محفوظ کر دیا جائے تو شاید ہوش میں آنے کے بعد اس کا فائدہ ہو جائے۔ کیا خیال ہے۔ ایجاب و قبول کا نیک کام شروع کر دیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ کہاں گئے تھے"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔۔۔ مولوی کو ڈھونڈنے۔ مگر ...."۔۔۔۔ عمران نے ہکلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اچھل کر ایک طرف جا کھڑا ہوا۔ ورنہ جولیا کا ہاتھ لازماً اس کی پسلیوں پر پڑتا۔

"ہمیں کسی محفوظ جگہ پہنچنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ گشت کرتے ہوئے ادھر آنکلیں"۔۔۔۔ خاور نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ واقعی ہم بہت کھلی جگہ پر موجود ہیں"۔۔۔۔ صدیقی بھی جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ادھر آجاؤ۔ میں نے سوچا آپ لوگوں کو پھر کھاری پانی کا مزہ نہ چکھنا پڑے۔ اس لئے میں نے ایک محفوظ جگہ تلاش کر رکھی ہے" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر ایک دراڑ میں داخل ہو گیا۔ جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ وہ اس وقت بالکل خالی ہاتھ تھے۔ ان کے پاس اسلحہ نام کی کوئی چیز نہ تھی۔

دراڑ قدرتی تھی۔ اور خاصی دور تک آگے کو چلی گئی تھی۔ ایک

دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے وہ جلد ہی ایک ایسی جگہ پہنچ گئے
جہاں جاکر دراڑ ختم ہو جاتی تھی۔ اور آگے ایک کھلی غار سی بنی
ہوئی تھی۔ غار کی چھت یوں تو کٹی پھٹی سی تھی لیکن ایک کونے میں
ایسا سوراخ تھا جیسے ادھر کوئی راستہ سا ہو۔ اور ہلکی ہلکی روشنی
اس سوراخ میں سے غار کے اندر آرہی تھی۔ سوراخ اتنا ضرور
تھا کہ اس میں سے ایک آدمی گزر سکتا۔ لیکن یہ سوراخ ادھر سے
تو بالکل عمودی تھا۔ البتہ اوپر جاکر وہ ذرا سا مڑ جاتا تھا۔
"یہ روشنی بتا رہی ہے کہ یہ سوراخ جزیرے کی اوپر والی
سطح تک چلا جاتا ہے"۔ ——— صدیقی نے سوراخ میں سے
جھانکتے ہوئے کہا۔
"تمہارا آئیڈیا درست ہے۔ میں تمہاری وجہ سے اوپر نہیں گیا
تھا۔ اب تم یہاں رکو۔ میں اوپر جاکر حالات چیک کر آتا ہوں" ———
عمران نے کہا۔
"نہیں ——— ہم سب اکٹھے جائیں گے۔ اس طرح اکیلے اکیلے
جانا زیادہ خطرناک ہو سکتا ہے" ——— جولیا نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔
"بالکل عمران صاحب۔ ہم سب نہتے ہیں۔ ایک چاقو تک پاس
نہیں ہے۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ ہم اکٹھے رہیں" ——— خاور
نے کہا۔
"اوکے ——— پھر ایسا کرو کہ جولیا پہلے اوپر جائے گی اور
جولیا یہ سوراخ بالکل عمودی ہے۔ اس لئے تم نے جسم کو پھیلا کر

اوپر چڑھنا ہے۔ آؤ میرے کاندھوں پر۔ جلدی کرو" ——— عمران نے
کہا۔ اور سوراخ کے بالکل نیچے ہو کر قدرے جھک گیا۔ جولیا اچھل
کر اس کے کاندھوں پر سوار ہوئی اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جولیا
اس کے کاندھوں پر کھڑی ہوئی تو اس کا آدھا جسم سوراخ کے اندر
پہنچ گیا۔ جولیا نے دونوں بازوؤں کو پھیلایا۔ اور اس کے ساتھ ہی
عمران نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے ایک جھٹکے سے اوپر کو اچھال
دیا۔ جولیا کافی اوپر پہنچ گئی۔ اور پھر اس نے دونوں ٹانگوں کو ذرا سا
پھیلا کر انہیں سوراخ کی سائیڈوں کے ساتھ اچھی طرح پھنسا دیا۔
اس کے بعد اس نے اپنے جسم کو اوپر کی طرف جھٹکا دیا۔
"ویری گڈ۔ ٹھیک ہے" ——— نیچے سے عمران نے کہا۔
اور جولیا دو تین بار مینڈک کی طرح اچھل کر اس موڑ تک پہنچ گئی۔
اس کے بعد اسے کرالنگ کرنے میں آسانی ہو گئی۔ اور وہ تیزی
سے موڑ مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔
"آؤ صدیقی" ——— عمران نے صدیقی سے کہا۔ اور چند لمحوں بعد
صدیقی بھی جولیا کی طرح اچھلتا ہوا اوپر چلا گیا۔
"آپ کیسے جائیں گے" ——— خاور نے اچانک پوچھا۔
"تم میری فکر نہ کرو۔ اگر جولیا آگے پہنچ چکی ہے تو میں پیچھے کیسے رہ
سکتا ہوں" ——— عمران نے کہا۔ اور غار خاور کے
حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہے سے گونج اٹھی۔ اور پھر خاور
بھی عمران کے کندھوں پر سوار ہو کر سوراخ میں داخل ہوا اسی طرح اچھل
اچھل کر موڑ تک پہنچا اور پھر کرالنگ کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

جیسے ہی غار موڑ سے غائب ہوا ۔ عمران جو سوراخ کے نیچے کھڑا
تھا یک لخت اس طرح اچھلا جیسے ہائی جمپ لگا رہا ہو ۔ اور دوسرے
لمحے اس کا آدھے سے زیادہ جسم سوراخ کے اندر پہنچ گیا ۔ اس نے
بازو پھیلا لئے ۔ اور پھر وہ بھی اچھل اچھل کر اس عمودی سوراخ سے
اوپر چڑھنا شروع ہو گیا ۔ موڑ کے پاس پہنچ کر وہ کہنیوں اور گھٹنوں کے
بل کرالنگ کرتا ہوا آگے بڑھتا گیا ۔ موڑ کے بعد سوراخ بجائے بالکل
سیدھا ہونے کے ستر درجے کے زاویے سے اوپر تک چلا گیا تھا ۔
اس لئے وہ آسانی سے آگے بڑھ سکتا تھا ۔ اس کی رفتار خاصی تیز ہو
گئی ۔ اور چند لمحوں بعد جب اس نے سوراخ میں سے سر باہر نکالا تو
سوراخ کے گرد ایک خاصی بڑی اور گھنی جھاڑی موجود تھی ۔ جو اوپر جا کر
اُیسے مل گئی تھی کہ اس میں سے روشنی تو چھن کر نیچے آ رہی تھی لیکن اوپر سے
یہ سوراخ کسی طرح بھی نظر نہ آ سکتا تھا ۔ عمران سائیڈ پر جھاڑی ہٹاتا ہوا
رینگتا ہوا آگے بڑھا ۔ اور جھاڑی سے باہر آ گیا ۔ یہاں ہر طرف اس طرح
کی بے شمار جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں ۔ اور ان جھاڑیوں کے کافی فاصلے
پر ایک چھتری سی بنی ہوئی تھی ۔ جس میں رکھی ہوئی ایک طاقتور سی دوربین
اتنی دور سے بھی صاف نظر آ رہی تھی ۔ وہاں چار مسلح افراد بھی موجود تھے
دوربین کا رخ ان کی مخالف سمت میں تھا ۔ اور وہاں موجود تمام مسلح
افراد بھی اُسی طرف دیکھ رہے تھے ۔

" ان کے پاس اسلحہ ہے ۔ سب سے پہلے ہمیں یہ اسلحہ حاصل
کرنا ہے " ـــــ جولیا کی آواز سنائی دی ۔ وہ قریب ہی ایک
جھاڑی کی اوٹ میں تھی ۔

" اسی طرح رینگتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ ۔ لیکن خیال رکھنا کہ وہ
سیڑھی اور سانپ والا کھیل نہ شروع ہو جائے ۔ اور تم کسی اور سوراخ
سے ہوتے ہوتے پھر نیچے پہنچ جاؤ " ـــــ عمران نے مسکرا کر کہا ۔
اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی رینگ کر آگے بڑھنا شروع کر دیا ۔
اس کے رینگتے ہی مختلف جھاڑیوں کی اوٹ میں موجود اس کے ساتھی بھی
کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے ۔ وہ بہت محتاط انداز
سے آگے بڑھ رہے تھے ۔ عمران کی رفتار چونکہ ان سب سے تیز
تھی اس لئے وہ ان سب سے آگے تھا ۔ ابھی انہوں نے آدھا فاصلہ
طے کیا ہو گا کہ اچانک کہیں دور سے جھینگر کی آواز سنائی دی اور
یہ آواز سنتے ہی چھتری کے نیچے موجود چاروں افراد اس طرح حرکت
میں آئے جیسے وہ انسان کی بجائے روبوٹ ہوں ۔ اور اس کے ساتھ
ہی انہوں نے اس دوربین کو بھی گھما کر اس کا رخ انہی جھاڑیوں کی طرف
کر دیا ۔

عمران اور اس کے ساتھی ان لوگوں کے اچانک حرکت میں آنے
کی وجہ سے لاشعوری طور پر اپنی اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے ۔ دوسرے
لمحے اس دوربین کے بڑے سے شیشے سے نیلگوں رنگ کی تیز روشنی
نکلی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں
پر کسی نے اچانک کھولتے ہوئے تیل کے ڈرم الٹ دیئے ہوں ۔
وہ بے اختیار اچھلے ۔ اچھلتے ہی ان کے جسموں نے نیچے جانے سے
یکسر انکار کر دیا ۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے زمین کی کشش ثقل
اچانک ختم ہو گئی ہو ۔ اور وہ بے وزنی کی حالت میں خلا میں ہاتھ پیر

چلا رہے ہوں۔

چاروں افراد ایک لمحے کے لئے تو انتہائی حیرت بھرے انداز میں کھڑے انہیں جھاڑیوں سے اوپر فضا میں ہاتھ پیر مارتے دیکھتے رہے اور پھر وہ چیختے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف دوڑ پڑے۔ جیسے ہی وہ ان کے قریب پہنچے۔ اچانک اس دوربین نما آلے کے شیشے سے نکلنے والی لہروں کا رنگ بدل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ دھڑام سے جھاڑیوں پر گرے لیکن جھاڑیوں میں گرنے کے باوجود ان کے جسم اس طرح ساکت ہو گئے تھے جیسے اچانک ان کے جسموں سے کسی نے روح نکال لی ہو۔ وہ اپنی اپنی جگہوں پر بالکل بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ یہ کون ہو سکتے ہیں۔ یہ تو اجنبی ہیں یہ الٹراسونڈ وں میں کیسے پہنچ گئے"۔۔۔۔ ایک چیختی ہوئی آواز عمران کے کانوں میں پڑی لیکن جسم تو جسم اس کی زبان تک بھی پتھرا چکی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے وہ کوئی جواب نہ دے سکتا تھا۔

"فائر کر کے ختم کر دو"۔۔۔۔ اچانک ایک اور آواز انہیں سنائی دی۔

"رک جاؤ۔ فائر مت کرو۔ میں چیف باس سے بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ اچانک دور سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور آواز کے فاصلے سے عمران نے اندازہ لگایا کہ یہ آواز اسی جھری کی طرف سے آئی ہے۔

پھر کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔ عمران کا منہ چونکہ جھاڑی کی

طرف تھا۔ اس لئے وہ آس پاس موجود کسی آدمی کو نہ دیکھ سکتا تھا۔

"چیف باس آرام کر رہا ہے۔ میں نے باس گراف سے بات کی ہے۔ اس نے انہیں چیف باس کے جاگنے تک سافٹ ہال میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ انہیں اٹھا کر سافٹ روم میں پہنچا آؤ"۔۔۔۔ وہی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کسی نے عمران کو اٹھا کر اس طرح کندھے پر ڈال لیا جیسے عمران کا وزن ہی نہ ہو۔ لیکن عمران کو اس پر کوئی حیرت نہ تھی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جن ریز کی مدد سے ان کے جسم کو مفلوج کیا گیا ہے۔ وہ جب تک خون میں شامل رہیں گی ان کے جسموں پر کشش ثقل کا اثر بے حد کم رہے گا اور یہ وزن تو کشش ثقل کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس آدمی نے عمران کو اس طرح اٹھا لیا تھا جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے کاغذ کا بنا ہوا ہو۔ اب عمران اس آدمی کے کاندھے پر لدا ہوا اردگرد کے ماحول کا تھوڑا سا حصہ دیکھ سکتا تھا۔ کچھ دور سیدھا چلنے کے بعد وہ لوگ کسی گہرائی میں اس طرح اترنے لگے جیسے کوئی پہاڑی گہرائی سے اتر رہا ہو۔ اور پھر وہ گھوما اور اس کے بعد سیدھا چلنے لگا۔ اب وہ کسی سرنگ نما راستے سے گزر رہے تھے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ انہیں اس کمرے کے فرش پر لٹا دیا گیا۔ اور انہیں لے آنے والے واپس چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود روشنی یک لخت غائب ہو گئی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ کمرے کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ اس کا جسم اُسی طرح بے حس و حرکت تھا۔ اس لئے وہ نہ ہی بول سکتا تھا اور نہ گردن گھما کر اپنے ساتھیوں

یا کمرے کا جائزہ لے سکتا تھا۔ بس دس فٹ اوپر سپاٹ سنگی چھت پ
اس کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ اور وہ بے بس اور لاچار پڑا ہوا تھا۔

تنویر نے اس کمرے سے نکلنے کے لئے بے حد
کوشش کی۔ اس جگہ پر اس نے گولیاں بھی چلائیں جہاں پہلے
دروازہ تھا۔ لیکن کچھ نہ ہوا۔ اس نے اس کے میکنزم کو بھی تلاش کرنے
کی کوشش کی۔ لیکن یوں لگتا تھا جیسے ان دیواروں میں سرے سے
کوئی میکنزم ہی موجود نہ ہو۔ کمرہ بالکل بند تھا۔ صرف اوپر چھت میں
سے ہلکی سی روشنی اس طرح نکل رہی تھی کہ جیسے چھت سے وہ چھن چھن
کر نیچے آ رہی ہو۔ لیکن بظاہر دیکھنے میں چھت سپاٹ ہی لگتی تھی۔
تنویر نے آخری چارہ کار کے طور پر اس روشن سپاٹ پر ہی گولیوں کی بوچھاڑ
کر دی۔ لیکن گولیاں سپاٹ چھت سے ٹکرا کر نیچے آ گریں۔ مائیکل اور
یارکی ایک سائیڈ پر خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"اس الو کے پٹھے نے اپنی جان تو دے دی لیکن ہمیں بھی بُری طرح
پھنسا کر رکھ دیا ہے" ——— تنویر نے جھلا کر فرش پر پڑی ہوئی لڑنے والے
کی لاش کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔
"باس۔ اس کے لباس کی تلاشی نہ لی جائے۔ ہو سکتا ہے کوئی
ایسی چیز مل جائے جو ہمارے کام کی ہو" ——— اچانک یارکی نے
کہا۔
"اوہ ہاں۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا" ——— تنویر نے
چونکتے ہوئے کہا۔ اور پھر جلدی سے جھک کر اس نے لاش کے
لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لیکن چند لمحوں بعد وہ منہ بنائے
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی تمام جیبیں بالکل خالی تھیں۔ ان میں کاغذ کا
پرزہ تک موجود نہ تھا۔
"میرا خیال ہے باس ہمیں اس طرف سے چوکنا رہنا چاہیئے۔
جو کوئی بھی آئے گا اس دروازے کی طرف سے ہی آئے گا" ———
مائیکل نے کہا۔ وہ اب آگے بڑھ کر اس لاش کے قریب آ
کر کھڑے ہو گئے تھے۔
"ہاں۔ بشرطیکہ کوئی آیا تو" ——— تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ یک لخت وہ تیز سرخ
روشنی میں پوری طرح نہا گئے۔ ان تینوں نے بے اختیار اپنے
سر اوپر کو اٹھائے اور پھر انہوں نے چھت کے اس روشن سپاٹ
سے سرخ رنگ کا غبار نکلتے دیکھا۔ یہ غبار جیسے ہی ان کے جسموں
سے ٹکرایا بے اختیار ان کے حلق سے چیخیں نکل گئیں۔ انہیں یوں

محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کے ایک ایک مسام میں کسی نے
تیز دھار خنجر اتار دیئے ہوں۔ یہ تکلیف گو صرف ایک لمحے کے لئے
انہیں محسوس ہوئی۔ لیکن اس ایک لمحے نے ان پر خوف ناک قیامت
ڈھا دی۔ اس قدر خوف ناک اذیت انہیں محسوس ہوئی کہ شاید پوری
زندگی کی اذیت بھی مل کر اس ایک لمحے جیسی نہ بن سکے۔ اور ان کے
جسم ٹیڑھے میڑھے ہو کر نیچے گر گئے۔ آنکھیں پھٹ گئیں۔ اور
خوف ناک اذیت کی وجہ سے ان کے چہرے مسخ ہو کر رہ گئے۔
اور پھر موت کی تاریکی نے ہی انہیں اس خوف ناک اذیت سے
نجات دلائی۔ اور یقیناً ایسی ہی اذیت کے بعد آنے والی موت شاید
سب سے بڑی راحت معلوم ہوتی ہے۔ ذہنوں پر تاریکی چھا جانے کے
باوجود خوف ناک اذیت کا ہلکا ہلکا احساس جیسے ان کی روحوں کو
مسلسل کچوکے دے رہا تھا۔ کہ یک لخت ان کے ذہنوں میں شدید
سردی کا احساس جاگنے لگا۔ اور اس شدید سردی نے ان کے
تاریک ذہنوں کو جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اور پھر تاریکی کا وہ پردہ
شدید سردی کی وجہ سے سکڑتا گیا اور ذہن سے مٹنے والے احساسات
دوبارہ جاگنا شروع ہو گئے اور پھر ان کے حلقوں سے کراہیں نکلیں
اور اس کے ساتھ ہی انہیں پوری طرح اس بات کا احساس ہوا کہ
کوئی کھاری سی چیز ان کے جسموں کے اندر جا رہی ہے۔
تنویر کا ذہن تو پوری طرح جاگ گیا تھا۔ اور اُسے اپنے جسم میں
دوڑتی ہوئی سردی کی لہر پوری طرح محسوس ہونے لگ گئی تھی۔
لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے اُسی طرح گھپ اندھیرا تھا۔ اور پھر

فوراً اس کے ذہن میں صورت حال اجاگر ہو ہی گئی۔ کہ وہ شدید ٹھنڈے
پانی میں ڈبکیاں کھا رہا ہے۔ اور انہی ڈبکیوں کی وجہ سے پانی اس کے
حلق سے اندر پیٹ میں بھی جا رہا ہے۔ اور اب اُسے اس اندھیرے
میں کچھ کچھ نظر بھی آنے لگ گیا تھا۔ اور اس کا احساس ہوتے ہی
اس نے تیزی سے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر ایک سائیڈ پر ہو
کر تیرنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ دیوار کے ساتھ لگ کر رک گیا۔
اب کم از کم وہ ڈبکی نہ کھا رہا تھا۔ لیکن اس کی طبیعت بُری طرح خراب
ہو رہی تھی۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کے اندر
کوئی آدمی اس کی رگوں کو تیز آری سے مسلسل کاٹ رہا ہو۔ اب
اُسے سارا ماحول واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ وہ ایک چوکور
کنویں کی تہہ میں موجود انتہائی ٹھنڈے پانی میں تھا ۔۔۔ اس کے
ساتھ ہی اُسے پارکی اور مائیکل کا خیال آیا تو اس نے ملگجے اندھیرے
میں پانی کی سطح پر نظریں دوڑائیں۔ اور پھر اُسے پارکی اور مائیکل
کو پہچاننے میں کوئی دقت نہ ہوئی۔ وہ دونوں تیرنے کے ساتھ
ساتھ حرکت بھی کر رہے تھے جب کہ ایک آدمی لاش کی مانند تیر
رہا تھا اور تنویر سمجھ گیا کہ یہ اس لانے والے کی لاش ہو گی۔ تنویر تیزی سے
آگے بڑھا اور پھر اس نے پارکی اور مائیکل دونوں کو پکڑا اور انہیں
بھی گھسیٹتا ہوا سائیڈ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یک لخت اس کی نظریں
دوسری دیوار کے ساتھ نصب لوہے کی سیڑھی پر پڑ گئیں جو نیچے
سے اوپر جا رہی تھی۔ چونکہ یہ سیڑھی دیوار کے ساتھ نصب تھی اور
دوسری سمت کی دیوار میں تھی۔ اس لئے پہلے وہ تنویر کو نظر نہ آ سکی تھی۔

تنویر - یارکی اور مائیکل کو کھینچ کر اس سیڑھی کی طرف بڑھا اور پھر اس
نے یارکی کو ایک سیڑھی پر اس طرح الٹا کر ڈال دیا جیسے تار پر کپڑا
سکھانے کے لئے ڈالتے ہیں۔ مائیکل کو اس نے اس سے نچلی سیڑھی
پر اسی طرح الٹایا۔ اور خود اس نے اچھل کر ان سے اوپر والی سیڑھی
کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور ایک زوردار جھٹکے سے اس کا جسم
اس سیڑھی پر پہنچ گیا۔ لیکن سیڑھی چونکہ سیلن زدہ تھی اس لئے جھٹکے کی
وجہ سے جیسے ہی اس کا جسم اوپر کو اٹھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پھسلے
اور اس کے ساتھ ہی وہ پیٹ کے بل سیڑھی کے ڈنڈے پر گرا۔
اور پھر اس کے منہ سے جیسے۔۔ پانی کا فوارہ سا ابل پڑا۔ اس وقت
تنویر کو احساس ہوا کہ مائیکل اور یارکی کے حلق سے بھی اس طرح پانی
کے فوارے نکل کر نیچے گر رہے ہیں۔ اس نے سیدھے ہونے کی
کوشش ترک کر دی۔ اور پھر چند لمحوں بعد جب پانی نکلنا بند ہو گیا۔
تو اُسے محسوس ہوا کہ جیسے اس کی بُری طرح مالش کرتی ہوئی طبیعت
اب ٹھہر گئی ہو۔ اس کا مطلب تھا کہ قدرتی طور پر سیڑھی کے ڈنڈے
کا زور پیٹ پر پڑنے کی وجہ سے پیٹ میں موجود تمام پانی نکل گیا
ہے۔ تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے بھاری بھاری جسم میں نئی
توانائی آ گئی ہو۔ وہ تیزی سے سیدھا ہوا اور پھر اوپر والے ڈنڈے
کو پکڑ کر وہ نچلے ڈنڈے پر پیر جما کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد وہ
تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چھت تک پہنچ گیا۔ اوپر چھت
سپاٹ تھی۔ لیکن آخری سیڑھی پر پہنچ کر اُسے سیڑھی کے قریب
ایک ہینڈل دیوار میں لگا ہوا نظر آیا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اس

ہینڈل کو کھینچا تو سیڑھی کے اوپر چھت کا ایک کافی بڑا حصہ ایک
سائڈ کو ہٹ گیا۔ تنویر نے اوپر سر نکال کر دیکھا تو اس نے خود
کو دوبارہ اُسی کمرے میں پایا جہاں سے اس سرخ غبار کی وجہ سے
وہ گرے تھے۔ لیکن اب وہ دروازے کے سامنے کی دیوار ہٹی
ہوئی تھی اور دروازہ نظر آ رہا تھا۔ تنویر تیزی سے واپس نیچے اترنے
لگا۔ اور پھر اس نے یارکی کو بازو سے پکڑا اور اُسے ہوا میں لٹکائے
ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر گیا اور اس نے یارکی کو اچھال
کر اس سوراخ سے باہر فرش پر پھینکا اور ایک بار پھر نیچے اترا۔
اس بار یہی کام اس نے مائیکل کے ساتھ کیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ
تینوں ہی کمرے کے فرش پر پہنچ چکے تھے۔ یارکی اور مائیکل ابھی
تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تنویر نے جھک کر ان کی
نبضیں چیک کیں۔ وہ دونوں بھی ابھی تک زندہ تھے۔ گو ان کی نبض
بتا رہی تھی کہ ان پر انتہائی گہری بے ہوشی طاری ہے۔ لیکن بہرحال
نبض میں زندگی کی نوید موجود تھی۔ تنویر نے مائیکل کی ناک اور منہ
دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے دبا کر بند کر دیئے۔ اور نتیجہ اس
کی توقع کے عین مطابق ہی برآمد ہوا۔ چند لمحوں بعد ہی مائیکل کے
جسم میں حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی تو تنویر نے ہاتھ ہٹا لئے۔
اور دوسرے لمحے مائیکل کے حلق سے کراہ سی نکل گئی۔

"مائیکل۔ ہوش میں آؤ۔ ہم خطرے میں ہیں"۔۔۔ تنویر نے
تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر یارکی کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے ہوش میں لانے
کے لئے بھی اس نے وہی عمل دوہرایا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب

تنویر نے ہاتھ ہٹائے تو یارکی کے حلق سے بیک وقت دو تین کراہیں نکل گئیں۔

" اوہ اوہ ـــــ میں زندہ ہوں۔ اوہ۔ خدا کی پناہ۔ وہ کیسی اذیت تھی"۔ ـــــ مائیکل کی بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر نہ صرف بیٹھ گیا تھا بلکہ گردن گھما گھما کر ادھر ادھر دیکھ بھی رہا تھا۔ چھت سے نکلنے والی روشنی گو بے حد ہلکی ہو گئی تھی۔ لیکن بہرحال وہ موجود ضرور تھی۔ اس طرح وہ آسانی سے ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔

" مم ـــــ مم ـــــ میں کہاں ہوں۔ کیا قبر میں "ـــــ یارکی کی آواز سنائی دی۔

" ہم اسی کمرے میں ہیں۔ جلدی ہوش میں آجاؤ "ـــــ تنویر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے لہجے کی سختی نے واقعی ان دونوں کے شعور کو تیزی سے جگا دیا۔

" اوہ باس۔ وہ سرخ روشنی۔ اوہ۔ کس قدر خوفناک اذیت تھی "ـــــ یارکی نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" اگر ہم فوری ٹھنڈے پانی میں نہ گر جاتے تو شاید ہمیں کبھی بھی ہوش نہ آتا۔ اس کا مطلب ہے ابھی ہماری زندگی خدا کو مطلوب ہے "ـــــ تنویر نے کہا۔ وہ اس وقت خالی ہاتھ کھڑا تھا کیونکہ مشین گن تو پانی کی تہہ میں پہنچ چکی تھی۔ جب مائیکل اور یارکی دونوں نے اپنے آپ کو ذہنی اور جسمانی طور پر اچھی طرح سنبھال لیا تو تنویر

دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کو ذرا سا دبایا تو دروازہ کھلتا گیا۔ اور تنویر ایک لمحے تک رک کر دوسری طرف کی آہٹ لیتا رہا۔ اور پھر اس نے دروازہ کھول دیا۔ اوپر جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ لیکن سیڑھیوں کے اختتام پر موجود دروازہ بند تھا۔ تنویر اور اس کے ساتھی آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر دروازے تک پہنچ گئے۔ تنویر نے ادھر ادھر دیکھا۔ لیکن کوئی ایسا بٹن نظر نہ آ رہا تھا جس کی مدد سے دروازہ کھول سکتا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کو ذرا سا دبایا تو دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ یہ دروازہ بھی بند نہ تھا۔ اور تنویر کے دبانے کی وجہ سے اس میں ذرا سی جھری پیدا ہو گئی تھی لیکن دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ دوسری طرف موجود سپاٹ دیوار نظر آ رہی تھی۔ تنویر کو یاد تھا کہ جارجر نے آتے وقت پینل پر سرخ رنگ کا بٹن دبایا تھا تو یہ دیوار ایک طرف ہٹ گئی تھی۔ اس نے دروازے کو اندر کی طرف کھول کر دیوار کو دائیں بائیں دیکھنا شروع کر دیا۔ اور پھر اس کی نظریں دیوار کی دائیں طرف ایک چھوٹے سے سرخ بٹن پر پڑ گئیں۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

" دوسری طرف یقیناً آدمی ہوں گے۔ ہم نے ان سے اسلحہ چھیننا ہے اس لئے پوری طرح ہوشیار رہنا "ـــــ تنویر نے مڑ کر مائیکل اور یارکی سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد اس نے بٹن کو انگلی سے دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی دیوار تیزی سے

ایک طرف کو ہٹی اور تنویر اچھل کر دوسری طرف پہنچی۔ اور اس کے ساتھ
ہی وہ تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ایک مشین پر جھکا ہوا آدمی
اس کے ہاتھوں میں تھا۔ اُسی لمحے مائیکل اور یارکی بھی بجلی کی سی تیزی
سے دو افراد پر جھپٹ پڑے۔ وہاں چار آدمی تھے۔ اور تنویر نے
یک لخت اپنے والے آدمی کو اٹھا کر چوتھے پر پھینکا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس نے اچھل کر چوتھے آدمی کی جیب سے نکل کر فرش پر
گرنے والا سائیلنسر لگا ریوالور جھپٹ لیا اور پھر کمرہ ٹھک ٹھک کی
آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ایک لمحے میں تنویر نے چاروں
کو ٹھکانے لگا دیا تھا۔ مائیکل اور یارکی اپنے اپنے آدمی کو نیچے گرا
چکے تھے۔ لیکن ان آدمیوں نے انہیں واپس ردعمل کے طور پر ایک
طرف اچھال دیا تھا۔ اور اسی لمحے تنویر کو موقع مل گیا۔ اس نے سائیلنسر
لگے ریوالور سے چاروں کا پلک جھپکنے میں خاتمہ کر دیا تھا۔ کمرے
میں اب وہ تینوں کھڑے تھے۔ تنویر نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھا۔
اور پھر اس کی نظریں سامنے ایک دیوار کے کونے پر جم گئیں جس پر
اُسے ایسا ہی سرخ بٹن نظر آ رہا تھا۔ جیسا اس نے تہہ خانے سے
اوپر آتے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ تیزی سے اس کی طرف لپکا اور اس
نے بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ساتھ والی دیوار کا ایک حصہ کھلتا گیا
ادھر بھی سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئیں دکھائی دے رہی تھیں۔
"ان کی تلاشی لو۔ ان کے پاس بھی اسلحہ ہوگا۔ اور تم یہیں رکو گے"۔
تنویر نے تیز لہجے میں کہا اور پھر سیڑھیاں اترتا ہوا تیزی سے نیچے
پہنچ گیا۔ نیچے ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ تنویر جیسے

ہی دروازے میں داخل ہوا۔ اچانک اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔
اور وہ اچھل کر منہ کے بل آگے فرش پر گرا۔ لیکن نیچے گرتے ہی جیسے گیند
اچھلتی ہے اس طرح تنویر کا جسم نہ صرف اچھلا بلکہ وہ ساتھ ہی تیزی سے
گھوم بھی گیا۔ اور اس کی گھومتی ہوئی لاتیں دوسری ضرب لگانے کے لئے
جھکنے والے آدمی کے جسم سے ٹکرائیں اور وہ چیختا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا
اس کے ہاتھ میں موجود لکڑی کا ٹھوس ڈنڈا بھی جھناک کی آواز کے ساتھ
ایک طرف جا گرا۔ اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے سائیلنسر لگا ریوالور
تنویر کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا۔ اس لئے تنویر نے
جھپٹ کر وہی ڈنڈا اٹھایا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک کربناک چیخ سے
گونج اٹھا۔ دیوار سے ٹکرا کر واپس آتے ہوئے آدمی کے سر پر پوری قوت
سے ڈنڈا پڑا تھا۔ اور وہ چیخ کے ساتھ نیچے گرا ہی تھا کہ تنویر کا ہاتھ ایک
بار پھر حرکت میں آیا اور اس بار اس آدمی کی کھوپڑی اس طرح پھٹ گئی
جیسے تربوز پختہ جگہ پر گرنے سے پھٹ جاتا ہے۔ تنویر نے ایک طویل
سانس لے کر ڈنڈا ایک طرف پھینکا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ لیکن کمرہ
خالی تھا۔ ایک طرف پڑا ہوا ریوالور تنویر کو نظر آیا اور اس نے اُسے اٹھا
لیا۔ اور پھر اس کی نظریں دیوار میں موجود ٹھوس فولادی دروازے پر جم
گئیں۔ جس کے اوپر سرخ رنگ کا چکر بنا ہوا تھا۔ اس دروازے اور
اس چکر کی ساخت ایسی تھی جیسے اٹیمک لیبارٹریوں کے دروازے
ہوتے ہیں۔ تنویر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے چکر کو دونوں
ہاتھوں سے پکڑ کر تیزی سے راؤنڈ دی کلاک گھما دیا۔ دوسرے لمحے
کھٹاک کی آواز سنائی دی اور بھاری دروازہ خود بخود اندر کی طرف

کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی تنویر کو ہلکی سی ٹھنڈک کا احساس ہوا اور
ہلکی نیلے رنگ کی روشنی نظر آئی۔ تنویر تیزی سے آگے بڑھا۔ اور
پھر اس کے چہرے پر یک لخت کامیابی کی تیز چمک ابھر آئی۔ سامنے
ایک بیڈ پر اُسے کمانڈر حارث لیٹا ہوا نظر آیا۔ کمانڈر حارث کے سر
پر شفاف شیشے کا کنٹوپ چڑھا ہوا تھا۔ جس سے نکلنے والی بے شمار
تاریں ایک بڑی مشین کے ساتھ منسلک تھیں۔ کمانڈر حارث کی آنکھیں
بند تھیں۔ مشین چل رہی تھی۔ تنویر جلدی سے اس مشین کی طرف بڑھا۔
اور دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ مشین کی ساخت اُسے کسی حد
تک سمجھ آگئی تھی یہ ذہنی طور پر معلومات حاصل کرنے والی مشین تھی۔
لیکن ماڈل انتہائی جدید تھا۔ تنویر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا
آف والا بٹن تلاش کیا۔ اور پھر اُسے آف کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین
ہلکی سی سرسراہٹ سے بند ہو گئی۔ تنویر مشین آف کر کے کمانڈر حارث
کی طرف لپکا اور اس نے کنٹوپ کی بیلٹیں کھولنی شروع کر دیں۔ اور
پھر اس نے کنٹوپ کو کمانڈر حارث کے سر سے ہٹا دیا۔ کمانڈر حارث
نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک موجود نہ
تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کا شعور سو چکا ہو۔ اس کے ہاتھ اور پیر بیڈ
کے ساتھ تسموں سے باندھ دیئے گئے تھے۔ تنویر نے جلدی سے
یہ تسمے کھول دیئے۔

"کون ہو تم"۔۔۔۔ اُسی لمحے کمانڈر حارث کی بھرائی ہوئی آواز
سنائی دی۔

اور پیروں کا تسمہ کھولتے کھولتے تنویر تیزی سے پلٹا۔ کمانڈر حارث

اب اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔ کیونکہ تنویر کا
لباس ابھی تک بھیگا ہوا تھا ویسے اب اسکی آنکھوں میں شعور کی چمک لوٹ آئی تھی۔
"میں آپ کا دوست ہوں۔ آپ کو ان یہودیوں کی قید سے چھڑانے
آیا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے جلدی سے کہا۔
"دوست۔ اور چھڑانے۔ لیکن ...."۔۔۔۔ کمانڈر حارث
کا چہرہ تنویر کے الفاظ سن کر بُری طرح پھڑکنے لگا۔ تنویر نے جلدی سے
اس کا آخری تسمہ کھول دیا۔
"جلدی کیجئے۔ ابھی یہاں سے نکلنا بھی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے تیز
لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ پہلے بتاؤ۔ تم کون ہو۔ پوری طرح شناخت کراؤ"۔۔۔۔ کمانڈر
حارث نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"کمانڈر حارث۔ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میرا
نام تنویر ہے"۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوتے کہا۔
"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ۔ اس کا لیڈر کون ہے"۔۔۔۔ کمانڈر
حارث باقاعدہ انٹرویو پر اتر آیا تھا۔
"ایکسٹو"۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔
اُسے ایک ایک لمحہ گراں لگ رہا تھا اور کمانڈر حارث اس طرح انٹرویو
میں مصروف ہو گیا تھا جیسے وہ کسی محفوظ جگہ پر موجود ہو۔
"نہیں۔۔۔ اس آدمی کا نام بتاؤ جو سیکرٹ سروس کو عملی طور پر
لیڈ کرتا ہے"۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے کہا۔
"کمانڈر حارث۔۔۔۔ ہم انتہائی خطرناک حالات میں گھرے ہوئے

ہیں۔ آپ خواہ مخواہ ضد کر رہے ہیں۔ آپ کا مطلب شاید علی عمران سے ہے "۔۔۔۔۔ تنویر نے اس بار انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

" اس علی عمران کی عادات بتاؤ "۔۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے اس بات نظر انداز کر کے ایک اور سوال جڑ دیا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک چیخ مار کر بیڈ پر الٹ گیا۔ تنویر نے پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر مکہ جڑ دیا تھا۔ کمانڈر حارث ایک مکہ کھا کر گرنے کے بعد تیزی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ تنویر نے دوسرا مکہ جڑ دیا۔ اور اس بار کمانڈر حارث بے حس و حرکت ہو کر گر گیا۔

" الو کا پٹھا۔ ہماری جان پر بنی ہوئی ہے۔ اور یہ عمران کی خصوصیات پوچھنے بیٹھ گیا ہے "۔۔۔۔۔ تنویر نے غرانے کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے کمانڈر حارث کو پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر اُسے کاندھے پر لاد لیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اوپر والے کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ درمیانی دروازے چونکہ خود بخود بند ہو چکے تھے اس لئے نیچے کی آوازیں اوپر نہ پہنچ سکی تھیں اور اُسے اوپر پہنچنے کے لئے دروازے کو دوبارہ بٹن دبا کر کھولنا پڑا تھا۔

" یہ کون ہے باس "۔۔۔۔۔ یارکی نے کمانڈر حارث کو دیکھتے ہی چونک کر پوچھا۔ اور مائیکل جو ایک کھلی الماری کے ساتھ کھڑا تھا چونک کر مڑا۔

" اس آدمی کو یہاں سے نکلنے کے لئے میں آیا تھا۔ یہ کمانڈر حارث ہے فلسطینی سربراہ "۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

" باس۔ میں نے اس اڈے سے نکلنے کا ایک خاص راستہ ڈھونڈھ لیا ہے۔ ایک ڈائری ملی ہے۔ کسی آدمی کے ہاتھ کی لکھی ہوئی۔ وہ راستہ اسی کمرے سے جاتا ہے "۔۔۔۔۔ مائیکل نے تیز لہجے میں کہا۔

" اچھا۔۔۔۔۔ کون سا راستہ ہے۔ جلدی کرو۔ ایک ایک لمحہ انتہائی قیمتی ہے "۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

اور مائیکل دوڑتا ہوا کونے میں نصب ایک چھوٹی سی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے مختلف بٹن دبائے۔ تو مشین کے نیچے کا فرش ایک طرف ہٹ گیا۔ اب ایک تنگ سا راستہ سلانٹنگ انداز میں دور تک جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ اور پھر مائیکل کے اشارے پر تنویر اور یارکی تیزی سے اس راستے کی طرف بڑھ گئے۔ وہ اترائی پر خاصی رفتار سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ چند لمحوں بعد مائیکل بھی ان کے پیچھے آ گیا۔ راستہ آگے جا کر ایک موڑ کاٹ کر ختم ہو گیا۔ وہ ایک ایسے غار نما کمرے میں پہنچ گئے جو ہر طرف سے بند تھا۔

" اب کیا کرنا ہے "۔۔۔۔۔ تنویر نے پوچھا۔

" ایک منٹ "۔۔۔۔۔ مائیکل نے کہا۔ اور تیزی سے غار میں ابھری ہوئی ایک چٹان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس چٹان کو زور سے بائیں طرف دھکیلا۔ تو ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ چٹان ایک طرف کو کھسک گئی۔ اور اب چٹان کے عقب میں ایک اور راستہ نظر آ رہا تھا۔

" باس۔ یہ راستہ ہمیں اس زمین دوز اڈے سے نکال کر جزیرے

کی بیرونی سطح تک لے جائے گا"۔۔۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ کمانڈر حارث ابھی تک اس کے کاندھے پر لدا ہوا تھا۔ یہ راستہ بھی سلائیڈنگ انداز میں تھا۔ لیکن اب یہ نیچے اترنے کی بجائے اوپر کو جا رہا تھا۔ اور وہ چڑھائی کے سے انداز میں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ راستے کا اختتام ایک بار پھر سنگین چٹان پر ہوا۔ مائیکل نے اس چٹان کی جڑ میں پیر مارا تو چٹان ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ایک طرف کو ہٹ گئی۔ اور پھر وہ باہر آ گئے۔ وہ واقعی جزیرے کی بیرونی سطح پر پہنچ چکے تھے۔ یہاں ہر طرف درخت ہی درخت پھیلے ہوئے تھے۔ اور بڑی بڑی جھاڑیوں کی کثرت تھی۔

"باس۔ آدمی"۔۔۔۔۔ اچانک پارکی کی سرسراتی ہوئی آواز سنا دی۔ اور تنویر تیزی سے گھوما۔ اور پھر اُسے کچھ دور ایک بڑی سی لکڑی کی چھتری نظر آ گئی۔ جس کے نیچے ایک دوربین نما بڑی سی مشین نصب تھی۔ اور اس کا رخ ان کی مخالف سمت تھا۔ اور وہاں پانچ مسلح افراد موجود تھے۔ جن میں سے چار تو سیدھے کھڑے تھے جب کہ ایک اس دوربین نما مشین پر جھکا ہوا تھا۔

"تم یہیں رکو۔ میں آگے جاتا ہوں"۔۔۔۔۔ تنویر نے جلدی سے کمانڈر حارث کو نیچے ایک جھاڑی کی اوٹ میں لٹاتے ہوئے کہا۔ اور پھر جیب میں موجود سائیلنسر لگا ریوالور نکال کر وہ زمین پر لیٹ کر کسی سانپ کی سی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگا۔ ابھی وہ ذرا سا ہی آگے بڑھا تھا کہ یک لخت ایک طرف سے ایسی آواز سنائی دی

ے جھینگر بول اٹھتا ہے۔ تنویر ایک لمحے کے لئے رکا۔ دوسرے
ے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا۔ کہ جھینگر کی آواز سنتے ہی چھتری کے
ے موجود افراد نہ صرف بجلی کی سی تیزی سے گھومے بلکہ ساتھ ہی وہ
بین بھی اس کی طرف گھوم گئی۔ لیکن اُسی لمحے تنویر کے ہاتھ میں
د ریوالور سے کھٹاک کی آواز کے ساتھ گولی نکلی اور مشین کی بڑی
سکرین ایک زوردار دھماکے سے پھٹ گئی۔ اس کے ساتھ ہی
ہ مسلح افراد نے تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتارنی
ہی ہی تھیں کہ تنویر مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔ اور ٹھک ٹھک کی آواز
ے ساتھ ہی وہ چاروں افراد چیختے ہوئے الٹ کر نیچے گرے۔ اور
یہ اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے ان کی طرف دوڑ پڑا۔ اُسے پانچویں آدمی
ا فکر تھی۔ جو مشین کے پیچھے موجود تھا۔ وہ ابھی تک نہ نظر آیا تھا اور
س کی طرف سے کوئی ردعمل ظاہر ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ مشین کے
ن پہنچا اس نے اس پانچویں آدمی کو کسی جنگلی خرگوش کی طرح تیزی سے
ب چٹان کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا اور تنویر نے ٹریگر دبا دیا۔ وہ
ی تک ریوالور کی رینج میں تھا۔ اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر وہیں گرا۔
ربُری طرح تڑپنے لگا۔ تنویر نے ایک مشین گن جھپٹی اور پھر دوڑتا ہوا
ن کی طرف بڑھ گیا۔ گولی اس آدمی کی پشت میں لگی تھی اور وہ ابھی تک
ن پر پڑا اس طرح پھڑک رہا تھا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی تڑپتی ہے۔
یہ نے اس کے سینے سے جا کر مشین گن کی نال لگا دی۔

" اس جزیرے سے نکلنے کا راستہ بتاؤ۔ جلدی بتاؤ۔ لانچیں کس طرف
ہ"۔۔۔۔۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" تت ___ تت ___ تم نہیں نکل سکو گے۔ باس کو اطلاع مل چکی
اب تم نہ نکل سکو گے " ___ اس آدمی نے خرخراہٹ بھرے
میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ تنویر نے
طویل سانس لیا۔ اور پھر وہ تیزی سے مڑا۔ تو اس نے مائیکل ا
یارکی کو قریب آتے دیکھا۔ کمانڈر حارث کو مائیکل نے اٹھایا ہوا
اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں بھی تھیں۔

تنویر غور سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ لیکن ہر طرف گھنا جنگل
پھیلا ہوا تھا۔

" اب اور کوئی صورت نہیں۔ کسی بھی طرف چل پڑو۔ جلدی کم
آخر یہ جزیرہ ہے۔ ہم یقیناً سمندر تک پہنچ جائیں گے " ___
نے کہا۔ اور تیزی سے شمال کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ وہی سمت
جس طرف پہلے اس بڑی سی دوربین کا رخ تھا۔ درختوں میں چ
چلتے اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔ کیونکہ ایک بار پھر ان
دائیں طرف سے جھینگر کی آواز سنائی دی تھی۔

" ہتھیار پھینک کر ہاتھ اٹھا دو۔ تم چاروں طرف سے گھیرے
لئے جا چکے ہو " ___ اچانک ایک طرف سے چیختی ہوئی آ
سنائی دی۔

" لیٹ جاؤ " ___ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس
ساتھ ہی اس نے زمین پر گر کر اُسی طرف مشین گن کا فائر کھول
جدھر سے آواز آئی تھی۔ اُسی لمحے فائر کی آواز گونجی اور پھر و
ان کے سروں سے چند انچ اوپر گولیوں کا طوفان سا گزرنے لگا

وہ۔ یہ کمانڈر حارث کی وجہ سے ہمیں گولیاں نہیں مار رہے۔
رح چیخو جیسے تم ہٹ ہو گئے ہو " ___ تنویر نے تیز لہجے میں
۔ اور اس لمحے کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک چیخ نکلی۔ اور
تی چلی گئی۔ دوسرے لمحے مائیکل نے بھی اسی طرح چیخ ماری۔
زمین یارکی نے یہ کارروائی دوہرائی۔

خاموش پڑے رہنا " ___ تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے
فائرنگ رک گئی۔

ہم نے تمہیں چیک کر لیا ہے۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ " ___
بار پھر چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن تنویر اور اس کے ساتھی
طرح بے حس و حرکت پڑے رہے۔ البتہ ان کی کھلی آنکھیں بڑی
سے اپنے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔ کمانڈر حارث بھی
کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ ہدایات بار بار دوہرائی جاتی رہیں۔
پھر اچانک خاموشی طاری ہو گئی۔

چند لمحوں بعد انہیں دو اطراف سے قدموں کی آوازیں سنائی
۔ اور تنویر نے محسوس کیا کہ آنے والے دس افراد تھے۔
طرف سے اور چار دوسری طرف سے آ رہے تھے۔ وہ اُسی
خاموش پڑے ہوئے تھے۔ اور پھر چند لمحوں بعد آنے والے
ں کی اوٹ سے نکل کر سامنے آ گئے۔ تنویر کی طرف سے چھ آدمی
ہے تھے۔ جب کہ مائیکل اور یارکی کی طرف سے چار تھے۔

فائر " ___ تنویر نے یک لخت سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور
کے ساتھ ہی مشین گنوں کی فائرنگ کے ساتھ ہی دونوں اطراف

سے چیخیں بلند ہوئیں۔ اور وہ سب ہٹ ہو گئے ـــــــ لیکن اسی لمحے
کوئی چیز اڑتی ہوئی ان کے قریب آ گری۔ اور پھر پورا ماحول سیاہ دھو
میں اٹ سا گیا۔ اس گرنے والی چیز سے ہی وہ سیاہ دھواں نکل
رہا تھا۔

"سانس روک لو" ـــــــ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن اسی
اس کا اپنا ذہن بری طرح چکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن
پر تاریکی جھپٹ پڑی۔

عمران کو کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے کافی دیر ہو
گئی تھی۔ کہ اچانک باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی
دیں اور پھر دروازہ ایک زوردار دھماکے سے کھلا۔ اور کوئی اندر داخل
ہوا۔

"اوہ اوہ ـــــــ یہ تو عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ان کی لانچ تو
میں نے خود میزائلوں سے تباہ کرائی تھی۔ پھر یہ زندہ سلامت یہاں
کیسے پہنچ گئے" ـــــــ ایک حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
اور عمران اس چیخنے والے کو نہ دیکھنے کے باوجود سمجھ گیا کہ بولنے
والا ریڈ روز کا چیف لی ساک ہے۔

"باس۔ یہ اچانک الٹراسون زون میں نمودار ہوئے اور پھر انہیں
الٹراسون ریز کی مدد سے بے بس کر لیا گیا۔ آپ چونکہ آرام کر رہے
تھے۔ اس لئے انہیں یہاں پہنچا دیا گیا تھا" ـــــــ ایک اور مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔

" الٹراسون زدن میں۔ وہاں یہ کیسے پہنچ گئے۔ مجھے معلوم کرنا پڑے گا۔ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ کیا کوئی ایسا راستہ ہے کہ یہ لوگ بغیر کسی کو نظر آئے الٹراسون زدن تک پہنچ جائیں" ——— لی ساک نے تیز لہجے میں کہا۔

" اس عمران کی صرف زبان کو حرکت میں لے آؤ۔ تھرٹی تھری ملی کا ایک ڈوز دینا۔ خیال رہے زیادہ ڈوز نہ چلی جائے۔ یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے" ——— چند لمحوں کی خاموشی کے بعد لی ساک کی آواز سنائی دی۔

" یس باس" ——— دوسری آواز نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کسی کے قدموں کی آواز ابھری۔ چلنے والا شاید واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

" حیرت ہے۔ یہ لوگ تو بالکل صحیح سلامت ہیں" ——— لی ساک کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔

اور پھر چند لمحوں بعد قدموں کی آواز دوبارہ ابھری۔ اور عمران کے قریب آتی گئی۔ پھر ایک آدمی اس پر جھکا اس کے ساتھ ہی عمران کو جبڑے پر ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا۔ اور پھر وہ آدمی پیچھے ہٹ گیا۔

" اس کو اٹھا کر دیوار کے ساتھ لگا کر بٹھا دو" ——— لی ساک نے کہا۔

اور پھر عمران کو کسی نے اٹھایا اور گھسیٹ کر ایک دیوار کے ساتھ بٹھا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی عمران نے محسوس کیا کہ اب نہ صرف وہ بول

سکتا تھا بلکہ وہ اپنا سر بھی ادھر ادھر گھما سکتا تھا۔ البتہ اس کا جسم اسی طرح بے حس و حرکت تھا۔ اب عمران کمرے کو دیکھ سکتا تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر آہنی الماریوں کی طویل قطار موجود تھی۔ الماریاں بند تھیں۔ سامنے ہی لی ساک کھڑا تھا۔ اس کے ساتھ دو مسلح افراد تھے۔

" تم لانچ تباہ ہونے کے باوجود یہاں کیسے پہنچ گئے" ——— لی ساک نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" اللہ میاں نے پیر کس لئے دیئے ہیں لی ساک" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مجھے وہ راستہ بتاؤ جس کے ذریعے تم الٹراسون زدن تک پہنچے ہو" ——— لی ساک نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تمہارا الٹراسون زدن خود ہمارے پاس آ گیا ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ہم خود تلاش کر لیں گے۔ تمہیں زیادہ دیر زندہ رکھ کر رسک نہیں لیا جا سکتا" ——— لی ساک نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے مسلح افراد کو آگے آنے کا اشارہ کیا ہی تھا کہ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور ایک نوجوان انتہائی بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

" باس باس۔ کمانڈر حارث غائب ہے۔ ڈگلس کی لاش دوسرے کمرے میں اور اس کے چار ساتھیوں کی لاشیں اوپر والے

کمرے میں پڑی ہوئی ہیں" ـــــ آنے والے نے انتہائی بوکھلائے
ہوئے انداز میں کہا۔
"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو" ـــــ لی ساک کی آنکھیں حیرت
سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔
"یس باس۔ میں وہیں سے آرہا ہوں" ـــــ آنے والے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اوہ اوہ ـــــ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ سکاٹ بلوشن اور اس
ساتھی تو ہلاک ہو کر سمندر میں پہنچ گئے تھے۔ پھر......" ـــــ لی
اس طرح بولا جیسے اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو۔
"باس۔ وہاں کمرے میں ابھی تک ایسے نشانات موجود
جیسے وہاں کثیر مقدار میں پانی گرا ہو۔ ایسے لگتا ہے جیسے پانی سے
آدمیوں نے ڈگلس اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کیا ہو" ـــــ آ
والے نے کہا۔
"یہ کیسے ممکن ہے۔ اڈہ چیک کیا تم نے۔ اگر کسی نے کمانڈر حا
کو اغوا بھی کیا ہوگا تو وہ اڈے سے تو نہیں نکل سکتا" ـــــ لی
نے کہا۔
"یس باس۔ اڈے میں وہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ میں نے
کر لیا ہے" ـــــ آنے والے نے جواب دیا ہی تھا کہ یک
تیز سیٹی کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔ یہ آواز دیوار میں نصب ا
الماری سے آرہی تھی۔
اور لی ساک یہ آواز سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اس الما

کی طرف بڑھ گیا اور اس نے ایک جھٹکے سے الماری کھولی۔ الماری
کے پٹ کھلتے ہی سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔
"ہیلو ہیلو باس ـــــ گرافر بول رہا ہوں۔ کمانڈر حارث کو ایک
آدمی نے کندھے پر اٹھایا ہوا ہے۔ اور ایک مرد اور ایک عورت
اس کے ساتھ ہے۔ یہ لوگ الٹرا سون زون کے علاقے میں نظر
آئے ہیں۔ انہوں نے سپیشل الٹرا سون مشین کو تباہ کر دیا ہے اور
ہاں موجود افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ ان کے متعلق کیا حکم ہے اوور"
یک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔
"الٹرا سون زون۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ لوگ کون ہیں۔
یھو کمانڈر حارث کو ہلاک نہیں ہونا چاہئے۔ باقی افراد کو گولیوں سے
ھون ڈالو اوور" ـــــ لی ساک نے چیخ کر کہا۔
"لیکن باس۔ کمانڈر حارث ان کے کاندھے پر لدا ہوا ہے۔ ایسا
ہو کہ۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اچھا۔ ٹھہرو۔ میں خود آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ـــــ لی ساک
ے تیز لہجے میں کہا۔ اور الماری بند کر کے وہ تیزی سے مڑا۔
"ان کا خیال رکھنا۔ میں ابھی آرہا ہوں" ـــــ لی ساک نے ایک
رک کر عمران کو دیکھتے ہوئے ان مسلح افراد سے کہا۔ اور پھر تقریباً
ڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران خاموش بیٹھا تھا۔ کمانڈر حارث
ے اغوا نے اس کے ذہن کو بھی گھما دیا تھا۔ کیونکہ اغوا کرنے والا ایک
فا بلکہ اس کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت بھی تھی۔ اب وہ
چ رہا تھا کہ اگر یہ تنویر ہے تو پھر اس کے ساتھی کون ہیں اور اگر یہ

تو یہ نہیں ہے تو پھر یہ کون لوگ ہیں۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر سر کو جھٹکا۔ اُسے خیال آ گیا تھا۔ کہ یہاں سے بچ نکلنے کا اچھا موقع مل گیا ہے۔ ورنہ اس بے بسی کی حالت میں تو واقعی اُسے آسانی سے گولیوں سے چھلنی کیا جا سکتا ہے۔

"پانی پلا سکتے ہو مجھے" ——— عمران نے یک لخت ایک مسلح آدمی سے کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ ورنہ گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ——— اس آدمی نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"یار۔ پانی ہی مانگا ہے۔ تمہارے سر پہ کلہاڑی تو نہیں مار دی ویسے بھی میرا جسم بے حس و حرکت ہے۔ لیکن یاد رکھو۔ اگر تم نے پانی نہ دیا تو چند لمحوں بعد ہی میں مر جاؤں گا اور پھر تمہارا باس مجھ سے کچھ نہ پوچھ سکے گا" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"پانی پلا دو اسے۔ ایسا نہ ہو کہ واقعی مر جائے" ——— دوسرے نے کہا۔ اور پھر سر جھٹکتا ہوا کمرے کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں آخری الماری تھی۔ مسلح آدمی نے الماری کھولی۔ اور پھر اس میں سے ڈسٹلڈ واٹر کی ایک بوتل نکالی اور واپس پلٹ آیا۔ اور ڈسٹلڈ واٹر کی بوتل دیکھتے ہی عمران کی آنکھیں یک لخت چمک اٹھیں۔

"یہاں عام پانی نہیں ہے۔ یہ ڈسٹلڈ واٹر پی لو" ——— اس آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔

"میرے حلق میں انڈیل دو۔ میرا جسم تو حرکت نہیں کر سکتا" ——— عمران نے کہا۔ اور منہ کھول دیا۔ اس آدمی نے اس طرح منہ بناتے

ہوئے بوتل کھولی جیسے اُسے پانی پلاتے ہوئے بڑی کوفت ہو رہی ہو لیکن اس نے پانی کی بوتل کا سرا عمران کے منہ میں رکھ دیا۔ اور عمران لمبے لمبے گھونٹ لے کر پانی پیتا گیا گو ڈسٹلڈ واٹر پینے کے معاملے میں کچھ زیادہ خوشگوار محسوس نہیں ہوتا لیکن ڈسٹلڈ واٹر کی بوتل دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک اس لئے ابھر آئی تھی کہ ڈسٹلڈ واٹر عام پانی کی نسبت کہیں زیادہ تیزی سے اثر کرتا ہے اور عمران نے سن لیا تھا کہ اُسے الٹراسون ریز کی مدد سے بے حس و حرکت کیا گیا ہے اور الٹرا سون ریز کا ایک توڑ سادہ پانی بھی ہوتا ہے لیکن ظاہر ہے پانی نے آہستہ آہستہ اثر کرنا تھا جبکہ ڈسٹلڈ واٹر کا اثر زیادہ سرعت سے ہوتا تھا اور وقت کا ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ اس لئے ڈسٹلڈ واٹر کی بوتل دیکھ کر اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ ڈسٹلڈ واٹر کی پوری بوتل جب اس کے حلق سے اتر گئی تو اس آدمی نے بوتل علیحدہ کی اور پھر واپس الماری کی طرف بڑھ گیا وہ شاید خالی بوتل الماری میں رکھنے کے لئے گیا تھا ابھی وہ الماری تک پہنچا ہی تھا کہ عمران کو اپنے جسم میں دوڑتی ہوئی حرکت کا احساس ہونے لگا لیکن وہ اسی طرح خاموش بیٹھا رہا وہ چاہتا تھا کہ چند لمحے مزید انتظار کرے تاکہ اس کا جسم پوری طرح حرکت میں آ سکے وہ آدمی الماری میں بوتل رکھ کر اب واپس مڑ رہا تھا۔

"پیارے بھائی۔ ایک بات سنو" ——— عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہے" ——— اس آدمی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھنا میرے ماتھے پر پسینہ تو نہیں آ رہا۔ نجانے تم نے کیا پلا دیا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرا سر ٹنوں وزنی ہوتا جا

رہا ہو۔ اگر میرے ماتھے پر پسینہ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ میں مر
رہا ہوں" ——— عمران کے لہجے میں ہلکی سی دہشت کا اثر نمایاں
تھا۔ اور وہ آدمی عمران کی بات سن کر بوکھلائے ہوئے انداز میں
آگے بڑھا۔ اور پھر عمران کے قریب پہنچ کر وہ اس کی پیشانی دیکھنے کے
لئے جھکا ہی تھا کہ یک لخت جیسے اڑتا ہوا اپنے ساتھی پر جا گرا۔ عمران
نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اسے دونوں ہاتھوں سے وہیں
بیٹھے بیٹھے اچھال دیا تھا۔ کمرے میں دونوں کی چیخوں کی آوازیں ابھریں
اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران اٹھ کر ان کے سروں پر پہنچ
چکا تھا۔ اس کی دونوں لاتیں مشین کی سی تیزی سے چلنے لگیں۔ اور
ان دونوں کو ہی اٹھنا نصیب نہ ہو سکا۔ اور چند لمحوں بعد وہ بے حس و
حرکت ہو کر فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ عمران تیزی سے پلٹا اور اس
الماری کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے الماری کھولی دوسرے لمحے
اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ الماری ڈسٹلڈ واٹر کی بوتلوں سے
پوری طرح بھری ہوئی تھی۔

عمران نے جلدی سے تین بوتلیں اٹھائیں اور واپس اپنے ساتھیوں
کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے سب سے پہلے صدیقی کا جبڑا ایک ہاتھ
میں لے کر دبایا۔ اور صدیقی کا منہ جیسے ہی کھلا اس نے بوتل کا منہ
اس کے حلق میں گھسیڑ دیا۔ وہ اسے پہلے ہی کھول چکا تھا۔ بوتل سے
نکلنے والا پانی صدیقی کے حلق میں اترتا جا رہا تھا۔ چند لمحوں میں بوتل
خالی ہو گئی۔ اور عمران نے بوتل ایک طرف پھینکی اور دوسری بوتل
کھولنے لگا۔ اس بار اس نے یہ بوتل خاور کے حلق میں انڈیل دی۔

"عمران صاحب کیا واقعی یہ ڈسٹلڈ واٹر ہے"۔ اسی لمحے صدیقی کی
حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"جلدی کرو۔ تیسری بوتل کھول کر جولیا کے حلق میں انڈیلو۔ جلدی
کرو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے خالی بوتل
ایک طرف پھینکی اور اچھل کر آگے بڑھا۔ اور ایک مشین گن اٹھا لی۔
صدیقی اب جولیا کے حلق میں پانی انڈیل رہا تھا۔ عمران مشین گن اٹھا کر
دروازے کی طرف لپکا۔ اس نے سر باہر نکال کر دیکھا تو وہ ایک
راہداری سی تھی۔ جو خالی پڑی ہوئی تھی۔

"تم یہیں رکو۔ میں ذرا چیک کر آؤں" ——— عمران نے مڑ کر کہا۔
اور پھر مشین گن اٹھائے تیزی سے باہر راہداری میں لپک گیا۔

تنویر کے ذہن پر تاریکی نے جھپٹا مارا ضرور۔ لیکن پھر وہ سنبھل گیا۔
اُسے معلوم تھا کہ اب بے ہوش ہو جانے کا صریحی مطلب موت کے
سوا اور کچھ نہ نکل سکتا تھا۔ اُسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ یہ لوگ کمانڈر حارث
کی وجہ سے ان پر گولیاں نہیں برسا رہے۔ اس لئے جیسے ہی انہوں
نے کمانڈر حارث کو علیحدہ کر لیا پھر انہیں کوئی موت سے نہ بچا سکے گا
سیاہ دھواں اب غائب ہو چکا تھا۔ اور چند لمحوں بعد قدموں
کی آواز ابھری۔ اور دو افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے
محتاط انداز میں ان کی طرف آتے دکھائی دیئے۔
"کمانڈر حارث کو اٹھا لو" ـــــ ایک آدمی نے دوسرے سے کہا
اور دوسرا ان کے تقریباً درمیان میں پڑے ہوئے کمانڈر حارث پر جھک
گیا۔ تنویر نے یک لخت اچھل کر اس پر حملہ کرنا چاہا۔ لیکن دوسرے
لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ اس کا جسم بے حس و حرکت تھا۔

باوجود کوشش کے وہ حرکت نہ کر سکا تھا۔ کمانڈر حارث پر جھکا ہوا آدمی
اب سیدھا ہو گیا تھا۔ اس نے کمانڈر حارث کو اٹھا کر کاندھے پر ڈال
لیا تھا۔ اور دوسرے نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن ان کی طرف کی۔
"بیکر۔ اس لڑکی کو بھی لے چلیں۔ خاصی جاندار ہے" ـــــ کمانڈر
حارث کو اٹھائے ہوئے آدمی نے یار کی کے جسم کو پیر سے ٹھوکر مارتے
ہوئے کہا۔
"ہٹ جاؤ جیکی۔ انہیں مرنا ہی چاہیئے۔ یہ خطرناک لوگ ہیں" ـــــ
بیکر نے کہا۔ اور کمانڈر حارث کو اٹھائے ہوئے جیکی نے پیچھے ہٹنے
کے لئے قدم اٹھایا ہی تھا کہ جیسے بجلی چمکتی ہے۔ اس طرح یار کی اپنی
جگہ سے اچھلی اور وہ مشین گن بردار بیکر چیختا ہوا الٹ کر پشت کے بل
نیچے گرا۔ یار کی اس کے اوپر گری تھی۔ لیکن بیکر نے نیچے گرتے ہی یار کی
کو واپس اچھال دیا۔ اور یار کی چیختی ہوئی کمانڈر حارث والے آدمی
جیکی سے ٹکرائی۔ اور اُسے کمانڈر حارث سمیت نیچے لیتی گئی۔ الٹ کر
گرنے والا بیکر اچھل کر اس کے اوپر آیا۔ اور اس نے یار کی کو گردن
سے پکڑ کر ایک طرف اچھالا۔ اور یار کی اس طرح اچھل کر جھاڑی پر
گری کہ اس کے حلق سے چیخ سی نکل گئی۔ جیکی بھی اس دوران کمانڈر حارث
کو چھوڑ کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ لیکن اُسی لمحے جھاڑی پر گری ہوئی
یار کی یک لخت اچھلی اور جیکی کے سینے سے توپ کے گولے کی طرح
ٹکرائی۔ لیکن اُسے گرا کر وہ ابھی خود نہ اٹھ سکی تھی کہ بیکر نے اس پر
چھلانگ لگا دی۔ یار کی نے تیزی سے کروٹ بدلی اور بیکر چیختا ہوا منہ
کے بل اس جگہ گرا جہاں ایک لمحہ پہلے یار کی تھی۔ اس دوران جیکی

تیزی سے ایک طرف پڑی مشین گن کی طرف جھپٹا۔ لیکن کروٹ بدل کر
——— یارکی یک لخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ جیکی اس دوران مشین گن
اٹھا چکا تھا۔ کہ یک لخت یارکی نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ جیکی نے
تیزی سے ایک طرف ہٹنا چاہا تھا لیکن یارکی کا جسم فضا میں ہی گھوم
اور پھر جیکی کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے ماحول گونج اٹھا
اس کے سینے پر لگنے والی یارکی کی بھرپور فلائنگ کک نے اسے کئی
فٹ دور اچھال دیا تھا۔ یارکی نیچے گرتے ہی ایک بار پھر اچھلی اور
وہ واقعی اس وقت بجلی بنی ہوئی تھی اور بیکر جو اب تک اٹھ کر سر جھٹک
رہا تھا تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔ اور یارکی یک لخت کولہوں کے
بل زمین پر ایک دھماکے سے گری۔ بیکر نے اس پر چھلانگ لگائی۔
لیکن وہ نیچے گرتے ہی اتنی تیزی سے کروٹیں بدلتی گئی کہ بیکر باوجود
کوشش کے اس پر چھا نہ سکا۔ اور دوسرے لمحے مشین گن کی
خوفناک تڑتڑاہٹ اور بیکر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے ماحول
گونج اٹھا۔ کروٹیں بدلتے ہوئے یارکی کے ہاتھ میں مشین گن آگئی
تھی۔ اور پھر اس نے فائر کھولنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہ لگائی تھی
اور لیٹے ہی لیٹے اس نے بیکر کو ڈھیر کر دیا تھا۔ جیکی فلائنگ کک کھا کر
نیچے گرا تھا تو پھر نہ اٹھ سکا تھا۔ لیکن یارکی بیکر کے خاتمے کے ساتھ ہی
اچھل کر کھڑی ہوئی اور اس نے گرے ہوئے جیکی پر بھی فائر کھول دیا
اسی لمحے اس طرف سے کراہ کی آواز سنائی دی جدھر کمانڈر حارث
گرا تھا۔ اور تنویر نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ کراہ کا مطلب تھا کہ
کمانڈر حارث کو ہوش آرہا ہے۔ لیکن وہ بے بس پڑا تھا۔ اور

اسی طرح مائیکل نے بھی اب تک کوئی حرکت نہ کی تھی۔ اس سے صاف
ظاہر تھا کہ مائیکل بھی اس کی طرح بے بس ہو چکا ہے۔ لیکن نجانے یارکی
کیوں بے حس نہ ہوئی تھی۔ ویسے یارکی نے واقعی ان کی زندگی بچا لی
تھی۔ ورنہ کمانڈر حارث کو اٹھا لینے کے بعد انہیں لازماً گولیوں سے
بھون ڈالا جاتا۔ یارکی دونوں کا خاتمہ کر کے تیزی سے تنویر کی طرف
لپکی۔

"باس باس۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے" ——— یارکی نے بڑے
بے چین سے انداز میں تنویر کو جھنجھوڑ ڈالا اور تنویر یک لخت اچھل کر کھڑا
ہو گیا۔ یارکی نے جیسے ہی اسے جھنجھوڑا تھا اس کا بے حس جسم یک لخت
حرکت میں آگیا تھا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا" ——— تنویر نے حیرت سے اپنے آپ کو
دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وجہ اس کی سمجھ میں آگئی۔ سیاہ دھوئیں
نے ان پر کچھ اثر کیا تھا۔ لیکن سانس روک لینے کی وجہ سے وہ زیادہ
اثر انداز نہ ہو سکا تھا۔ اور پھر اس جیکی نے کمانڈر حارث کو اٹھا کر بیکر سے
سے بات کرتے ہوئے جیکی کے جسم کو ٹھوکر لگائی تھی۔ جس سے یارکی کا
جسم حرکت میں آگیا تھا۔ اور اب یارکی کے بے اختیار جھنجھوڑنے کی وجہ
سے اس کا جسم بھی حرکت میں آگیا تھا۔

"میں کمانڈر حارث کو دیکھتا ہوں۔ تم مائیکل کو جھنجھوڑو" ——— تنویر
بڑبڑاتا ہوا اس طرف کو دوڑا جہاں کمانڈر حارث ابھی تک پڑا صرف
کراہ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ لیکن اس نے اٹھ کر بیٹھنے کی
کوشش نہ کی تھی۔

" اوہ باس - یہ کیسے ہو گیا - میرا جسم تو بالکل بے حس ہو چکا تھا ___
مائیکل کی آواز اُسے پشت سے سنائی دی -
" اگر ہمیں حرکت نہ دی جاتی تو ہم اسی طرح پڑے رہتے - اس جیکی
نے یارکی کے جسم کو ٹھوکر مار کر اُسے حرکت دے دی تھی - اور یارکی
نے واقعی ہماری زندگیاں بچالی ہیں " ___ تنویر نے کمانڈر حارث پر
جھکتے ہوئے کہا -
" اوہ اوہ ___ تم ___ تم وہی تنویر ہو " ___ اچانک کمانڈر حارث
ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا -
" ہاں - میں وہی ہوں - اور سنو - اب کوئی سوال جواب نہ چلے گا - چلو
اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ " ___ تنویر نے غراتے ہوئے کہا - اور واپس
مڑ گیا -
کمانڈر حارث اب پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا -
" خدا کی پناہ - یہ لاشیں - ادھر تو ساری لاشیں بکھری ہوئی ہیں "
کمانڈر حارث نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا -
" جلدی کرو - ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہے " ___ تنویر نے
ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا -
یارکی کے ہاتھ میں تو پہلے سے مشین گن موجود تھی - جب کہ مائیکل
نے دوڑ کر کچھ دور پڑی ہوئی ایک لاش کے پاس سے مشین گن جھپٹ
لی تھی - یہ وہ لوگ تھے جنہیں انہوں نے مشین گن کی فائرنگ سے
ختم کیا تھا -
" باس - ہمیں شمال کی طرف چلنا چاہیئے - میرا خیال ہے ادھر

ہم کوئی لانچ حاصل کر سکتے ہیں " ___ یک لخت مائیکل نے کہا -
اور تنویر سر ہلاتا ہوا اس طرف کو چل پڑا -
" کیا واقعی تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے " ___
اچانک حارث نے قریب آتے ہوئے کہا -
" ابھی کوئی بحث مت کرو - جلدی یہاں سے نکلو " ___ تنویر نے
غصیلے لہجے میں کہا - اور کمانڈر حارث نے سر ہلا دیا - اور پھر وہ دوڑتے
ہوئے شمال کی طرف بڑھنے لگے - مائیکل ان سے ایک قدم آگے تھا -
کمانڈر حارث بھی ان کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا - دوڑتے دوڑتے
یک لخت ٹھٹھک کر وہ رک گئے - کیونکہ اچانک ان کے کانوں میں
ایسی آواز پڑی جیسے قریب ہی کہیں کوئی مشین چل رہی ہو - ہلکی ہلکی زوں
زوں کی آوازیں رکنے کے بعد انہیں واضح طور پر سنائی دینے لگی تھیں -
" ادھر " ___ تنویر نے دائیں طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے
کہا - آواز دائیں طرف سے ہی آ رہی تھی - اور پھر وہ احتیاط سے اور قدرے
جھک کر آگے بڑھنے لگے - ذرا آگے چلنے کے بعد انہیں کچھ گہرائی میں
ایک بڑا سا چوبی کیبن نظر آیا - جس کا دروازہ بند تھا - اور مشین چلنے کی
آواز اس کیبن میں سے آ رہی تھی -
تنویر نے انہیں وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر مشین گن سنبھالے
وہ تیزی سے کیبن کی طرف بڑھ گیا - لیکن کیبن کے دروازے کے
قریب پہنچ کر وہ حیرت سے دروازے کو دیکھنے لگا - کیونکہ دروازے
کی باہر سے کنڈی لگی ہوئی تھی - اس کا مطلب تھا کہ اندر کوئی موجود
نہ تھا - تنویر نے کنڈی ہٹائی اور پھر دروازہ کھول کر وہ اچھل کر اندر

داخل ہوا۔ لیکن کیبن واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ کیبن کی ایک دیوار کے ساتھ ایک کافی بڑی مشین موجود تھی۔ جو واقعی چل رہی تھی۔ اس پر لگے ہوئے چھوٹے بڑے کئی بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ اس مشین کے اوپر ایک سکرین بھی لگی ہوئی تھی۔ جو تاریک تھی۔ تنویر تیزی سے مشین کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یک لخت تاریک سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور تنویر اچھل کر مشین کی سائیڈ میں ہو گیا۔

" ہیلو ہیلو بیکر ——— گرافر کالنگ " ——— ایک تیز آواز مشین سے نکلی۔ لیکن ظاہر ہے تنویر نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر یہ سکرین روشن نہ ہوتی تو شاید وہ بیکر کے لہجے میں جواب دے دیتا۔ لیکن اُسے خدشہ تھا کہ سکرین کی وجہ سے وہ یقیناً دیکھ لیا جائے گا۔ اس لئے وہ خاموش کھڑا رہا۔ آواز نے دو تین بار پکارا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔

تنویر آگے بڑھا اور غور سے اس مشین کو دیکھنے لگا۔ لیکن اُسے قطعاً اس مشین کی ماہیت سمجھ میں نہ آئی کہ آخر اس کے چلنے کا مقصد کیا ہے۔ اتنا تو اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ بیکر اور جیکی کا تعلق اس کیبن سے ہے۔ لیکن مشین کا مقصد اُسے سمجھ نہ آیا۔

" یہ کیسی مشین ہے " ——— دروازے سے پارکی کی آواز سنائی دی۔ اور تنویر نے مڑ کر دیکھا تو وہ سب کیبن کے اندر آ چکے تھے۔

" جو کچھ بھی ہے۔ اب اسے تباہ ہو جانا چاہیئے " ——— تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں بارش کی طرح مشین سے ٹکرائیں۔ اور دوسرے لمحے ایک خوف ناک اور دل

ہلا دینے والا دھماکہ ہوا۔ اور وہ سب بُری طرح اچھل پڑے۔ یہ دھماکہ کیبن میں نہ ہوا تھا۔ بلکہ کہیں دور ہوا تھا۔ لیکن اس کی آواز اس قدر تیز تھی کہ انہیں ایسے ہی محسوس ہوا جیسے دھماکہ کیبن میں ہی ہوا ہو۔ مشین پوری طرح ٹوٹ پھوٹ کر رک چکی تھی۔ لیکن بہر حال وہ اپنی جگہ پر اسی حالت میں بھی موجود تھی۔

" یہ کیسا دھماکہ ہے " ——— سب کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ اُسی لمحے انہیں دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے دروازے کی طرف لپکے۔

عمران راہداری میں آگے بڑھا ہی تھا۔ کہ یک لخت دور سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ راہداری آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ اور عمران تیزی سے موڑ کے قریب جا کر دیوار سے لگ گیا۔ قدموں کی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔ اور عمران کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ قدموں کی آواز سے ہی اُسے اندازہ ہو گیا تھا کہ آنے والا اکیلا ہے۔ اس لئے اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکالی تھی۔ وہ اس آدمی کو قابو میں کرنا چاہتا تھا اور چند لمحوں بعد وہ آدمی موڑ سے نمودار ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ عمران کو دیکھ کر سنبھلتا عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ سی نکلی۔ اور اس نے تڑپ کر عمران کی گرفت سے نکل جانا چاہا۔ لیکن عمران نے یک لخت اُسے اٹھا کر فرش پر پٹخ دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی لات اس کی گردن پر جم گئی۔ اس

آدمی نے کروٹ لے کر اپنی ٹانگیں عمران کو مارنی چاہیں لیکن عمران نے لات کو گھما دیا۔ اور اس آدمی کا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا گیا۔ عمران نے لات کو ایک بار پھر گھمایا۔ اور پھر لات ہٹا کر وہ جھکا اور اس نے اس آدمی کو دونوں ہاتھوں سے اٹھایا اور اُسے سامنے والی دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے اس کی ناف کے نیچے اپنا ایک گھٹنا لگا کر اُسے دیوار کے ساتھ دبا دیا۔ اس آدمی کے جسم نے ذرا سی حرکت کی کہ عمران کے دونوں ہاتھ اس کی گردن پر جم گئے۔ اور وہ آدمی ساکت ہو گیا۔ عمران نے انگوٹھا اس کی گردن کی ایک مخصوص رگ پر رکھا ہوا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ——— عمران نے غرا کر کہا۔

"گگ ——— گگ ——— گارٹ" ——— اس آدمی کے حلق سے بھنچی بھنچی سی آواز نکلی۔

"لی ساک کہاں ہے" ——— عمران نے انگوٹھے کو دباتے ہوئے کہا۔ اور گارٹ کی آنکھیں باہر کو ابل آئیں۔

"آ ——— آ ——— آپریشن روم میں" ——— گارٹ کے حلق سے بمشکل آواز نکلی۔ اور عمران نے گھٹنا ہٹایا اور گارٹ کو اچھال کر سامنے والی دیوار سے دے مارا۔ گارٹ نیچے گرا۔ اور پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اس دوران عمران مشین گن اتار کر ہاتھوں میں لے چکا تھا۔ اس آدمی کے چہرے کی بناوٹ دیکھ کر ہی اُسے اندازہ ہو گیا تھا۔ کہ یہ شخص بزدل ہے۔

"کھڑے ہو جاؤ۔ اور سنو۔ اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو بتاؤ

"آپریشن روم کہاں ہے" ۔۔۔ عمران کی غراہٹ اس قدر درندگی سے بھرپور تھی کہ اپنی گردن کو ملتے ہوئے گارڈ کا جسم بُری طرح کانپ رہا تھا۔

"بتاؤ۔ ورنہ" ۔۔۔ عمران نے اُسی طرح کہا۔ اور گارڈ اس طرح بولنے لگا جیسے ٹیپ ریکارڈ آن کر دیا گیا ہو۔

"تم ادھر کیوں آرہے تھے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"باس نے کہا تھا کہ میں تمہیں گولیوں سے اپنے سامنے چھلنی کرا آؤں" ۔۔۔ گارڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے یک لخت ہاتھ گھمایا اور گارڈ چیختا ہوا ایک بار پھر فرش پر گر پڑا۔ عمران نے اس کے سینے پر مشین گن کا دستہ پوری قوت سے مارا تھا۔ گارڈ سے بات کرتے ہوئے وہ مشین گن کو نال سے پکڑ چکا تھا۔ گارڈ کے نیچے گرتے ہی عمران نے اس کی کنپٹی پر لات ماری اور پھر جیسے مشین چل پڑتی ہے اس طرح عمران کی ٹانگیں چلنے لگیں۔ اور چند لمحوں میں ہی گارڈ کی آنکھیں بے نور ہوگئیں۔ عمران دراصل یہاں فائر نہ کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا۔ وہ تیزی سے پلٹا۔ اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلا لیا۔ وہ عمران کے کہنے کی وجہ سے ہی کمرے میں رکے ہوئے تھے۔

اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ راہداری کا موڑ مڑ کر عمران ایک اور راہداری

گھسا۔ اور پھر تیزی سے ایک دروازے کے سامنے جا کر رک
یا۔ اس نے یک لخت دروازے پر لات ماری اور اچھل کر
ر داخل ہوگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی مشین گن نے شعلے اگلنے
روع کر دیئے۔ اور کمرے میں موجود چار افراد ڈھیر ہو گئے۔ اس
ے کی سامنے کی دیوار سے ایک بڑی سی مشین نصب تھی۔
ں کے سامنے دو آدمی موجود تھے۔ جب کہ تین افراد ان کے
ب میں ہتھیار اٹھائے کھڑے تھے۔ عمران نے اندر داخل ہوتے
دیکھ لیا تھا۔ کہ مشین کے سامنے بیٹھے ہوئے دو افراد میں
ے ایک لی ساک تھا۔ اس لئے اس نے سوائے لی ساک کے
ی چار افراد کو ڈھیر کر دیا تھا۔ لی ساک بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور
اپنے سامنے عمران اور اس کے پیچھے موجود اس کے ساتھیوں
و دیکھ کر بے اختیار اس کے ہاتھ اٹھتے گئے۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم کس طرح ٹھیک ہو گئے" ۔۔۔ لی ساک
نہیں اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی مافوق
فطرت طاقتیں ہوں۔

"کمانڈر حارث کہاں ہے۔ لی ساک" ۔۔۔ عمران نے
راتے ہوئے کہا۔

"اُسے وہ سکاٹ بلوٹن لے اڑا تھا۔ لیکن اب وہ سب ختم
و چکے ہیں" ۔۔۔ لی ساک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کون ہے یہ سکاٹ بلوٹن" ۔۔۔ عمران نے اُسی طرح غرا کر
ہا۔

"یہ اس کا فرضی نام ہے۔ میں نے اس کا میک اپ صاف کیا
وہ ایشیائی لگتا ہے۔ میں نے اس سے تیرا پوچھا کہ وہ کہیں
سیکرٹ سروس کا ایجنٹ تو نہیں۔ لیکن اس نے حامی نہ بھر
تھی" ——— لی ساک نے اُسی طرح ہونٹ چبلتے ہوئے جواب
دیا۔ اور اس کے جواب سے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ تنویر ہی ہو گا۔
"کیا تم نے ان کے ساتھ کمانڈر حارث کو بھی ختم کر دیا تھا"
عمران کے لہجے میں درندگی سی ابھر آئی۔ تنویر کی موت کا سن کر ا
کے ذہن کو واقعی شدید جھٹکا لگا تھا۔
"نہیں۔ کمانڈر حارث زندہ ہے۔ اُسے میرے آدمی راڈیش
مشین کے ذریعے یہاں پہنچادیں گے۔ میں انہیں ہی کال کر رہا تھا
تم آ گئے۔ ویسے کیا تم یہ بتا سکتے ہو کہ تم ان خوف ناک ریز
ٹھیک کیسے ہو گئے" ——— لی ساک نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا۔
"یہ راڈیشن مشین کیا چیز ہے" ——— عمران نے اس کے
سوال کا جواب دینے کی بجائے پوچھا۔
"یہ ٹرانسمٹ مشین ہے۔ اوپر جزیرے پر ہے۔ ایک کیبن
میں لگی ہوئی ہے" ——— لی ساک نے جواب دیا۔
اُسی لمحے مشین سے ایک تیز سیٹی کی آواز نکلی۔ اور پھر ایک بھاری
سی آواز برآمد ہوئی۔
"ہیلو ہیلو بیکر۔ گرافر کالنگ" ——— یہی فقرہ بار بار دوہرایا
رہا۔ اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ لیکن اُسی لمحے مشین پر ایک بڑا سا

نے بلب تیزی سے جلا اور اس کے ساتھ ہی مشین کے اوپر والے حصے سے
سرخ روشنی نکل کر سیدھی دروازے سے ٹکرائی۔ اور لوہے کا ٹھوس دروازہ
بلحت پگھل کر نیچے گرنے لگا۔ روشنی تیزی سے گھومی اور اس کے ساتھ ہاتھ
ائے کھڑا لی ساک بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرا اور اس کے اس طرح اچانک
گرنے سے عمران گھومتی ہوئی روشنی کے بالکل ٹارگٹ میں آ گیا تھا۔ روشنی تو
گئی لیکن اس کے ساتھ ہی دور کہیں اس قدر خوفناک اور دل ہلا دینے والا
ماکہ ہوا کہ پورا کمرہ بُری طرح ڈگمگایا اور پھر اس سے پہلے کہ روشنی اس پر پڑتی۔
ن نے ٹریگر دبا دیا اور گولیاں سیدھی اس جگہ پڑیں جہاں سے روشنی نکل رہی تھی یہ لرزش
س قدر اچانک اور تیز تھی کہ کمرے میں موجود افراد بھی بُری طرح
لمگا کر گرے۔ عمران نے بھی اپنا توازن سنبھالنے کی کوشش کی۔
لیکن کمرے کی حرکت اس قدر تیز اور اچانک تھی کہ وہ بھی نہ سنبھل سکا۔
ور اُسی لمحے فرش پر گرا ہوا لی ساک کسی عقاب کی طرح اپنی جگہ سے
اچھلا اور پلک جھپکنے میں تیز روشنی سے پگھل کر گرے ہوئے
دروازے کے خلا سے باہر جا گرا۔ کمرہ مسلسل ہل رہا تھا۔ اور
اس کی لرزش لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔
"باہر نکلو۔ جلدی کرو" ——— عمران نے چیخ کر کہا۔ اور پھر وہ
اچھل کر دروازے سے باہر نکلا۔
صدیقی۔ خاور اور جولیا بھی اس کے پیچھے تھے۔ باہر راہداریاں
بھی اُسی طرح لرز رہی تھیں۔ وہ عمران کے پیچھے واپس اُسی طرف
کو دوڑنے لگے جدھر سے آئے تھے۔ لیکن ابھی وہ موڑ تک
ہی پہنچے تھے کہ ایک اور دل ہلا دینے والا انتہائی خوف ناک دھماکہ

ہوا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے راہداری کا
فرش اوپر چھت کے ساتھ اور چھت نیچے آ کر فرش کے ساتھ اور سا
کی دیواریں آپس میں مل گئی ہوں۔ اور ان کے ذہنوں میں آخری
احساس یہی تھا کہ ان کے جسم ٹنوں ملبے کے درمیان بری طرح
کچلے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد گہری اور شاید کبھی نہ ختم ہونے وا
تاریکی نے ان کے ذہنوں کو جکڑ لیا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طرح اچانک اور
صحیح سلامت اپنے سامنے دیکھ کر لی ساک کا ذہن واقعی ماؤف
ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ الٹراسون ریز کا بغیر انٹی
الٹراسون مکسچر انجکٹ کئے توڑ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور اس مکسچر
کی معمولی سی مقدار بھی سافٹ روم میں موجود نہ تھی جہاں عمران
اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور پھر وہاں مشین گنوں سے مسلح
افراد بھی موجود تھے جو ان کے کسی بھی طرح حرکت میں آتے ہی ان پر
گولیوں کی بارش کر سکتے تھے لیکن اس کے باوجود عمران اور اس
کے ساتھی نہ صرف صحیح سلامت اس کے سامنے کھڑے تھے بلکہ
ان کے پاس مشین گنیں بھی تھیں۔ سکاٹ بلوٹن اور اس کے ساتھیوں
کا خاتمہ تو ہو چکا تھا۔ کیونکہ جب ان کی طرف جانے والے اس کے
دس آدمی اچانک فائرنگ سے ہلاک ہو گئے تو اس نے بکر اور جیکی

کو جو عقب میں موجود تھے ان پہ بلیک بم پھینکنے کا حکم دے دیا تھا۔ اور اس نے خود سکرین پہ دیکھا تھا کہ بلیک بم ان کے بالکل قریب جا کر پھٹا تھا۔ اور ہر طرف سیاہ دھواں پھیل گیا تھا۔ اور پھر اس نے گرافر کے ذریعے بیکر اور جیکی کو حکم دے دیا تھا کہ دھواں چھٹنے کے بعد وہ جا کر کمانڈر حارث کو اٹھا لیں۔ اور سکاٹ بلوٹن اور اس کے ساتھیوں کو جو بے حس و حرکت پڑے ہوں گے۔ گولیوں سے بھون ڈالیں۔ اور کمانڈر حارث کو راڈیشن مشین کے ذریعے ٹرانسمٹ کر کے گرافر کے پاس پہنچا دیں۔ وہ یہ احکام دے کر فارغ ہی ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آن ٹپکے تھے۔ اور پھر لی ساک کو فوری طور پر اپنی جان بچانے کے لئے ہاتھ اٹھانے ہی پڑے تھے۔ اُسے معلوم تھا کہ جیسے ہی راڈیشن مشین آن ہو گی۔ نیچے مین کنٹرول روم میں بیٹھا ہوا گرافر اس کمرے کی پوزیشن بھی چیک کرے گا۔ اور وہی ہوا جب گرافر نے بیکر کو راڈیشن مشین پہ کال کیا تو مشین کی سکرین نے اُسے اس کمرے کی پوزیشن بھی ظاہر کر دی۔ اور پھر توقع کے عین مطابق گرافر نے اٹیمک ریز کا فائر کھول دیا۔ چونکہ لی ساک بالکل مشین کے سامنے تھا۔ اس لئے گرافر نے عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلے اٹیمک ریز کا فائر سائیڈ پہ رکھ کر کھولا۔ تاکہ لی ساک ان ریز سے بچنے کی سبیل پیدا کر لے اور لی ساک اس کا مقصد سمجھتے ہی بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرا تھا۔ لیکن عمران نے اس کی اور گرافر دونوں کی توقع سے زیادہ تیزی دکھائی اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں اس نے اٹیمک ریز ریلے سرکٹ کو

مشین گن کی فائرنگ سے توڑ دیا۔ چونکہ اٹیمک ریز فائر ہو رہی تھیں اس لئے سرکٹ ٹوٹتے ہی پوری لائننگ اور مین کنٹرول روم ایک دھماکے سے پھٹ گیا اور یہ خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ مین کنٹرول روم کے پھٹنے کا تھا۔ لی ساک کو معلوم تھا کہ ابھی چند لمحوں بعد وہ طاقتور اٹیمک بیٹریاں بھی پھٹ جائیں گی جن سے یہ اٹیمک ریز فائر ہوتی تھیں۔ کیونکہ اچانک مین کنٹرول روم پھٹ جانے کی وجہ سے گرافر کو ان کا سلسلہ آف کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا ہو گا۔ اور بلوشس اور زلزلے کی سی کیفیت اٹیمک بیٹریوں تک جانے والی لائننگ کے مسلسل پھٹنے کی وجہ سے پیدا ہو رہی تھی۔ اٹیمک بیٹریاں چونکہ جزیرے کی انتہائی گہرائی میں ایک مخصوص کمرے میں رکھی گئی تھیں اس لئے ان کے پھٹنے کے درمیان صرف چند منٹ کا ہی وقفہ اُسے ملے گا۔ وہ جانتا تھا کہ اٹیمک بیٹریاں پھٹنے کا مطلب پورے جزیرے کا درمیانی حصہ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ کر آسمان کی طرف بلند ہو گا۔ اور پھر جب یہ حصہ واپس گرے گا تو شاید ہی جزیرے پہ موجود کوئی آدمی زندہ باقی رہ سکے انہی باتوں کا احساس ہوتے ہی لی ساک نے اپنی جان بچانے کی آخری کوشش کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر آپریشن روم کے دروازے سے باہر نکل کر وہ ڈولتی ہوئی راہداری میں دیوانہ وار بھاگتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ اس نے کمرے کی ایک ٹائیل پہ جیسے ہی پیر رکھا فرش ہٹ گیا اور نیچے جاتی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔

لیکن لی ساک کے پاس سیڑھیاں اترنے کا وقت نہ تھا۔ اس لئے
فرش ہٹتے ہی اس نے پیراٹروپنگ کے انداز میں نیچے چھلانگ
لگا دی۔ اور پھر نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے بھاگا۔ اس نے سامنے
کی دیوار میں لگا ہوا ایک بڑا سا ہینڈل کھینچا تو دیوار سائیڈ پر ہٹ گئی
اور اب دیوار کے اندر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا میزائل کھڑا نظر آ
رہا تھا۔ کمرہ کی دیواریں اب پہلے سے زیادہ تیزی سے ہل رہی تھیں۔
لی ساک نے بجلی کی سی تیزی سے میزائل کے ایک حصے پر ہاتھ مارا۔
اس کے ہاتھ مارتے ہی ایک پتلا سا خلا میزائل میں پیدا ہوا۔ اور لی ساک
اچھل کر اس کے اندر پہنچ گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی دروازہ خودبخود
بند ہو گیا۔ اور لی ساک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سامنے موجود مشینری
کا بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی ایک خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز
ابھری۔ اور دوسرے لمحے میزائل حرکت میں آ گیا۔ لی ساک ایک
کرسی نما بیڈ پر اس طرح بیٹھا تھا کہ اس کے بیٹھتے ہی اس کرسی کی
سائیڈ یک لخت کسی ڈھکن کی طرح الٹ کر بند ہو گئی تھی۔ اور اب
سوائے سر اور دو بازوؤں کے اس کا کوئی حصہ کرسی سے باہر نہ
تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اُسے کسی نرم گدے میں لپیٹ دیا گیا ہو میزائل
کے حرکت میں آتے ہی لی ساک کے سامنے اوپر ایک سکرین روشن
ہو گئی تھی۔ جس پر تیزی سے نمبر نمودار ہونے لگے تھے۔ نمبروں کے
آنے اور تبدیل ہونے کی رفتار انتہائی تیز تھی اور لی ساک ہونٹ
بھینچے خاموش بیٹھا ہوا ان نمبروں کو دیکھ رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا
کہ میزائل اب تک اوپر موجود چھت کو کھول کر فضا میں بلند ہو چکا

ہو گا۔ یہ سسٹم اس نے آخری حفاظت کے طور پر پہلے سے تیار رکھا
تھا۔ میزائل اُسی طرح سیدھا اڑتا ہوا جا رہا تھا اور اس کی بلندی کے
متعلق لی ساک صرف ان نمبروں سے ہی اندازہ لگا سکتا تھا۔ اور پھر
اچانک نمبر بتانے والی سکرین ایک جھٹکے کے ساتھ تاریک ہو گئی۔
اور اس کے ساتھ ہی لی ساک نے واضح طور پر محسوس کیا کہ میزائل
اب تیزی سے آگے کی طرف جھک رہا تھا۔ اور پھر اس کی مشینری
نیچے ہو گئی۔ اور لی ساک کی کرسی اوپر کو اٹھ گئی۔ اب لی ساک اس
کرسی میں اس طرح نیچے کو لٹکا ہوا تھا جیسے کسی نے اُسے باندھ کر
چھت سے لٹکا دیا ہو۔ نمبر بتانے والی پلیٹ ایک بار پھر روشن ہو
گئی تھی۔ لیکن اب نمبر کم ہوتے جا رہے تھے۔ لی ساک اس کا
مطلب سمجھتا تھا۔ میزائل پہلے بلندی کی طرف گیا تھا اور پھر اپنی مطلوبہ
بلندی تک پہنچنے کے بعد وہ خودبخود جھک کر ٹیڑھا ہوا اور اس کے
بعد نوک کے بل نیچے گرنے لگا تھا۔ کم ہوتے ہوئے نمبر اب یہ بتا
رہے تھے کہ میزائل کتنا نیچے آ چکا ہے۔ نمبر انتہائی رفتار سے کم
ہوتے چلے جا رہے تھے اور پھر یک لخت ایک جھٹکے سے
سکرین تاریک ہو گئی اور لی ساک نے اطمینان کا سانس لیا۔ اس
کا مطلب تھا کہ وہ سطح سمندر پر پہنچ کر اب سمندر کے اندر جا رہا
ہے۔ میزائل فٹ کراتے وقت اس نے اس بات کا خاص طور پر
خیال رکھا تھا کہ اگر کبھی ایمرجنسی کی صورت میں اس میں فرار ہونا پڑے
تو اس میزائل کو کہاں گرنا چاہیے۔ اور جس جگہ کو اس کے گرنے کے لئے
منتخب کیا گیا تھا وہ جزیرے سے تقریباً ایک میل دور تھی۔ یہاں

سمندر کی گہرائی بے پناہ تھی۔ اس طرح میزائل سمندر کی تہہ سے ٹکرا کر
پھٹ نہ سکتا تھا۔ اور جب اس کی حرکت بند ہو گی تو پانی اُسے واپس
اوپر دھکیل دے گا۔ اس طرح میزائل پانی کی سطح پر جا کر کسی لانچ کی
طرح تیرنے لگ جاتا۔ ابھی تک چونکہ وہ اوپر لٹکا ہوا تھا۔ اس کا
مطلب تھا کہ میزائل پانی کے اندر جا رہا ہے۔ اور چند منٹ بعد یکلخت
جھٹکے سے میزائل کا رخ بدلا۔ اور ایک بار پھر وہ پہلے والی پوزیشن میں
آگیا۔ اب لی ساک کی کرسی پہلے والی پوزیشن میں آگئی تھی۔ اس کا
مطلب تھا کہ اب پانی نے میزائل کو واپس اوپر سطح کی طرف دھکیل دیا
ہے۔ اور چند منٹ بعد پھر میزائل سطح سے بلند ہو کر واپس کسی
تختے کی طرح گرے گا اور پھر تیرنا شروع کر دے گا۔ اور ایسے ہی ہوا
تھوڑی دیر بعد میزائل ٹیڑھا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی حرکت
بھی رک گئی۔ لی ساک نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا
کہ جزیرہ تو تباہ ہو گیا۔ لیکن وہ زندہ سلامت بچ کر نکل آنے میں
کامیاب ہو گیا تھا۔ اور ظاہر ہے۔ جزیرہ تباہ ہونے کے بعد وہاں
موجود کسی آدمی کے زندہ بچ جانے کا کوئی امکان باقی نہ رہا تھا۔
سکاٹ بلوٹن اور اس کے ساتھی تو پہلے ختم ہو چکے تھے۔ اب عمران
اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ کمانڈر حارث بھی ختم ہو چکا تھا۔
لی ساک کے ذہن میں بیک وقت دو مختلف احساسات ابھر رہے
تھے۔ جزیرے کی تباہی جس پر اس نے یہودیوں کی عالمی تنظیموں سے
اربوں روپے حاصل کر کے اس نے اپنے طور پر اُسے ناقابل تسخیر
بنا دیا تھا۔ اور اس جدید ترین مشینری کی وجہ سے اس کی تنظیم ریڈ رو

کی دور دور تک دھاک بندھی ہوئی تھی۔ اس کی تباہی پر اُسے بے حد
افسوس تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی کمانڈر حارث کی موت نے بھی اُسے
شدید دھچکا پہنچایا تھا۔ اس طرح اس کا یہ خوفناک مشن نہ صرف نامکمل
رہا تھا بلکہ ایک لحاظ سے کمانڈر حارث کی موت سے بالکل ہی ختم ہو
گیا تھا۔ یہ ایسا مشن تھا جس نے اُسے پوری دنیا کے یہودیوں میں
ہیرو بنا دیا تھا۔ لیکن اب سب کچھ ختم ہو چکا تھا۔ اور یہ سب کچھ اس
عمران کی وجہ سے ہوا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اُسے اس بات
پر مسرت بھی ہو رہی تھی کہ اس نے یہودیوں کے سب سے بڑے
دشمن علی عمران کا بھی خاتمہ کر دیا تھا۔ اور اس بات سے اُسے بے حد
ڈھارس تھی۔ کیونکہ عمران کی کارروائیوں نے آج تک یہودیوں کی کوئی
سکیم کامیاب نہ ہونے دی تھی۔ اور سب سے زیادہ اُسے خوشی
اس بات کی تھی کہ وہ خود زندہ اور صحیح سلامت بچ نکلنے میں کامیاب
ہو گیا تھا۔

اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے میزائل کی مشینری کا ایک
بٹن دبایا تو اس کے سینے اور ٹانگوں پر موجود کرسی کا ایک حصہ جھٹکے
سے سائیڈ میں چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی میزائل کا خلا دوبارہ نمودار
ہوا اور سمندر کا پانی اُسے نظر آنے لگا۔ اُسے معلوم تھا کہ اندر موجود
ہوا کے دباؤ کی وجہ سے پانی ابھی اندر داخل نہیں ہو رہا۔ لیکن اس
کے باہر نکلنے کی وجہ سے اس دباؤ میں دراڑیں پڑیں گی۔ اور پھر پانی
میزائل کے اندر بھر جائے گا۔ اور اس کے بعد یہ میزائل ہمیشہ ہمیشہ
کے لئے سمندر کی تہہ میں بیٹھ جائے گا۔ اس نے اپنے جسم کو

ایک لمحے کے لئے تو لا اور پھر یک لخت اس نے اس پتلے سے دروازے سے باہر چھلانگ لگا دی۔ باہر سمندر کے پانی میں ابھی تک شدید ہلچل مچی ہوئی تھی۔ لیکن وہ تیزی سے تیرتا ہوا سمندر کی سطح پر آیا اور پھر اس کی نظریں قریب ہی ایک چھوٹے سے ٹاپو کو دیکھ کر چمک اٹھیں۔ میزائل بالکل صحیح جگہ پر آ گرا تھا۔ یہاں اس ٹاپو کی ایک بڑی سی غار میں اس نے ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے ایک لانچ رکھی ہوئی تھی۔ جو اُسے آسانی سے جزیرہ ٹافو تک پہنچا سکتی تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے تیرتا ہوا اس ٹاپو تک پہنچا۔ یہ ٹاپو بہت چھوٹا سا تھا اس پر صرف دس بارہ چھوٹے چھوٹے درخت تھے۔ اور چند لمحوں بعد وہ ٹاپو پر پہنچ گیا۔ ٹاپو پر چڑھ کر وہ اس کے بائیں حصے کی طرف دوڑا۔ تاکہ وہاں سے ٹارجن جزیرے کی صورت حال کو چیک کر سکے اور چند لمحوں بعد جب وہ وہاں پہنچا تو تباہ شدہ جزیرہ ٹارجن اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ آگ اور دھویں کا بادل ابھی تک جزیرے پر چھایا ہوا تھا۔ اور جزیرے کے گرد سمندر پتھروں۔ انسانی لاشوں اور ٹوٹے ہوئے درختوں کے تنوں سے اٹا ہوا تھا۔ ریڈ روز کی پوری تنظیم اپنے ہیڈ کوارٹر سمیت ختم ہو گئی تھی۔ بس لی ساک زندہ بچا تھا اکیلا لی ساک۔ جو چند لمحے پہلے دنیا کی طاقتور یہودی تنظیم کا چیف تھا۔ اور لی ساک ایک طویل سانس لیتا ہوا وہیں اس طرح بیٹھ گیا جیسے جواری اپنی زندگی کی آخری بازی ہار کر انتہائی مایوسی کے عالم میں بیٹھتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑا ہوا تھا۔ اور اس کی نظریں جزیرے پر جمی ہوئی تھیں۔ جس

پر آگ اور دھویں کے بادلوں نے تباہی اور موت کا حصار باندھ رکھا تھا۔

”کاش۔ میں اس عمران کو دیکھتے ہی گولی مار دیتا۔ یا پھر کاش میں آپریشن روم کی بجائے مین کنٹرول روم میں چلا جاتا۔

وہ لاشعوری انداز میں بڑبڑاتا جا رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہو۔

تنویر اور اس کے ساتھی جیسے ہی دروازے سے باہر
نکلے انہوں نے دس بارہ افراد کو بے تحاشا دوڑ کر اس کیبن کی
طرف آتے ہوئے دیکھا وہ اس انداز میں دوڑ رہے تھے جیسے موت
ان کا پیچھا کر رہی ہو۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں بھی موجود تھیں
وہ ابھی کچھ فاصلے پر تھے۔

" فائر " ——— تنویر نے چیخ کر کہا۔ اور دوسرے لمحے اس
کی اپنی مشین گن کے ساتھ ساتھ مائیکل اور پارکی کی مشین گنیں بھی
شعلے اگلنے لگیں۔ اور بے تحاشا دوڑ کر آتے ہوئے افراد چیختے
ہوئے نیچے گرے اور بری طرح پھڑکنے لگے۔ ابھی وہ انہیں
دیکھ ہی رہے تھے کہ یک لخت ان کے قدموں تلے موجود زمین
اس طرح ہلنے لگی جیسے جزیرہ کسی زلزلے کی زد میں آ گیا ہو۔

" اوہ ——— بھاگو۔ جزیرے میں زلزلہ آ رہا ہے " ——— تنو

نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب مڑ کر بھاگنے ہی لگے تھے کہ ان سے دس
گز کے فاصلے پر ایک چٹان ہٹی اور دو آدمی اس میں سے نکلے۔
ور بے تحاشا ان سے آگے بھاگنے لگے۔ انہوں نے مڑ کر
ی ان کی طرف نہ دیکھا تھا کہ یک لخت ایک خوف ناک اور دل
دینے والا دھماکہ ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اس طرح فضا
ں اچھلے جیسے انتہائی خوف ناک طوفان میں تنکے اڑتے ہیں۔ تنویر
کے کانوں میں انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور اس کا فضا
ں قلابازیاں کھاتا ہوا جسم ایک دھماکے سے ایک جھاڑی پر جا
گرا۔ اور پھر وہ لڑھکتا ہوا نیچے گرنے لگا۔ اس کا جسم اس طرح گر
ہا تھا جیسے گیند کسی پہاڑ کی اترائی سے نیچے گر رہی ہو۔ اور چند لمحوں
ہ وہ چھپاک سے پانی میں گرا اور اس کا جسم پانی کے اندر اترتا چلا گیا لیکن پھر پانی
ے اسے واپس اچھالا اور جب تنویر پانی کی سطح پر پہنچا تو اس نے اپنے آپ کو سنبھالا
ر تیزی سے اچھل کر کنارے پر آ گیا زمین مسلسل ہل رہی تھی تنویر کے کپڑے پھٹ
ے تھے۔ مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔ وہ ایک گڑھے کے اندر
ڑا تھا۔ اور اوپر کافی اونچائی نظر آ رہی تھی۔ تنویر بجلی کی سی تیزی
سے دوڑتا ہوا گڑھے سے نکل کر اوپر کنارے پر پہنچا تو اس کے
ونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔ اس نے قریب ہی ایک بھاری چٹان کے
اتھ پارکی اور مائیکل کو ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے پڑے
یا بھاری چٹان کے ساتھ ٹکرا کر ان کے جسم بری طرح ٹوٹ پھوٹ چکے
تھے۔

تنویر کی تیز نظریں تیزی سے گھومیں اسے کمانڈر حارث کی فکر تھی۔

اور پھر اُسے کمانڈر حارث ایک درخت کے ٹوٹے ہوئے حصے کے
ساتھ لپٹا ہوا نظر آ گیا۔ درخت ٹوٹ چکا تھا۔ صرف اس کی جڑ کے
پاس کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا اور کمانڈر حارث اس طرح اس سے لپٹا ہوا
تھا جیسے کوئی معصوم بچہ اپنی ماں سے لپٹا ہوا ہو۔ اور عین اُسی لمحے
اُسے جزیرے کے درمیان سے ایک سرخ رنگ کا بڑا سا میزائل خلائی
جہاز کی طرح فضا کی طرف اٹھتا ہوا دکھائی دیا اور ایک لمحے سے بھی کم
عرصے میں میزائل انتہائی بلندی پر پہنچ کر ترچھا ہوا اور اس کے ساتھ
وہ نیچے گرنے لگا۔ اور پلک جھپکنے میں تنویر کی نظروں سے اوجھل
ہو گیا۔

تنویر دوڑتا ہوا کمانڈر حارث کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یک لخت
ہولناک گڑگڑاہٹ کے ساتھ جزیرے کی وہ سائیڈ اس طرح پھٹ
چلی گئی جیسے خوفناک زلزلے سے زمین درمیان سے پھٹ جاتی ہے
اور دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ اب تنویر اور کمانڈر حارث اس دراڑ کے
دائیں کنارے پر موجود تھے۔ تنویر گڑگڑاہٹ اور زمین کی خوفناک
لرزش کی وجہ سے منہ کے بل نیچے گرا۔ اور اُسی لمحے کوئی انسانی
جسم اس کے ساتھ ایک دھماکے سے ٹکرایا اور تنویر اس جسم کے
ساتھ ہی اچھل کر اس دراڑ کے اندر جا گرا۔ اس سے ٹکرانے والا
انسانی جسم بھی اس کے ساتھ ہی گرا تھا۔ اور تنویر نیچے گرتے ہی
بوکھلا کر اٹھا۔ اور پھر اس کی آنکھیں یہ دیکھ کر چمک اٹھیں کہ اس سے
ٹکرانے والا جسم کمانڈر حارث کا تھا۔ کمانڈر حارث بھی لاشعوری
انداز میں اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

" تم ٹھیک ہو کمانڈر حارث " ـــــ تنویر نے بے اختیار اُسے
جھنجھوڑ ڈالا۔

" آں ـــ آں ـــ ہاں ـــ میں ٹھیک ہوں " ـــــ کمانڈر
حارث نے ہذیانی انداز میں جواب دیا۔ اور ابھی اس کا فقرہ مکمل نہ ہوا
تھا کہ دور ایک اور خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا۔ اور
اس دھماکے کے ساتھ ہی دراڑ کے اندرونی حصے سے جیسے پتھروں
کی بارش سی ابھری۔ اور تنویر کمانڈر حارث کو دھکیلتا ہوا نیچے گرا۔
اور دراڑ کے اندرونی حصے سے نکلنے والے پتھر ان کے سروں
کے اوپر سے گزر گئے۔ ہر طرف گرد سی پھیل گئی تھی کہ یک لخت
کوئی چیز رول کرتی ہوئی تنویر کے جسم سے ایک دھماکے سے آ
ٹکرائی۔ اور تنویر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ ایک لمحے
کے لئے وہ یہی سمجھا کہ کوئی چٹان اس سے ٹکرائی ہے۔ لیکن دوسرے
لمحے اس کے شعور نے احساس کر لیا کہ اس سے ٹکرانے والی چیز
سخت نہیں بلکہ نرم ہے۔ اس احساس کے پیدا ہوتے ہی وہ بوکھلا
کر اٹھا ہی تھا کہ ایک اور انسانی جسم اس سے ٹکرایا اور وہ پہلو کے
بل نیچے گرا۔ اور وہ انسانی جسم اس کے اوپر گر پڑا۔ تنویر نے جھٹکا دے
کر اُسے ایک طرف ہٹایا ہی تھا کہ اُسے ایک اور احساس ہوا کہ
یہ جسم کسی مرد کا نہیں بلکہ عورت کا ہے۔ وہ جلدی سے اس پر جھک
گیا اور پھر اس کے ذہن میں ہونے والا دھماکہ جزیرے پر ہونے
والے دھماکوں سے بھی زیادہ خوفناک تھا۔ کیونکہ باوجود گرد کے
وہ اُسے پہچان چکا تھا۔ یہ جولیا تھی۔

" جولیا " ـــــ تنویر نے بے اختیار اُسے دونوں ہاتھوں سے
بُری طرح جھنجھوڑ ڈالا ۔ جولیا کو دیکھتے ہی اُسے کمانڈر حارث سمیت
سب کچھ بھول گیا تھا ۔
" عمران ـــــ عمران " ـــــ جولیا کے حلق سے اس طرح الفاظ
نکلے جیسے یہ الفاظ اس کے گلے میں پھنسے ہوئے ہوں اور تنویر کے
جھنجھوڑنے کی وجہ سے باہر نکل آئے ہوں ۔ ایک لمحے کے لئے
تو تنویر کا چہرہ بدل گیا ۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے ایک بار پھر
جولیا کو جھنجھوڑ دیا ۔
" جولیا ہوش میں آؤ ۔ میں تنویر ہوں " ـــــ تنویر نے انتہائی
تیز لہجے میں کہا ۔
" آں ـــ آں ـــ اوہ ـــ سب ختم ہو گئے ۔ ملبہ ۔ ہزاروں
ٹن ملبہ ۔ اوہ ۔ ختم ہو گیا ۔ عمران ختم ہو گیا " ـــــ جولیا نے اس
بار آنکھیں تو کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک نہ تھی ۔
" کہاں ہے ۔ عمران کہاں ہے ۔ جلدی بتاؤ جولیا ۔ میں تنویر ہوں "
جولیا کے الفاظ نے تنویر کے ذہن کو ایک اور جھٹکا پہنچایا ۔ وہ ویسے
چاہے لاکھ عمران کا مخالف ہو ۔ لیکن اس کی موت کا سن کر اس کے ذہن
کو ہمیشہ ایسا ہی جھٹکا لگتا تھا ۔
" کک ـــ کیا ـــ کیا ـــ تنویر ۔ تم ـــ تم کہاں
تھے ۔ وہ عمران مر گیا ۔ صدیقی ۔ خاور سب ختم ہو گئے ۔ لل ـــ لل
لیکن میں کہاں ہوں ۔ میں بھی تو ساتھ تھی ۔ جولیا اس بار ایک جھٹکے سے
اٹھ بیٹھی تھی ۔ اور اس نے اس طرح ادھر ادھر سر پٹخنا شروع کر دیا

تھا ۔ جیسے اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا ہو ۔
" جولیا ۔ ہوش میں آؤ ۔ میں تنویر ہوں ۔ مجھے بتاؤ ۔ عمران کہاں ہے ۔
صدیقی اور خاور کہاں ہیں " ـــــ تنویر نے اس بار وحشیانہ انداز
میں جولیا کو جھنجھوڑا ۔ اور اس بار جولیا کا ذہن جاگ اٹھا ۔
" تنویر تم ـــــ اوہ ۔ خدا کے لئے عمران ، صدیقی اور خاور کو
بچاؤ ۔ وہ مر گئے تو سب مر جائیں گے " ـــــ جولیا نے آگے کو ہو
کر تنویر کے جسم کے ساتھ اس طرح سر ٹکا دیا جیسے کسی بھٹکے ہوئے
کو پناہ مل گئی ہو ۔ لیکن تنویر نے بڑے بے دردانہ انداز میں اُسے
پیچھے کو جھٹکا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا ۔ جولیا پیچھے گری اور اس کے حلق سے
چیخ نکل گئی ۔ مگر تنویر اس کی چیخ کی پرواہ کئے بغیر تیزی سے آگے بڑھا
ہی تھا کہ ایک بار پھر اس کا پیر کسی جسم سے ٹکرایا اور وہ منہ کے بل
مٹی اور گرد میں تقریباً دبے ہوئے جسم کے اوپر گر پڑا ۔ لیکن دوسرے
لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے اس جسم کو پکڑ کر اوپر
کو اٹھا لیا ۔
" خاور ـــــ یہ خاور ہے " ـــــ اچانک اس کے عقب سے
جولیا کی چیخ سنائی دی ۔
" اوہ ۔ پھر عمران اور صدیقی بھی کہیں قریب ہوں گے ۔ اسے سنبھالو ۔
میں ان کا پتہ کرتا ہوں ۔ خدا کی پناہ ۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ سب لوگ
اندر موجود ہیں " ـــــ تنویر نے جلدی سے بے ہوش خاور کو واپس
زمین پر پھینکا اور آگے بڑھنے لگا ۔ گرد کی وجہ سے اُسے آدھے فٹ
سے آگے کچھ نظر نہ آ رہا تھا ۔ لیکن وہ اندھوں کی طرح ٹٹولتا ہوا تیزی

سے آگے بڑھتا گیا۔ اور اب وہ تھوڑا سا آگے بڑھا تھا کہ یک لخت
اس کے پیر کسی اور انسانی جسم سے ٹکرائے۔ اور وہ بے اختیار اس
جسم پر جھک گیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اُسے کھینچ کر اوپر کو
اٹھایا۔ اور پھر اس کے چہرے سے چہرہ ملا کر اُسے غور سے دیکھنے
لگا۔ لیکن مٹی میں اٹا ہوا چہرہ اجنبی تھا۔ لیکن اُسی لمحے اُسے خیال آیا کہ
ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ میک اپ میں ہوں۔ کیونکہ پہلے خاور کا چہرہ بھی
اُسے اجنبی لگا تھا۔ لیکن بہرحال یہ قدو قامت کے لحاظ سے کسی طرح
بھی عمران نہ تھا۔ وہ اُسے گھسیٹتا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ جولیا نے دوڑ
کر اس کے ہاتھوں سے اُسے سنبھال لیا۔ وہ اب پوری طرح ہوش
میں آچکی تھی۔

"یہ صدیقی ہے۔ عمران کو تلاش کرو" ——— جولیا نے قریب آ
کر ہذیانی انداز میں کہا۔

اور تنویر صدیقی کو چھوڑ کر ایک بار پھر آگے کو دوڑ پڑا۔ لیکن فضا میں
گرد کی دبیز تہہ کی وجہ سے مجبوراً اُسے ایک بار پھر اندھوں کی طرح
ٹٹول کر آگے بڑھنا پڑا۔ اس نے ابھی اسی طرح چھ سات قدم ہی اٹھائے
ہوں گے کہ یک لخت اس کے قدموں تلے سے زمین غائب ہوگئی اور
وہ چیخ مار کر منہ کے بل گہرائی میں گرا۔ دوسرے لمحے اس کا جسم ایک
دھماکے سے کسی نرم جسم سے جا ٹکرایا۔ یہ گڑھا ضرور تھا لیکن زیادہ گہرا
نہ تھا۔ وہ جلدی سے اٹھا اور اس نے اس جسم کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔
جس سے وہ ٹکرایا تھا۔ یہ جگہ اوپر سے زیادہ تاریک تھی۔ اس لئے اب
اُسے کچھ بھی نظر نہ آرہا تھا۔ وہ واقعی انسانی جسم تھا اور کسی مرد کا تھا۔ اس

نے بے اختیار اسے ٹٹول کر اس کے جسم کی چوڑائی کا اندازہ لگایا اور
دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اُسے اٹھانا چاہا۔ لیکن پھر وہ لڑکھڑا سا
گیا۔ جسم بے حد وزنی تھا۔

"اوہ ——— یہ یقیناً عمران ہوگا" ——— تنویر نے کہا۔ اور عمران کا
خیال آتے ہی اس کے جسم میں یک لخت توانائی کی ایک تیز لہر سی دوڑ
گئی۔ اس نے ایک بار پھر زور لگایا۔ اور اس بار وہ جسم اوپر کو اٹھتا
آیا۔ اور تنویر نے اُسے کاندھے پر ڈال لیا۔

"تنویر تنویر" ——— اچانک قریب سے اُسے جولیا کی آواز سنائی
دی۔

"آگے مت آؤ۔ آگے گڑھا ہے۔ میں نے عمران کو تلاش کر
لیا ہے" ——— تنویر نے چیخ کر کہا۔ اور پھر اُسے گرد میں قریب ہی
ایک سایہ سا نظر آیا۔ اور اس سائے کے نظر آتے ہی تنویر سمجھ گیا کہ
اس کا سر گڑھے سے ذرا اوپر ہے۔ گڑھا اس کے قد جتنا ہی گہرا
تھا۔

"اسے سنبھالو۔ میں اسے پھینک رہا ہوں" ——— تنویر نے چیخ
کر کہا۔ اور پھر اس نے پوری قوت لگا کر کاندھے پر لدے ہوئے
جسم کو دونوں ہاتھوں پر سنبھالا اور ہونٹ بھینچ کر اُسے اس طرف
اچھال دیا۔ جس طرف وہ سایہ موجود تھا۔ دھم کی آواز کے ساتھ وہ
جسم اس سائے کے قریب جا گرا۔

"ہاں ہاں۔ یہ عمران ہے۔ اوہ۔ یہ ابھی زندہ ہے" ——— جولیا
کی مسرت بھری چیخ سنائی دی۔ اور تنویر نے اندازے سے

گڑھے کے کنارے کو ٹٹول کر اس پر دونوں ہاتھ رکھے۔ اور پھر پوری
قوت سے اچھل کر وہ ہاتھوں کے بل اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے اوپر
جا گرا۔ جولیا عمران کو بری طرح جھنجھوڑنے میں مصروف تھی۔

"ہٹ جاؤ۔ میں اسے اٹھاتا ہوں" ـــــ تنویر نے آگے بڑھ کر
کہا۔ اور ایک بار پھر اس نے جھک کر پوری قوت لگائی۔ اور عمران کو
اٹھا کر اپنے کاندھے پر لادا اور تیزی سے واپس دوڑ پڑا۔

"اوپر خوفناک تباہی ہو رہی ہے۔ پورا جزیرہ فضا میں اڑ رہا ہے۔
آگ بھڑک اٹھی ہے" ـــــ اچانک کمانڈر حارث کی چیختی ہوئی آواز
سنائی دی۔ وہ شاید دراڑ سے نکل کر اوپر کا ماحول دیکھ چکا تھا۔ اور
واقعی اوپر دھماکے مسلسل جاری تھے۔ لیکن یہ دھماکے چٹانوں کے
گرنے اور لڑھکنے کے تھے۔ اور ان سے کافی فاصلے پر سنائی دے
رہے تھے۔ ویسے بھی وہ دراڑ کے اندر ہونے کی وجہ سے قدرے
محفوظ تھے۔

"تم صدیقی اور خاور کو سنبھالو۔ میں عمران کو ہوش میں لانے کی کوشش
کرتا ہوں" ـــــ تنویر نے پہلی جگہ پہنچ کر عمران کو نیچے زمین پر لٹاتے
ہوئے چیخ کر کہا۔ یہاں اب روشنی زیادہ ہو گئی تھی۔ شاید اوپر جزیرے
پر موجود آگ کے شعلوں کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔ اب پہلی بار تنویر کو
احساس ہوا کہ عمران اور خاور دونوں شدید زخمی تھے۔ ان کے جسم
زخموں سے چور تھے۔ عمران کے سر پر بھی چوٹیں لگی تھیں۔ اور پورا سر
خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ مٹی کی وجہ سے خون مزید بہنا تو بند ہو گیا تھا۔
لیکن اس کے باوجود چپچپاہٹ بہرحال موجود تھی۔ جولیا اور صدیقی بھی

زخمی تو تھے لیکن عمران اور خاور کی نسبت کم تھے۔ عمران اس طرح سانس
لے رہا تھا جیسے ابھی کسی بھی لمحے اس کا سانس بند ہو جائے گا۔ تنویر
نے جلدی سے اس کے نتھنوں میں باری باری انگلی ڈال کر نتھنوں میں
بھری ہوئی مٹی صاف کرنی شروع کر دی۔ اور پھر اس نے عمران کا جبڑا
ایک ہاتھ سے بھینچا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے منہ میں بھری ہوئی
مٹی کو باہر نکالنا شروع کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے محسوس کیا کہ
کچھ مٹی صاف ہو جانے کی وجہ سے عمران کا رکتا ہوا سانس قدرے
بحال ہو گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود اس کی حالت بے حد خراب تھی۔
اسی لمحے اسے صدیقی کی کراہ سنائی دی۔ جولیا اسے بری طرح
جھنجھوڑنے میں مصروف تھی۔

"عمران شدید زخمی ہے۔ یہ مر رہا ہے۔ اسے پانی چاہئے فوری طور
پر" ـــــ یک لخت تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔ اور ایک جھٹکے سے
اٹھ کھڑا ہوا۔

"پانی کہاں ہے۔ کہاں ہے پانی" ـــــ جولیا بھی صدیقی کو چھوڑ
کر بوکھلائے ہوئے انداز میں چیخی۔

"سمندر یہاں سے تھوڑی دور ہے۔ میں نے دراڑ کے آخری
سرے تک جا کر دیکھا ہے" ـــــ اچانک قریب موجود کمانڈر
حارث چیخ پڑا۔

"اوہ کمانڈر۔ کیا تم ایک آدمی کو اٹھا لو گے۔ جلدی کرو۔ ہمیں
فوراً سمندر تک پہنچنا ہے" ـــــ تنویر نے چیخ کر کہا۔

"ہاں ہاں۔ میں اٹھا لوں گا" ـــــ کمانڈر حارث نے تیز لہجے

میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ تنویر مزید کچھ کہتا۔ اس نے جھک کر زمین پہ پڑے ہوئے خاور کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر ڈال لیا۔

صدیقی اب کراہتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا۔ لیکن وہ ابھی لاشعوری کیفیت میں تھا۔

"جولیا۔ تم صدیقی کو لے کر آؤ ہمارے پیچھے"۔۔۔۔ تنویر نے چیخ کر کہا۔ اور ایک بار پھر عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ اور پھر اس نے سامنے کے رخ دوڑنا شروع کر دیا۔ کمانڈر حارث خاور کو اٹھائے اس کے پیچھے تھا۔ اور پھر تھوڑا سا دوڑنے کے بعد وہ دراڑ کے سرے پہ پہنچ گئے۔

"نیچے اترائی ہے۔ خیال رکھنا"۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے پیچھے سے چیخ کر کہا۔ اور اس کے اس طرح چیخنے سے تنویر یک لخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس نے بڑی مشکل سے اپنے بگڑتے ہوئے توازن کو درست کیا۔ اگر کمانڈر بر وقت نہ چیخ پڑتا تو تنویر یقیناً عمران سمیت لڑھکتا ہوا نیچے جا گرتا۔ لیکن اب سنبھل کر وہ نیچے اترنے لگا۔ سمندر اسے نظر آنے لگ گیا تھا۔ سمندر میں پتھر۔ چٹانیں۔ درختوں کے تنے کثیر تعداد میں تیرتے پھر رہے تھے۔ تنویر اور کمانڈر حارث اونچی نیچی چٹانوں پہ پیر رکھتے۔ لڑکھڑاتے۔ سنبھلتے اور پھر لڑکھڑاتے ہوئے نیچے اتر گئے۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سمندر تک پہنچ ہی گئے۔ تنویر نے جلدی سے عمران کو پانی کے قریب لٹا دیا۔ اور پھر جھک کر اس نے سمندر کا پانی چلو میں بھرا اور عمران کا منہ کھول کر اس میں ڈال دیا۔

پانی عمران کے ہونٹوں کے کنارے سے واپس بہہ گیا۔ لیکن واپسی کے وقت وہ صاف پانی کی بجائے کیچڑ نما تھا۔ تنویر کے ہاتھ تیزی سے چلنے لگے۔ اور پھر چوتھی بار پانی باہر نہ نکلا۔ بلکہ عمران کے حلق کے اندر اتر گیا۔ اور تنویر کو تسلی ہو گئی۔ کہ اب عمران کا منہ اندر سے صاف ہو گیا ہے۔ لیکن عمران بدستور بے ہوش تھا۔ اور کمانڈر حارث بھی تنویر والا عمل دوہرا رہا تھا۔

چند لمحوں میں عمران کا سر اور چہرہ پانی سے صاف کر دیا گیا۔ لیکن عمران کے سر پہ دو گہرے زخم موجود تھے۔ اس کے جسم پہ کتنے زخم تھے۔ اس کا ابھی اندازہ نہ ہو سکتا تھا۔

"کیا ہوا۔ ہوش آ گیا عمران کو"۔۔۔۔ اچانک جولیا کی آواز قریب سے سنائی دی۔ وہ صدیقی کا ہاتھ پکڑے اُسے اس طرح نیچے اتار کر لے آ رہی تھی۔ جیسے صدیقی چھوٹا سا بچہ ہو۔ اور اس کے گر پڑنے کا خطرہ ہو۔

"نہیں۔۔۔۔ عمران کے سر پہ گہرے زخم ہیں"۔۔۔۔ تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ کسی بھی طرح ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ جولیا نے چیخ کر کہا۔ وہ اب قریب پہنچ چکے تھے۔

"میرے خیال میں ان دونوں کا فوری طور پہ ہوش میں آنا ممکن نہیں ہے"۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے کہا۔

خاور کے سر پہ بھی ایک گہرا زخم موجود تھا۔ اور تنویر ایک سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو جزیرہ آگ اور دھوئیں

کے بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ دھوئیں میں آگ کے شعلے بھی شامل تھے۔

"ہمیں فوراً یہاں سے دور نکلنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے کوئی اور دھماکہ ہو جائے۔ اور یہ پورا جزیرہ ہی پھٹ جائے" ___ تنویر نے کہا۔ اور پھر اس کی نظریں ایک بڑی سی مسطح چٹان پر جم گئیں جو قریب ہی سمندر میں تیر رہی تھی۔

چٹان اتنی چوڑی تھی کہ وہ سب اس پر آسانی سے سما سکتے تھے۔ تنویر نے آگے بڑھ کر ایک لکڑی اٹھائی۔ اور اس سے چٹان کو سائیڈ سے دھکیلنے لگا۔ پانی میں تیرتی ہوئی چٹان آہستہ آہستہ قریب آ کر کنارے سے ٹکرا گئی۔ اور پھر تنویر کے کہنے پر وہ سب اس پر پہنچ گئے۔ عمران اور خاور کو بھی چٹان پر لٹا دیا گیا۔ صدیقی بھی اب پوری طرح ہوش میں آ چکا تھا۔ اس کے جسم پر بھی زخموں کے نشانات تھے۔ اسی طرح جولیا بھی خاصی زخمی تھی۔ لیکن وہ بہرحال نہ صرف ہوش میں تھے بلکہ ان کے جسم کی تمام ہڈیاں بھی محفوظ تھیں۔

کمانڈر حارث نے بھی ایک لکڑی اٹھا لی تھی۔ اور پھر تنویر کے ساتھ مل کر اس نے چٹان کو کنارے سے دور دھکیلنا شروع کر دیا۔ ان کے وزن کی وجہ سے اب چٹان کا کچھ اور حصہ پانی میں ڈوب گیا تھا۔ لیکن چٹان بہرحال تیر رہی تھی۔ یہ چٹان لمبائی اور چوڑائی کی نسبت موٹائی میں کم تھی۔ اس لئے وہ پانی میں تیر بھی رہی تھی۔ اگر اس کی موٹائی بھی اتنی ہی ہوتی تو پھر وہ یقیناً تہہ میں جا بیٹھتی۔ جولیا عمران کے ساتھ بیٹھی ہاتھ سے اس کے چہرے پر پنکھا کر رہی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور مایوسی کے آثار نمایاں تھے

اور آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

"کمانڈر حارث۔ احتیاط سے۔ ورنہ چٹان الٹ جائے گی" ___ اچانک تنویر نے چیخ کر کہا۔ کیونکہ کمانڈر حارث نے لکڑی کو ایک اور پتھر سے لگا کر زور سے جھٹکا دیا تھا جس سے چٹان اس طرح ڈولی تھی کہ اس کی ایک سائیڈ ذرا سی نیچے اور دوسری اوپر کو اٹھ گئی تھی۔ لیکن جلد ہی وہ سنبھل گئی۔

"کمانڈر حارث ___ اوہ۔ تو یہ ہیں کمانڈر حارث" ___ اچانک جولیا چونک کر بولی۔ اُسے شاید پہلی بار شعوری طور پر کمانڈر حارث کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

"ہاں۔ یہی کمانڈر حارث ہیں" ___ تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر تنویر۔ مجھے اپنے آپ پر شرم آ رہی ہے۔ کہ میری وجہ سے نہ صرف آپ سب کو اس قدر مصیبتیں اٹھانی پڑیں بلکہ جناب عمران صاحب بھی اس حال کو پہنچ گئے" ___ کمانڈر حارث نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ہمارا فرض تھا کمانڈر حارث۔ ہم نے اپنی ڈیوٹی ادا کی ہے" تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس بات پر بھی شرمندگی ہے مسٹر تنویر۔ کہ پہلے میں نے آپ پر اعتماد نہ کیا تھا" ___ کمانڈر حارث نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو ان باتوں کو" ___ تنویر نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

وہ مسلسل لکڑی کی مدد سے ارد گرد موجود چٹانوں، پتھروں سے زور لگا کر چٹان کو دھکیلتا ہوا کھلے سمندر تک پہنچانے کی کوشش میں مصروف تھا اور پھر مسلسل محنت کے بعد ان کی چٹان کھلے سمندر میں پہنچ کر خود بخود لہروں کے ساتھ آگے بڑھنے لگی اور تنویر اور کمانڈر حارث لکڑیاں پکڑ کر کھڑے ہو گئے۔ تنویر کی نظریں جزیرے پر جمی ہوئی تھیں۔ جہاں سے اب بھی دھواں اٹھ رہا تھا۔ اور کبھی کبھی آگ کے شعلے اس دھوئیں میں سے چمک اٹھتے تھے۔

"اگر تم ہمیں نہ مل جاتے تنویر تو شاید ہم سب اس جگہ پڑے پڑے ختم ہو جاتے" ـــــ جولیا نے اچانک کہا۔

"ارے ہاں۔ تم لوگ کب جزیرے پر پہنچے اور یہ سب دھماکے اور تباہی وغیرہ کیسے ہوئی" ـــــ تنویر نے چونک کر پوچھا۔ اور جولیا نے مختصر لفظوں میں اُسے جزیرے تک پہنچنے اور پھر اس راہداری میں دوڑتے ہوئے خوفناک گڑگڑاہٹ کے بعد گر کر بے ہوش ہونے تک کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ اوہ۔ تو تم اس وقت وہاں موجود تھے۔ جب ہم اس مشین کے پاس کھڑے تھے۔ جس سے وہ گرافر۔ بکیر کو پکار رہا تھا" ـــــ تنویر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم وہیں موجود تھے" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہ لی ساک تو شاید نکل گیا ہے۔ میں نے ایک سرخ رنگ کے میزائل کو اس خوفناک تباہی سے پہلے جزیرے سے نکل کر آسمان پر جاتے اور پھر مڑ کر آگے کی طرف سمندر میں جاتے دیکھا

تھا" ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"وہ یقیناً نکل گیا ہو گا مسٹر تنویر۔ یہ لی ساک یہودیوں کی سب سے طاقتور تنظیم کا چیف تھا۔ یہودیوں میں اس کی کارکردگی کی بے پناہ شہرت ہے" کمانڈر حارث نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ظاہر ہے۔ اس نے جس طرح تمہیں اغوا کیا۔ اور پھر اس نے اس ہیڈ کوارٹر کو جس طرح بنایا ہوا تھا۔ اس سے یہی احساس ہوتا ہے کہ وہ انتہائی باوسائل آدمی تھا" ـــــ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

چٹان اب کھلے سمندر میں پہنچ کر جزیرے سے کافی دور آ گئی تھی۔ تنویر اور کمانڈر حارث بھی اب بیٹھ گئے تھے۔ اب چٹان انہیں کہاں لے جاتی ہے۔ یہ سمندر کی لہروں پر منحصر تھا۔ اور ان کے پاس نہ کھانے کے لئے کچھ تھا نہ پینے کے لئے۔ نہ ان کے پاس کوئی اسلحہ تھا۔ عمران اور خاور کی حالت خراب تھی۔ لیکن وہ سب اب اس کے سوا اور کیا کر سکتے تھے۔ کہ بے بسی اور بے چارگی سے چٹان پر بیٹھے آنے والے حالات کے منتظر رہیں۔

لی ساک کافی دیر تک بیٹھا رہا۔ پھر آخر کار وہ ایک طویل سانس لے کر اٹھا۔ اور اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر اس نے ایک غار میں لانچ کو چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس غار کے دہانے تک پہنچ گیا۔ ایک بڑی سی چٹان غار کے دہانے پر موجود تھی۔ اس نے چٹان سے ذرا فاصلے پر ایک پتھر پر اپنے پیر کا دباؤ ڈالا۔ اور بھاری چٹان تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ ایک طرف کو ہٹ گئی۔ اور غار کا بڑا سا دہانہ کھل گیا۔ چونکہ لی ساک نے پہلے سے یہاں میکنزم کا سلسلہ تیار کرایا ہوا تھا۔ اس لئے اس قدر بھاری چٹان صرف پتھر کو دبانے سے ہٹ بھی گئی ورنہ یہ چٹان اتنی بڑی تھی کہ شاید بیس پچیس آدمی بھی مل کر اُسے دھانے سے نہ ہٹا سکتے۔ اندر ایک بہت بڑا غار تھا۔ لی ساک کچھ دیر دہانے کی سائیڈ پر کھڑا رہا تاکہ اندر کی بند ہوا باہر نکل کر تازہ ہوا اندر بھر جائے۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ غار میں

داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی کشادہ اور بڑی غار تھی۔ غار کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ اسے مصنوعی طور پر تیار کیا گیا ہے۔ غار کے درمیان میں ایک بڑی سی لانچ موجود تھی۔ لانچ کے علاوہ وہاں تھوڑا سا اسلحہ بھی بند پیکٹوں میں موجود تھا۔ اور ایک طرف ایک بڑا سا باکس تھا۔ جس کے اوپر ریڈ کراس کا نشان بنا ہوا تھا۔ یہ میڈیکل باکس تھا۔ لی ساک نے یہ باکس اس لئے یہاں رکھوایا تھا کہ ہو سکتا ہے ایمرجنسی کے وقت وہ زخمی ہو تو فوری طور پر اس باکس کو استعمال کر سکے۔ لیکن اب اُسے اس کی طرف جانے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ وہ زخمی نہ تھا۔ اس نے اسلحے والے پیکٹ کھولے اور پھر ان میں سے ایک مشین گن اور اس کا کافی سارا میگزین نکال کر اس نے لانچ میں رکھا۔ لانچ کے انجن پر سیلوفین چڑھا ہوا تھا۔ اور اُسے اس طرح بند کیا گیا تھا کہ نمی کی وجہ سے وہ خراب نہ ہو جائے۔ لی ساک نے انجن پر موجود پیکنگ ہٹائی۔ اور پھر انجن کو چیک کرنے لگا۔ انجن بالکل نئی اور صحیح حالت میں تھا۔ لی ساک کے ہونٹوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ غار کی دائیں طرف کی دیوار کے درمیان ایک سرنگ نظر آ رہی تھی۔ جس میں سمندر کا پانی نظر آ رہا تھا۔ یہ سرنگ نما راستہ کافی آگے جا کر کھلے سمندر میں نکلتا تھا۔ لی ساک کے آدمی چونکہ ہر ہفتے آ کر یہاں چیکنگ کرتے رہتے تھے۔ اور میکنزم کو درست رکھنے کے لئے چیکنگ وغیرہ کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ میکنزم بالکل درست اور چالو حالت میں تھا۔ اور لی ساک کو کسی رکاوٹ سے واسطہ نہ پڑا تھا۔ لانچ سے نیچے اتر کر اس نے لانچ کو ایک

سائیڈ سے دھکیلنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی سی کوشش کے بعد
وہ لانچ کا انجن والے حصے کا رخ اس راستے کی طرف کرنے میں
کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے لانچ کے پچھلے حصے کی طرف
آ کر اُسے آگے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ اور پھر تھوڑی سی
کوشش کے بعد لانچ پانی میں اتر گئی۔ اور لی ساک اچھل کر اس
پر سوار ہوا اور پھر اس نے انجن سٹارٹ کرنے کی کوششیں شروع
کر دیں۔ چند لمحوں بعد انجن کی آواز سے یہ سرنگ نما راستہ گونج
اٹھا۔ اور لانچ تیزی سے کھلے سمندر کی طرف بڑھنے لگی۔ کھلے سمندر
میں آ کر اس نے لانچ کا رخ ٹارجن جزیرے کی طرف موڑ دیا۔ جزیرے
پر سے اب صرف دھواں ہی اٹھ رہا تھا۔ وہ اب جا کر دیکھنا چاہتا تھا
کہ وہاں کوئی زندہ بھی بچا ہے یا نہیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کی لانچ
جزیرے تک پہنچ گئی۔ چٹانوں۔ پتھروں اور درختوں کے تنوں سے
وہ لانچ کو بچاتا ہوا کنارے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے
لانچ کو ایک پتھر کے ساتھ ہک کیا اور پھر لانچ میں موجود مشین گن
اٹھا کر اس نے میگزین لوڈ کیا اور جزیرے پر چڑھ آیا۔

جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا۔ ہر چیز راکھ۔ مٹی اور پتھروں
سے اٹی پڑی تھی۔ ادھر ادھر انسانی لاشیں ہی پڑی ہوئی تھیں۔ وہ
آگے بڑھا۔ لیکن جلد ہی اُسے رکنا پڑا۔ کیونکہ ذرا سا آگے جانے
کے بعد جزیرے کے عین درمیان میں ایک طویل اور خوفناک
گڑھا موجود تھا۔ جس کی تہہ نجانے کہاں تھی۔ وہاں ابھی تک آگ
بھڑک رہی تھی۔ اور وہاں ماحول میں اس قدر تپش تھی کہ چند لمحوں میں

ہی لی ساک کے پورے جسم سے پسینہ پھوٹ نکلا۔ لی ساک ایک
طویل سانس لے کر واپس مڑا۔ اور پھر کنارے کے ساتھ ساتھ
گھومتا ہوا آئیں طرف کو بڑھنے لگا۔ جزیرے کے کنارے اور
اس کا اندر جاتا ہوا کچھ حصہ محفوظ تھا۔ گھومتے گھومتے وہ ایک ایسی
جگہ پہنچ گیا جہاں ایک لمبی دراڑ سی زمین میں پڑی ہوئی تھی۔ اور لی ساک
سمجھ گیا کہ یہ دراڑ اس حصے کی طرف پڑی ہے جہاں سے وہ میزائل
سے باہر نکلا تھا۔ اور یہ دراڑ بھی یقیناً اس کے میزائل چلنے اور
نکلنے کے جھٹکے کی وجہ سے پڑی ہو گی کیونکہ اس وقت زمین بُری
طرح لرز رہی تھی۔ اس دراڑ کو دیکھتے دیکھتے وہ یک لخت چونک پڑا۔
کیونکہ وہاں گرد پر اُسے ایسے نشانات نظر آئے تھے جیسے یہاں
کچھ لوگ چلتے پھرتے رہے ہوں۔ ان نشانات کی ابھی تک موجودگی
کا مطلب تھا کہ وہ لوگ جزیرے کی تباہی کے بعد یہاں موجود رہے
ہوں گے۔

”یہ کون ہو سکتے ہیں۔ جو اس قدر خوفناک تباہی میں بھی زندہ بچ
گئے ہیں“ —— لی ساک حیرت بھرے انداز میں بڑبڑایا۔ اور پھر
آگے بڑھنے لگا۔ چند قدم اٹھانے کے بعد وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔
سے ایک پتھر کے ساتھ مٹی میں دبی ہوئی لاشیں نظر آ گئیں۔ ان
کے چہروں کے کچھ حصے مٹی سے باہر تھے۔ اور یہ چہرے دیکھتے
ہی وہ بُری طرح اچھل پڑا۔ کیونکہ مٹی میں لتھڑے اور زخموں سے
مسخ ہو جانے کے باوجود اس نے انہیں آسان سے پہچان لیا تھا۔
یہ بار کی ڈیوک اور مائیکل کی لاشیں تھیں۔

"اوہ اوہ ۔ یہ یہاں کیسے پہنچ گئے ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ بیکر اور جیکی انہیں وہاں ہلاک کرنے میں ناکام رہے تھے"
لی ساک کے ذہن میں کنکھجورا سا رینگا ۔ اور اس نے تیزی سے ارد گرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا ۔ کہ شاید قریب ہی سکاٹ بلوٹن اور کمانڈر حارث کی لاشیں نظر آجائیں ۔ لیکن ان دو لاشوں کے علاوہ وہاں اور کوئی لاش موجود نہ تھی ۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دراڑ کے نچلے حصے کی طرف بھاگنے لگا ۔ جہاں جزیرے کا کٹا پھٹا کنارہ تھا اور پھر کنارے پر پہنچ کر وہ تیزی سے نیچے اترنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں دور ایک بڑے دھبے پر پڑیں ۔ یہ دھبہ کافی دور سمندر میں تیر رہا تھا ۔ اُسے اس دھبے کے اوپر کچھ اور دھبے نظر آتے ۔ ان دھبوں کی ساخت ایسی تھی جیسے انسان ہوں ۔
"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں" ـــــ لی ساک آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر انہیں دیکھتا رہا لیکن فاصلہ اس قدر تھا کہ وہ واضح طور پر کچھ نہ دیکھ سکتا تھا ۔ اب تک لی ساک یہی سمجھے ہوئے تھا کہ اس کے آدمیوں نے سکاٹ بلوٹن اور اس کے ساتھیوں یارکی اور مائیکل کو ہلاک کر دیا تھا اور کمانڈر حارث جزیرے کی تباہی میں کام آگیا ہو گا ۔ عمران اور اس کے ساتھی تو بہرحال اندر ہی تھے جب جزیرہ تباہ ہوا اس لئے ان میں سے کسی کے بچ جانے کا اس کے ذہن میں کوئی تصور ہی نہ تھا ۔ لیکن اب یارکی اور مائیکل کی لاشیں اس طرف دیکھ کر اور دراڑ میں کافی سارے آدمیوں کے قدموں کے نشانات دیکھ لینے کے بعد اس کے ذہن میں موجود اپنا پہلا تصور ختم ہو گیا تھا ۔ دراڑ

عین اس جگہ پر تھی جہاں سے وہ جگہ قریب ہی تھی جہاں میزائل میں نکلتے وقت وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ گیا تھا ۔ اور دراڑ کی ساخت ایسی تھی کہ وہاں تک ایک لمبی سرنگ سی بن گئی تھی ۔ اور اس دراڑ اور سرنگ کی ساخت بتا رہی تھی کہ اس دراڑ اور سرنگ سے عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی زندہ یا زخمی ہو تو اُسے نکالا جا سکتا ہے ۔ اور اس نے جو دور کھلے سمندر میں بڑا سا دھبہ تیرتے ہوئے دیکھا تھا ۔ اس پر اُسے ایک یا دو سے بہرحال زیادہ انسانی سائے محسوس ہوئے تھے ۔ یہ سب خیالات ایک لمحے میں اس کے ذہن میں بجلی کے کوندے کی طرح لپکے اور وہ الٹے پیروں واپس اپنی لانچ کی طرف بھاگنے لگا ۔ آتے وقت تو وہ دیکھ بھال کے سے انداز میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا ۔ لیکن اب اس کی رفتار پہلے سے بہت تیز تھی ۔ اور پھر تھوڑی دیر میں وہ لانچ تک پہنچ گیا ۔ اس نے لانچ میں چھلانگ لگائی مشین گن کو ایک طرف رکھا اور لانچ کا ہک پتھر سے علیحدہ کر کے اس نے انجن سٹارٹ کیا ۔ اور لانچ کو واپس کھلے سمندر میں لے جا کر اس نے اس کی رفتار تیز کر دی ۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی اس کے ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے لانچ کا رخ موڑ دیا ۔ اب وہ جزیرے کی سائیڈ سے ہوتا ہوا دوسری طرف کو بڑھ رہا تھا ۔ اُسے اچانک خیال آگیا تھا کہ ہو سکتا ہے ان لوگوں کے پاس کوئی اسلحہ بھی موجود ہو ۔ اس صورت میں وہ اکیلا ان کے ہاتھوں نقصان بھی اٹھا سکتا ہے ۔ ویسے جس طرف اس نے اس دھبے کو جاتے ہوئے دیکھا تھا اُسے

معلوم تھا کہ یہ سمندری رَو انہیں ایک ویران جزیرے آرتو پر لے
جائے گی۔ اس لئے اس نے ایک اور راستے سے جزیرہ آرتو پہنچنے
کا پروگرام بنا لیا۔ اُسے معلوم تھا کہ تیز رفتار لانچ کی وجہ سے وہ
دوسرے راستے سے ان سے پہلے اس جزیرے تک پہنچ سکتا ہے۔
اس طرح اگر یہ لوگ اس کے ساتھی نکلے تو وہ انہیں لانچ پر بٹھا کر لے
جا سکتا ہے اور اگر اس کے دشمن ہوئے تو ان کا شکار آسانی سے
کھیلا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے لانچ کا رخ موڑا اور جزیرے
کی سائیڈ سے گھومتے ہوئے انتہائی تیز رفتاری سے ایک لمبا
چکر کاٹ کر جزیرہ آرتو کی طرف بڑھتا گیا۔ اس نے ایسا راستہ اختیار
کیا تھا کہ جو طویل ضرور تھا لیکن اس راستے سے وہ ان لوگوں کی
نظروں میں کسی طرح نہ آسکتا تھا۔ لانچ کی رفتار اس نے انتہائی حد
تک رکھی ہوئی تھی۔ اور لانچ اس طرح سمندر کے اوپر چل رہی تھی
جیسے ہوا میں دوڑ رہی ہو۔ تقریباً بیس منٹ بعد اُسے جزیرہ آرتو کے
آثار نظر آنے لگ گئے۔ یہ بھی ٹاپو کی طرح ایک چھوٹا سا جزیرہ تھا
جس پر کسی کی رہائش یا قبضہ نہ تھا۔ ایسے چھوٹے چھوٹے جزیرے
یہاں جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے۔

لی ساک نے لانچ کی رفتار آہستہ کر لی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ
جزیرہ آرتو کے کٹے پھٹے ساحل تک پہنچ گیا۔ اس نے لانچ کو ہک
کیا اور پھر مشین گن اور فالتو میگزین اٹھا کر وہ چٹانیں پھلانگتا ہوا
اوپر چڑھتا گیا۔

جزیرے پر چڑھنے کے بعد وہ اب اس طرف کو دوڑ رہا تھا

جدھر سے اس کے اندازے کے مطابق اس ڈبے نے پہنچنا تھا۔ اور
پھر ساحل کے پاس پہنچ کر وہ ایک پھیلے ہوئے تنے کے درخت
کی اوٹ میں ہو کر اس طرف کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں
انتہائی کامیابی سے چمک اٹھیں۔ یہ ڈبہ نہیں تھا۔ بلکہ ایک بڑی سی
چٹان تھی۔ جو آہستہ آہستہ جزیرے کی طرف بڑھ رہی تھی۔ چٹان پر ایک
عورت اور تین مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ جب کہ دو آدمی لیٹے ہوئے
تھے۔ لیٹے ہوئے افراد بالکل ساکت تھے۔ اس سے بھی اندازہ ہوتا
تھا کہ یا تو وہ بے ہوش ہیں یا پھر وہ مر چکے ہیں۔ چٹان ابھی جزیرے
سے اتنی دور تھی کہ وہ ان کی شکلیں واضح طور پر نہ دیکھ سکتا تھا۔ اور چٹان
کی آگے بڑھنے کی رفتار بھی بے حد آہستہ تھی۔ لیکن لی ساک جانتا تھا
کہ وہ بہرحال جزیرے تک پہنچ جائے گی۔ کچھ دیر بعد جب چٹان کچھ
نزدیک آگئی۔ اور اُسے کسی حد تک چٹان پر موجود افراد کی شکلیں نظر آنے
لگیں تو وہ حیرت اور مسرت کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اچھل پڑا۔
کیونکہ اس نے چٹان پر بیٹھے ہوئے کمانڈر حارث کے ساتھ سکاٹ
بلوٹن کو پہچان لیا تھا۔ ان کے ساتھ عمران کا ایک ساتھی بھی بیٹھا ہوا
تھا۔ جب کہ وہ عورت بھی عمران کی ساتھی تھی۔ لیٹے ہوئے افراد میں
ایک عمران خود تھا اور دوسرا اس کا ساتھی تھا۔

”اوہ۔ تو تم زندہ بچ کر نکل رہے تھے۔ لیکن اب لی ساک تم پر موت
بن کر جھپٹے گا۔ اور کمانڈر حارث کے اس طرح صحیح سلامت مل جانے
پر تو اُسے اپنے جزیرے کی تباہی کا غم بھی بھول گیا تھا۔ انتہائی کامیابی
ایک بار پھر اس کے قدم چومنے کے لئے بے تاب تھی۔ اس نے

ان لوگوں کی جو پوزیشن دیکھی تھی ۔ اس لحاظ سے تو ان کے پاس اسلحہ بھی موجود نہ تھا ۔ اس لئے مشین گن کے سامنے ان کا ٹھہر جانا ناممکن تھا ۔ چٹان پر بیٹھے ہوئے افراد چونکہ ابھی مشین گن کی رینج میں نہ آئے تھے ۔ اس لئے وہ خاموش کھڑا انہیں قریب آتا دیکھتا رہا ۔ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ جیسے ہی یہ لوگ مشین گن کی رینج میں آئیں گے وہ ان پر فائر کھول دے گا ۔ اور صرف کمانڈر حارث کو زندہ رکھے گا ۔ اور اس کے بعد وہ کمانڈر حارث پر یہیں اس جزیرے پر تشدد کر کے اس سے ساری معلومات حاصل کرے گا اور اس کے بعد اُسے ختم کر کے وہ اس کی لاش لانچ پر ڈال کر ٹاؤ پہنچے گا ۔ جہاں سے وہ معلومات یہودیوں کی اعلیٰ ترین تنظیموں تک پہنچا کر ان سے نیا ہیڈکوارٹر بنانے کے لئے اپنی مرضی کی رقم بھی حاصل کرے گا اور اس کا نام بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہودیوں کی تاریخ میں ہیرو کے طور پر رقم ہو جائے گا ۔ اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا ۔ چٹان آہستہ آہستہ مشین گن کی رینج میں آتی جا رہی تھی ۔ اور پھر اس نے مشین گن سیدھی کر لی ۔ لیکن اس نے ابھی فائر نہ کھولا تھا ۔ کیونکہ وہ اب کوئی رسک لینے کی بجائے حتمی نتیجہ چاہتا تھا ۔ اس لئے اس نے اور تھوڑا انتظار کر لینا مناسب سمجھا ۔ لیکن پھر اچانک وہ یہ دیکھ کر بُری طرح چونک پڑا کہ چٹان پر بیٹھے ہوئے سکاٹ بلڈٹن اور اس کا ایک ساتھی چٹان سے نیچے سمندر میں کود گئے ۔ وہ جزیرے کی طرف کی بجائے دوسری طرف کود رہے تھے ۔ البتہ ان کے ہاتھ چٹان پر جمے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے ۔ اب چٹان پر دو لاشوں کے علاوہ

وہ لڑکی اور کمانڈر حارث بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے ۔ وہ چاہتا تو کمانڈر حارث کے علاوہ باقی افراد کو گولیوں سے بھون ڈالتا ۔ لیکن اس طرح وہ دونوں بچ جاتے ۔ اور چوکنا ہو کر اس کے لئے کوئی مسئلہ کھڑا کر دیتے ۔ اور ہو سکتا ہے کہ کمانڈر حارث بھی سمندر میں کود کر اپنی جان دے دیتا ۔ اس طرح اس کی ساری پلاننگ اور کامیابی بھی ختم ہو کر رہ جاتی ۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی ایک اور پلاننگ ذہن میں ترتیب دے دی ۔ اُسے معلوم تھا کہ جزیرہ بالکل ویران ہے ۔ اور یہ دونوں جو نیچے کود رہے ہیں ۔ یہ یقیناً اس خدشے کے تحت کود رہے ہوں گے کہ اگر جزیرے پر کوئی موجود ہو تو اس کے خلاف دفاع کیا جا سکے ۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ کہیں چھپ کر بیٹھ جائے گا ۔ اور پھر جب یہ لوگ جزیرے پر آ کر پوری طرح مطمئن ہو جائیں گے تو پھر کسی بھی وقت ان پر گولیوں کی بارش کی جا سکتی ہے ۔ چنانچہ وہ تیزی سے واپس پلٹا اور پھر دوڑتا ہوا جزیرے کے اس کنارے پر پہنچ گیا جہاں اس کی لانچ موجود تھی ۔ اسے یہ بھی خطرہ تھا کہ کہیں ان میں سے کوئی آدمی تیرتا ہوا ادھر نہ پہنچ جائے اس صورت میں وہ لانچ لے جا سکتے تھے اور پھر لی ساک پھنس جاتا ۔ اس لئے اس نے ایک ایسی جھاڑی چھپنے کے لئے منتخب کی جس کی اوٹ میں بیٹھ کر وہ بیک وقت جزیرے اور لانچ دونوں پر نظر رکھ سکے ۔

چٹان نے کھلے سمندر کی تیز رفتار لہروں میں پہنچ کر اب خاصی
رفتار سے ایک طرف کو بڑھ رہی تھی۔ جزیرہ اب ان سے کافی دور
ہو گیا تھا۔ لیکن چٹان پر بیٹھ جانے کے بعد حالات کی مجبوری نے
انہیں اور زیادہ جکڑ لیا تھا۔ کسی بھی لمحے سمندر میں طوفان آ سکتا تھا۔
یا تیز ہوا چل سکتی تھی۔ اس صورت میں وہ لازماً ہلاک ہو جاتے۔ ویسے
بھی ان کے پاس کھانے اور پینے کے لئے کچھ بھی نہ تھا۔ عمران اور
خاور دونوں کی حالت بدستور نازک تھی۔ ان کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا
کہ اب وہ کیا کریں اور کہاں جائیں۔ بس صرف ایک امید تھی جس
نے ان کے دلوں میں چراغ روشن کر رکھے تھے کہ اس طرح بہتے
ہوئے وہ کسی ایسے جزیرے تک پہنچ جائیں جہاں انہیں خوراک
اور پانی کے ساتھ ساتھ علاج معالجے کی سہولت بھی مل جائے۔
اور وہاں سے وہ جزیرہ ٹاؤ تک پہنچ سکیں۔ لیکن اول تو دور دور تک

انہیں کوئی جزیرہ نظر نہ آ رہا تھا۔ اور اگر بفرض محال وہ کسی جزیرے
تک پہنچ بھی جاتے تب بھی یہ ضروری نہ تھا کہ جزیرے پر موجود افراد
ان سے ہمدردی کرتے۔ یہاں ایسے جزیروں پر زیادہ تر سمگلر اور
جرائم پیشہ لوگ ہی قابض تھے۔ اور ان سے ہمدردی کی توقع
فضول تھی۔ لیکن بہرحال نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہی ثابت ہو سکتا
تھا۔ اس لئے امید بہرحال ان کے دلوں میں موجود تھی۔

"اگر عمران کو کچھ ہو گیا تنویر تو......" ---- جولیا نے بھرائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"بے فکر رہو جولیا۔ عمران کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوت
مدافعت سے نوازا ہوا ہے۔ یہ لازماً بچ جائے گا" ---- تنویر
نے اس کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا۔ نجانے کیا بات تھی کہ
اس وقت اُسے عمران ---- سے ذرا برابر بھی رقابت محسوس نہ
ہو رہی تھی۔ ہاں اگر عمران ٹھیک ٹھاک ہوتا تو شاید جولیا کا یہ فقرہ تنویر
کے دل میں آگ کے شعلے بھڑکا دیتا۔ لیکن اس کی فطرت ہی ایسی
تھی کہ وہ لاشعوری طور پر تو عمران کو بے حد پسند کرتا تھا۔ اس لئے
جب عمران کی جان خطرے میں ہوتی تو وہ اُسے بچانے کے لئے
جلتی ہوئی آگ میں بھی کود جانے سے دریغ نہ کیا کرتا تھا۔ لیکن جب
عمران ٹھیک ہوتا تو پھر اُسے عمران قطعی پسند نہ آتا تھا۔

"جزیرہ ---- وہ جزیرہ" ---- اچانک صدیقی نے چیخ کر کہا۔
وہ دور شمال کی طرف اشارہ کر رہا تھا اور سب چونک کر اس طرف
دیکھنے لگے واقعی دور جزیرہ ایک چھوٹے سے دھبے کی صورت

یں نظر آ رہا تھا۔ اور اطمینان بخش بات یہ تھی کہ ان کی چٹان نما کشتی کا رخ بھی اُسی طرف تھا۔

" یا اللہ۔ اس جزیرے پر عمران اور خاور کے لئے طبی امداد کا بندوبست ہو جائے " ـــــــ جولیا نے بڑے پُرخلوص انداز میں ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ دعا مانگنی شروع کر دی۔ وہ بھرائے ہوئے لہجے میں بار بار یہ دعا مانگ رہی تھی۔ اور سب کو اس کے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ یہ دعا اس کی دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہے۔ اُسے اس وقت سوائے عمران کی صحت یابی کے اور کسی چیز کی بھی فکر نہ تھی۔ وہ مسلسل دعا مانگتی رہی اور پھر اچانک وہ بے اختیار ہو کر سجدے میں گر پڑی اور اس نے دھاڑیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔ اور اس کے اس قدر پُرخلوص جذبات دیکھ کر سب کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

تنویر جلدی سے آگے بڑھا اور اس نے جولیا کو اٹھایا اور پھر اس کے بازو پر تھپکی دے کر تسلی دینے لگا۔

" جولیا۔ تم فکر مت کرو۔ میں اپنی جان دے کر بھی عمران کی جان کی حفاظت کر دوں گا " ـــــــ تنویر نے کہا۔

اور جولیا سسکیاں بھرتی ہوئی عمران کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔ تنویر دوبارہ اپنی جگہ پر آ گیا۔ کمانڈر حارث اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

" کیا یہ عمران کی بیوی ہے " ـــــــ کمانڈر حارث نے جولیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تنویر سے پوچھا۔

" نہیں۔ یہ ہماری سیکرٹ سروس کی نمبر ٹو چیف ہے۔ اور اس کا رونا عمران کے لئے بحیثیت ساتھی کے ہے " ـــــــ تنویر نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔ اور کمانڈر حارث حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگا۔

" لیکن وہ دوسرا آدمی بھی تو آپ لوگوں کا ساتھی ہے۔ اس کے لئے تو ایسے جذبات کا اظہار نہیں کیا گیا " ـــــــ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کمانڈر حارث نے کہا۔

" اس کی حالت اتنی خراب نہیں ہے جتنی عمران کی ہے۔ اور عمران نہ صرف ہماری سیکرٹ سروس بلکہ پورے پاکیشیا کے دس کروڑ افراد کی زندگیوں کا محافظ ہے۔ تم تو صرف جولیا کی بات کر رہے ہو اگر پاکیشیا کے دس کروڑ عوام کو عمران کی اس حالت کا پتہ چل جائے تو ہماری قوم کا ہر بچہ اس سے زیادہ گڑگڑا کر اس کی زندگی اور صحت کے لئے دعائیں مانگنے لگ جائے گا " ـــــــ تنویر نے کہا۔

" واقعی تم درست کہہ رہے ہو مسٹر تنویر۔ صرف پاکیشیا ہی نہیں عمران کا نام پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کے دلوں میں دھڑکتا ہے۔ اور ہم سب کے جذبات پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً عمران کے لئے انتہائی شدید ہیں۔ آپ یقین کریں کہ فلسطینی اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہمارے پاس وسائل بھی ہیں اور جان دینے والے افراد کی کبھی کمی نہیں ہے۔ لیکن جہاں بھی ہمیں خطرہ محسوس ہوتا ہے ہماری نظریں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف ہی اٹھتی ہیں۔

اور جب پاکیشیا سیکرٹ سروس حامی بھر لیتی ہے تو یقین کیجئے ہمیں واقعی ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے ہم کسی مضبوط پناہ گاہ میں داخل ہو گئے ہوں" ۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے انتہائی جذبات بھرے لہجے میں کہا۔ اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

جزیرہ اب کافی قریب آ چکا تھا۔ یہ نسبتاً چھوٹا جزیرہ تھا۔

"تنویر۔ ہو سکتا ہے۔ یہاں لی ساک کے ہی آدمی ہوں۔ اس لئے ہمیں محتاط رہنا چاہیئے" ۔۔۔۔ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکی تھی۔

"ہاں۔ سب کچھ ممکن ہے۔ میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔ تم اور کمانڈر حارث یہیں چٹان پر بیٹھے رہیں گے۔ میں اور صدیقی سمندر میں کود جائیں گے اور پھر اس چٹان کی اوٹ لیتے ہوئے جزیرے تک پہنچیں گے۔ تاکہ خطرے کی صورت میں کوئی نہ کوئی دفاع کیا جا سکے۔ وہ لوگ کوئی بھی ہوں۔ بہر حال وہ ہمیں فوری طور پر گولی نہیں ماریں گے۔ اور جزیرے پر پہنچنے کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا" ۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے" ۔۔۔۔ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تم کہو تو میں بھی تمہارے ساتھ سمندر میں رہوں" ۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے کہا۔

"نہیں کمانڈر حارث۔ تم ہمارے مشن کے لئے انتہائی اہم آدمی ہو۔ اس لئے تم یہاں اطمینان سے بیٹھو۔ تمہاری حفاظت ہمارا فرض ہے۔ سمندر میں بے شمار خطرات سامنے آ سکتے ہیں" ۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور کمانڈر حارث خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد جزیرہ جب کافی قریب آ گیا تو تنویر نے صدیقی کو اشارہ کیا اور وہ دونوں سمندر میں اتر گئے۔ اور چٹان کی اوٹ لے کر جزیرے کی طرف بڑھنے لگے۔ جولیا اور کمانڈر حارث بڑے چوکنے انداز میں بیٹھے لمحہ بہ لمحہ قریب آتے جزیرے کو دیکھ رہے تھے۔ لیکن ابھی تک جزیرے پر کوئی آدمی نظر نہ آیا تھا۔

"میرے خیال میں یہ جزیرہ ویران ہے" ۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا ضرور قبول کرے گا۔ اور جزیرہ پر ہمیں عمران کے لئے لازماً طبی امداد مل جائے گی" ۔۔۔۔ جولیا نے بڑے پُر یقین لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کمانڈر حارث خاموش ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد چٹان جزیرے کے کنارے پر پہنچ گئی۔ اور پھر جولیا اور کمانڈر حارث دونوں کود کر چٹان سے جزیرے کی چٹانوں پر پہنچ گئے۔ چونکہ وہ اس چٹان کو باندھ تو نہ سکتے تھے اور اسے ہاتھ سے گنوانا بھی نہ چاہتے تھے۔ اس لئے تنویر کے کہنے پر صدیقی نے تنویر کے ساتھ مل کر اُسے ایک ایسی کھاڑی کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ جہاں سے وہ اپنے آپ واپس سمندر میں نہ جا سکے۔ چٹان پر عمران اور خاور اُسی طرح پڑے ہوئے تھے۔ جب چٹان ان کی مطلوبہ جگہ پر پہنچ گئی تو وہ دونوں چٹانیں پھلانگتے ہوئے اوپر جزیرے کی سطح کی طرف بڑھنے

لگے۔ جولیا اور کمانڈر حارث ان سے آگے جا رہے تھے۔
"واقعی یہ تو ویران جزیرہ ہے۔ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے"۔۔۔۔۔ جولیا نے بڑے مایوسانہ لہجے میں کہا۔
"یہاں لازماً کوئی نہ کوئی چشمہ یا ایسا گڑھا ہوگا جس میں بارش کا پانی جمع ہوگا اور اگر پانی ہی مل جائے تو عمران کی حالت کسی حد تک درست ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔ تنویر نے اوپر پہنچ کر عمران کو احتیاط سے ایک درخت کے سائے میں لٹاتے ہوئے کہا۔ خاور کو بھی وہیں لٹا دیا گیا۔
"میں پانی تلاش کرتی ہوں"۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔
"نہیں۔ تم اور کمانڈر حارث ان دونوں کا خیال رکھو۔ صدیقی اور میں جلتے ہیں"۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔ ان کے اپنے کپڑوں سے پانی گر رہا تھا لیکن یہ پانی کھاری تھا۔ انہیں سادہ پانی کی تلاش تھی۔ وہ دونوں آگے بڑھے اور ابھی انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ یک لخت ایک طرف سے مشین گن کی تڑتڑاہٹ گونجی اور اس کے ساتھ ہی صدیقی اور تنویر دونوں چیختے ہوئے نیچے گر سے۔ ان کے نیچے گرتے ہی عقب سے جولیا کی طویل چیخ سنائی دی۔ اور پھر وہ بھی تیورا کر نیچے آ گری۔
"ہا۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ وکٹری فار لی ساک۔ وکٹری فار لی ساک"
تنویر کے ڈوبتے ہوئے ذہن پر لی ساک کے قہقہے اور آواز کسی ہتھوڑے کی طرح پڑے۔ اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ تیورا کر نیچے گر گیا۔ اس کے ذہن پر یک لخت موت کے اندھیروں نے یلغار کر دی تھی۔
اور کمانڈر حارث اب اکیلا کھڑا حیرت سے اس طرف دیکھ رہا تھا۔

ھر سے لی ساک ہاتھ میں مشین گن پکڑے نمودار ہوا تھا۔ لی ساک کے
ہرے پر مسرت اور کامیابی کے بے پناہ تاثرات نمایاں تھے۔
ںدیقی اور تنویر تو ساکت ہو گئے تھے جب کہ جولیا ابھی تک زمین پر پڑی
ب رہی تھی۔
"تت۔۔۔۔۔ تت۔۔۔۔۔ تم لی ساک"۔۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے
بتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ میں، کمانڈر حارث۔ تم مجھ سے بچ کر نکل رہے تھے۔ دیکھو
ں تمہارے سامنے موجود ہوں۔ ایک فاتح کی حیثیت سے۔ اور
ب تم ایک بار پھر میرے رحم و کرم پر ہو"۔۔۔۔۔ لی ساک نے بڑے
تحانہ انداز میں کہا۔
اور کمانڈر حارث کا چہرہ غصے کی شدت سے متغیر ہو گیا۔ اس
ے مشین گن کی پرواہ کئے بغیر لی ساک پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن لی ساک
ں سے کہیں زیادہ تیز تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹا۔
ساتھ ہی اس نے اپنے پر آتے ہوئے کمانڈر حارث کی پسلیوں میں اس
ح گھما کر لات ماری کہ کمانڈر حارث چیختا ہوا مڑ کر تنویر کے اوپر جا گرا۔
لی ساک نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر زوردار لات جما دی۔
"میں ان لوگوں کی موت کو یقینی بنا لوں۔ پھر تمہارا حشر بھی کرتا ہوں
ڈر حارث، فتح یہودیوں کا مقدر ہے"۔۔۔۔۔ لی ساک نے کہا۔
پھر اچھل کر ایک زوردار لات کمانڈر حارث کو مارنی چاہی لیکن کمانڈر
رث نے تیزی سے مڑ کر اپنے آپ کو بچا لیا۔ اور لی ساک کی بھرپور
ت تنویر کے سر پر پڑی۔ اور تنویر کے جسم میں ہلکی سی حرکت

پیدا ہونے لگ گئی۔

"تم مجھ سے بچ نہیں سکتے"۔۔۔۔ لی ساک نے چیختے ہوئے
کہا اور پھر اس نے ایک اور لات چلائی اور اس بار اس کا نشانہ
درست ثابت ہوا۔ اور کمانڈر حارث کا تڑپتا ہوا جسم بے حس و حر
ہو گیا۔ لی ساک کا دھیان تنویر کی طرف تھا ہی نہیں۔ جولیا ابھی تک
تڑپ رہی تھی۔ گولیاں اس کے کولہوں پر پڑی تھیں۔ لیکن اس
انداز بتا رہا تھا کہ وہ سوائے تڑپنے کے اور کچھ کرنے کے قابل
تھی۔

"ہا۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔ فتح یہودیوں کا مقدر ہے"۔۔۔۔ لی ساک
نے ایک بار پھر فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور مشی
گن کا رخ زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے عمران۔ خاور او
ان کے قریب موجود تڑپتی جولیا کی طرف کر دیا۔

اسی لمحے اسے اپنے عقب میں کراہ سنائی دی۔ تو وہ تیزی
پلٹا۔ تنویر ہوش میں آ رہا تھا۔

"تم نے مجھے بے حد تنگ کیا ہے سکاٹ بلوٹن یا جو بھی تمہارا
ہو۔ لیکن دیکھو۔ آنکھیں کھول کر دیکھو کہ آخری فتح پھر بھی میری ہی ہو
ہے"۔۔۔۔ لی ساک نے تیز لہجے میں کہا۔

تنویر کے پیٹ اور ایک بازو میں گولیاں لگی تھیں۔ اس
زخموں سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے وہ
ہوش میں آ جانے کے باوجود بھی لی ساک کا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا
تنویر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھی

پھیلی ہوئیں اور سرخ تھیں۔

"اب بولو سکاٹ بلوٹن۔ فتح کس کی ہوئی۔ زور سے نعرہ مارو کہ فتح
یہودیوں کا حق ہے"۔۔۔۔ لی ساک نے اس کے قریب جا کر بڑے
حقارت بھرے انداز میں اس کے جسم کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"فتح اور تم۔ جب تک میرے جسم میں سانس موجود ہے لی ساک
فتح تمہارے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ میرا نام تنویر ہے تنویر"
تنویر نے رک رک کر کہا۔

"ہونہہ۔۔۔۔ تمہاری فتح۔ تم سب کے حصے میں موت آئی
ہے۔ موت"۔۔۔۔ لی ساک نے مشین گن کا رخ تنویر کی طرف موڑتے
ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ تنویر اس
حالت میں بھی اچھل کر اس سے آ ٹکرایا تھا۔ لی ساک نے نیچے گرتے ہی
تنویر کو ایک طرف اچھال دیا۔ اور ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرنے
والی مشین گن کی طرف بڑھا۔ لیکن تنویر یک لخت اس طرح اٹھ کھڑا ہوا
جیسے وہ زخمی نہ ہو۔ حالانکہ اس کا بایاں بازو یکسر بے کار ہو کر لٹک رہا
تھا۔ پیٹ کے زخموں سے خون رس رہا تھا۔ لیکن وہ اس طرح تنا
کھڑا تھا جیسے کوئی تناور درخت طوفانوں کا رخ موڑنے کے لئے
ان کے سامنے ڈٹ جاتا ہے۔ اسے اس طرح اچانک کھڑا ہوتے
دیکھ کر لی ساک بھی اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ تنویر نے اس پر چھلانگ
لگا دی۔ لیکن ظاہر ہے وہ شدید زخمی تھا۔ اور لی ساک بالکل صحیح
سلامت تھا۔ وہ تیزی سے ایک طرف ہٹا اور تنویر منہ کے بل
نیچے زمین پر گرا۔ اور لی ساک نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات مارنی

چاہی لیکن تنویر نیچے گرتے ہی تیزی سے گھوما اور لی ساک کی ٹا
اس کے ہاتھوں میں آ گئی۔ اور لی ساک چیختا ہوا نیچے گرا۔ تنویر نے
اچھل کر اس کے اوپر آنے کی کوشش کی لیکن لی ساک نے تیز
سے کروٹ بدلی۔ اور دوسرے لمحے وہ اس کے اوپر آ گرا۔ اور
پھر اس کے دونوں ہاتھ تنویر کی گردن پر جم گئے۔

"میں تمہاری گردن توڑ دوں گا" —— لی ساک نے دانت
کچکچا کر پورا زور لگاتے ہوئے کہا۔

اور تنویر کا چہرہ تیزی سے متغیر ہوتا گیا۔ ویسے بھی اس کے
چہرے پر زردی چھا چکی تھی۔ خون کافی مقدار میں نکل چکا تھا اور مز
رہا تھا۔ لیکن یک لخت وہ تڑپا اور اس کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیز
سے لی ساک کی ناک پر پڑا۔ اور لی ساک چیختا ہوا پہلو کے بل جا گ
اس کے ہاتھ تنویر کی گردن سے علیحدہ ہو گئے۔ تنویر نے اس کے
کے بل نیچے گرتے ہی کروٹ بدلی اور ایک لمحے میں وہ اپنے جس
گھسیٹتا ہوا اس پر گرا۔ لی ساک نے گھٹنے سکیڑ کر اُسے اچھال
لیکن تنویر پر تو اس وقت وحشت سوار تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیز
سے سر جھکا کر کسی وحشی اور بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح اس
ناک پر زوردار ٹکر رسید کر دی۔

اور لی ساک کے حلق سے بے اختیار زوردار چیخ نکلی۔ اس نے
تڑپ کر تنویر کے نیچے سے نکل جانا چاہا۔ لیکن تنویر نے اس دو
ایک اور بھرپور ٹکر جما دی۔ اور لی ساک کے حلق سے ایک اور چیخ
لیکن ساتھ ہی اس کے گھٹنے تیزی سے سکڑے اور تنویر اچھل

یچھے جا گرا۔ لیکن نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے اچھلا اُسی لمحے لی ساک
نے اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ لیکن تنویر نے ایک
تھ سے اس کی ٹانگوں کو یک لخت اوپر کی طرف اٹھایا۔ اور اس کے
اتھ ہی وہ خود بھی تیزی سے اوپر کو اٹھتا گیا۔ لی ساک نے اپنے
بل جسم کو گھما کر اپنے آپ کو ایک طرف گھمانا چاہا۔ لیکن اس لمحے
ر جولیا گھسٹ کر وہاں پہنچ چکی تھی۔ اور اس نے دونوں ہاتھوں
ے لی ساک کے سر پر ضرب لگائی۔ اور لی ساک ایک لمحہ کے لئے
اکت ہوا ہی تھا کہ تنویر نے دونوں ٹانگیں آگے کر کے اس کے
ندھوں کی دوسری طرف کیں اور پھر پورے جسم سمیت اس کی ٹانگوں پر
ور دیتا ہوا اس کے سر کی طرف گرتا گیا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی
ساک کے حلق سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ پورا جزیرہ گونج اٹھا۔
ر تنویر پوری قوت صرف کرنے کے بعد بے دم ہو کر ایک طرف
ڑھک گیا۔ وہ نجانے کس قوت کی بنا پر لی ساک کے ساتھ لڑ رہا تھا۔
لن جیسے ہی اس کے ذہن نے لی ساک کی ریڑھ کی ہڈی کا کڑاکا سنا۔
ہ بے دم ہو کر گر گیا تھا۔ اور اس کے ذہن پر ایک بار پھر تاریکیوں نے
غار کر دی تھی۔

"تنویر۔ ہوش میں رہو۔ فتح مسلمانوں کی ہے۔ اسے یہودیوں کے
س نہیں جانا چاہیئے تنویر۔ خدا کے لئے ہوش میں رہو۔ تنویر"
ولیا کی چیختی ہوئی آواز تنویر کے ڈوبتے ہوئے ذہن سے ٹکرائی۔
ر تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ایسے جیسے اس کے جسم میں
ھوں وولٹیج کا طاقتور کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ لی ساک اب زمین پر سیدھا

بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے
ڈس لوکیٹ ہو گئے تھے۔ اور اب اس کے لئے حرکت کرنا ممکن نہ
رہا تھا۔ لیکن وہ ہوش میں تھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور چہرہ
تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔

"یہ —— یہ انسان نہیں ہیں۔ یہ انسان نہیں ہیں" —— لی ساک
کے حلق سے کراہتی ہوئی آواز سنائی دی۔

تنویر ایک لمحے کے لئے تو بیٹھا رہا۔ پھر یک لخت اٹھا اور تیزی
سے مشین گن کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے ایک جھٹکے سے مشین گن
اٹھا لی۔ اور گھوم کر اس کا رخ لی ساک کی طرف کیا۔

"اسے گولی مت مارنا تنویر۔ ہم نے اس سے پوچھنا ہے کہ وہ یہاں
کیسے پہنچا ہے" —— جولیا نے چیخ کر کہا۔ اور تنویر نے دانت بھینچ
کر گن نیچے کر دی۔

"پپ —— پپ —— پانی ڈھونڈھتا ہوں۔ پہلے پانی ڈھونڈھتا
ہوں۔ تم خیال رکھنا" —— تنویر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔
اور پھر مشین گن جولیا کی طرف پھینک کر وہ لڑکھڑاتا ہوا جزیرے کی طرف
بڑھنے لگا۔ اس کی حالت واقعی بے حد خراب تھی۔ وہ اس طرح لڑکھڑا
رہا تھا جیسے اس نے شراب کی سینکڑوں بوتلیں بیک وقت پی لی ہوں
اس کے ذہن پر بار بار تاریکیاں یلغار کر رہی تھیں۔ لیکن وہ انہیں بار
بار جھٹک رہا تھا۔ اس وقت اس کی حالت دیکھ کر کوئی بھی یقین نہ کر سکتا
تھا کہ اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود وہ زندہ بھی ہے۔ اور
چل بھی رہا ہے۔

"نہیں نہیں۔ مجھے نہیں مرنا۔ جب تک میں کمانڈر حارث کو ایکسٹو
ک نہ پہنچا دوں۔ مجھے نہیں مرنا۔ میں تنویر ہوں۔ میں ڈیشنگ ایجنٹ
ں" —— تنویر خود ہی بے خیالی میں بڑبڑاتا ہوا اپنے آپ کو حوصلہ
ا ہوا بُری طرح لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا۔ اور پھر اُسے ایک
ت کی سائیڈ میں پانی کی چمک نظر آ گئی۔ پانی کو دیکھ کر تنویر کو یوں
ں ہوا جیسے اس کے ڈوبتے ہوئے دل کو سہارا مل گیا ہو۔ اس
یک لخت ایک انجانی سی قوت بھر گئی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ واقعی پانی کے ایک چھوٹے سے گڑھے کے
پہنچ گیا۔ اس میں بارش کا پانی بھرا ہوا تھا۔ اور پانی بھی صاف صاف
۔ وہ اس گڑھے کے کنارے پر جا کر گر گیا اور پھر اس نے گھسٹ کر
ے جسم کو آگے کیا۔ اور دائیں ہاتھ سے چلو بھر بھر کر پانی پینا شروع
دیا۔ پانی پیتے ہی اس کا ڈوبتا ہوا ذہن صاف ہو گیا۔ اب وہ گھوم
پہلو کے بل لیٹا۔ اور اس نے پانی سے اپنے پیٹ اور بازو کے
صاف کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے بعد اس نے اپنی قمیص
یک طرف سے پھاڑا اور ان کے ٹکڑے کر کے انہیں پانی میں
کر اپنے زخموں پر رکھ کر باقی کپڑے سے اس نے انہیں باندھ
بازو کا زخم ابھی ننگا تھا لیکن تنویر نے دیکھ لیا تھا کہ گولی اس
ے بازو کے گوشت کو کاٹتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی تھی۔ اس
کی ہڈی بچ گئی تھی۔ البتہ اُسے بازو اور پیٹ میں شدید تکلیف اور
ں محسوس ہو رہی تھی۔ پیٹ میں تین زخم تھے۔ لیکن پانی سے بھیگے
ے کپڑے رکھنے سے اس کو کافی آرام محسوس ہوا تھا۔ اُسے

اپنے ساتھیوں کا خیال آگیا۔ تو وہ جلدی سے اٹھا۔ اور پھر واپس چل پڑا۔
اس سے پوری طرح چلا نہ جا رہا تھا۔ تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔ وہاں پہنچ کر
اس نے دیکھا کہ جولیا بے ہوش ہو چکی تھی۔ لیکن گن کے دستے پر اس
کے ہاتھ مضبوطی سے جمے ہوئے تھے۔ لی ساک آنکھیں کھولے
بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے صدیقی کی طرف بڑھا۔ اور
پھر اس نے دیکھا کہ صدیقی کے پیٹ میں بھی گولیاں لگی تھیں۔ لیکن
زخم دو تھے جن میں سے خون نکل رہا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے
صدیقی کا ہاتھ پکڑا اور پھر اُسے گھسیٹتا ہوا پانی بھرے گڑھے کی
طرف لے جانے لگا۔ زور لگانے سے اس کی حالت ایک بار
پھر بگڑنے لگی۔ لیکن کسی نہ کسی طرح اس نے اپنے آپ کو سنبھالے
رکھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اُسے لے کر چشمے تک پہنچ گیا۔ اس
نے پہلے تو پانی صدیقی کے حلق میں انڈیلا۔ اور تھوڑی دیر بعد ہی
صدیقی ہوش میں آگیا۔ لیکن تنویر ایک ہاتھ سے چلو بھر بھر کر اُسے
پانی پلاتا رہا تاکہ وہ پوری طرح ہوش میں آجائے۔

"کیا۔ مم ——— مم ——— میں زندہ ہوں" ——— صدیقی نے ہوش
میں آتے ہوئے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"ہاں۔ تم زندہ ہو صدیقی۔ میں تمہیں کپڑا دیتا ہوں اسے بھگو کر اپنے
زخموں پر رکھ دو۔ فی الحال تو یہی کچھ ممکن ہو سکتا ہے" ——— تنویر
نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور پھر اُسی طرح لڑکھڑاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ وہ اب جولیا کو
پانی تک لے آنا چاہتا تھا۔ لیکن ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اس

کی طبیعت تیزی سے بگڑنے لگی اور وہ لہرا کر زمین پر گر گیا۔ صدیقی کو
گھسیٹ کر لے جانے کی وجہ سے اس کے زخموں نے ایک
بار پھر خون اگلنا شروع کر دیا تھا۔

"تنویر۔ تمہیں کیا ہو رہا ہے۔ اپنے آپ کو سنبھالو تنویر۔ ورنہ مشن
کیسے مکمل ہوگا" ——— تنویر نے اپنے آپ کو خود ہی حوصلہ دیتے
ہوئے کہا۔ اور پھر چند لمحے سر جھٹکنے کے بعد اس کا ذہن ذرا سا صاف
ہوگیا۔ لیکن اب اس میں اٹھ کر کھڑا ہونے کی ہمت نہ رہی تھی۔ چنانچہ
اس نے زمین پر گھسٹنا شروع کر دیا۔ ایک بازو بے کار ہونے
کی وجہ سے اُسے گھسٹنے میں بھی بے حد تکلیف ہو رہی تھی لیکن وہ
کسی نہ کسی طرح گھسٹتا ہوا جولیا تک پہنچ گیا۔ لی ساک کی آنکھیں
بھی بند تھیں۔ لیکن اس کا سانس چل رہا تھا۔ وہ بھی بے پناہ تکلیف
کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ جولیا اور کمانڈر حارث بھی بیہوش
پڑے ہوئے تھے۔ کمانڈر حارث جولیا سے زیادہ بھاری تھا۔
اس لئے اب تنویر کے لئے اُسے گھسیٹ کر پانی تک لے جانا
ناممکن تھا۔ لیکن اس نے جولیا کا ہاتھ پکڑا اور پھر وہ واپس پانی
کی طرف گھسٹنے لگا۔ وہ ساتھ ساتھ جولیا کو بھی گھسیٹ رہا تھا۔ اب
اس نے بُری طرح ہانپنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی حالت واقعی لمحہ بہ
لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔ جولیا کا نازک جسم اس وقت اُسے بے حد
بھاری لگ رہا تھا۔ لیکن تنویر ہونٹ بھینچے مسلسل آگے کی طرف
گھسٹ رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ جولیا کو بھی گھسیٹتا۔ وہ انچ انچ
گھسٹ رہے تھے۔ جولیا کے کولہوں اور رانوں میں گولیاں

لگی تھیں۔ اس کا پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا تھا۔ اور اب اُسے
سانس بھی رک رک کر آ رہا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے
اس کا دل کسی بھی لمحے رک جائے گا یا کسی ہوا بھرے غبارے
کی طرح پھٹ جائے گا۔ ذہن کسی لٹو کی طرح چکرا رہا تھا۔ لیکن اس
کے باوجود وہ مسلسل خود بھی گھسٹ رہا تھا اور جولیا کو بھی گھسیٹ کر
لئے جا رہا تھا۔ ایک انوکھی اور ناقابل یقین ہمت سے۔ اور ابھی
اس نے آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ صدیقی اس کے قریب پہنچ گیا۔
وہ اپنے قدموں پر چل کر آ رہا تھا۔

" اوہ اوہ ـــــ تمہارا کیا حال ہو گیا ہے تنویر۔ ٹھہرو۔ میں جولیا
کو لے جاتا ہوں۔ میری حالت اب خاصی سنبھل گئی ہے "ـــــ
صدیقی نے قریب آ کر تنویر کی حالت دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

" اگ ـــ اگ ـــ اگر تم ٹھیک ہو تو کمانڈر حارث کو لے آؤ۔
اس کے ہوش میں آنے سے کافی مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جولیا کی
فکر نہ کرو۔ میں جولیا کو لے جاؤں گا "ـــــ تنویر نے رک رک کر
کہا۔ اور صدیقی ایک لمحہ خاموش رہا۔ پھر تیزی سے آگے
بڑھ گیا۔

تنویر نے کچھ دیر سانس لے کر ایک بار پھر جولیا کو گھسیٹنا
شروع کر دیا۔ اور ابھی وہ پانی سے کچھ دور تھے کہ جولیا کی کراہ
سنائی دی۔ وہ ایک بار پھر ہوش میں آ رہی تھی۔ تنویر رک گیا
وہ زور زور سے ہانپ رہا تھا۔

" تن ـــ تن ـــ تنویر۔ گریٹ تنویر۔ تم مجھے اس حالت میں

یہاں تک لے آئے ہو۔ اوہ تنویر۔ تم عظیم ہو۔ میری توقعات سے
بھی زیادہ عظیم "ـــــ جولیا نے ہوش میں آتے ہی تنویر کی انتہائی
خستہ حالت دیکھی تو بے اختیار چیخ پڑی۔

" نج ـــ نج ـــ جولیا۔ ہمیں ہمت کرنی ہے۔ اپنے لئے۔
عمران کے لئے۔ مسلمانوں کے لئے۔ یہ ہمارا فرض ہے "ـــــ
تنویر نے منہ زمین پر ٹکاتے ہوئے رک رک کر کہا۔

" پانی ـــ اوہ پانی کی چمک "ـــــ اچانک جولیا کی مسرت
بھری آواز سنائی دی۔

" ہاں ـــ پانی کا گڑھا ہے "ـــــ تنویر نے سر اٹھاتے
ہوئے ہلکے سے مسکرا کر کہا۔ اور ایک بار پھر اُسے گھسیٹنے کیلئے
زور لگایا۔

" اوہ ـــ تم مت گھسیٹو۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔ میں خود گھسٹتی
ہوں "ـــــ جولیا نے کہا۔ اور پھر کہنیوں کے بل گھسٹتی ہوئی وہ
آگے بڑھنے لگی۔ وہ اپنے جسم کو اپنی کہنیوں کے زور سے گھسیٹ
رہی تھی۔ اور تنویر کو جب تسلی ہو گئی کہ جولیا پانی تک پہنچ جائے گی
تو اس نے اپنے جسم کو موڑا۔ اور واپس چل پڑا۔ وہ جولیا کو
تنہائی میں اپنے زخم صاف کرنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔ اور
جب گھسٹتا ہوا وہ واپس پلٹا تو اس نے صدیقی کو کمانڈر حارث
کو جھنجھوڑتے ہوئے دیکھا۔

" ہاں۔ اسے صرف چوٹ لگی ہے۔ اسے جھنجھوڑو۔ یہ ہوش
میں آ جائے گا "ـــــ تنویر نے کہا۔ اور تیزی سے اس طرف

بڑھ گیا۔ جہاں مشین گن پڑی تھی۔ اس نے اُسی طرح مشین گن اٹھائی
اور واپس لی ساک کی طرف گھسٹنے لگا۔ لی ساک بے ہوش پڑا ہوا
تھا۔ اب تنویر سوچ رہا تھا کہ انہیں جلد از جلد اس جزیرے سے
نکلنا چاہیئے۔ ان سب کو فوری طبی امداد کی اشد ضرورت تھی۔ اور
لی ساک جو اس کے سامنے میزائل کے ذریعے سے جزیرے
سے نکلا تھا۔ اس کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ وہ کسی لانچ یا
کشتی کے ذریعے ہی یہاں پہنچا ہے۔ وہ اب لی ساک سے یہی
معلوم کرنا چاہتا تھا۔ وہ لی ساک کے قریب پہنچ کر رکا۔ چند لمحے
سانس برابر کرتا رہا پھر آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے
اس نے ایک ہاتھ سے گن پکڑ کر لی ساک کے جبڑے پر اس کا
دستہ زور سے مارا۔ دو تین ضربوں کے بعد ہی لی ساک چیخ کر ہوش
میں آگیا۔ اس نے بے اختیار پھڑکنا چاہا لیکن اعصاب اور جسم
نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ وہ اب دہشت زدہ نظروں سے
تنویر کو دیکھ رہا تھا۔ تنویر کا چہرہ دیکھ کر اس کے ذہن میں دھماکے
ہو رہے تھے۔ تنویر کے چہرے کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ
بیک وقت مر بھی رہا ہے۔ اور زندہ رہنے کی کوشش بھی کر
رہا ہے۔

" کس طرح آئے ہو تم۔ بولو۔ ہمیں فوری طبی امداد چاہیئے۔ اور
سنو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تم ہمیں کسی جگہ سے طبی امداد مہیا
کر دو تو ہم تمہیں بھی ٹھیک کر دیں گے۔ اور تمہیں جان سے نہیں
ماریں گے۔ یہ مسلمان کا وعدہ ہے "۔۔۔ تنویر نے لہراتے

ہوئے انداز میں کہا۔

" اور اگر میں نہ بتاؤں تو "۔۔۔ لی ساک نے کہا۔

" تو پھر تم یہیں پڑے سسک سسک کر مر جاؤ گے۔ ایسی ہولناک
موت جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہم تو چٹان پر بیٹھ کر ایک بار پھر
سمندر میں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد ہمارے ساتھ زیادہ سے زیادہ
یہی ہو گا کہ ہم سمندر میں ڈوب کر فوراً مر جائیں گے۔ لیکن تم یہاں جس
طرح مرو گے اس کا تصور تم خود کر سکتے ہو "۔۔۔ تنویر نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ میں بتاتا ہوں۔ شمال کی طرف میری لانچ موجود ہے۔ تم اس
کے ذریعے ٹاپو تک پہنچ سکتے ہو۔ وہاں میڈیکل باکس موجود ہے۔
مکمل طبی امداد۔ لیکن وعدہ یاد رکھنا۔ مجھے یہاں چھوڑ کر نہ جانا "۔۔۔
لی ساک نے کہا۔

" وعدہ وعدہ ہی ہوتا ہے۔ لی ساک۔ تم فکر نہ کرو۔ ہم وعدہ پورا کریں
گے۔ ہم عہد نبھانے والے لوگ ہیں عہد شکن نہیں ہیں "۔۔۔ تنویر
نے کہا۔ لانچ اور طبی امداد کا سن کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔
اُسی لمحے کمانڈر حارث کی کراہ سنائی دی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔
" کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا ہوا۔ اوہ تنویر۔ اوہ۔ تم زندہ ہو۔ اوہ
خدا کا شکر ہے۔ یہ لی ساک پڑا ہے۔ کیا ہوا اسے۔ مر گیا "۔۔۔
کمانڈر حارث نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بوکھلاتے ہوئے لہجے
میں کہا۔

" کمانڈر حارث۔ جلدی کرو۔ ہم سب کی حالت بے حد خراب ہے۔

ادھر شمال کی طرف لی ساک کی لانچ موجود ہے۔ وہاں جاکر لانچ کو اس طرف لے آؤ ——— ہم نے فوری طور پر یہاں سے جانا ہے" ——— تنویر نے کمانڈر حارث سے کہا۔

"اوہ۔ اچھا اچھا" ——— کمانڈر حارث ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور دوسرے لمحے وہ دوڑتا ہوا شمال کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر وہیں لیٹ گیا۔ صدیقی بھی لیٹا ہوا تھا۔ اب اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتے تھے۔

نجانے کتنی دیر بعد انہیں کمانڈر حارث کی آواز سنائی دی۔

"میں لانچ لے آیا ہوں" ——— کمانڈر حارث نے کہا۔

"پہلے عمران اور خاور کو لانچ میں منتقل کرو۔ پھر اس لی ساک کو اٹھا کر لے جاؤ۔ اس نے ہمیں وہاں تک پہنچانا ہے جہاں طبی امداد موجود ہے پھر جولیا اور صدیقی کو لے جاؤ۔ میں گھسٹ کر پہنچ جاؤں گا" ——— تنویر نے کہا۔

"میں خود چلا جاؤں گا" ——— صدیقی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور تنویر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ ان دونوں نے آگے بڑھ کر ایک دوسرے کے بازو پکڑے اور ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے گئے۔

"اوہ۔ اتنی بڑی قبر۔ اتنی کشادہ" ——— اچانک عمران کی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔ اور فرش پر پڑے ہوئے سب ساتھی اس طرح چونک پڑے جیسے عمران کی آواز سن کر انہیں مسرت کا بہت بڑا خزانہ مل گیا ہو۔ وہ سب لانچ کے ذریعے لی ساک کے بتانے پر یہاں ٹاپو کی اس غار تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اور لانچ کمانڈر حارث چلا کر لے آیا تھا۔ اور پھر یہاں واقعی انہیں میڈیکل باکس میں ضرورت کی ہر چیز مل گئی تھی۔ انہوں نے اپنے زخموں کی مرہم پٹی کی۔ گولیاں ان کے جسموں میں موجود تھیں۔ لیکن وہ اسے باہر نہ نکال سکتے تھے۔ طاقت کے انجکشن لگنے کے بعد البتہ ان کی ڈوبتی ہوئی حالت کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔ کمانڈر حارث نے عمران اور خاور کو بھی کئی انجکشن لگائے تھے۔ اور خاور تو پہلے ہوش میں آگیا تھا البتہ عمران اب ہوش میں آیا تھا۔

"اوہ اوہ۔ خدا نے میری دعا سن لی۔ عمران کو ہوش آگیا" ۔۔۔ جولیا نے تیزی سے فرش پہ گھسٹتے ہوئے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"جولیا کی آواز۔ اوہ۔ ایک ہی قبر میں ۔۔۔ مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر وہ نامحرم......" ۔۔۔ عمران کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہائیں۔ اتنے لوگ۔ پھر تو قبر چھوٹی ہے" ۔۔۔ عمران نے یک لخت ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اچانک اٹھنے کی وجہ سے اس کا سر اتنی زور سے گھوما کہ بے اختیار اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ لہرا کر نیچے گر گیا۔

"عمران عمران ۔۔۔ کیا ہوا تمہیں" ۔۔۔ جولیا نے ایک بار پھر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اور عمران ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اور پھر اپنے ساتھیوں کی حالت دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیلتی گئیں۔ وہ سب پٹیوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ لیکن ان کے چہروں پر خاصی سوجن نظر آ رہی تھی۔

"ارے۔ یہ کیا۔ کیا ہوا تمہیں۔ اوہ۔ میری آنکھیں سکڑ گئی ہیں۔ یا تمہارے چہرے سوج گئے ہیں" ۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا اور جولیا نے بے اختیار جلدی جلدی اُسے سارے حالات بتانے شروع کر دیئے۔ جیسے جیسے جولیا حال بتاتی جا رہی تھی عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس

کے ساتھی اس قدر خوفناک حالات سے گزر چکے ہیں۔

جولیا نے تنویر کی ہمت۔ حوصلے۔ بہادری اور جرأت کی اتنی ریفیں کیں کہ عمران غور سے تنویر کو دیکھنے لگا۔

"اوہ تنویر۔ تم نے سوئمبر جیت لیا۔ تم فاتح ہو۔ آج سے میں تمہارے ق میں دستبردار" ۔۔۔ عمران نے بے اختیار ہو کر کہا۔ اور صدیقی ر خاور آہستہ سے ہنس پڑے۔

"تم نے ہوش میں آتے ہی پھر بکواس شروع کر دی" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ جولیا کو اس وقت دیکھ لیتے جب وہ سجدے میں گر کر دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی اور آپ کی زندگی رصحت کی دعائیں مانگ رہی تھی۔ تو آپ یہ فقرہ نہ کہتے" ۔۔۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا دھاڑیں مارنے کے لئے سجدے میں انا ضروری ہوتا ہے۔ اوہ ہاں۔ سجدے میں جانے سے حلق پر زور تا ہو گا۔ اور دھاڑیں بلند آواز میں نکلتی ہوں گی" ۔۔۔ عمران نے لہا۔ اور جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔

"اوہ جولیا۔ یہ تمہارے زخم" ۔۔۔ عمران یک لخت بُری رح چونک پڑا۔

"صرف جولیا ہی نہیں۔ ہم سب شدید زخمی ہیں۔ مجھے تو تیز بخار ی محسوس ہو رہا ہے" ۔۔۔ صدیقی نے کہا۔ اور عمران چونک کر اُسے دیکھنے لگا۔

" اوہ۔ واقعی تمہاری حالت تو بے حد نازک ہے۔ مجھے خیال ہی نہ
رہا۔ تمہارے چہروں کی سوجن بتا رہی ہے کہ تمہارے اندر زہر پھیل
رہا ہے۔ کہاں ہے میڈیکل باکس کہاں ہے " ——— عمران نے
بوکھلائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر د
اٹھا اور میڈیکل باکس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باکس کھول کر اس
کا جائزہ لیا تو اس کے چہرے پر اطمینان بھرے تاثرات ابھر آئے
اس نے جلدی سے باکس میں سے دوائیں۔ روئی اور اسی قسم کا
دوسرا سامان اور نشتر نکال کر باہر رکھنے شروع کر دیئے۔

" تنویر۔ لیٹ جاؤ۔ تمہاری حالت زیادہ خراب ہے۔ میں گولی
نکالتا ہوں۔ یہ ایک بات ہے۔ رونا نہیں۔ اچھے بچے روتے نہیں
اگر تم نہ روئے تو وعدہ کہ تمہیں ٹافیوں کا ایک پورا پیکٹ لے
دوں گا " ——— عمران نے کہا۔ اور تنویر بے اختیار ہنستے ہوئے
لیٹ گیا۔

عمران نے روئی۔ نشتر اور دوسری دوائیں اٹھائیں اور تنویر
کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے پہلے تو تنویر کے زخموں کا بغ
جائزہ لیا۔ اور پھر اس نے کمانڈر حارث کی طرف دیکھا۔

" کمانڈر حارث۔ ذرا آپ تنویر کو قابو میں رکھیں۔ آخر آپ کمانڈر
ہیں۔ پہلے زمانے میں کمان دار کہا کرتے تھے اب کمانڈر کہنے
لگے ہیں " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں ہلوں گا بھی نہیں۔ پکڑنے کی ضرورت نہیں " ———
تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" وعدہ " ——— عمران نے نشتر ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ اور
[illegible]یر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران نے روئی سے زخم صاف کیا۔ زخم کے کناروں سے
گولی کے گھسنے کی سمت اور اس کی رفتار کا اندازہ لگایا۔ اور پھر
[illegible]س نے نشتر سے اس زخم سے ذرا آگے کر کے تنویر کی ناف سے
[illegible]تین انچ نیچے کر کے کٹ لگایا۔ اور پھر اس نے باقاعدہ سرجری
[illegible]روع کر دی۔ تنویر ہونٹ بھینچے آنکھیں بند کئے خاموش لیٹا
[illegible]وا تھا۔ اس کا پورا چہرہ پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ لیکن واقعی ملنا
[illegible]کجا اس کے منہ سے سسکاری بھی نہ نکلی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران
نے گولیاں باہر نکال لیں۔ اور پھر زخموں کو صاف کر کے اس نے
[illegible]قاعدہ اس کی مرہم پٹی کر دی۔

" ویل ڈن تنویر۔ ویل ڈن ——— تم واقعی حوصلہ مند ہو۔ پہلے تو
[illegible]ں ایکسٹو سے لڑتا رہا تھا کہ تنویر کو اس مشن پر نہ بھیجا جائے۔
[illegible]لن آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ایکسٹو کی نظریں مجھ سے زیادہ تیز ہیں۔
[illegible] واقعی تمہارا ہی کام تھا۔ ایک ڈیشنگ ایجنٹ کا " ——— عمران
[illegible]ے تنویر کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے کہا۔ تنویر کے زرد چہرے
[illegible]یک لخت مسرت اور فخر کی سرخی دوڑ گئی۔

" شکریہ عمران۔ تمہارے یہ فقرے میرے لئے اعزاز ہیں "
[illegible]یر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران بھی مسکرا دیا۔ اور اس کے
[illegible]ر اس نے اسی طرح صدیقی اور پھر جولیا کے بھی آپریشن کئے۔
[illegible]ن کے جسموں میں موجود گولیاں نکالیں۔ اور پھر انہیں طاقت کے

انجکشن لگا کر اُسے قدرے اطمینان ہوگیا۔ اس کے اپنے سر پر بھی
پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ یہ مرہم پٹی کمانڈر حارث نے کی تھی۔
"آپ کے سر کے زخموں کی مرہم پٹی کرتے ہوئے میں نے
زخموں کی جو نوعیت دیکھی تھی۔ اس نے مجھے بے حد مایوس کر دیا تھا"۔۔
اچانک کمانڈر حارث نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مایوس ہونے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر کم گہرے تھے تو اور گہرے
کر دینے تھے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور
کمانڈر حارث یکلخت کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"میرا یہ مطلب نہ تھا۔ بلکہ زخم اس قدر گہرے تھے کہ مجھے
یقین تھا کہ اول تو آپ کو ہوش نہ آئے گا۔ اور اگر آیا بھی تو آپ
یقیناً ذہنی توازن کھو بیٹھیں گے" ۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے جواب دیا۔
"تو اب آپ کیا محسوس کر رہے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے یکلخت
انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ آپ بالکل ٹھیک ہیں" ۔۔۔۔ کمانڈر حارث عمران کے
چہرے پر پیدا ہونے والی اچانک سنجیدگی سے قدرے بوکھلا
سا گیا تھا۔
"آپ کے سر پر زخم آئے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے اُسی طرح
سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"نہیں ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔۔ کمانڈر حارث نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی بات ہی نہ سمجھ سکا تھا۔
"اور اس کے باوجود یہ حال ہے" ۔۔۔۔ عمران نے یکلخت

مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی بات سمجھ کر سب بے اختیار مسکرانے
لگے۔ اور کمانڈر حارث بوکھلائے ہوئے انداز میں سب کو دیکھنے
لگا۔
"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔۔
کمانڈر حارث نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ اتنی حالت ہوگئی ہے۔ سچ ۔۔۔ سچ۔ یہ تو واقعی انتہائی
روح فرسا خبر ہے فلسطینیوں کے لئے۔ کہ ان کے لیڈر کی بغیر
زخم آئے یہ حالت ہوگئی ہے۔ کہ کوئی بات سمجھ میں ہی نہیں آرہی"۔
عمران نے کہا۔ اور اس بار کمانڈر حارث کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران
کی وضاحت اب اس کی سمجھ میں بخوبی آگئی تھی۔ اُسی لمحے غار کے
پانی بھرے ہوئے راستے میں موجود لانچ سے کسی کے کراہنے کی
آواز سنائی دی۔ اور عمران چونک پڑا۔
"اوہ۔ ہمیں اپنی پڑ گئی۔ اور ہم لی ساک کو ہی بھول گئے۔ پلیز عمران
لی ساک کی ریڑھ کی ہڈی ٹھیک کر دو۔ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا۔
کہ اگر وہ ہمیں میڈیکل باکس تک پہنچا دے۔ تو میں اُسے ٹھیک کر
دوں گا۔ اور عمران سچوئشن ہی ایسی تھی کہ مجھے وعدہ کرنا پڑا۔ ورنہ
اس جگہ کا علم تو ہمارے فرشتوں کو بھی نہ ہو سکتا تھا۔ اور ہماری
حالت ایسی تھی کہ ہم واقعی سسک سسک کر مر جاتے" ۔۔۔۔
تنویر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔
"تو پھر وعدہ پورا کرنا تھا" ۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"اوہ ۔۔۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے کھسک گئے ہیں۔

تم ان کاموں میں ماہر ہو۔ اس لئے مجھے تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار تھا" ـــــ تنویر نے کہا۔

"کمانڈر حارث۔ کیا تم لی ساک کو اٹھا کر یہاں لا سکتے ہو" ـــــ عمران نے کمانڈر حارث سے کہا۔ کیونکہ ان سب میں سے اس کی حالت سب سے ٹھیک تھی۔ اور کمانڈر حارث سر ہلاتا ہوا اٹھ اور لانچ کی طرف بڑھ گیا۔

"تم ڈیشنگ ایجنٹ ہو تنویر۔ ایک ڈیش مارنا تھا اور لی ساک کے یا تو باقی مہرے بھی کھسک جاتے یا ٹھیک ہو جاتے۔ ڈیشنگ ایجنٹ کا تو مطلب ہی یہی ہوتا ہے تخت یا تختہ۔ تیسری کوئی صورت نہیں ہوتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر صرف مسکرا دیا۔

کمانڈر حارث لی ساک کو اٹھائے لانچ سے نکل کر غار میں آیا۔ اور اس نے عمران کے ساتھ لی ساک کو لٹا دیا۔ لی ساک ہوش میں تھا لیکن اس کا چہرہ شدید ترین تکلیف کی وجہ سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ آنکھیں ابل سی آئی تھیں۔

"عمران۔ مجھے ٹھیک کر دو۔ پلیز۔ ٹھیک کر دو یا پھر مار دو۔ مجھ سے یہ تکلیف اب برداشت نہیں ہو سکتی" ـــــ لی ساک نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"لی ساک۔ اگر تنویر تم سے وعدہ نہ بھی کرتا تب بھی ہم تمہیں ٹھیک کر دیتے۔ یہ درست ہے کہ تم مسلمانوں کے بدترین دشمن ہو۔ لیکن ہمارے دل یہودیوں سے زیادہ کشادہ ہوتے ہیں۔ ہم دشمنی کے

وجود انسانی ہمدردی رکھتے ہیں۔ گو تم نے اس وقت میرے ساتھیوں پر مشین گن کا فائر کھولا تھا جب وہ سب زخمی تھے۔ اور ذلیا نے مجھے بتایا ہے کہ تم اس وقت فاتحانہ قہقہے لگا رہے تھے۔ لیکن تم نے دیکھا کہ یہ سب لوگ شدید زخمی ہونے کے وجود بھی نہ صرف زندہ ہیں بلکہ تم سے بہتر حالت میں ہیں" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لی ساک نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے کمانڈر حارث کی مدد سے اسے منہ کے بل الٹا لٹا دیا۔ اور پھر اس نے کمانڈر حارث کو ہدایات دے کر لی ساک کا نچلا حصہ اوپر اٹھانے کے لئے کہا اور خود اٹھ کر اس نے لی ساک کی پشت کے ایک خاص حصے پر پیر رکھ دیا۔ کمانڈر حارث نے لی ساک کا نچلا جسم اوپر کیا۔ اور وہ اسے اوپر اٹھاتا گیا۔ اور لی ساک کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے غار گونج اٹھا۔ لیکن ایک مخصوص مقام تک جیسے ہی لی ساک کا نچلا جسم پہنچا کھٹاک کھٹاک کی تین آوازیں اکٹھی بلند ہوئیں اور عمران نے کمانڈر حارث کو پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ لی ساک چیختے چیختے خاموش ہو گیا تھا۔ عمران نے اسے پلٹ دیا۔ اور اسے پانی پلانے کے لئے کہا۔ پانی کا ایک بڑا ڈبہ ان لوگوں نے اس ٹاپو پر موجود ایک چشمے سے بھر کر رکھا ہوا تھا۔ کمانڈر حارث نے اسے پانی پلایا۔ اور چند لمحوں بعد لی ساک ہوش میں آ گیا۔ اس کے منہ سے کراہیں نکل گئیں لیکن پھر اس کا مسخ شدہ چہرہ تیزی سے بحال ہوتا گیا۔ اس نے اپنے جسم کو حرکت دی اور پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ اوہ۔ میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ تم لوگ واقعی حیرت انگیز لوگ ہو" ـــــ لی ساک نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"لی ساک ـــــ ہم سب کا خاتمہ کر کے تم کمانڈر حارث کو کہاں لے جاتے" ـــــ اچانک عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لے جانے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ میں اس سے معلومات حاصل کرتا اور پھر" ـــــ لی ساک نے کہا۔ اور غار میں اس طرح چلنے لگا جیسے اندازہ کر رہا ہو کہ کیا واقعی اس کا جسم پوری طرح درست ہو گیا ہے یا نہیں۔

"بہت بہت شکریہ۔ آپ لوگوں کے دل واقعی بے حد کشادہ ہیں۔ لیکن مجبوری ہے کہ میں یہودی ہوں اور میرا دل کشادہ نہیں ہے" ـــــ لی ساک نے ٹہلتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے غار کے دہانے کی طرف لپکا۔ عمران کے باقی ساتھی تو فرش پر لیٹے ہوئے تھے۔ جب کہ صرف عمران اور کمانڈر حارث کھڑے تھے۔ لی ساک کے لپکتے ہی عمران نے اچھل کر اُسے پکڑنا چاہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ لڑکھڑاتا ہوا منہ کے بل نیچے گرا۔ کمانڈر حارث عمران کے اچانک لڑکھڑانے کی وجہ سے اس سے ٹکرا کر اس کے اوپر گر گیا۔ اور لی ساک بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا غار کے دہانے سے باہر نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ کمانڈر حارث اٹھتا تیز گڑگڑاہٹ کے ساتھ بیک وقت غار کا دہانہ اور وہ پانی والا راستہ دونوں بند ہو گئے۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی

سے ہوا کہ فرش پر لیٹے ہوئے عمران کے ساتھی صرف پلکیں جھپکاتے رہ گئے۔

"ہا ـــــ ہا ـــــ ہا ـــــ اب تم سب اس غار میں دم گھٹ کر مر جاؤ گے" ـــــ غار کے دہانے کی طرف سے لی ساک کی قہقہہ لگاتی ہوئی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ اور ان سب کے ہونٹ بھنچ گئے۔

عمران نیچے گر کر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگا۔ لیکن پھر دھڑام سے نیچے گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"عمران عمران ـــــ کیا ہوا تمہیں" ـــــ جولیا نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے حرکت نہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ عمران نے آپریشن کے بعد اُسے ایسا انجکشن لگایا تھا جس سے اس کے اعصاب کی حرکت بے حد سست ہو گئی تھی۔ تاکہ تیز حرکت کی وجہ سے اس کے زخم خراب نہ ہو جائیں۔ اور وہ کچھ دیر آرام کر سکیں۔ تنویر اور صدیقی کی بھی یہی حالت تھی۔ البتہ خاور اور کمانڈر حارث ٹھیک تھے۔ عمران کے سر پر بندھی ہوئی پٹیاں دوبارہ خون آلود ہو گئی تھیں شاید اچانک بھاگنے اور پھر کمانڈر حارث سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے زخموں کو جھٹکا لگا تھا۔ اور وہ دوبارہ گہری بے ہوشی کی دلدل میں ڈوب گیا تھا۔

"اوہ کاش۔ ہم اس یہودی کو ٹھیک نہ کرتے" ـــــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی اپنی حالت بھی جولیا جیسی ہی تھی۔ اس کے اعصاب تیز حرکت کرنے کے قابل نہ تھے۔

"اب کیا ہوگا۔ وہ تو لانچ لے کر نکل جائے گا" ——— کمانڈر حارث نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ دہانے پر آ جانے والی چٹان پر زور آزمائی کر کے مایوس واپس آ چکا تھا۔

"اب کیا ہوگا تنویر" ——— جولیا نے چیخ کر کہا۔

"تم فکر نہ کرو جولیا۔ ابھی میں زندہ ہوں اور جب تک میں زندہ ہوں تم فکر نہ کیا کرو" ——— تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن" ——— جولیا نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن پھر بے بسی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے اس حالت میں وہ اس غار سے باہر نہ نکل سکتے تھے۔ اور دہانے پر موجود بھاری چٹان کو توڑنا کم از کم ان کے بس میں نہ تھا۔

خاور ہوش میں تو آ چکا تھا لیکن اس کے سر کا زخم ایسا تھا کہ وہ نہ ہی اٹھ کر کھڑا ہو سکتا تھا نہ چل سکتا تھا۔ اُسے تیز چکر آنے لگ جاتے تھے۔ اس لئے ایک لحاظ سے وہ بھی بیکار ہوا پڑا تھا۔ اب صرف کمانڈر حارث صحیح سلامت کھڑا تھا۔ لیکن کمانڈر حارث کا چہرہ بھی بتا رہا تھا کہ وہ اپنے آپ کو انتہائی بے بس محسوس کر رہا ہو۔

"کمانڈر حارث۔ یہ صندوق جو پڑا ہے اس میں دیکھو کیا ہے ہو سکتا ہے۔ اس میں اسلحہ ہو اور کوئی بم مل جائے جس سے ہم چٹان توڑ سکیں" ——— چند لمحوں بعد تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ اسے تو ہم نے دیکھا تک نہیں" ——— کمانڈر حارث نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر امید کے تاثرات ابھر آئے

تھے۔ اور وہ تیزی سے ایک کونے میں موجود چوکور باکس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس کا ڈھکن ایک جھٹکے سے اٹھایا لیکن دوسرے لمحے اس کے ہونٹ سیٹی بجانے کے سے انداز میں ہو گئے۔

"اوہ۔ اس میں تو مشین گنیں، ریوالور اور کارتوس اور میگزین ہیں" ——— کمانڈر حارث نے کہا۔

"الٹا پلٹا کر دیکھو کمانڈر۔ شاید نیچے بم ہوں" ——— تنویر نے کہا۔ اور کمانڈر حارث ڈھکن کو غار کی دیوار کے ساتھ لگا کر باکس پر جھک گیا۔ اس نے اُسے اچھی طرح الٹا پلٹا کر دیکھا لیکن سوائے ان چیزوں کے اور کچھ نہ ملا۔ تو اس کے چہرے پر ایک بار پھر مایوسی کی لہر دوڑ گئی۔

"تنویر۔ عمران مر رہا ہے۔ دیکھو اس کا سانس۔ اوہ دیکھو۔ کیا ہو رہا ہے اسے" ——— یک لخت جولیا کی چیختی ہوئی آواز سے غار گونج اٹھی۔ جولیا اس دوران آہستہ آہستہ گھسٹتی ہوئی عمران تک پہنچ چکی تھی۔ جولیا کی چیخ سنتے ہی کمانڈر حارث تیزی سے مڑا اور دوڑ کر عمران کی طرف آیا۔

"اوہ۔ واقعی۔ ویری بیڈ ——— اوہ۔ عمران کے آخری لمحات ہیں۔ اوہ اوہ خدایا" ——— کمانڈر حارث نے گلوگیر لہجے میں کہا۔ تو جولیا جو بڑی مشکل سے عمران کے قریب پہنچ کر اٹھ کر بیٹھی تھی لہرا کر پیٹ سے نیچے گری اور بے ہوش ہو گئی۔

تنویر، صدیقی اور خاور تینوں یہ حالت دیکھ کر اپنی پوری قوت صرف کرتے ہوئے گھسٹ کر عمران کے قریب پہنچے تو ان کے

چہرے بھی تیزی سے بدلنے لگے۔ عمران کی آنکھیں چڑھ گئی تھیں، چہرے کا رنگ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔ اور سانس اس طرح رک رک کر آ رہا تھا جیسے ابھی کسی بھی لمحے رک جائے گا۔ عمران کی حالت واقعی ختم ہونے کے قریب ہو گئی تھی۔

" پانی ـــــ پانی ـــــ پانی لاؤ۔ عمران نہیں مر سکتا۔ نہیں مر سکتا" تنویر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" جو پانی تھا وہ آپریشنوں میں خرچ ہو گیا۔ اب پانی نہیں ہے" کمانڈر حارث نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر ایسی مایوسی تھی۔ جیسے اُسے عمران کی موت کا مکمل یقین ہو چکا ہو۔ اور عمران کی حالت تھی بھی ایسی۔ کسی بھی لمحے ایک ہلکی سی ہچکی اس کی زندگی کا چراغ گل کر سکتی تھی۔

" اوہ اوہ ـــــ نہیں نہیں۔ عمران نہیں مر سکتا۔ نہیں مر سکتا" تنویر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر وحشت اور پاگل پن کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا بازو اٹھایا اور اپنی ہی کلائی پر اپنے دانت جما دیئے۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنا ہی گوشت کچا چبا جانا چاہتا ہو۔ اور دوسرے لمحے اس کے تیز دانتوں نے پورا زور لگا لے پر اس کی خون والی بڑی رگ کاٹ دی۔ اور کلائی سے خون تیزی سے بہنے لگا۔ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کلائی عمران کے منہ سے لگائی اور دوسرے ہاتھ سے اس نے عمران کے چہرے پر ہاتھوں کی انگلیاں پھیلا کر زور سے بھینچا تو عمران کا منہ کھل گیا اور

تنویر کی کلائی سے تیزی سے نکلنے والا خون عمران کے حلق میں گرنے لگا۔ خون کافی تیزی سے نکل رہا تھا۔ لیکن وہ مضبوطی سے اپنی کلائی عمران کے منہ سے لگائے ہوئے تھا۔ اس کے اپنے چہرے کا رنگ تیزی سے بدلتا جا رہا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ نجانے کتنی دیر تک وہ اسی حالت میں بیٹھا رہا۔ صدیقی خاور اور خاص طور پر کمانڈر حارث تو اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تنویر کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے وہ تنویر کی بجائے کسی مافوق الفطرت شے کو دیکھ رہے ہوں۔ اور صدیقی اور خاور سوچ رہے تھے کہ کیا یہ وہی تنویر ہے جو ہر وقت عمران سے لڑتا رہتا تھا اور آج وہ عمران کی زندگی کے لئے اپنی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کر رہا تھا۔ کیونکہ زخموں، آپریشنوں کی وجہ سے اس کی اپنی حالت پہلے ہی خراب تھی۔ اور خاصا خون پہلے ہی نکل گیا تھا۔ لیکن اب وہ اپنا باقی ماندہ خون عمران کے حلق میں ٹپکا رہا تھا۔ وہ سب مجسموں کی سی صورت میں کافی دیر تک ایسی حالت میں رہے اور پھر اچانک تنویر دھڑام سے نیچے گرا اور اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ اس کا چہرہ سرسوں کے پھول کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔ اس کی کلائی سے ابھی تک تھوڑا تھوڑا خون نکل رہا تھا۔

" کمانڈر حارث۔ تنویر کا خون روکو۔ جلدی کرو اس پر پٹی باندھو۔ ورنہ یہ مر جائے گا" ـــــ صدیقی نے چیختے ہوئے کہا۔ اور کمانڈر حارث جیسے ہی تنویر کی طرف جھپٹا صدیقی نے جلدی سے اپنی کلائی کو منہ کی طرف کیا تاکہ تنویر کے بعد اب وہ اپنا خون عمران کے حلق

میں ٹپکا دے ۔ لیکن دوسرے لمحے جیسے ہی اس کی نظریں عمران کے
چہرے پر پڑیں وہ رک گیا ۔ عمران کا چہرہ تیزی سے بحال ہوتا جا
رہا تھا ۔ اور اس کا رک رک کر آنے والا سانس بھی اب کافی حد
تک سنبھل گیا تھا ۔ عمران کے ہونٹوں کے گرد تنویر کے خون کے
قطرے صاف نظر آ رہے تھے ۔

" اوہ اوہ ۔ عمران کی حالت ٹھیک ہو رہی ہے ۔ خدایا تیرا شکر
ہے " ـــــ صدیقی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا ۔ تو تنویر
کی آنکھیں بھی ایک جھٹکے سے کھل گئیں ۔ شاید اس کے ڈوبتے
ذہن کے ساتھ ٹکرانے والی اس خوش خبری نے اُسے بے ہوشی
کی دلدل سے باہر کھینچ لیا تھا ۔

" کیا ہوا ۔ عمران ٹھیک ہو گیا " ـــــ تنویر نے ڈوبتے ہوئے
لہجے میں پوچھا ۔

" ہاں ۔ اب اس کی حالت قدرے سنبھل گئی ہے " ـــــ
صدیقی نے کہا ۔

اور تنویر کے لبوں پر ایسی مسکراہٹ ابھر آئی جیسے اس نے
اپنی زندگی کا سب سے کٹھن مرحلہ کامیابی سے طے کر لیا ہو ۔

" خدایا تیرا شکر ہے ۔ تو ہی ہمت دینے والا ہے " ـــــ
تنویر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اس دوران صدیقی جولیا کو
ہوش میں لا چکا تھا ۔

" عمران ۔ عمران " ـــــ جولیا نے آنکھیں کھولتے ہی کہا ۔

" عمران بچ گیا ہے مس جولیانا ۔ تنویر نے اُسے اپنا خون

پلا کر موت کے منہ سے واپس کھینچ لیا ہے " ـــــ صدیقی نے
کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے بیٹھ گئی ۔ اس نے ایک نظر عمران کے
چہرے پر ڈالی اور پھر وہ تنویر کی طرف دیکھنے لگی جس کی کلائی پر کمانڈر
حارث پٹی باندھ رہا تھا ۔

" تنویر ۔ تم عظیم ہو ۔ خدا کی قسم عظیم ہو ۔ تم نے عمران کی جان
اپنا خون دے کر بچائی ہے ۔ اوہ تنویر ۔ گریٹ تنویر ۔ تم نے ہم سب
پر احسانِ عظیم کیا ہے " ـــــ جولیا نے گلوگیر لہجے میں کہا ۔ اس
کے چہرے پر اس وقت واقعی تنویر کے لئے ایسی عقیدت کے
آثار موجود تھے جیسے کوئی دیوی اپنے دیوتا کے چرنوں میں موجود ہو ۔

" جولیا ۔ یہ میرا فرض تھا کوئی احسان نہیں ہے " ـــــ تنویر نے
مسکراتے ہوئے کہا ۔

" لیکن میرا خیال ہے ہمیں فوراً یہاں سے نکلنے کے بارے
میں کچھ سوچنا چاہیئے ۔ عمران کی حالت وقتی طور پر تو سنبھل گئی ہے ۔
لیکن ..... " ـــــ کمانڈر حارث نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔
اور وہ سب چونک پڑے ۔ واقعی کمانڈر حارث درست کہہ رہا تھا ۔

" اوہ ۔ لیکن کس طرح نکلیں ۔ اوہ کاش ۔ اس یہودی کو ٹھیک نہ
کیا جاتا " ـــــ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔

" میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے جولیا کہ میرے ہوتے ہوئے
فکر مت کیا کرو ۔ میں نے ترکیب سوچ لی ہے " ـــــ تنویر نے
مسکراتے ہوئے کہا ۔ وہ اب آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا ۔

" کیسی ترکیب ـــــ جلدی بتاؤ " ـــــ جولیا نے چیخ کر کہا ۔

"کمانڈر حارث ۔ اس اسلحے والے باکس میں جتنا بھی کارتوس اور
مشین گن کا میگزین پڑا ہوا ہے ۔ سب نکال کر اس چٹان کے نچلے
حصے میں درز کے ساتھ ڈھیر کر دو ۔ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھا
کر کے اور پھر ایک مشین گن اٹھا کر اس میں موجود میگزین سے اس
ڈھیر پر تیزی سے فائرنگ کر دو ۔ اس طرح یہ پورا میگزین یک لخت پھٹ
جائے گا ۔ اور مجھے یقین ہے اس چٹان کے اگر ریزے ریزے نہ
ہوئے تو کم از کم باہر نکلنے کا راستہ بن ہی جائے گا" ——— تنویر
نے کہا ۔ تو کمانڈر حارث تو بے اختیار مسرت کی شدت سے اچھل پڑا
جب کہ جولیا ، خاور اور صدیقی تینوں بے اختیار مسکرا دیئے ۔
"اوہ ۔ لاجواب ترکیب ہے ۔ اوہ واقعی" ——— کمانڈر حارث
نے کہا ۔ اور اس کے بعد تو جیسے اس کے جسم میں خون کی بجائے
پارہ دوڑنے لگا ۔ اس نے چند لمحوں میں ہی صندوق سے تمام
کارتوس اور مشین گنوں کا میگزین نکال نکال کر غار کے دہانے کی
چٹان کے نچلے حصے میں بھر دیا اور اسے ڈھیر کی صورت میں اکٹھا بھی
کر دیا ۔ ایک مشین گن کا میگزین اس نے بچا لیا تھا ۔ اس کے بعد
اس نے میگزین مشین گن میں فٹ کیا ۔ اور پھر مشین گن کی نال کا رخ
اس ڈھیر کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا ۔ مشین گن کی تڑتڑاہٹ
کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے جب
گرد و غبار چھٹا تو ان کے سب کے منہ سے بیک آواز "ہرے" نکل
گیا ۔ چٹان کا آدھے سے زیادہ حصہ ٹوٹ گیا تھا اور باقی اوپر والی
چٹان بھی دو تین حصوں میں ٹوٹ کر نیچے گر گئی تھی ۔ اور کمانڈر حارث

زی سے دوڑتا ہوا ان چٹانوں پر پیر رکھتے ہوئے غار سے باہر نکل
گیا ۔ اور تنویر اور اس کے ساتھیوں کے چہرے کامیابی اور زندگی
سے چمک اٹھے ۔
اُسی لمحے عمران کی کراہ سنائی دی اور وہ سب تیزی سے
نک کر اس کی طرف بڑھے ۔
"عمران عمران ——— ہوش میں آؤ ۔ ہم بچ گئے ۔ غار کا دہانہ
ٹ گیا ہے ۔ تنویر نے کام دکھایا ہے" ——— جولیا نے چیختے
ہوئے کہا ۔ اور عمران کی آنکھیں کھل گئیں ۔ میگزین کے خوفناک
دھماکے نے شاید اس کے سوئے ہوئے ذہن کو جھنجھوڑ دیا تھا اس
لئے وہ ہوش میں آ گیا تھا ۔ وہ آنکھیں کھولے ایک لمحے تو
ہوش پڑا رہا ۔ اس کی آنکھوں میں زندگی کی چمک بے حد مدھم تھی ۔
ن پھر آہستہ آہستہ اس کے تنویر کے خون سے آلودہ ہونٹوں پر مسکراہٹ
ر آنکھوں میں زندگی کی چمک ابھر آئی ۔ اُسی لمحے کمانڈر حارث اندر
ل ہوا ۔ اور وہ سب حیرت سے اُسے دیکھنے لگے ۔ کیونکہ اس کے
ندھے پر لی ساک بے حس و حرکت لدا ہوا تھا ۔
"کیا کیا ——— اسے کیا ہوا ۔ یہ تو ٹھیک ہو گیا تھا" ——— سب
ے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔
"یہ باہر ایک چٹان کے پاس اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا
ر شاید چٹان پر چڑھتے ہوئے نیچے گر گیا ہے" ——— کمانڈر حارث
ے لی ساک کو زمین پر پٹختے ہوئے کہا ۔ لی ساک کی آنکھیں کھلی ہوئی
ں ۔ لیکن وہ پہلے کی طرح بے حس و حرکت تھا ۔

"اسے ایسے ہی ہونا چاہئے تھا۔ مجھے پہلے سے توقع تھی۔ اس لئے میں نے جان بوجھ کر اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے اس انداز میں ایڈجسٹ کئے تھے کہ یہ جیسے ہی زور لگاتا مہرے دوبارہ کھسک جاتے۔ لیکن مجھے یہ توقع نہ تھی کہ یہ اصلیت دکھلانے میں اتنی جلدی کرے گا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران۔ اگر مسٹر تنویر تمہیں اپنا خون نہ پلاتے تو تم ختم ہو گئے تھے۔ واقعی تم سب ایک دوسرے سے بڑھ کر عظیم لوگ ہو۔ آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ آخر تم ہی کیوں ہر مشن میں فاتح ہوتے ہو۔ جس ٹیم کے ممبر اس طرح ایک دوسرے پر جان نچھاور کرنے والے ہوں انہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا" ——— کمانڈر حارث نے کہا۔ اور عمران اس کی بات سن کر چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔ جس کے لبوں پر خوشگوار سی مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی اور پھر جولیا اور صدیقی نے جب عمران کو تفصیل بتائی تو عمران کے چہرے پر بھی تنویر کے لئے عقیدت کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ۔ اسی لئے میرا منہ کڑوا ہو رہا ہے۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر کونین کی گولیاں کس نے میرے منہ میں ڈال دی ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ کسی کا احسان بھی مانا کرتے ہیں" ——— جولیا کو عمران کی بات سن کر بے پناہ غصہ آگیا۔

"ارے۔ اس میں احسان نہ ماننے والی کون سی بات ہو گئی۔ میں نے تو کڑواہٹ کی بات کی ہے۔ اب تنویر سے پوچھو کہ آخر

اس کا خون اتنا کڑوا کیوں ہے۔ میرے خیال میں بچپن میں یہ نیم کا عرق پیتا رہا ہے" ——— عمران نے کہا اور تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔ اور جولیا نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اسے عمران پر واقعی بے پناہ غصہ آ رہا ہو۔

"ارے ارے۔ اس میں اتنی ناراض ہونے والی بات نہیں ہے۔ جس کا خون کڑوا ہو۔ اس کو مچھر نہیں کاٹتے۔ یہ بڑا فائدہ ہے۔ کیوں تنویر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تنویر کا خون کڑوا ہو یا نہ ہو۔ تمہارا خون تو بالکل زہر ہے۔ اس لئے زہریلی باتیں ہی تمہارے منہ سے نکلتی ہیں" ——— جولیا ابھی تک غصے میں تھی۔

"عمران صاحب۔ اب لانچ والا راستہ کیسے کھلے گا" ——— کمانڈر حارث نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی زہر سے تو چٹانیں بھی ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ایسا کرو کہ میرا خون نکال کر اس دیوار پر پھینک دو ابھی ٹوٹ جائے گی اور اگر ایسا نہ کر سکو تو ذرا ہمت دکھاؤ تیرتے ہوئے جاؤ اور ادھر سے لانچ کھینچ کر اسے جزیرے کے سامنے کی طرف لے آؤ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی لے آتا ہوں" ——— کمانڈر حارث نے کہا۔ اور پھر تیزی سے غار کے دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔

"اس کمینے کا اب کیا کرنا ہے" ---- جولیا نے کھا جانے والی نظروں سے خاموش پڑے ہوئے لی ساک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ اسے یہیں سسک سسک کر مرنے کے لئے چھوڑ دو" ---- صدیقی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں واقعی کمینہ ہوں۔ انتہائی کمینہ ہوں۔ مجھے گولی مار دو۔ مگر اس طرح مت چھوڑ کر جاؤ۔ تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ۔ مجھے گولی مار دو" ---- خاموش پڑے ہوئے لی ساک نے اچانک گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دونوں ہی صورتیں ناممکن ہیں لی ساک۔ ہم تمہاری طرح نہیں ہیں اس لئے ہم نہ کسی بے بس انسان پر گولی چلا سکتے ہیں اور نہ اسے سسک سسک کر مرنے کے لئے یہاں چھوڑ سکتے ہیں۔ تم کتنے بھی کمینے کیوں نہ ہو۔ بہرحال انسان ہو" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر" ---- لی ساک نے چونک کر پوچھا۔

"ہم تمہیں ساتھ لے جائیں گے اور قانون کے حوالے کر دیں گے" ---- عمران نے کہا۔

"نہیں عمران۔ اسے ہر صورت میں مرنا ہے۔ ہر صورت میں" تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم ڈیشنگ ایجنٹ ہو تنویر۔ اس لئے تمہارا قصور نہیں۔ تمہیں ایسا ہی فیصلہ کرنا چاہیئے۔ لیکن میں ویٹنگ ایجنٹ ہوں یعنی ویٹ

نے والا۔ انتظار کرنے والا۔ اب دیکھو کتنے طویل عرصے سے انتظار رہا ہوں۔ کہ کبھی تو جولیا مان جائے گی" ---- عمران نے مسکراتے ئے کہا۔

"پھر وہی بکواس" ---- جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ سانپ ہے۔ اور اب سانپ کو زندہ نہیں ڑنا چاہیئے" ---- تنویر نے کہا۔

"یہ دودھ دینے والا سانپ ہے تنویر صاحب۔ جس طرح دیوں کے لئے کمانڈر جابرٹ کی اہمیت ہے۔ اسی طرح طینیوں کے لئے اس لی ساک کی اہمیت ہے۔ اس کے یہودیوں خفیہ تنظیموں سے گہرے تعلقات ہیں" ---- عمران نے راتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ بالکل۔ ہمیں تو اس کا خیال بھی نہ آیا تھا" ---- جولیا ے چونکتے ہوئے کہا۔

"ویسے تنویر صاحب اس مشن کے انچارج ہیں ان کا جو حکم ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے ذہن کا مقابلہ کرنا واقعی میرے بس سے ہے۔ آپ واقعی بہت آگے کی بات سوچتے ہیں ہم سے سو سال ے کی" ---- تنویر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"سو سال آگے ---- ارے اس قدر بوڑھا بنا دیا مجھے۔ یہ زش ہے۔ پلیز جولیا۔ تنویر کی بات کو سچ نہ سمجھ بیٹھنا۔ یہ شنگ ایجنٹ ہے۔ اس لئے ڈیشن بازی کر رہا ہے" ----

عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور غار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

مثالی دنیا کائنات سے بالاتر ایک ایسی دنیا جو اسرار و تحیر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی ہے

مثالی دنیا جہاں کرہ ارض کی طرح زماں و مکاں کی کوئی قید نہیں ہے۔ انتہائی پراسرار دلچسپ، انوکھی اور منفرد دنیا۔

مثالی دنیا جہاں پہنچنے کے لئے روسیاہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر یونوکوف نے ایک انتہائی آسان طریقہ دریافت کرلیا۔ ایسا طریقہ کہ کرہ ارض کا ہر آدمی وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔

پروفیسر نورس جس نے یہ طریقہ چوری کرلیا اور پھر اس نے علی اعلان مثالی دنیا میں آمدورفت شروع کر دی۔

فاسٹ گروپ پیشہ ور قاتلوں کا ایک ایسا گروہ جس نے یہ طریقہ حاصل کرنے کے لئے پروفیسر نورس کو ہلاک کر دیا مگر اس طریقے کے حصول کی بنا پر انہیں بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑا۔

ڈاکٹر رونالڈ جس نے مثالی دنیا سے ایک خاتون کو کرہ ارض پر آنے پر مجبور کردیا۔ یہ خاتون کون تھی؟ کس طرح کی تھی اور ڈاکٹر رونالڈ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا؟

انتہائی پراسرار اور حیرت انگیز سچویشن

پروفیسر اسٹائن ایک یہودی ماہر روحانیت جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کی بنا پر پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے اور یہودی سلطنت کے قیام کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل شروع کر دیا۔ کیا وہ اپنے اس بھیانک منصوبے میں کامیاب ہوا؟

زوفریت مثالی دنیا سے آنے والی دوشیزہ جو اچانک عمران کے فلیٹ پر پہنچی اور اس سے امداد کی خواہش کی اور پھر اچانک ہی فضا میں تحلیل ہوگئی۔ وہ کون تھی؟

عمران جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کو حاصل کرنا چاہا تو اسے لمحہ بہ لمحہ موت کے خلاف جنگ لڑنی پڑی۔

وہ لمحہ جب عمران کو اس طریقے کی وجہ سے ایکسٹو کی اصلیت ظاہر ہونے کا یقینی خطرہ پیش آگیا۔ کیا واقعی ایکسٹو کی اصلیت سیکرٹ سروس پر ظاہر ہوگئی؟

مثالی دنیا میں پہنچنے کا پروفیسر یونوکوف کا دریافت کردہ طریقہ کیا تھا۔ کیا عمران اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

بلیک ورلڈ

سپیشل نمبر

مصنف ...... مظہر کلیم ایم اے

بلیک ورلڈ شیطان کی دنیا' شیطان اور اس کے کارندوں کی دنیا جہاں سیاہ قوتوں کا راج ہے۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر سطح پر شیطانی انداز میں کام جاری رہتا ہے۔

پروفیسر البرٹ شیطانی دنیا کا ایک ایسا کردار جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا۔ یہ منصوبہ کیا تھا ——— ؟

رعمیس ایک ایسا جادوئی زیور جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی ملکیت تھا اور پروفیسر البرٹ کو اس کی تلاش تھی۔ کیوں؟ وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا

جبوتی ایک شیطانی قوت جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے ٹکرائی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطنیت سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا۔ کیا واقعی ایسا ہوا ——— ؟ کیا جبوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ——— ؟

بلیک ورلڈ جس کے مقابل عمران' جوزف' جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں اترا تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں۔

بلیک ورلڈ ایک ایسی پراسرار' سحر انگیز اور انوکھی دنیا جس کا ہر معاملہ عام دنیا سے ہٹ کر تھا۔

بلیک ورلڈ جس کی پراسرار اور انوکھی قوتوں کے مقابل عمران کو بالکل منفرد انداز میں جدوجہد کرنی پڑی۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد۔

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کے خوفناک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے۔ یا؟

بلیک ورلڈ جس کے خلاف طویل جدوجہد کے بعد آخر کار ناکامی ہی عمران کا مقدر بنی۔ کیوں اور کیسے؟ کیا واقعی عمران ناکام ہو گیا تھا۔ یا؟

بلیک ورلڈ جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران کو عام دنیاوی اسلحے کی بجائے قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا۔ وہ طاقت کیا تھی؟

قطعی مختلف انداز کی کہانی۔ انتہائی منفرد انداز کی جدوجہد
تحیر اور سحر کی فسوں کاریوں میں لپٹی ہوئی ایک پراسرار دنیا کی کہانی
ایک ایسا ناول جو اس سے قبل صفحہ قرطاس پر نہیں ابھرا

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ساجان سنٹر	مکمل
ریڈ پاور	مکمل
لیڈی کلرز	مکمل
پاور لینڈ کی تباہی	مکمل
پریشر لاک	مکمل
ون مین شو	مکمل
لیڈیز مشن	اول
لیڈیز مشن	دوم
فاؤل پلے	اول
فاؤل پلے	دوم
زیرو اوور زیرو	اول
زیرو اوور زیرو	دوم
سپر ایجنٹ صفدر	اول
سپر ایجنٹ صفدر	دوم
بلڈ ہاؤنڈز	مکمل
ایزی مشن	مکمل
لائٹ ہاؤس	مکمل
سیکرٹ سروس مشن	مکمل
فور کارنرز	اول
فور کارنرز	دوم
سلور ہینڈز	مکمل
ایڈونچر مشن	مکمل
گولڈن سینڈ	اول
گولڈن سینڈ	دوم
ری بائٹ	اول
ری بائٹ	دوم
جاسوس اعظم	مکمل
ریڈ پوائنٹ	مکمل
الرٹ کیمپ	اول
الرٹ کیمپ	دوم
ٹائٹ پلان	اول
ٹائٹ پلان	دوم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان